امجد الاحادیث

حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی

جلد اوّل

شبیر برادرز

یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا

جلد اوّل

امجد الاحادیث

افادات

صدر الشریعہ بدر الطریقہ

حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

مفتی محمد ابو الحسن قادری مصباحی بہرائچی (ساؤتھ افریقہ)

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

نام کتاب: امجد الاحادیث

افادات: حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ

تالیف: مفتی محمد ابو الحسن قادری مصباحی بہرائچی

جلد: اوّل

تعداد: 600

سن اشاعت: دسمبر 2006

ناشر: ملک شبیر حسین

سرورق: فیضی گرافکس دربار مارکیٹ لاہور

قیمت: 500/= روپے مکمل سیٹ

شبیر برادرز
فون: 042-7246006

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

سوادِ اعظم کی اِن عبقری ہستیوں کے نام:

☆ امام الائمہ، سراج الامہ، کاشف الغمہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی

☆ شیخ الجن والانس، قدوۃ الاقطاب، غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی

☆ شہنشاہ ہندوستان، خواجۂ خواجگاں، حضرت خواجہ معین الدین چشتی، سنجری، اجمیری۔

☆ خاتم الاکابر، معدن برکات، فخر الاقطاب حضرت علامہ سید آل رسول میاں، برکاتی، مارہروی

☆ فقیہ اسلام، مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری، برکاتی، بریلوی

☆ فقیہ اعظم، صدر الشریعہ، بدر الطریقہ علامہ شاہ مفتی محمد امجد علی قادری رضوی، اعظمی

☆ مفتی اعظم علامہ شاہ ابوالبرکات آل الرحمٰن محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری نوری، بریلوی

☆ شیخ الاسلام قدوۃ المشائخ غوثِ زماں حضرت سید غلام غوث شہودی اصدقی، سہسرامی

☆ استاذ العلماء جلالۃ العلم حافظ ملت علامہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی

☆ رئیس الاتقیاء اجود المتکلمین حضرت علامہ مفتی بدر الدین احمد رضوی

☆ قطب زماں، حضرت پیر سید معین الدین احمد اصدق غوثی، چشتی، اعظمی

برد اللہ تعالیٰ مضاجعھم ونور مراقدھم

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

خاکِ پائے اولیائے کرام

محمد ابوالحسن قادری مصباحی غفرلہ

۱۹؍ شعبان ۱۴۲۶ھ

فہرست

عناوین	صفحہ
انتساب	۳
دعائیہ کلمات	۷
کلمات تحسین	۸
تقدیم	۱۱
تقریب	۲۴
تقریظ	۵۰
کلمات مؤلف	۵۷
توحید کا بیان	۶۲
احادیث توحید	۷۱
شرک کا بیان	۸۴
رسالت پر ایمان	۹۳
تقدیر کا بیان	۹۷
مخلوق اول	۱۰۴
سرکار اعظم کی بے مثلیت	۱۰۶
شفاعت	۱۰۹
وسیلہ	۱۲۰
اختیارات	۱۲۰
خاتم النبیین	۱۳۵
حاضر و ناظر	۱۳۷
افضلیت مصطفےٰ	۱۴۳
علم غیب	۱۵۰
غیر اللہ کو سجدہ	۱۷۲
دیدار الٰہی	۱۷۴
حشر	۱۸۱
بعث	۱۸۶
قیامت	۱۸۹
حوض کوثر	۱۹۱
حساب و میزان	۱۹۵
جنت	۱۹۸
دوزخ	۲۰۳
حیات انبیا	۲۰۷
سماع اموات	۲۱۰
طہارت کا بیان	۲۱۴
غسل کا بیان	۲۲۳
پانی کا بیان	۲۳۲
تیمم کا بیان	۲۳۴
موزوں پر مسح کا بیان	۲۳۹
حیض کا بیان	۲۴۱
استحاضہ کا بیان	۲۴۷
نجاستوں کا بیان	۲۴۹
استنجے کا بیان	۲۵۲
نماز کا بیان	۲۵۸
نماز کے وقتوں کا بیان	۲۷۴
اذان کا بیان	۲۷۹
نماز پڑھنے کا طریقہ	۲۹۰
درود شریف پڑھنے کے فضائل	۲۹۷
نماز کے بعد ذکر و دعا	۳۰۱
قرآن مجید پڑھنے کا بیان	۳۰۶
امامت کا بیان	۳۰۹
جماعت کا بیان	۳۱۵
نماز میں بے وضو ہونے کا بیان	۳۲۰

عناوین	صفحہ
نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان	۳۳۱
مکروہات کا بیان	۳۳۳
احکام مسجد	۳۴۴
وتر کا بیان	۳۵۹
سنن ونوافل کا بیان	۳۶۵
تحیۃ الوضوء	۳۷۳
نماز اشراق	۳۷۳
نماز چاشت	۳۷۴
نماز واپسی سفر	۳۷۶
صلاۃ اللیل	۳۷۶
نماز استخارہ	۳۸۳
صلاۃ التسبیح	۳۸۵
نماز حاجت	۳۸۸
نماز توبہ	۳۹۰
نماز تراویح	۳۹۰
منفرد کا فرضوں کی جماعت پانا	۳۹۱
قضا نماز کا بیان	۳۹۳
سجدہ سہو کا بیان	۳۹۴
نماز مریض کا بیان	۳۹۵
سجدہ تلاوت کا بیان	۳۹۶
نماز مسافر کا بیان	۴۰۰
فضائل روز جمعہ	۴۰۳
نماز جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں	۴۱۳
جمعہ کے دن نہانے خوشبو لگانے کا بیان	۴۱۸
جمعہ کے لیے اول جانے کا ثواب اور گردن پھلانگنے کی ممانعت	۴۲۳
عیدین کا بیان	۴۲۷
گہن کی نماز کا بیان	۴۳۰
آندھی وغیرہ کی حدیثیں	۴۳۲
نماز استسقا کا بیان	۴۳۴
نماز خوف کا بیان	۴۳۹
بیماری کا بیان	۴۴۲
عیادت کے فضائل	۴۴۸
موت آنے کا بیان	۴۵۴
دعائے ماثورہ برائے نماز جنازہ	۴۵۶
جنازہ کا بیان	۴۶۲
دفن کے بعد تلقین کا بیان	۴۶۲
شہید کا بیان	۴۶۴
کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان	۴۶۷
زکوۃ کا بیان	۴۶۸
اونٹ کی زکوۃ کا بیان	۴۸۱
گائے کی زکوۃ کا بیان	۴۸۱
بکریوں کی زکاۃ کا بیان	۴۸۳

عناوین	صفحہ
سونے چاندی، مال تجارت کا بیان	٤٨٥
کان اور دفینہ	٤٨٧
زراعت اور پھلوں کی زکوٰۃ	٤٨٧
مال زکوٰۃ کن لوگوں پر صرف کیا جائے	٤٨٩
صدقۂ فطر کا بیان	٤٩٤
سوال کسے حلال ہے؟	٤٩٦
صدقات نفل کا بیان	٥٠٥
روزہ کا بیان	٥٢٨
چاند دیکھنے کا بیان	٥٤٦
ان چیزوں کا بیان جن سے روزہ نہیں جاتا	٥٤٩
روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان	٥٥٠
روزہ کے مکروہات کا بیان	٥٥٢
سحری اور افطار کا بیان	٥٥٤
ان وجوہ کا بیان جن سے روزہ نہ رکھنے کا بیان	٥٦٠
روزہ نفل کے فضائل	٥٦٢
اعتکاف کا بیان	٥٧٥
حج کا بیان	٥٧٧
احرام کا بیان	٥٨٨
داخلی حرم محترم	٥٩٢
طواف وسعی	٥٩٦
منیٰ کی روانگی اور عرفہ کا وقوف	٦٠٣

عناوین	صفحہ
مزدلفہ کی روانگی اور اس کا موقف	٦١٠
منیٰ کے اعمال	٦١٢
قران	٦١٨
تمتع کا بیان	٦٢٠
حرم اور ان کے کفارے کا بیان	٦٢١
محصر کا بیان	٦٢٢
حج فوت ہونے کا بیان	٦٢٤
حج بدل کا بیان	٦٢٥
ہدی کا بیان	٦٢٧
فضائل مدینہ طیبہ	٦٣١
حاضری سرکار اعظم مدینہ طیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	٦٣٩

دعائیہ کلمات

سلطان الاساتذہ، ممتاز الفقہاء محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفےٰ صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ
بانی جامعہ امجدیہ رضویہ وکلیۃ البنات الامجدیہ گھوسی، مئو

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

طویل عرصے سے میری یہ خواہش تھی کہ بہار شریعت میں فقہی ترتیب پر مذہب حنفی کی تائید میں جو احادیث طیبہ درج کی گئی ہیں اصل کتب حدیث سے ان کی تخاریج مع متن کے جمع کردی جائیں تاکہ مذہب حنفی کی تائید وتوثیق پر عوام کو بھی اعتماد حاصل ہوجائے۔

الحمد للہ کہ عزیز مکرم مولانا مفتی محمد ابوالحسن صاحب، مدرس ومفتی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو حال مدرس ومفتی دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ نے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا، جانفشانی اور محنت ودیانت کے ساتھ اصول کتب سے متونِ احادیث اور ان کے صفحات وابواب کے حوالہ جات بھی نقل فرمائے مذہب حنفی پر اعتراض کرنے والوں کا دندان شکن جواب ہوگیا۔

دل کی گہرائیوں سے میں مولانا موصوف کے لیے دعا گو ہوں کہ رب قدیر ان کے کارنامے کو قبول فرما کر قوم مسلم کے لیے مینارۂ علم وہدایت بنائے اور موصوف کو دین کے اہم ترین کاموں کی انجام دہی کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ واللہ المستعان وبہ التوفیق

فقیر ضیاء المصطفےٰ قادری غفرلہ

۲۱ رشعبان المعظم ۱۴۲۶ھ

وارد حال

دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ

(کلماتِ تحسین)

مبلغِ اسلام پیر طریقت حضرت علامہ سید **محمد علیم الدین** اصدق اعظمی مصباحی مدظلہ العالی
بانی وصدر المدرسین دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

☆☆☆

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم و آلہ الفخیم

سلسلۂ چشتیہ کے مشہور بزرگ والد ماجد قطبِ وقت حضرت پیر سید معین الدین احمد اصدق غوثی چشتی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فرمائش اور دیرینہ خواہش رہی کہ ناچیز بیش از بیش خدماتِ دین انجام دے۔

اس لیے دار العلوم اشرفیہ مبارکپور سے فراغت کے بعد والدین اور اساتذۂ کرام کی دعائیں لے کر جادہ پیما ہوا اور تدریس وتحریر امامت وخطابت، ارشاد وہدایت، تبلیغ ودعوت کے ذریعہ ممبئی، تنزانیہ، سوازی لینڈ، ساؤتھ افریقہ میں اپنے مذہب ومسلک کی نشر واشاعت، حفاظت وصیانت کی بھرپور کوشش کی، میں نے دیکھا کہ افریقہ اور یورپی ممالک میں باضابطہ درس نظامی کے سنی ادارے نہیں ہیں جب کہ ادارے ہی دینی خدمت کے مستحکم ذرائع اور قوم کی ترقی کے اہم وسائل ہیں اس لیے میں نے فوری طور پر ایک سنی درسگاہ قائم کرنے کی ضرورت محسوس کی اور بہت ساری رکاوٹوں اور دقتوں کے باوجود اللہ کے کرم اور اپنے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عنایت، سرکار غوث پاک اور حضرت خواجہ غریب نواز، مشائخ سلسلہ کی دعاؤں کی برکت سے سنی اسلامی ادارہ بنام "دار العلوم قادریہ غریب نواز" ساؤتھ افریقہ کے شہر لیڈی اسمتھ کے اندر ایک کرائے کے مکان میں قائم کردیا۔ طالبانِ علوم اسلامیہ کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ ایسی کثرت ہوئی کہ دار العلوم کی اپنی مستقل عمارت کی ضرورت محسوس ہونے لگی تو سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے کرم اور بزرگوں کے فیضان احباب کے امداد وتعاون سے ۲۰۰۱ء میں دار العلوم کی اپنی

ایک نہایت عظیم الشان عمارت کھڑی ہوگئی۔ آج بحمدہ تعالیٰ دارالعلوم معیاری تعلیم وتربیت، اعلیٰ انتظام وانصرام کے ساتھ اپنے جملہ شعبوں میں کامیابی کی راہ پر گامزن ہے۔ دنیائے اہل سنت کے لیے یقیناً یہ خبر مسرت بخش ہوگی کہ تقریباً تیرہ سو صفحات دو ضخیم جلدوں پر مشتمل زیر نظر کتاب ''امجد الاحادیث'' دارالعلوم قادریہ غریب نواز ہی کے شعبۂ نشر واشاعت ''احسن العلما پبلکیشنز'' سے منصۂ شہود پر آرہی ہے۔ فقیہ اعظم صدر الشریعہ علامہ مفتی شاہ محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ العزیز کی مشہور زمانہ فقہی کتاب ''بہار شریعت'' جو حنفی خواص وعوام کے لیے یکساں ضرورت ہے اس میں بزبان اردو درج تمام احادیث کریمہ کے متن اور حوالہ جات وتحقیقات کے مجموعے کا نام ''امجد الاحادیث'' ہے۔ امجد الاحادیث کی ترتیب عظیم الشان کارنامہ ہمارے دارالعلوم کے استاذ و مفتی محب گرامی حضرت مولانا مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی نے انجام دیا ہے۔ موصوف دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور کے نوجوان فارغین میں ایک امتیازی شان کے حامل، حسن اخلاق، علم وعمل، تقویٰ جیسی اہم صفات کے مالک، بافیض مدرس، وسیع ودقیق نظر مفتی، سحر انگیز خطیب، مدلل وسیال قلم کے مالک، خوش فکر شاعر ہیں، آپ مسلک حق اہل سنت کی ترویج واشاعت میں مسلسل کوشاں رہتے ہیں۔ امجد الاحادیث کو ترتیب دے کر حضرت مفتی صاحب نے مذہب اہل سنت کی بڑی ضرورت کی تکمیل اور قوم مسلم پر ایک بڑا احسان کیا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

مفتی صاحب کی ہمہ جہات شخصیت کے تعلق سے پہلے بہت کچھ سن رکھا تھا مگر ملاقات ہوئی تو اس سے کہیں زیادہ پایا، ہم ان کے ممنون ہیں کہ دینی خدمت کے لیے انہوں نے ہمارے ادارہ کا انتخاب فرمایا اور تشریف لائے۔ تعلیمی معیار بلند کیا۔ آج تک دارالعلوم کے شعبۂ افتا اور درس نظامی کی اہم کتابوں کی تعلیم کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔

اور اس بات پر بھی ان کے شکر گزار ہیں کہ اپنی جلیل القدر تالیف امجد الاحادیث کی اشاعت کے لیے دارالعلوم قادریہ غریب نواز کے شعبۂ نشر واشاعت احسن العلماء پبلیکیشنز کو خدمت طباعت کی سعادت بخشی یقیناً امجد الاحادیث کی اشاعت احسن العلماء پبلیکیشنز کی

نشریات میں ایک وقیع اور اہم اضافہ ہے۔ بلکہ اس کی سب سے عظیم پیش کش ہے۔

ہم اور تمام رفقائے ادارہ تہہ دل سے دعا کرتے ہیں کہ مولائے کریم اپنے حبیب علیہ الصلاۃ والتسلیم کے صدقے وطفیل امجد الاحادیث کو مقبول ونافع انام بنائے اور مفتی صاحب کی اس خدمت جلیل کو قبول فرمائے ان کی عمر وعلم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے ان کا فیض عام وتام فرمائے۔ اور ان کی ذات ستودہ صفات سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو استفادہ کی توفیق ارزاں فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامی الامین علیہ التحیۃ والتسلیم وعلی آلہ وصحبہ وعترتہ وازواجہ واولیاء امتہ اجمعین۔

سید محمد علیم الدین اصدق مصباحی اعظمی

۱۶ر شعبان المکرم ۱۴۲۶ھ

تقدیم

از محدث جلیل حضرت علامہ افتخار احمد قادری مصباحی دام برکاتہم القدسیہ
شیخ الحدیث دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

☆☆☆

صدر الشریعہ بدر الطریقہ قاضی القضاۃ علامہ امجد علی المتوفی ۱۳۶۷ھ صاحب بہار شریعت قدس سرہ العزیز۔

امتیازات وخصائص:

میرا امجد مجد کا پکا   جس سے بہت کچھ پاتے یہ ہیں

اسلام کی عظیم شخصیت مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قائد اہل سنت عبقری دین وملت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی قدس سرہ جس شخصیت کی توثیق فرمادیں وہ ثقہ ہے، جسے محدث بتائیں وہ محدث ہے اور جسے قاضی القضاۃ کا منصب عطا فرمائیں وہ یقیناً قاضی القضاۃ ہے۔ پورے ہندو پاک وبنگلہ دیش کے لیے شرعی تقاضوں کے پیشِ نظر مجدد اسلام نے بریلی کی مبارک سرزمین پر شرعی دار القضاء قائم فرمایا۔ اور اس تاریخی دار القضاء کا قاضی حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ امجد علی قدس سرہ کو مقرر فرمایا۔ امام اہل سنت کو اپنے اس تربیت یافتہ پر کتنا اعتماد ووثوق تھا۔ اس سے اس کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ قاضی شرع کی پوزیشن عطا کرنے کے لیے جو مقدس مجلس اعلیٰ حضرت نے منعقد کی تھی۔ اس ایمان افروز روح پرور منظر کی تصویر کشی خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ برہان الملت والدین اس طرح فرمارہے ہیں۔ ایک دن صبح قریب نو بجے اعلیٰ حضرت مکان سے باہر تشریف لائے، تخت پر ایک قالین بچھانے کا حکم فرمایا، ہم سب حیرت زدہ تھے کہ حضور یہ اہتمام کس لیے فرمارہے ہیں، پھر حضور امام اہل سنت ایک کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی علیہ الرحمہ کو مخاطب کرکے فرمایا:

"میں آج بریلی میں دار القضاء شرعی کے قیام کی بنیاد رکھتا ہوں"

اور انہیں اپنی طرف بلا کر ان کا داہنا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے کر قالین پر انہیں بٹھا کر فرمایا "میں آپ کو ہندوستان کے لیے قاضی شرع مقرر کرتا ہوں"

مسلمانوں کے درمیان اگر ایسے کوئی مسائل پیدا ہوں جن کا شرعی فیصلہ قاضی شرع ہی کرسکتا ہے وہ قاضی شرع کا اختیار آپ کے ذمہ ہے، پھر دعا پڑھ کر کچھ کلمات فرمائے، جن کا اقرار حضرت صدر الشریعہ نے کیا، اس کے بعد حضور نے اس خادم برہان کو بلایا اور اپنے دست مبارک میں میرا داہنا ہاتھ لے کر اس مسند پر حضرت صدر الشریعہ کے متصل بٹھا کر مجھ سے فرمایا، میں نے تمہارے فتوے دیکھے، افتاء کے لیے تمہارے دماغ کو بہت مستعد پایا ہے، میں تمہیں مسندِ افتاء پر بٹھا کر دار القضاء شرعی کے لیے مفتی مقرر کرتا ہوں، اس کے بعد حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے ہاتھ کو اپنے دست مبارک میں لے کر میرے پہلو میں بٹھایا اور یہی کلمات جو مجھ سے فرمائے تھے ان سے فرما کر، پھر ہم دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ "دار القضاء شرعی کے لیے قاضی شرع مولانا امجد علی کو اور آپ دونوں کو ان کی اعانت اور فتویٰ دینے کی اجازت دیتا ہوں۔ آج سے تم دونوں ہندوستان کے دار القضاء شرعی، مرکز بریلی میں مفتی شرع کی حیثیت سے مقرر کیے جاتے ہو ہم دونوں سے کچھ کلمات فرمائے اور ہم دونوں نے اس سعادت عظیم پر سر نیاز خم کیا اور اٹھ کر ہم نے اعلیٰ حضرت کی قدم بوسی کی، اعلیٰ حضرت نے دست مبارک اٹھا کر بہت دیر تک دعا فرمائی۔ حضرت صدر الشریعہ نے دوسرے ہی دن قاضی شرع کی حیثیت سے پہلی نشست کی اور وراثت کے ایک معاملہ کا فیصلہ فرمایا (استقامت کا نپور مفتی اعظم نمبر ص ۲۴) صدیق مکرم علامہ بدر القادری نے اس پوری مجلس کی تصویر کشی دو شعروں میں کر ڈالی ہے۔

شرع کا قاضی امام العصر نے تجھ کو کیا
تیری ہے یہ شان وعظمت حضرت امجد علی
نوری و برہان ہوئے تیرے مشیرانِ قضا
زیب کرسی عدالت حضرت امجد علی

(حیات وخدمات ص ۵۱)

امام احمد رضا نے اپنے اس مایۂ ناز علمی فرزند کو نہ صرف قاضی القضاۃ کے عظیم منصب

سے نوازا بلکہ اس سے بھی بڑے اعزاز "صدر الشریعہ" کے تاریخی خطاب سے بھی بہرہ ور فرمایا۔
مولانا شہاب الدین رضوی رقمطراز ہیں: امام احمد رضا القاب وخطابات کے لیے باقاعدہ کوئی تقریب منعقد نہیں فرماتے بلکہ مخصوص اشخاص کے درمیان کسی کو کسی خطاب سے نوازتے، آپ نے مولانا امجد علی اعظمی کو "صدر الشریعہ" کا خطاب عطا فرمایا، یہ خطاب انگریزی تنخواہ یافتہ علماء کے "شمس العلماء" کی طرح نہیں ہے بلکہ صحیح معنوں میں مولانا کے علمی تبحر کی عکاسی کرتا ہے

(صدر الشریعہ حیات وخدمات ص ۱۹۲)

امام احمد رضا کے کرم ونوازش کا ایک اور جلوہ صدر الشریعہ کی فقہی عبقریت اور بصیرت کی شہادت ان الفاظ میں دے رہے ہیں۔

تفقہ جس کا نام ہے وہ مولوی امجد علی میں سب سے زیادہ پائیے گا اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ استفتا سنایا کرتے ہیں اور جو میں جواب دیتا ہوں لکھتے ہیں، طبیعت اخاذ ہے، طرز سے واقفیت ہو چلی ہے۔ (الملفوظ وخدمات ص ۱۳،۱۴)

مجدد اسلام نے حضرت صدر الشریعہ کو کیسے کیسے جلیل القدر اور عظیم الشان خطابات اور بڑے بڑے کلمات سے نوازا اور کیسی عالی شان سندیں عطا فرمائیں یقیناً رب تعالیٰ نے صدر الشریعہ کو خدمات علم وفقہ وحدیث کے لیے منتخب فرمالیا تھا اسی لیے آج دنیا کے بہت سے حصوں میں ان کا علمی فیضان نہایت نمایاں نظر آتا ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

"من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا" (سورۃ البقرۃ آیت ۲۶۹)

جسے علمِ دین وفقہ عطا کیا جاتا ہے اسے بہت سی بھلائیاں عطا کردی جاتی ہیں۔

یقیناً اس فقیہِ امت صدر الشریعہ کے ہاتھوں عالم میں فیضان مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بٹ رہا ہے۔ زبان نبوت سے نکلا:

"ومن یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین"

جس سے اللہ تعالیٰ عظیم بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی بصیرت اور تفقہ عطا فرماتا ہے۔

بلاشبہ علم وفضل وفقہ کی رحمتیں وبرکتیں صدر الشریعہ کے ہاتھوں عالم کے چپہ چپہ میں بٹ رہی ہیں تفقہ اور دینی بصیرت کی عظمتوں اور رفعتوں کے بیان سے قرآن وسنت بھرے پڑے

ہیں۔ امام الائمہ سراج الامہ امام اعظم ابوحنیفہ کی روایت کردہ ایک حدیث ملاحظہ ہو: امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا میں اپنے والد کے ساتھ حج کے لیے گیا جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو اس میں ایک بڑا حلقہ (علمی) دیکھا میں نے اپنے والد سے پوچھا یہ کن کا حلقہ ہے؟

انہوں نے کہا صحابی رسول عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی کا یہ حلقہ ہے میں اس حلقہ کی جانب بڑھا اور آپ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"من تفقه في دين الله كفاه الله همه ورزقه من حيث لا يحتسب"

(جامع المسانید ص۸۰ ج۱)

جو اللہ کے دین میں تفقہ اور بصیرت حاصل کرتا ہے اللہ اس کے غم وفکر کی کفایت فرماتا ہے۔ اور وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد عالی امام اعظم نے ڈائرکٹ بلا واسطہ صحابی رضی اللہ عنہ سے سماعت فرمایا ہے اس سے ایک طرف تفقہ کی عظمت ورفعت ظاہر ہوتی ہے تو دوسری طرف امام اعظم ابوحنیفہ کا تابعی ہونا اور آپ کا صحابی سے سماع حدیث بھی ثابت ہوتا ہے۔ یہ مسند حدیث امام اعظم کی تابعیت کے منکرین کے خلاف ایک عظیم حجت ہے۔ صدر الشریعہ کو اسی تفقہ اور علوم اسلامیہ میں عبقری ہونے کا شرف حاصل تھا اور آپ زبردست تبحر وتفوق کی نعمت لازوال سے آراستہ تھے بلکہ وہ تفقہ کے درجۂ امامت پر فائز تھے آپ سے پہلے بھی صدر الشریعہ گزر چکے ہیں اور انہوں نے بھی فقہ علمی یادگار چھوڑی ہے۔ آپ میں بھی اسی میدان تفقہ میں علمی یادگار چھوڑنے کا عزم وارادہ ہوا اور پھر آپ نے مسائل شریعت اور احکام دین کی تدوین کا کام شروع فرمایا اور سالہا سال کی مساعی عظیمہ اور جہد کبیرہ کے نتیجہ میں آپ کے ہاتھوں شریعت کی بہار عالم وجود میں آگئی اور رب تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کی امانت جو صدر الشریعہ کے ذہن ودماغ میں تھی اسے امت تک بشکلِ بہار شریعت انہوں نے پہونچایا۔

بہار شریعت: صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان زیادہ تر ایسے علماء کی ٹیم تیار کرنے کے لیے جو مذہب احناف کے فروغ واستحکام کے لیے زیادہ سے زیادہ متحرک اور فعال ثابت

ہوسکیں مصروف عمل تھے کیوں کہ حافظ ملت، مجاہد ملت، محدث اعظم پاکستان، امین شریعت، شمس العلماء، امام النحو وغیرہم جیسے علمائے اکابر کا بننا یقیناً ایک تاریخی عمل تھا آپ کی زیادہ ترکیز اسی پر تھی مگر عوام میں کچھ بناوٹی زیور (بہشتی زیور) رائج ہونے لگے تو صدرالشریعہ نے فیصلہ فرمایا کہ ایک ایسی کتاب کا منظر عام پر آنا ضروری ہے جو عوام وخواص وعلماء کو صحیح مسائل شریعت سے روشناس کراسکے اور بناوٹی زیوروں کی دل فریبی سے بچاسکے۔ اس مقصد عالی کی تکمیل کے لیے آپ نے بہار شریعت سترہ جلدوں میں قلمبند فرمائی۔ یہ کتاب فقہ اسلامی حنفی کی ایک ایسی عظیم انسائیکلو پیڈیا جن کی کوئی نظیر موجود نہیں۔ صدرالشریعہ نے اسی کتاب کی تکمیل کے بعد تحدیث بالنعمۃ کے طور پر فرمایا تھا اگر اورنگ زیب عالمگیر اس کتاب کو دیکھتے تو مجھے سونے سے تول دیتے۔ (حیات وخدمات ص ۱۷) اے صدرالشریعہ علیک رضوان اللہ آپ کے شاگرد کا شاگرد عرض کرتا ہے اگر دنیا کے کسی بادشاہ نے آپ کو سونے سے نہ تولا تو کیا ہوا بادشاہ حقیقی آپ کو جنت کے سونے سے تول رہا ہے۔ دنیا کے سونے کی قیمت ہی کیا

لا کل شیء ماخلا اللہ باطل ☆ وکل نعیم لا محالۃ زائل

اس میں زندگی بھر کے ضروری مسائل بڑی جامعیت کے ساتھ لکھے گئے ہیں: انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک درپیش ہونے والے ضروری احکام مکمل حوالوں سے تحریر کیے گئے ہیں۔ پہلی جلد عقائد پر مشتمل ہے۔ اہل سنت کے عقائد اختصار اور بڑی جامعیت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد کی سولہ جلدوں میں شریعت کا کون سا ضروری ایسا مسئلہ ہے جو بسہولت اس کتاب میں نہ مل سکے۔ فقہ اسلامی کے ذخائر سے صرف مفتی بہ مسائل کو الگ کرنا حقیقت تو یہ ہے کہ ایک بڑی ٹیم کا کام تھا مگر صدرالشریعہ نے اسے تنہا انجام دے کر ثابت کر دیا کہ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام قرآنی اسلوب کے مطابق بذات خود ایک امت ہیں "ان ابراھیم کان امۃ قانتا للہ حنیفا" (النحل ۱۲۰) تو امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا ایک امتی بھی سنت ابراہیمی کی جیتی جاگتی مثال بن سکتا ہے۔ بہار شریعت ۱۹۱۵ء سے ۱۹۴۳ء کے عرصہ میں مکمل ہوئی اور ۲۷۰۰ صفحات پر مشتمل ہے (حیات وخدمات ص ۵۶) فتاویٰ عالمگیری کو ترتیب دینے والے سینکڑوں علماء، شیخ نظام الدین، اس جماعت فقہاء کے صدر و ہیڈ تھے اور

سلطان وقت حضرت عالمگیر کی کفالت ومشاہروں پر یہ حضرات فتاویٰ کا کام کررہے تھے، مگر قربان جایئے حضرت صدرالشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی عبقری صلاحیتوں پر بلکہ جہاد علمی پر کہ آپ نے تن تنہا اس عظیم کتاب کو مکمل فرمایا۔ جس کے لیے کسی طرف سے نہ فتوحات تھیں اور نہ مشاہرہ تھا۔ اس حیثیت سے بھی دیکھئے کہ علماء کے سینکڑوں اذہان نے فتاویٰ عالمگیری کا کام کیا پھر بھی ہر مقام پر واضح مفتی بہ اقوال نہیں ملتے۔ بہت سی جگہوں پر حکم کا اضطرار اور ذہنوں کا تذبذب صاف نمایاں ہے۔ صرف ایک مثال پیش ہے۔ مدت رضاعت دو سال ہے یا ڈھائی سال، عالمگیری میں دونوں اقوال ہیں اور دونوں کو مفتی بہ قلمبند کیا گیا ہے جب کہ دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ ملاحظہ ہو فتاویٰ عالمگیری ص ٣٤٢ ج ١۔ مگر صدرالشریعہ صرف ایک مفتی بہ قول ہی تحریر فرمائے ہیں بچہ کو دو سال تک دودھ پلایا جائے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی (بہار شریعت ص ١٩ ج ١) حق تو یہ ہے کہ اگر یہ کتاب دنیا کی انٹرنیشنل زبانوں انگلش یا عربی وغیرہما میں ہوتی تو اس کو احکام اسلام کے عظیم انسائیکلوپیڈیا کا مقام ملتا اور موسوعۃ الفقہ الاسلامی جیسے الفاظ سے یاد کیا جاتا۔

اس کتاب میں کتنے عنوانات، کتنے احکام، اور کتنی آیات واحادیث ہیں اس کا اجمالی خاکہ یہ ہے:

تعداد احکام ومسائل نو ہزار نو سو تیرانوے	(٩٩٩٣)
احادیث طیبہ دو ہزار دو سو تیس	(٢٢٣٠)
آیات کریمہ تین سو پچانوے	(٣٩٥)
عنوانات تین سو اکیاسی	(٣٨١)

(حیات وخدمات ص ٧١)

جو احادیث طیبہ وآیات کریمہ ضمناً آئیں ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں مثلاً باب عقائد میں ١٤٠ آیات اور تین سو کے قریب احادیث طیبہ ان کے علاوہ ہیں۔ ابن عسقلانی نے صحیح بخاری سے مکررات نکال کر احادیث مسندہ کی تعداد دو ہزار چھ سو تئیس ٢٦٢٣ تحریر فرمایا ہے۔

(نزہۃ القاری ص ٣٤١ ج ٩) اور صحیح بخاری کے عنوان ومضامین آٹھ ہیں:

(۱) عقائد (۲) احکام (۳) مناقب (۴) اشراط الساعۃ (۵) فتن (۶) سیر ومغازی (۷) آداب (۸) تفسیر۔ مناقب، سیر ومغازی اور تفسیر بہار شریعت کے مستقل عنوانات نہیں اگر ضمناً کوئی ایک دو روایت آگئی تو آگئی، بہار شریعت کا اصل موضوع احکام ہیں، اس تناظر میں دیکھا جائے تو بہار شریعت میں احادیث طیبہ کا تناسب صحیح بخاری سے زیادہ ہے یعنی مذکورہ آٹھ عنوانات پر بخاری میں چھبیس سو تیس ۲۶۳۰ احادیث ہیں تو ان سے کم عنوانات پر بہار شریعت میں تقریباً اسی کے بقدر احادیث ہیں۔ ابھی صدر الشریعہ کی عبقریت اور بالغ نظری اسی پر ختم نہیں ہوئی ابھی یہ کمال باقی ہے کہ یہ سب احادیث فقہ حنفی کی اساسات اور مؤید ہیں یعنی صرف احادیث احناف کا اتنا بڑا ذخیرہ شاید کسی ایک کتاب میں اکٹھا مل سکے، کیوں کہ موطا امام محمد کا حال یہ ہے کہ اس میں ایک ہزار سے زیادہ احادیث موطا امام مالک کی ہیں۔ ۱۸۰ر احادیث صرف امام محمد رحمہ اللہ نے دوسرے طرق سے لی ہیں گویا کہ یہ کتاب بھی فقہ حنفی سے زیادہ فقہ مالکی کی نمائندگی کرتی ہے، رہ گئی امام طحاوی کی شرح معانی الآثار تو اس میں بھی فقہ حنفی کی اساسات کے علاوہ دیگر احادیث کثرت سے موجود ہیں۔ ایک مثال ملاحظہ ہو: اونٹ کا گوشت کھانے سے کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ امام طحاوی نے ۹ر روایتیں ایسی تخریج کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور ۲۲ر روایتیں ایسی تخریج کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا۔ لیکن آخری اور بیسویں حدیث جابر بن سمرہ سے روایت کی جس کا متن یہ ہے:

أمرنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان نتوضأ من لحوم الابل ولا نتوضأ من لحوم الغنم (الحاوی فی بیان آثار الطحاوی ص ۱۹۳ جلد ۱)

ہم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا ہے کہ اونٹ کے گوشت سے وضو کریں اور غنم (بکریوں) بھیڑوں کے گوشت سے وضو نہ کریں۔

سلسلۂ احادیث ختم کرتے ہوئے امام طحاوی نے فرمایا ہے:

وقد فرق قوم بين لحوم الغنم ولحوم الابل وأوصوا فى اكل لحوم الابل الوضوء ولم يوصوا فى اكل لحوم الغنم. (ایضاً ص ۱۹۱ جلد ۱)

اخیر میں امام طحاوی نے حدیث جابر سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری عمل یہ تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضونہیں فرماتے تھے جس سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اونٹ کے گوشت سے بھی وضونہیں ٹوٹتا۔ (شرح معانی الآثار ص۴۳) لیکن ایسی کوئی حدیث تخریج نہ فرمائی جو نص ہوتی اس کے لیے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز ہویا کسی طرح پکی ہوئی ہو یا کوئی بھی طاہر چیز ہو ان کے کھانے سے وضونہیں جاتا۔ وہ حدیث ابن عباس ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الوضوء مما یخرج لا مما یدخل" (المغنی ص۱۷۹ جلد۱)

وضوء اس سے ہے جو نکلے اس سے نہیں جو جسم انسان میں جائے۔

جسم میں داخل ہونے والی اور کھائی جانے والی چیزیں ناقض وضونہیں ہاں جسم سے خارج ہونے والی چیزیں (بول و براز وغیرہ) ناقض وضو ہیں۔ (باستثناء لعاب وغیرہ)

یہ فرمانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتنا عمدہ ضابطہ ہے کہ کسی بھی طیب و طاہر چیز کے کھانے سے وضونہیں جاتا اور یہ حدیث کسی کی رائے نہیں بلکہ زبان نبوت سے نکلے ہوئے کلمات مبارکہ ہیں ایسی صاف احادیث جو ذہن و فکر کے اضطراب کو مکمل ختم کردیا کریں یہ آپ بہار شریعت میں پائیے گا۔ فللہ در المصنف علیہ الرحمۃ والرضوان۔ اس پہلو سے اگر آثار طحاوی اور بہار شریعت کا موازنہ کیا جائے تو "بہار" کا تفوق "آثار" پر ظاہر اور نمایاں ہے۔ فلہ الحمد۔ جس سے ظاہر ہے کہ احادیث صاف کا سب سے جامع مجموعہ بہار شریعت ہے اور اب یہ امجد الاحادیث ہے۔

متذکرہ بالا گوشوں پر نظر ڈالنے سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ بہار شریعت ایک طرف دس ہزار مسائل و احکام کی جامع ہے تو دوسری طرف احادیث عقائد کو شامل کرکے ڈھائی ہزار سے زیادہ احادیث کا شاندار مجموعہ ہے گویا کہ یہ دو کتابیں ہیں ایک فقہ کی اور دوسری حدیث کی۔ یہ انکشاف بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ احادیث احکام کی تعداد بھی تقریباً تین ہزار بتائی جاتی ہے۔

علامہ ملا جیون فرماتے ہیں:

"وهو مقدار ثلاثة آلاف على ما قالوا "(نور الانوار ص ۷)

احکام کی احادیث کل تین ہزار ہیں جیسا کہ علماء نے فرمایا ہے

اور ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔ "اعنی ثلاثة آلاف "(نور الانوار ص ۲۵۰)

اب قطعی اور یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ بہار شریعت میں احکام کی بیشتر احادیث درج ہیں یہ کتاب احادیث احکام کا عظیم ذخیرہ ہی نہیں بلکہ یقینی طور پر ایسی احادیث کا بیشتر اور اکثر حصہ اس مجموعہ میں سمودیا گیا ہے۔

علمی حلقوں کے لیے بڑی خوش آئند بات ہے کہ بہار شریعت کی ان تمام احادیث کو ایک گرانقدر اضافہ کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی حیثیت دی گئی ہے۔ اس خوبصورت مجموعہ کا نام امجد الاحادیث (احادیث احکام) ہے۔ اس کتاب کے مولف محب گرامی حضرت مولانا مفتی محمد ابوالحسن مصباحی ہیں۔ کتاب کا جزء اول بیان عقائد پر مشتمل ہے فاضل مرتب نے اس حصہ کی آیات جن کی تعداد ۱۴۰ ہے۔ ان کے ترجموں کو لیتے ہوئے بڑی عمدہ ترتیب کے ساتھ کتاب کو زینت بخشی ہے اس پورے حصہ میں ۲۶۵ احادیث مبارکہ کی تخریج کی ہے اور ان کے سلیس ترجموں کے ساتھ کتاب کے آسمان عظمت پر چار پانچ چاند لگا دیئے ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ اس حصہ کی احادیث کا استخراج وہی کر سکتا تھا جس کی نظر بہت وسیع ہو یقیناً اہل علم و فضل اس جزء کو اس تناظر میں دیکھیں گے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ اس کتاب کا ایک مسحور کن اسلوب ملاحظہ ہو وسیلۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے اس موضوع کی مشہور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کی حدیث تخریج کی اور اس کے بعد کی حدیث آپ خود پڑھیں۔

عن انس بن مالک ان عمر بن الخطاب رضى الله عنه كان اذا قحطوا استسقى بالعباس بن عبد المطلب رضى الله عنه فقال : اللهم انا كنا نتوسل اليک بنبينا صلى الله عليه وسلم فتسقينا و انا نتوسل اليک بعم نبينا فاسقنا فيسقون . (صحیح البخاری ص ۱۳۷ ج ۱ باب سوال السائل للامام)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب مدینہ والے کبھی قحط کے شکار ہو جاتے تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تو یہ دعا فرماتے اے اللہ! ہم لوگ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے کہ بارش برساؤ ہم پر بارش برساتا تھا، اب ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں تو ہم پر اپنی بارانِ رحمت فرما چنانچہ اس کے بعد بارش ہوا کرتی تھی۔ (بخاری) اس حدیث میں دو باتیں بالکل واضح طور پر ثابت ہیں۔ (۱) ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اور (۲) دوسرے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ صحیح بخاری کی یہ حدیث دوٹوک انداز میں ثابت کر رہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ تو حق ہے ہی غیر نبی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ بھی حق ہے اور وسیلہ لینے والے ہیں کون؟ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جو اسلام کی تیسرے نمبر کی شخصیت ہیں جن کا ارشاد بذات خود حجت ہے۔ جن کا علم امت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علم کے بعد سب سے زیادہ ہے جن کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے:

لو ان علم عمر وضع فی کفة ووضع علم احیاء الارض فی کفة لرجح علم عمر بعلمهم (سیر اعلاء النبلاء ص ۵۲۰ ج ۲)

اگر حضرت عمر کے علم کو ترازو کے ایک پلے میں اور دوسرے پلے میں تمام روئے زمین والوں کے علم کو رکھا جائے تو فاروق اعظم والا پلہ بھاری پڑ جائے گا۔

جن کے بارے میں شارع علیہ السلام نے فرمایا:

فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجذ. (مشکوٰة ص ۳۰ باخراج الترمذی وابی داؤد وابن ماجة)

اے لوگو! تم پر میرا طریقہ وسنت لازم ہے اس طرح میرے خلفاء راشدین کا طریقہ بھی تم پر لازم ہے۔ تم اس کو بڑی مضبوطی اور استحکام سے تھام لو۔ گویا فاروق اعظم نے وسیلہ کی حقانیت پر اپنی زبان سے نص فرمادی جس سے کسی کے لیے کوئی مفر نہیں۔ فاروق اعظم کے اس ارشاد کے مقابلہ میں کسی بھی انسان کی بات صفر ہو کر رہ جاتی ہے۔

فاتح بیت المقدس فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے قدس فتح کرنے کے بعد یہودی پیشوا

حضرت کعب الاحبار جو ابھی اسلام کی آغوش میں آئے ہیں ان سے فرمایا:

هل لک ان تسیر معی الی المدینة وتزور قبره صلی الله علیه وسلم وتمتع بزیارته قال : نعم (شرح الزرقانی ج ۱۲/ص ۱۸۳)

کیا تم میرے ساتھ مدینہ چلو گے اور قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرو گے اور فیض لو گے انہوں نے جواب دیا، ہاں میں چلوں گا۔

اس روایت نے دو مسئلے بالکل واضح کر دیے۔

(۱) زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سفر کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ مرغوب و پسندیدہ ہے کیوں کہ فاروق اعظم کعب احبار سے فرما رہے ہیں۔ آؤ میرے ساتھ مدینہ طیبہ چلو اور بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری دو۔

(۲) دوسرا مسئلہ وسیلہ کا ہے۔ روایت کے الفاظ "وتمتع بزیارتہ" سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حاضری نفع بخش ہے اس سے فیض لیا جائے اور حضور کو وسیلہ بنایا جائے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی وسیلہ ہے۔ رفیق اعلیٰ سے مل جانے کے بعد بھی فاروق اعظم کے ان الفاظ نے بہت سی گمراہیوں کا سد باب کر دیا ہے۔ بیشک امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حق کو حق اور باطل کو باطل کر دیا ہے۔ یقیناً شانِ فاروقی کا یہ ایک بصیرت افروز جلوہ ہے۔

فاضل مرتب عالم باعمل حضرت مولانا مفتی محمد ابوالحسن مصباحی یادگار حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور سے جنوری ۱۹۹۵ء میں درجۂ امتیاز سے فارغ ہوئے۔ جامعہ احمدیہ میں تدریس کا آغاز کیا۔ مارچ ۱۹۹۶ء سے ۲۰۰۵ء تک جامعہ امجدیہ گھوسی یادگار صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ میں تدریس وافتاء کے فرائض انجام دیئے اور اس وقت دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ میں مفتی ادارہ اور سینئر استاذ کی پوزیشن پر اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

اب تک سینکڑوں اہم فتاویٰ لکھ چکے ہیں۔ فتاویٰ بڑی تحقیق وتدقیق کے بعد لکھتے ہیں ان کے چند فتاویٰ راقم سطور کی نظروں سے گزرے ہیں جن میں میں نے واضح طور پر ان کی بالغ نظری محسوس کی ہے۔ متعدد کتابوں کے مصنف ہیں (۱) انوار نماز (۲) تجلیات حق (۳) طریقہ

نماز (۴) تعریب سرور العید السعید (۵) تعریب سبل الاصفیاء فی حل الذبح للاولیاء (۶) دیہات میں جمعہ اور ظہر با جماعت (۷) بد مذہبوں سے میل جول۔ ان تالیفات کے بعد اب آپ کے ہاتھوں میں امجد الاحادیث ہے۔ یہ ان کی عظیم کاوش اور زندگی کا اہم کام ہے۔ اس کتاب کی ترتیب وتصحیح واستخراج احادیث وآیات کے سلسلہ میں مولف نے کتنی جانکاہی اور دماغ سوزی سے کام لیا ہے۔ اس کا اندازہ وہی کرسکتا ہے جس نے کبھی یہ کام کیا ہو۔ بہار شریعت میں مروی دو ہزار دوسو (۲۲۰۰) سے زیادہ احادیث اردو ترجمہ کی شکل میں تھیں، مؤلف نے ان ساری احادیث کے متون وعبارات کو اصل مأخذ ومصادر سے نکالا ہے۔ ان احادیث کی تلاش وبحث میں کتنی مساعی اور جہود عظیم مولف نے صرف کی ہے۔ اس کا صحیح اندازہ تو کوئی محقق ہی کرسکتا ہے۔ مولف کی اس عظیم کاوش کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے قلم سے امت مسلمہ کے لیے بہت کچھ صادر ہوگا۔ رب کائنات اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں ان کی یہ خدمت قبول فرمائے اور اس کی نشر واشاعت میں برکتیں عطا فرمائے اور مزید اپنے دین کی خدمات کی توفیق بخشے۔

یہ خوبصورت گلدستۂ احادیث شریعت دار العلوم قادریہ غریب نواز کے شعبۂ نشر واشاعت احسن العلماء پبلیکیشن کے زیر اہتمام اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔ اس شعبہ نے سہ ماہی ''المعین'' کے علاوہ تھوڑے عرصہ میں متعدد اہم کتابیں (۱) سیرۃ المصطفیٰ (انگلش) (۲) حیاۃ الانبیاء (عربی) (۳) حیات انبیاء (اردو) (۴) حیاۃ الانبیاء (انگلش) (۵) اسلامک ٹیچنگ (۶) مورل اینڈ اتھکس وغیرہ شائع کرکے لٹریچر کی دنیا میں زبردست پیش قدمی کی ہے ادارہ کے بانی عالم باتوفیق محب گرامی حضرت مولانا سید محمد علیم الدین اصدق مصباحی تعلیمی شعبوں میں نہایت نمایاں ترقیاں دے رہے ہیں۔ اس وقت اس دار العلوم میں چار براعظم، افریقہ، آسٹریلیا، ایشیا، اور یورپ کے طلبہ زیر تعلیم ہیں، عربی زبان وادب کے شعبہ میں بھی نمایاں انقلاب آیا ہے۔ یہاں کے طلبہ عربی زبان میں گفتگو کرنے لگے ہیں۔ اردو اور انگلش زبانوں کے ساتھ کمپیوٹر کورس کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے ادارہ کی لائبریری پورے ساؤتھ افریقہ کی سب سے بڑی اسلامی لائبریری بن چکی ہے ایشیا کے علاوہ ممالک عرب مصر وغیرہ سے مسلسل امہات

الکتب کے ساتھ دیگر اہم کتابوں کی آمد کا سلسلہ پیہم جاری ہے۔ اس طرح لائبریری کی وسعت اور رفعت میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ شعبۂ افتاء کی فعالیت بھی بہت بڑھ چکی ہے۔ اس کے بالغ نظر مفتی حضرت مولانا محمد ابوالحسن قادری مصباحی بڑی سرعت سے فتاویٰ صادر کرتے ہیں تعلیم نسواں کی طرف بھی بہت جلد پیش قدمی کی جانے والی ہے۔ ناظرین اس کے لیے خاص دعا کریں کہ رب تعالیٰ جلد اس مقصد خیر میں کامیابی مرحمت فرمائے، آمین۔

تصنیفی وتحقیقی دنیا میں صحیح الاحناف کے کام کا آغاز ہو چکا ہے، ہمارے نصاب تعلیم میں کوئی مستقل حنفی حدیث کی کتاب نہ تھی، رب تعالیٰ کی توفیق سے اس موضوع پر کام ہورہا ہے۔ اس کتاب میں وہ احادیث رکھی جارہی ہیں جو مذہب حنفی کی اساسات یا مؤید روایات میں انشاء اللہ العزیز اپنے موضوع کی اہمیت کے لحاظ سے یہ صحیح پورے عالم اسلام کے لیے نہایت وقیع اورگرانقدر، مستند اور مسند کتاب ہوگی۔ مگر اس سے پہلے اسی انداز کی اس امجد الاحادیث کے مطالعہ سے اپنی بصارت وبصیرت کو جلا بخشئے اور مولف اور مؤسس ادارہ اور سبھی معاونین اور مخلصین کو دعائیں دیجئے۔

اللهم وفقنا جميعا لخدمات الاسلام والمسلمين واعنا على نشر تعاليمك الرشيدة ورسالاتك الخالدة فى كل أصقاع الارض وانك على ذلك لقدير وبالاجابة جدير بجاه نبيك وحبيبك المصطفىٰ صلى الله عليه وسلم وآله واصحابه وسلم.

افتخار احمد قادری

خادم دارالعلوم قادریہ غریب نواز

لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

۱۸؍رجب ۱۴۲۶ھ

تقریب

رئیس فکر وقلم حضرت علامہ محمد عبدالمبین نعمانی قادری دام ظلہ العالی

مہتمم دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ، اعظم گڑھ، یوپی

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی الہ

وصحبہ اجمعین الیٰ یوم الدین ط

زیر نظر مجموعۂ احادیث ''امجد الاحادیث'' خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ فقیہ اعظم حضرت علامہ شاہ امجد علی محدث گھوسوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی شہرۂ آفاق تصنیف بہارشریعت کی احادیث پر مشتمل ہے۔ بہارشریعت واقعی فقہ حنفی کا ایک ایسا انسائیکلو پیڈیا ہے جو تقریباً نوے سال سے مسلمانان ہندوپاک وبنگلہ دیش ونیپال کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دے رہا ہے اور اب تو جب سے اردو زبان نے ترقی کی ہے اور دنیا کی تیسری بین الاقوامی زبان کی حیثیت اختیار کر چکی ہے، بہارشریعت کا فیضان عالمگیر ہوگیا ہے، آج کوئی بھی دارالافتا بہارشریعت سے خالی نہیں، حنفی فقہ سے تعلق رکھنے والے جملہ مسلمانان عالم اس وقت بہارشریعت سے مستفید ومستفیض ہورہے ہیں، بہت سی مساجد میں بہارشریعت کا درس ہورہا ہے اور کتنے دینی گھرانے بہارشریعت سے پر بہار بنے ہوئے ہیں اس کے بعض حصے بہت سے مدارس میں داخل نصاب بھی ہیں، یقیناً بہارشریعت فقہ حنفی کے مسائل مفتیٰ بہ رجیحہ پر مشتمل ہے اور فقہ حنفی کی قدیم مستند ومعتمد کتب کا نچوڑ بھی۔۔۔۔ بلاشبہہ اردو زبان میں ایسی فقہی کتاب نہیں لکھی گئی، فتاویٰ عالمگیری کو سیکڑوں علما نے مل کر مرتب کیا مگر صدر الشریعہ اعظمی علیہ الرحمہ نے اس شان کی کتاب تن تنہا تصنیف فرما کر وہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ رہتی دنیا تک امت مسلمہ اس کے بار احسان سے سبک دوش نہیں ہوسکتی اور اہل علم ودانش صدیوں جس پر فخر کرتے رہیں گے۔

بہار شریعت کی کئی ایک خصوصیات نمایاں ہیں، مثلاً

۱۔ بہار شریعت ترجیح شدہ مسائل کا بہترین مجموعہ ہے۔

۲۔ انداز بیان کے لحاظ سے بھی معاصر کتب فقہ پر فوقیت رکھتی ہے۔

۳۔ فقہ حنفی کے جملہ ابواب پر مشتمل ہے۔

۴۔ بوقت تصنیف جو جدید مسائل تھے ان پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

۵۔ فتاویٰ رضویہ کے بعد اردو زبان میں شرعی مسائل کا سب سے عظیم و مستند ترین ذخیرہ ہے۔

۶۔ زبان و بیان کے اعتبار سے بھی بہار شریعت اردو نثر کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

۷۔ فقہی کتب میں بہار شریعت اس حیثیت سے بھی ممتاز ہے کہ اس میں فقہی مسائل کے ساتھ ان کی مستدل احادیث کا بھی ایک شاندار انتخاب ہے ساتھ ہی بہت سے ابواب کے آغاز میں بطور استدلال و احتجاج آیات قرآنی کا بھی ذکر ہے۔ اس طرح گویا یہ کتاب منکرین حدیث، چکڑالوی فرقے اور منکرین فقہ، غیر مقلدین کا بھی بہترین رد ہے۔

سادگی کے ساتھ صرف آیات و احادیث کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصنف علام علیہ رحمۃ السلام، گزر گئے ہیں، استدلالی مباحث کو قصداً نظر انداز اسی لیے کر دیا ہے کہ یہ کتاب عوام الناس میں جو کچھ پڑھے لکھے لوگ ہیں ان کے لیے تحریر کی گئی تھی جنہیں صرف مسائل کی واقفیت سے غرض ہوتی ہے نہ کہ احتجاج و استدلال سے، لیکن اب تو بہار شریعت عوام کے ساتھ خواص کی بھی ضرورت بن گئی ہے،۔۔۔۔۔۔۔۔ حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے مسائل اردو زبان میں لکھے تو احادیث کو بھی اردو ترجمے کے ساتھ پیش کرنے پر اکتفا فرمایا کہ عوام الناس کو نہ عربی کی ضرورت اور نہ ہی اس کو پڑھنا آسان، اور عربی متن کو ساتھ لینے میں کتاب کی ضخامت بھی بہت بڑھ جاتی اور خود صدر الشریعہ کے لیے فرصت کا مسئلہ بھی بڑا اہم تھا، کیوں کہ آپ اپنے عہد کے عمدۃ المدرسین تھے آپ کا سارا وقت درس و تدریس ہی کی نذر ہو جاتا تھا، غالباً رمضان المبارک کی تعطیلات میں آپ نے بہار شریعت کا تصنیف کا کام انجام دیا پھر بھی بہت بڑا کمال کیا، کیوں کہ رمضان شریف کے مہینے میں بالعموم آدمی سست پڑ جاتا ہے محنت و جاں کاہی کا کام کرنا

دوسرے ایام کی بہ نسبت زیادہ دشوار ہوتا ہے لیکن حضرت صدرالشریعہ کی ہمت مردانہ کو داد دینے کو جی چاہتا ہے کہ اتنا بڑا کام جسے ایک پوری اکیڈمی مشکل سے انجام دے سکے آپ نے تنہا کرڈالا۔

کتابوں پر حواشی لگانا تشریح کرنا اور تحقیق و تخریج کرنا آج کی علمی دنیا میں عام ہے اور ان کی افادیت بھی مسلم، حضرت صدرالشریعہ علیہ الرحمہ کی نادر روزگار تصنیف ''بہار شریعت'' بھی تحقیق وتخریج کی طالب تھی، فقہی عبارات کی تخریج کا کام پاکستان کے بعض ارباب علم انجام دے رہے ہیں پانچ حصے تخریج کے ساتھ شائع بھی ہوگئے ہیں جن میں ایک حصے (حصہ سوم) کی تخریج کا کام حضرت فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ نے انجام دیا ہے اس کی بھی قادری کتاب گھر بریلی شریف سے اشاعت ہوگئی ہے، اب ضرورت تھی کہ بہار شریعت کی احادیث کی تخریک کا کام ہوتا اور اس کے لیے کوئی مرد مجاہد دینی خدمات پیش کرتا چنانچہ فاضل نوجوان حضرت مولانا مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی نے ہمت کی، قدم آگے بڑھایا اور الحمدللہ کامیابی وکامرانی سے اس میدان کو سر کرلیا، مفتی صاحب موصوف نے نہ صرف احادیث کی تخریک کی بلکہ ان کی اصل عربی عبارات کو بھی شامل کتاب کرلیا، اس طرح یہ ایک مستقل حدیث کی کتاب مرتب ہوگئی، پہلے بہار شریعت کے ساتھ اس کو چھپنا تھا ناچیز راقم الحروف نے مشورہ دیا کہ اسے علیحدہ کتاب کی شکل میں چھپنا ہی زیادہ مفید ہے ورنہ بہار شریعت کی ضخامت اتنی زیادہ ہوجائے گی کہ پھر اس کی اشاعت اور مطالعہ بھی گراں پڑے گا، موصوف نے میرے اس مشورے کو قبول کیا اور اس کی علیحدہ اشاعت کا انتظام بھی کرلیا، اس طرح حدیث نبوی کا یہ بیش بہا ذخیرہ آج ہدیہ ناظرین ہے، جو حضرت صدرالشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ میں ایک بہترین خراج عقیدت بھی ہے یقیناً مصنف علیہ الرحمہ کی روح مقدس اپنی قبر میں ضرور جھوم رہی ہوگی۔

اس طرح کے علمی اور تحقیقی کاموں میں جو کدوکاوش کرنی پڑتی ہے وہ کچھ وہی لوگ جان سکتے ہیں جنہوں نے کبھی کوئی تحقیقی کام کیا ہو، اکثر احادیث تو ابواب کے تحت حدیث کی کتابوں میں مل جاتی ہیں مگر بہت سی حدیثیں مختلف عنوانات کی حامل ہوتی ہیں انہیں تلاش کرنا آسان کام

نہیں بلکہ بعض تو ادنیٰ مناسبت کی وجہ سے کسی باب میں داخل ہوتی ہیں جنہیں ڈھونڈ نکالنا اور دشوار ہوتا ہے۔ لیکن حضرت مفتی صاحب زید علمہ وفضلہ نے یہ ہفت خواں بھی طے کر لیے ہیں دل کی گہرائیوں سے موصوف کے لیے دعا گو ہوں کہ ان کی یہ عظیم وجلیل دینی خدمت اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس کا بہتر سے بہتر صلہ انہیں، مشورہ دینے والوں اور معاونین وناشرین کو عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین علیہ وآلہ وصحبہ والصلاۃ والتسلیم۔

حدیث وسنت کا مقام ومرتبہ:

ان تمہیدی کلمات کے بعد اب ذیل میں اختصار کے ساتھ حدیث وسنت کے مقام و مرتبے اور اس کے درجہ استناد سے متعلق بھی ایک مضمون سپرد قرطاس کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، امید کہ ناظرین اور اہل علم استفادے کے بعد دعاؤں سے یاد کریں گے۔

اسلام میں کتاب اللہ یعنی قرآن حکیم کے بعد سب سے بڑا درجہ حدیث رسول کا ہے۔ اسلامی احکام کا سب سے پہلے ثبوت قرآن سے ہوتا ہے پھر حدیث ہے، اور حدیث کی اہمیت اس بات سے مسلم ہے کہ بہت سی قرآنی آیات، حدیث ہی سے اپنا مفہوم بتاتی ہیں حدیث رسول کی تفسیر کو سامنے نہ رکھا جائے تو کثیر آیات کے معانی کا سمجھنا ناممکن ہے، اور بعض کا نہایت دشوار، اس لیے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے قرآن کریم کے ساتھ احادیث رسول کے ضبط وتحریر کا بھی اہتمام کیا، اگرچہ اس کا اہتمام قرآن کی طرح تو نہ ہو سکا کہ قرآن کی حفاظت کے لیے اس کے ایک ایک حرف کا تحفظ ضروری تھا، اور اس کے ہر ہر حرف پر ایمان لانا بھی لازم کے درجے میں تھا اور ہے، جب کہ احادیث کا لفظ بہ لفظ حفظ ضروریات دین سے نہ تھا البتہ ان کے معانی کا حفظ ہی کافی تھا اگرچہ بعض صحابہ کرام نے الفاظ وحروف کا بھی اہتمام فرمایا جو ان کی احتیاط اور تقوی پر مبنی ہے جیسے حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اور ان احادیث میں، جن کا تعلق ضروریاتِ دین سے تھا یقیناً صحابہ کرام نے ان کے معانی ومفاہیم کے تحفظ پر پورا زور دیا تاکہ اصل دین میں نقصان نہ واقع ہو جو ان کی ذمہ داری تھی اور اس میں کوتاہی ناممکن تھی کہ صحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ نے جس عدل وتقوی سے نوازا اس کا تقاضا ہی

یہ تھا کہ وہ دین کی اہم اور ضروری باتوں کو پورے اہتمام سے محفوظ رکھتے البتہ جن کا تعلق فضائل ومستحبات اور سنن سے تھا ان کا اہتمام بھی کیا مگر ضروریات دین کی حد تک نہیں، اس کی مثال یوں سمجھیں کہ ایک مکان بنتا ہے تو اس میں بنیادیں، دیواریں اور چھت اصل کا درجہ رکھتی ہیں اور ایک مکان بنانے یا بنوانے والا ان میں جو دلچسپی لیتا ہے وہ پاسٹر رنگ وروغن اور آرائش وزیبائش میں نہیں لیتا، دین کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے، اس لیے صحابہ کرام پر اس سلسلے میں سستی اور غفلت کا الزام لگانا سراسر جہالت یا صحابہ سے عداوت کی پیداوار ہے۔

اب رہی یہ بات کہ صحابہ کرام نے تمام احادیث کیوں نہیں لکھیں تو اس کا آسان جواب یہ ہے کہ اس زمانہ خیر القرون میں جس طرح عدالت وتقویٰ میں صحابہ کامل تھے اسی طرح ضبط وقوت حفظ میں بھی بے مثال تھے اور یہ کچھ صحابہ ہی کی خصوصیت نہ تھی بلکہ اہل عرب بالعموم حافظے میں بہت قوی ہوا کرتے تھے پشتہا پشت کے نسب نامے ان کو خوب ازبر رہا کرتے اور واقعات واشعار کی یادداشت میں بھی وہ ضرب المثل تھے، اور انہیں عرب میں جو ایمان لائے اور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ایمان کے ساتھ کی اور اسی پر اس دنیا سے اٹھے وہ صحابۂ کرام کے لقب سے یاد کیے گئے، ظاہر ہے کہ جب وہ دور جاہلیت میں حفظ تام کے مالک تھے تو ایمان لانے کے بعد یقیناً ایمانیات کے حفظ میں خاص اہتمام فرمایا، جس کے صدقے میں آج احادیث کا ذخیرہ ہمارے ہاتھوں میں ہیں، لہٰذا ان کو تحریر کی چنداں حاجت نہ تھی، پھر بھی بعض صحابہ کرام نے قرآن شریف سے علیحدہ احادیث کے مجموعے بھی تحریر کیے پھر بعد میں جب لوگوں کے حافظے میں وہ قوت نہ رہی جو صحابہ کرام کو حاصل تھی اور تبع تابعین کا دور بھی گزرنے لگا تو اہل علم نے احادیث کی کتابت کی طرف بھی بھرپور توجہ دی، لیکن جو لوگ کتابت ہی کو اصل قرار دینے کے حق میں ہیں ان کو اپنی یہ غلط فہمی بھی دور کر لینی چاہیے کہ محض کتابت پر اعتماد کو اصل قرار دینا بہت بڑی غلطی ہے کیا عہد رسالت میں قرآن کریم کا تحفظ محض کتابت کے ذریعہ ہوا، عہد رسالت میں کیا صحابہ کرام حافظ قرآن نہ تھے؟ تھے اور کثیر تعداد میں تھے آج کے دور میں جب کہ قوت حافظہ بہت کمزور پڑ گئی ہے، پوری دنیا میں حفاظ قرآن کا ایک جال بچھا ہوا ہے بعض شہروں اور قصبوں میں تو اس قدر حفاظ ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینے میں باوجود کثیر مساجد کے ان کو

تراویح کے لیے دیگر مقامات کی مساجد کو تلاش کرنا پڑتا ہے، کتنے حفاظ پھر بھی تراویح پڑھانے سے محروم رہ جاتے ہیں، کتنے سامع کی حیثیت سے شریک تراویح ہوتے ہیں، تو اس عہد برکت مہد میں جب کہ صحابہ کا حافظہ بہت قوی تھی کتنے حفاظ رہے ہوں گے، اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں، پھر کتابت میں غلطیوں کا امکان زیادہ ہوتا ہے برخلاف حفظ کے کیوں کہ کوئی لفظ جب لکھا جاتا ہے تو اس کو کئی طرح پڑھ سکتے ہیں اور یادداشت میں وہی لفظ صرف ایک ہی شکل سے محفوظ ہوتا ہے اس لیے اکثر کتابت کی اصلاح یادداشت اور قواعد کی بنیاد پر کی جاتی ہے، اس لیے ہمیشہ سے ہی کتابت وحفظ دونوں ہی کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ اور یہ انتظام من جانب اللہ ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے دل میں اپنے دین کی حفاظت وصیانت کے لیے دونوں ہی طریقوں کا الہام فرمایا اور خود پیغمبر اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی دونوں ہی طریقوں سے قرآن وحدیث کی حفاظت کا حکم دیا، اور فضائل بھی بیان فرمائے۔ اور جس حدیث میں فرمایا تھا کہ ''مجھ سے قرآن کے علاوہ کچھ نہ لکھو'' اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن کے ساتھ اس میں اور کچھ ملا کر نہ لکھو، ورنہ بہت سی روایتوں سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے احادیث کے مجموعے تیار کیے اور سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو ضائع نہیں کرایا نہ ہی صحابہ کرام نے ان کو ارشاد رسول سن کر ضائع کیا، صحابہ کرام کا یہ عمل خود حجت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مطلق کتابت حدیث سے منع نہیں فرمایا، اور یہ بھی کہنا درست نہیں کہ صحابہ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف کیا، کیوں کہ اس کا تو صحابہ سے تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ ارشاد رسول کی صریح حکم عدولی اور خلاف ورزی کریں، وہ تو سرکار کے اشارۂ ابرو پر مرمٹنے کے لیے تیار رہا کرتے تھے۔

ایک بات اور قابل توجہ ہے کہ عہد رسالت میں اہل عرب کا حافظہ قوی تو تھی ہی، ساتھ ہی صحابہ کرام سرکار ذی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر حکم وفرمان کی تعمیل اور سرکار کی ہر ہر ادا کو اپنانے میں اپنی زندگی کی معراج تصور کیا کرتے تھے، اور یہ تجربے کی بات ہے کہ جب آدمی کسی حکم پر عمل پیرا رہتا ہے تو اس کو بھولتا نہیں اس کا عمل ہی حفظ کے قائم ہو جاتا ہے، اس طرح عمل سنتوں سے متعلق احادیث تو صحابہ کرام کو از خود از بر ہو جایا کرتیں البتہ تفسیر قرآن اور فضائل

وواقعات سے متعلق احادیث کے حفظ کی ضرورت تھی اس کے لیے ان کا قوت حافظہ بھی کافی تھا، اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد نے اور مہمیز کا کام کردیا" بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَۃً" میری ایک بات بھی ہو تو اس کو دوسروں تک پہنچاؤ۔ (مشکوٰۃ ص ۳۲)

صحابہ کرام اور تابعین عظام کی زندگی میں حفظ قرآن کے ساتھ حفظ حدیث کے بیشمار حیرت انگیز واقعات تاریخ کے صفحات پر نقش ہیں، کہ دنیا ان کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے، ذیل میں صرف ایک واقعہ نقل کرتا ہوں اسے سنیں اور عبرت حاصل کریں۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہیں مدینہ طیبہ میں سرکار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میزبانی کا سب سے پہلے شرف حاصل ہوا تھا، آپ نے ایک حدیث سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنی تھی لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ انہیں اس حدیث کے الفاظ میں ذرا اشتباہ ہو گیا تھا، اس وقت ان کے علاوہ صحابہ میں صرف حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ تھے جنہوں نے یہ حدیث سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی تھی، وہ ان دنوں مصر میں تھے تو حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصر کے لیے روانہ ہوئے لق و دق صحراؤں اور کٹھن منزلوں کو طے کرتے ہوئے ایک ماہ بعد مصر پہنچے۔ انہیں حضرت عقبہ کی رہائش گاہ کا پتہ نہ تھا، اس لیے پہلے مسلمہ بن مخلد انصاری امیر مصر کے پاس تشریف لے گئے، اور وہاں پہنچتے ہی کہا میرے ساتھ ایک آدمی بھیجو جو مجھے عقبہ بن عامر صحابی رسول کے پاس پہنچادے چنانچہ آپ ان کے مکان پر پہنچے اور جب انہیں خبر ہوئی تو وہ دوڑے دوڑے آئے اور فرط اشتیاق سے آپ کو گلے لگالیا اور تشریف آوری کی وجہ پوچھی ۔۔۔۔۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ مومن کی پردہ داری اور عیب پوشی سے متعلق جو حدیث آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے بس اسی کو پوچھنے آیا ہوں۔ عقبہ کہنے لگے۔

"سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَتَرَ مُؤْمِنًا فِی الدُّنْیَا عَلٰی عَوْرَۃٍ سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ"

"میں نے حضور کو فرماتے سنا کہ جس نے دنیا میں کسی مومن کی پردہ پوشی کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو چھپادے گا"

حضرت ابوایوب نے اسے سن کر تصدیق کی اور فرمایا مجھے اس حدیث کا پہلے بھی علم تھا لیکن مجھے اس کے الفاظ میں وہم سا ہو گیا تھا اور میں نے گوارہ نہ کیا کہ بغیر تصدیق و تحقیق کے میں اسے لوگوں کو سناؤں۔ اس کے بعد فوراً اپنی سواری سے واپس ہو گئے اور کجاوہ بھی نہیں کھولا۔

سبحٰن اللہ! کمال احتیاط کا کیا انوکھا نمونہ ہے کہ ایک حدیث میں ذرا سا وہم ہو گیا تو محض اس کے ازالے کے لیے اتنا لمبا سفر طے کیا اور پھر حدیث سننے کے بعد اسی روز اپنی سواری پر سوار ہو کر مدینہ واپس ہو گئے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ ج ۱ ص ۹۳ ابن عبدالبر، عینی، فتح الباری، بحوالہ سنت خیر الانام ص ۱۳۱) از پیر کرم شاہ ازہری۔ م رضوی کتاب گھر، دہلی۔

ویسا ہی ایک واقعہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ہے کہ آپ نے صرف ایک حدیث سننے کے لیے سواری خریدی اور اس پر سوار ہو کر شام کا سفر کیا جو ایک ماہ کا تھا، وہاں گئے حدیث سنی اور واپس ہو گئے (جامع بیان العلم ۱/۹۳) تابعی حضرت سعید بن مسیب تو ایک ایک حرف یا لفظ کے لیے سفر کرتے۔ (ایضا)

صحابہ کرام و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اس ستونِ فراواں کا ایک سبب تو سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کی سچی عقیدت و محبت تھی دوسرے یہ کہ انہوں نے قرآن حکیم کو بغور پڑھا اور سمجھا تھا، ان کے سامنے قرآن پاک کی وہ آیات تھیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اطاعتِ رسول کا حکم دیا ہے، اور اپنے محبوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلم کتاب وحکمت اور مزکی قرار دیا ہے تو جو معلم ہوگا مزکی ہوگا اور باذنِ الٰہی مطاع و مقتدیٰ ہوگا یقیناً اس کی ایک ایک بات حرزِ جان اور اس کا ایک ایک قول جانِ ایمان ہوگا۔ ذرا ذیل کی آیات نظر میں رکھیں اور ایمان تازہ کریں۔ ارشاد خداوندی ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ○ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ.

(آل عمران: ۳/۳۱، ۳۲)

اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرماں بردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش (پسند) نہیں آتے کافر۔ (کنزالایمان)

مذکورہ بالا دونوں آیات سے پتہ چلا کہ بندے کو اللہ سے محبت ہو تو اس کو اللہ کے ساتھ رسول اللہ کی اتباع واطاعت بھی لازم ہے اور یہ کہ خدا اور رسول کی اطاعت سے روگردانی کافروں کا کام ہے، اور کافروں کو اللہ پسند نہیں فرماتا۔

اور یہ نکتہ بھی قابل توجہ ہے کہ دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اتباع واطاعت کا حکم نازتو قرآن میں فرمایا ہے مگر کہلوایا ہے اپنے حبیب کی زبان سے کیوں کہ دونوں آیتوں کا آغاز لفظ ''قل'' سے ہوتا ہے یعنی اے حبیب آپ فرمادو الخ

اطاعت واتباع رسول سے متعلق آیات کثیر ہیں ذیل میں چند اور آیات ذکر کی جاتی ہیں تا کہ مقام رسول اور اچھی طرح واضح ہوجائے اور اطاعت رسول کے فوائد بھی سامنے آجائیں۔

(۳) وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران: ۱۳۲/۳)

اور اللہ ورسول کے فرماں بردار رہو اس امید پر کہ تم رحم کیے جاؤ۔

(۴) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔ (نسا: ۵۹/۴)

اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔ (کنزالایمان)

یعنی اللہ ورسول کی اطاعت مستقل ہے اور اولی الامر کی اطاعت اس شرط کے ساتھ کہ وہ خدا اور رسول کی خلاف ورزی کا حکم نہ کریں۔ اسی لیے ''وَاُولِی الْاَمْرِ'' سے پہلے اَطِیْعُوا کا اعادہ نہیں ہے۔ اور حدیث میں بھی آیا ہے، لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِی مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ، خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی فرماں برداری نہیں کی جاسکتی۔

(۵) وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (الانفال: ۴۶/۸)

اور اللہ اوراس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کروگے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی اور صبر کرو بے شک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ (ک)

(٦) قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ (النور: ٥٤/٢٤)

تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا پھر اگر تم منہ پھیرو تو رسول کے ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا، اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا۔ اور اگر رسول کی فرماں برداری کروگے راہ پاؤ گے اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا۔ (ک)

یعنی رسول نے کھلم کھلا حکم خداوندی تم تک پہنچا دیا اب تم پر ان کا ماننا ہے، اگر خدا ورسول کی فرماں برداری کروگے تو ہدایت پاؤ گے ورنہ گمراہی کے مرتکب رہو گے۔

(٧) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ ○

(سورہ محمد: ٣٣/٤٧)

اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو (ک)

(٨) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ (التغابن: ١٢/٦٤)

اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صریح پہنچا دینا ہے۔ (ک) یعنی تم کو اب عذر کی گنجائش نہیں رہی رسول نے تم پر حجت تمام کر دی۔

اب ذرا وہ چند آیات بھی ملاحظہ کرلیں جن میں اللہ تعالیٰ نے انبیائے سابقین کو حکم دیا ہے کہ وہ خود دنیا والوں سے کہہ دیں کہ میری اطاعت کرو اور میرا حکم مانو۔

(١٠،٩) اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ○ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۔

(الشعراء: ١٠٨،١٠٧/٢٦)

بے شک میں تمہارے لیے اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں، تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

(کنزالایمان)

(۱۱) فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۔ (الشعراء: ۲۶/۱۱۰)

تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ (ک)

یہ اور اس سے قبل اور بعد کی کئی آیتیں حضرت نوح علیہ السلام کا مقولہ ہیں لیکن اس سے یہ بات بخوبی واضح ہے کہ جب انبیائے سابقین کا یہ مقام ہے کہ ان کی اطاعت ان کی امت پر واجب ہے تو جو سید الانبیا اور خاتم النبیین ہے اس کی اطاعت بدرجہ اولیٰ امت پر واجب ہوگی کیوں کہ انبیائے کرام سے خود اللہ عزوجل نے پیارے حبیب کی اطاعت ونصرت کا وعدہ لیا ہے جیسا آیت میثاق سے ثابت ہے (یعنی وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ الآیۃ سے)

(آل عمران: ۳/۸۱)

قرآن پاک کے مطالعے سے یہ ایک نکتے کی بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت نوح اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام انبیائے سابقین سے اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر یہ کہلوایا ہے "اطیعون" میری اطاعت کرو، لیکن سرکار دوعالم ورسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ نہیں کہلوایا ہے کہ "میری اطاعت کرو" بلکہ رب عزوجل نے خود بار بار اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول" حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔ ہاں صرف قرآن پاک میں ایک جگہ یہ ہے "فاتبعونی" میری پیروی کرو۔ (آل عمران: ۳/۳۱) لہذا رسول مطاع خود کہے کہ میرا حکم مانو اور رب عزوجل کہے کہ میرے رسول کا حکم مانو، دونوں میں جو باریک فرق ہے وہ اہل فہم پر خوب روشن ہے۔ بحمن اللہ اس سے ہمارے سرکار نبی ذی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جملہ انبیا ورسل پر عظمت وفضیلت کی طرف بھی اشارہ ہوگیا کہ وہ اپنی امت کو خود اپنی اطاعت کا حکم دے رہے ہیں جو اپنی جگہ بالکل برحق ہے لیکن خدائے عزوجل اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کا اپنی طرف سے اعلان اور حکم فرما رہا ہے جو آپ کی افزونی مراتب پر دال ہے۔

اب ایک وہ آیت بھی ملاحظہ ہو جس میں رب نے رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے تاکہ کوئی ایسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو کہ ہم خدا سے محبت کرتے ہیں، خدا ہی کو اپنا معبود سمجھتے ہیں تو پھر رسول کی اطاعت کی کیا ضرورت ہے؟ لہذا قرآن اس کا جواب دیتا ہے کہ یہ

سوچ ہی غلط ہے، کیوں کہ رسول کی اطاعت کا ہمیں حکم جب اللہ ہی دے رہا ہے تو رسول کی اطاعت بھی حقیقۃً اللہ ہی کی اطاعت ہے اسی کا حکم ماننا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:

(۱۲) وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا. (النساء: ۸۰/۴)

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا (اطاعت رسول سے) تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا۔ (ک)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول کا حکم ماننا خدا ہی کا حکم ماننا ہے اور یہ شان تو سارے ہی انبیائے کرام کی ہے وہ اپنی امت میں مطاع ہوتے ہیں اور ان کی اطاعت کا حکم دینے والا رب عز و جل ہی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

(۱۳) وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ الاٰية (النساء: ۶۴/۴)

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ (ک)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی اطاعت یہ بھی ہے کہ اس کے رسول کی اطاعت کی جائے اور جو رسول کا مطیع ہے وہ حقیقۃً خدا ہی کا مطیع ہے۔ اس لیے رسول کی اطاعت سے سرتابی کی مجال کسی خدا پرست کے لیے ممکن ہی نہیں، لہذا جو رسول کی اطاعت نہیں کرتا یا رسول کی اطاعت کو ضروری نہیں قرار دیتا وہ گویا خدا کی بھی اطاعت نہیں کرتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رسول کی سنت پر چلنا بھی خدا ہی کی فرماں برداری کا حصہ ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کہ رسول تو وہی کہتے ہیں اسی کا حکم دیتے ہیں جو خدا کی طرف سے انہیں وحی ہوئی ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۱۴) وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○

(النجم: ۳،۴/۵۳)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

(کنزالایمان)

اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ رسول کی حدیث بھی وحی الٰہی ہے جو سرکار کی زبان

فیض ترجمان سے صادر ہوتی ہے، لہذا وحی کی دو قسم قرار پائی اول وحی متلو، یا وحی ظاہر جس کو قرآن کہتے ہیں دوسری وحی غیر متلو یا وحی خفی جس کو حدیث کہتے ہیں۔

(۱۶) وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ . (الحشر: ۷/۵۹)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (کنز الایمان)

یعنی جس کا رسول حکم دیں اسے اختیار کرو اور جس سے منع کریں رک جاؤ اس آیت میں امر رسول کی پیروی کا حکم ہے، وہ امر چاہے قرآن کے حوالے سے ہو یا خود رسول اپنی طرف نسبت کرتے ہوئے کچھ ارشاد فرمائیں، یوں ہی جس سے روک دیں اس سے رکنا بھی واجب ہے، اس سلسلے میں اللہ سے ڈرتے رہنے کا بھی حکم ہے، اس آیت سے بھی فرمانِ رسول کی اطاعت کا حکم نمایاں ہے۔

ذیل کی آیت ملاحظہ جس میں سنت وسیرت رسول کو نمونہ بنانے کی ہدایت ہے۔

(۱۷) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا . (الاحزاب: ۲۱/۳۳)

بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لیے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔ (کنز)

اس آیت میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی امت کے لیے بہتر ہے اور سنتوں کا علم احادیث ہی سے ہوتا ہے لہذا احادیث کی حفاظت واشاعت بھی امت پر لازم ہوئی اور ان کو مستند ماننا بھی ضروری ہوا۔

(۱۸) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ط الاٰية. (الانفال: ۲۴/۸)

اے ایمان والو! اللہ ورسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔ (کنز)

اس آیت نے بتایا کہ رسول کی آواز پر لبیک کرنا ضروری ہے جو حکم دیں اور جب حکم دیں حتی کہ امتی نماز میں ہو جب بھی رسول کی آواز پر حاضر ہو، اس سے حکم رسول کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور حکم رسول آج حدیث ہی سے ثابت ہوسکتا ہے، لہذا احادیث کا حجت ہونا ثابت ہوا۔

(۱۹) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ط ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا . (النساء: ٤/٦٥)

تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ (ک)

یعنی جب تک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے اور حکم کو ایمان والے جی سے تسلیم نہ کریں مومن نہیں رہ سکتے۔ اس سے ارشاد رسول کی اہمیت ثابت ہوئی، اور حدیث رسول کا حجت ہونا بھی، کہ رسول کا فیصلہ جب بھی ہوگا ان کے اپنے ارشاد اور حکم سے ہی ہوگا۔

(۲۰) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِينًا ۞

(الاحزاب: ۳۳/۳۶)

اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے۔ اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا۔ (ک)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلے میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں، اور اطاعتِ رسول کے بغیر کسی مومن کو چارہ ہی نہیں،

اب ان آیات کو ملاحظہ کریں جن میں اطاعت رسول کے فوائد و ثمرات دنیا و آخرت دونوں میں مرتب ہونے کا بیان ہے۔

(۲۱) وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ لا وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (النساء: ۴۶/۴)

اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو ان کے لیے بھلائی اور راستی میں زیادہ ہوتا۔ لیکن ان پر تو اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا۔ (کنز)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سراپا ادب وانقیاد بن جانا اور ان کے ارشادات پر آمنا وصدقنا کرنا ہماری ہی بھلائی اور کامیابی کا سبب ہے اور نافرمانی سبب لعنت جیسا کہ اس بات کا آیت کے آخری حصے میں بیان موجود ہے:

(۲۲،۲۳) اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ (النور: ۵۱،۵۲/۲۴)

مسلمانوں کی بات تو یہی ہے، جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے، تو عرض کریں: ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔
اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔ (کنز)

مذکورہ دونوں آیات نے بتایا کہ خدا اور رسول کی اطاعت اور خشیت وتقویٰ شعاری کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی دنیا وآخرت کی بھلائی اور کامیابی کا مستحق ہوجاتا ہے اور جو اطاعت سے روگردانی کرتا ہے اس کا انجام برا ہے۔

(۲۴) فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا (الفتح: ۱۶/۴۸)

پھر اگر تم (اللہ ورسول کا) فرمان مانو گے، اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا اور اگر (اطاعت سے) پھر جاؤ گے جیسے پہلے پھر گئے تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔ (کنز)

(۲۵) وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

زَجِہِمْ ○ (الحجرات: ۱۴/۴۹)

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو گے تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے۔ (یعنی نیکیوں کا ثواب کم نہ کرے گا) (کنز)

(۲۶) وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (النساء: ۱۳/۴)

اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں، ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی۔ (کنز)

اس آیت میں اصل کامیابی جنت میں ہمیشہ رہنے کو بتایا ہے اور یہ کہ یہ کامیابی اسے حاصل ہوتی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کو مانے اور ان پر چلے۔

(۲۷) وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا○ (النساء: ۶۹/۴)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیا اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ (کنز)

(۲۸) وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

(التوبہ: ۷۱/۹)

اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا، بے شک اللہ غالب، حکمت والا ہے۔ (کنز)

مذکورہ آیات قرآنی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کامیابی کا باعث ہے اسی اطاعت ہی کے صدقے میں بندہ اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کا مستحق ہوتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ان کے ارشادات پر عمل کرنا ہے اور ارشادات رسول ہی کا دوسرا نام حدیث ہے، لہذا حدیث حجت ہے اور دینی ضرورت بھی، اس کے بغیر دین کامل ہی نہیں ہو سکتا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر رسول کی شان یہ بیان کی ہے کہ وہ معلم کتاب و حکمت ہیں اور کتاب تو قرآن ہے حکمت اس سے مستنبط مسائل اور اس

کی تفسیر یا حدیث رسول کیوں کہ حدیث ہی قرآن کی تفسیر ہے، ذیل میں وہ آیات ملاحظہ کریں جن میں کتاب کے ساتھ حکمت کا ذکر ہے اور اس کی تعلیم کی نسبت سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے۔

(۲۹) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (البقرہ: ۱۲۹/۲)

(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا) اے رب ہمارے! اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمائے بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ (کنزالایمان)

حکمت کے بارے میں متعدد اقوال ہے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ حکمت سے سنت مراد ہے، اور دیگر اقوال کا مرجع بھی حدیث رسول ہی ہوگی کہ رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن کے بعد امت کو جو کچھ احکام و اسرار بتائے ہیں وہ سب قول رسول ہی ہیں اور قول رسول ہی کو حدیث بھی کہتے ہیں۔

متعدد آیات میں یہ بات آئی ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتاب وحکمت کی تعلیم فرماتے ہیں، اور بعض آیات ایسی بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب کے ساتھ حکمت بھی نازل فرمائی جیسا کہ ذیل کی آیات میں فرمایا۔

(۳۰) وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِ ط الآية (النساء: ۱۱۳/۴)

اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے، اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (کنز)

مذکورہ آیات قرآنی سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ساتھ حکمت یعنی سنت بھی نازل فرمائی قرآن کو کلام الٰہی کہا جاتا ہے اور حکمت کو سنت رسول اس لیے کتاب وسنت دونوں کا حجت ہونا امت مسلمہ میں ہمیشہ سے مسلم رہا ہے کہ حال میں ایک فرقہ منکرین حدیث کا پیدا جو اپنے کو اہل قرآن کہتا ہے، اس فرقے کو چکڑالوی اور پرویزی بھی کہتے ہیں، جس کے گمراہ اور

بد دین ہونے پر امت کا اجماع ہے ان میں جو مطلق احادیث کا منکر ہے جن میں متواتر بھی آتی ہے اور وہ بھی جو ضروریات دین سے متعلق ہیں ان کو خارج از اسلام سمجھنا بھی ضروری ہے۔

ایسے گمراہ اور گمراہ گر اگرچہ دنیا میں آج اعلے کھلے پھر رہے ہیں لیکن کل بروز قیامت ان کی حسرت کا عجیب عالم ہوگا۔ قرآن حکیم اس کا نقشہ یوں کھینچ رہا ہے۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝

(الاحزاب:٦٦/٣٣)

جس دن ان کے منہ الٹ کر آگ میں تلے جائیں گے، کہتے ہوں گے، ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا۔ (کنز)

پھر حسرت و یاس کے مارے یہ عذر کرتے ہوئے گویا ہوں گے،

(٣٢) وَقَالُوْا رَبَّنَا اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا

(٣٣) رَبَّنَا اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۔

(الاحزاب:٦٨،٦٧/٣٣)

اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے تو انہوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا۔

اے ہمارے رب! انہیں آگ کا دونا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔

(کنزالایمان)

مذکورہ بالا دو آیتیں اطاعت رسول کا انکار کر کے کفر والوں کے لیے درس عبرت ہے اگر یہیں توبہ کر کے اپنے ایمان کو درست کر لیں تو بہتر ہے ورنہ پھر قیامت میں اسی حسرت و افسوس سے دوچار ہونا پڑے گا جس کا تذکرہ اوپر آچکا ہے۔

اطاعت کی ضد ہے معصیت یعنی نافرمانی، جیسے اطاعتِ خدا اور رسول ضروری ہے ویسے ہی معصیت یعنی نافرمانی سے بچنا بھی ضروری ہے، جیسے اطاعت کا انجام اچھا ہے ویسے ہی معصیت کا انجام برا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی ۔ (رواہ البخاری، مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے تمام امتی جنت میں داخل ہوں گے مگر جس نے انکار کیا۔ عرض کیا گیا: اور کس نے انکار کیا؟ فرمایا: جس نے میری فرماں برداری کی وہ جنت میں جائے گا، اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے واقعی انکار کیا۔ اس روایت کو امام بخاری نے نقل فرمایا۔

اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت میں ہے:

فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصٰی مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَیْنَ النَّاسِ ۔ (رواہ البخاری، مشکوٰۃ ص ۲۷)

تو جس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی تو اس نے خدائی اطاعت کی اور جس نے سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی تو اس نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی اور حضور محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی حق و باطل کے درمیان لوگوں میں فرق بتانے والی ہے۔ یعنی سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے سے آدمی مومن اور نہ ماننے سے کافر ہوتا ہے، گویا سرکار کی ذات معیار حق ہے۔ اب ہو سکتا ہے کوئی منکر اطاعت رسول ان احادیث کا بھی انکار کر بیٹھے باوجودے کہ یہ دونوں بخاری شریف کی صحیح حدیثیں ہیں تو اب قرآن کریم میں اس مضمون کی آیتیں ملاحظہ کریں:

(٣٤) یَوْمَئِذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰی بِهِمُ الْاَرْضُ ط وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰہَ حَدِیْثًا ۔ (النساء: ٤/٤٢)

اس دن تمنا کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی، کاش انہیں مٹی میں دبا کر زمین برابر کر دی جائے اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔ (کنز الایمان)

یعنی کوئی جھوٹا عذر نہ کر سکیں گے۔

اس آیت میں کفر کے بعد خاص طور سے رسول کی نافرمانی کی بات کہی گئی ہے جس سے معلوم ہوا کہ کفر کے ساتھ نبی کی نافرمانی ہو تو کفر اور شدید ہو جاتا ہے اور ایسوں کا عذاب بھی

بڑھادیا جاتا ہے، یا معنی یہ ہیں کہ محض نبی کی نافرمانی یعنی انکار ان کے کفر کا سبب بن گیا اور پھر قیامت کے دن ایسے لوگ بڑی حسرت سے کہیں گے کہ کاش ہمیں زمین میں دبادیا جاتا اور ہم عذاب سے بچ جاتے، حالانکہ اب وہ عذاب سے بچنے والے نہیں۔ اور فرماتا ہے عزوجل:

(٣٥) وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

(٣٦) فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيْءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ . (الشعراء:٢١٥/٢٦،٢١٦)

اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ اپنے پیرو مسلمانوں کے لیے

تو اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرمادو، میں تمہارے کاموں سے بے علاقہ ہوں۔

(کنزالایمان)

یہاں حکم نہ ماننے سے مراد یہی ہے کہ اطاعت کے منکر ہوں اور آپ کی باتوں کا ان کو کچھ لحاظ نہ ہو تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم ہورہا ہے کہ آپ صاف صاف ان سے کہدیں میں تم سے کچھ تعلق نہیں رکھتا یعنی قیامت کے دن تمہاری شفاعت نہیں کروں گا، تمہاری کوئی مدد نہیں کروں گا۔۔۔۔ اس آیات میں صاف عصوک کا کلمہ آیا ہے جس سے پتہ چلا سرکار اقدس علیہ السلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کے احکام کو ماننا ایمان کے لیے ضروری ہے ورنہ جو یک لخت فرمان رسول ہی کا منکر ہو اور حدیث رسول ہی کو نہ مانتا ہو اس کا سرکار سے تعلق ہو ہی نہیں سکتا اور جس سے سرکار کا تعلق نہ ہو وہ مسلمان بھی نہیں۔

اور فرماتا ہے عزوجل:

(٣٧) وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ . (النساء:١٤/٤)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے، اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا، جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے خواری کا عذاب ہے۔

(کنزالایمان)

اور فرماتا ہے اللہ عزوجل:

(٣٨) وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا . (الاحزاب:٣٦/٣٣)

اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا۔ (کنز)

اور فرماتا ہے: رب عزوجل:

(۳۹) وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا.

(الجن: ۲۳/۷۲)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو بے شک اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔ (کنز الایمان)

(۴۰) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى. الآية (المجادلة: ۹/۵۸)

اے ایمان والو! جب تم آپس میں مشورت کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کی مشورت نہ کرو، اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو۔ (کنز الایمان)

ان مذکورہ آیات میں رسول کی نافرمانی کو کھلی گمراہی جہنم میں جانے کا سبب قرار دیا گیا ہے اور رسول کی نافرمانی کی باتیں کرنے سے منع بھی کیا گیا ہے جو اس بات کی بین دلیل ہے کہ فرمان رسول کا اسلام میں بہت بڑا مقام ہے اور حدیث یقیناً حجت ہے اور رسول کے ارشادات سے روگردانی عذاب کا سبب، اور رسول کی نافرمانی سے بچنا واجب، لہذا جو لوگ صرف قرآن پاک کو کافی سمجھتے ہیں وہ غور کریں کہ قرآن پر نہ چلنا تو معصیت اللہ ہے پھر معصیت الرسول کیا ہے؟ کیا معصیت الرسول حدیث رسول سے منہ موڑنا نہیں؟ ہے اور ضرور ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جو منکرین حدیث ہیں اور اپنے کو اہل قرآن کہتے وہ خود قرآن کو بھی نہیں مانتے۔ کیوں کہ مذکورہ ساری آیتیں حدیث رسول کے مستند و قابل حجت ہونے پر صریح دلیل ہیں۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔

یہاں تک تو زیادہ تر بحث قرآنی آیات سے تھی تاکہ منکرین حدیث پر حجت قائم کی جا سکے، اب اہل ایمان چند احادیث کریمہ بھی ملاحظہ فرمالیں تاکہ ایمان تازہ ہو جائے۔

(۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ کہا میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا:

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعىٰ لَهُ مِنْ سَامِعٍ . (رواه الترمذی وابن ماجه ورواه الدارمی عن ابی الدرداء (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۵ کتاب العلم)

''اللہ اس مرد کو خوش وخرم رکھے جس نے مجھ سے کچھ سنا تو اس کو جیسا سنا تھا ویسا ہی پہنچا دیا اس لیے کہ بہت سے وہ لوگ جن تک کچھ پہنچایا جاتا ہے وہ سامع (یعنی سن کر پہنچانے والے) سے زیادہ قوتِ حافظہ اور سوجھ بوجھ رکھتا ہے'' (ترمذی، ابن ماجہ اور داری بروایت ابودرداء)

تو اس پہنچانے کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ وہ حدیث محفوظ ہو جاتی ہے دوسرے یہ کہ کبھی کبھی بلکہ بہت ایسا ہوتا ہے کہ بعد والا سوجھ بوجھ اور قوت میں زیادہ ہوتا ہے تو اس سے مسائل کا استنباط کرتا ہے۔

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ . رواه الترمذی (مشکوٰۃ ص ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے میرے بیٹے اگر تجھ سے ہو سکے تو اس حال میں صبح وشام کر کہ تیرے دل میں کسی کی طرف سے کینہ نہ ہو تو ایسا ہی کر، اور یہ میری سنت ہے اور جو میری سنت سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا اور جو مجھ سے محبت کرے گا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا۔

(۳) حضرت انس ہی سے ایک طویل حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

فمن رغب عن سنتی فلیس منی . متفق علیه (مشکوٰۃ ص ۲۷)

تو جو میری سنت سے روگردانی کرے وہ میری جماعت سے نہیں۔ (بخاری ومسلم)

(۴) عن بلال بن الحارث المزنی قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

وسلم مَنْ اَحْيیٰ سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَایَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلَ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَایَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْئًا. رواه الترمذی ورواه ابن ماجه عن کثیر بن عبد الله بن عمرو عن ابیه عن جده.

(مشکوٰۃ ص ۳۰)

بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہا کہ، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس نے میری کوئی مردہ سنت کو زندہ کیا میرے بعد تو اس کو اپنے عمل کے ساتھ ہر اس شخص کا اجر بھی ملے گا جو اس پر عمل پیرا ہوگا، اور اس کی وجہ سے خود اس کے اجر میں کچھ کمی نہ آئے گی، اور جو کوئی گمراہی کی نئی بات (یعنی بدعت سیئہ) نکالے جس سے اللہ ورسول راضی نہیں تو اس کے اوپر بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس پر چلنے والوں کے اوپر، اور ان کے گناہوں میں سے اس جاری کرنے والے کے اوپر جانے سے کچھ کمی نہ ہوگی۔

روایت کیا اس کو امام ترمذی نے اور ابن ماجہ نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو اور کثیر نے اپنے باپ انہوں نے اپنے دادا سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا۔

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِاَةِ شَهِیْدٍ" جو میری سنت کو فساد امت کے وقت سختی سے پکڑے رہے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

(مشکوٰۃ ص ۳۰)

سنت سے متعلق انہیں چند احادیث پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اب چند وہ احادیث بھی آخر میں سماعت کرلیں جن سے منکرین حدیث کا خاص طور سے رد ہوتا ہے، بلکہ ایسا لگتا ہے یہ حدیثیں منکرین حدیث ہی کے لیے سرکار نے ارشاد فرمائی ہیں۔

(٦) عن مقداد بن معدی کرب قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ اَلَا یُوْشِکُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلیٰ اَرِیْکَتِهٖ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْهِ مِنْ حَرَامٍ

فحرّموه وانّ ما حرّم رسُولُ اللهِ كما حرّم اللهُ ۔ الحدیث

رواہ ابو داؤد وروی الدارمی نحوہ وکذا ابن ماجہ إلی قولہ کما حرم اللہ

(مشکوۃ ص٢٩۔ باب الاعتصام)

حضرت مقداد بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو میں قرآن بھی دیا گیا ہوں اور اس کے ساتھ اس کا مثل بھی، سن لو! عنقریب ایک پیٹ بھرا اپنے آراستہ تخت پر (ٹھاٹ سے) کہتا پھرے گا کہ اے لوگو! تمہارے اوپر صرف قرآن لازم ہے جو اس میں حلال ہے اسی کو حلال اور جو اس میں حرام ہے اس کو حرام جانو۔ (سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) حالاں کہ بے شک جو رسول اللہ نے حرام کیا وہ ویسا ہی حرام ہے جیسا اللہ نے حرام کیا۔ (مختصراً)

اس حدیث میں صاف لفظوں میں حضور نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ کا حرام کردہ ویسا ہی ہے جیسا اللہ نے حرام قرار دیا، تو رسول اللہ کا حرام کرنا بھی سنت ہے اور یہ حدیث سے ہی ثابت ہوگا نہ کہ قرآن سے۔ اور قرآن کے مثل سے یہی ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرآن کے ساتھ سنت بھی دی گئی اس کو وحی خفی بھی کہتے ہیں اور قرآن میں جگہ جگہ اسی کو حکمت سے یاد کیا گیا ہے۔

☆ عن ابی رافع رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا اُلفِیَنّ احدکُم مُتّکِئًا علیٰ اَرِیکَتِہٖ یَاتِیہِ الاَمرُ مِن اَمرِی مِمّا اَمَرتُ بِہٖ اَو نَھَیتُ عنہُ فیَقُولُ لا اَدرِی مَا وَجَدنَا فِی کِتَابِ اللّٰہِ اتَّبَعنَاہُ . رواہ احمد و ابو داؤد والترمذی و ابن ماج والبیھقی فی دلائل النبوۃ . (مشکوۃ ص٢٩)

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہ پاؤں تم میں کسی کو کہ وہ اپنے آرام کے تخت پر ٹیک لگائے بیٹھا ہو اس کے پاس حدیث سے کوئی حکم آئے جس کا میں نے حکم دیا یا منع کیا تو وہ کہے کہ میں نہیں جانتا، جو ہم نے کتاب اللہ (قرآن) میں پایا بس اسی کی پیروی کرلی۔ اس حدیث سے کو امام احمد و ابوداؤد

وترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

یہ دونوں حدیثیں خاص منکرین حدیث کے لیے بطور پیشین گوئی ہیں، گویا سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ ایک فرقہ ایسا آنے والا ہے جس کے بانی اس قسم کی باتیں کریں گے جو اوپر مذکور ہوئیں۔ آراستہ تخت پر براجمان ہو کر اس گمراہ کن بات کے کہنے سے اس کی طرف اشارہ ہے کہ یہ لوگ آرام کی اور ٹھاٹ کی زندگی گزارنے والے آرام طلب اور سہولت پسند لوگ ہوں گے کیوں کہ حدیث وفقہ کا علم ہی حاصل کرنا جدو جہد اور جاں کاہی کا طالب ہے پھر حدیث وفقہ کی روشنی میں جو احکام صادر ہورہے ہیں ان پر عمل کرنا بھی بہت آسان نہیں، اس لیے سہولت پسند کچھ لوگ اس قسم کا عقیدہ گڑھیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ چنانچہ حقیقت بھی یہی ہے کہ منکرین حدیث کے جتنے نمائندے ہیں وہ سب دنیادار مغربیت زدہ دینی علوم سے اور دینی ماحول سے بالکل دور ہی نظر آتے ہیں اور ان کے زیادہ تر استدلالات مستشرقین سے ملتے جلتے ہیں جو خالص اہل مغرب اور اعدائے اسلام سے ہیں اور اہل مغرب کی خوش حالی اور آرام طلبی تو سب کی نگاہوں کے سامنے ہے کہ ہر کام میں آسانی پیدا کرنا اور عیش وعشرت کو فروغ دینے کے سامان فراہم کرنا ان کا خاص مشغلہ ہے۔

حضرت صدر الشریعہ فقیہ اعظم علامہ شاہ ابو العلیٰ امجد علی اعظمی رضوی قدس سرہ العزیز نے الحمد للہ پوری زندگی حدیث وفقہ کی زبانی بھی خدمت کی اور تحریری بھی، جس کی مثال ان کے معاصرین میں پیش ہی نہیں کی جاسکتی، لہٰذا حضرت صدر الشریعہ قدس سرہ اس بشارتِ حدیث کے مستحق ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو تروتازہ رکھے جس نے حدیث سنی اور اس کو دوسروں تک پہنچایا، اور دوسری بشارت کہ جو فسادات یعنی گمراہی کے پھیلنے کے وقت حدیث پاک کا احیا کرے اور اس کی اشاعت میں سرگرم ہو اس کو سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب ملے گا'' کے بھی یقیناً مستحق ہیں، مولائے کریم ان کی قبر کو نور وسرور سے بھر دے انہیں ان کی خدمات دینیہ کا بہتر سے بہتر اجر دے، اور ان کے تلامذہ کو بھی حدیث وفقہ کی زیادہ سے زیادہ

خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے اور ان کے شاہزادگان ونسل کو بھی ۔۔۔۔۔ آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین علیہ وآلہ الصلاۃ والتسلیم

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

خادم دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ، مئو (یوپی)

۱۱/رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ شنبہ۔ ۱۵/اکتوبر ۲۰۰۵ء

انتباہ ! حدیث وسنت میں جو فرق ہے اس کی بحث میں جانا یہاں مقصود نہیں درجہ استناد وحجت انہیں احادیث کو حاصل ہے جو فنی اعتبار سے قابل احتجاج ہیں اس معنی میں حدیث کو سنت بھی کہہ سکتے ہیں یوں حدیث کی اصطلاحات اور دیگر فنی مباحث کو بھی ازراہ اختصار قصداً ترک کردیا گیا ہے کہ عوام الناس کو اس سے دلچسپی نہیں، ان کو ان مباحث کا سمجھنا بھی آسان نہیں، اور اہل علم وفن اصول حدیث سے واقف ہوتے ہیں ان کو یہاں مخاطب ہی نہیں کیا گیا ہے کہ اس فن پر روشنی ڈالنے کی ضرورت محسوس ہوتی۔ اصل مقصود تو حدیث وسنت کی اہمیت بتانا اور منکرین حدیث کے گمراہ کن استدلالات کا جائزہ لینا تھا وہ بحمدہ ایک حد تک ہوگیا، مزید کی گنجائش باقی ہے اور اس موضوع پر علمائے کرام کی تصانیف بھی ہیں تفصیل کے طالب حضرات ان کی طرف رجوع کرسکتے ہیں مثلاً ضرورتِ حدیث از علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ سنت خیر الانام پیر کرم شاہ ازہری۔ سنت کی آئینی حیثیت از مولانا بدرالقادری مصباحی۔ (نعمانی قادری)

☆☆☆

تقریظ جمیل

ادیب شہیر حضرت فتح احمد بستوی مصباحی دامت فیوضہم

استاذ دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

قولِ حق قرآن ہے قولِ پیمبر ہے حدیث
اہلِ دل کے واسطے تفریر ہے دونوں کی ایک

مسلمانوں کے دین کا سرمایہ اور شریعتِ اسلامیہ کی متاعِ کل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال اور احوال ومعمولات ہیں۔ جنہیں دوسرے لفظوں میں ''حدیث'' کہا جاتا ہے۔

اس بات پر عہد صحابہ سے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ کا اجماع واتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ''احادیث'' جو ہم تک صحیح اسناد کے ساتھ پہنچی ہیں وہ ہم مسلمانوں کے لیے حجت ودلیل اور شریعت اسلامیہ کے لیے ایسا ماخذ ومصدر ہیں جن سے مجتہدین شریعت کے احکام مستنبط کرتے ہیں۔

بلاشبہ حدیث وسنتِ نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم دلائل شرعیہ کی اصلوں میں دوسری اہم اصل ہے نیز تشریع اسلامی کے لیے کتاب اللہ کے بعد اس کا دوسرا مرتبہ ہے جس کی اتباع ایسی ہی واجب ہے جیسی کہ کتاب اللہ کی۔ گویا کتاب اللہ اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں واجب العمل ہیں کیوں کہ دونوں ہی دین وشریعت کے بنیادی ستون ہیں۔

ما العلم الا کتاب اللہ او اثر
یجلو بنور ہداہ کل ملتبس

(علم تو صرف قرآن وحدیث کا علم ہے جو اپنی ہدایت کے نور سے سارے شبہات کا ازالہ کر دیتا ہے)

''علم حدیث'' قوانین اسلام کی بنیاد، جملہ فقہی روایتوں کی اساس، چھوٹے بڑے تمام

دینی فنون کا ماخذ و مصدر، بلکہ تمام معاملات کا مرکز و محور ہے، شریعت کی چکی اسی کے گرد گھومتی ہے، حکمت و موعظت کے سوتے اور چشمے اسی سے ابلتے ہیں، امر و نہی کا قیام در قوام بھی اسی سے ہے۔

مبارکبادیاں ہیں ان حضراتِ عالیہ اور نفوسِ قدسیہ کے لیے جو علم حدیث کے طالب و کوشاں ہو کر دیگر تمام اچھے علوم و فنون کے حامل و مالک ہو جاتے ہیں۔ لیکن جس نے علم حدیث سے سیرابی نہیں حاصل کی، جو اس کے بحر بیکراں میں غوطہ زن نہ ہوا، پھر بھی احکام و مسائل شرعیہ کے بارے میں لب کشائی کرے تو وہ دین اسلام کے حق میں فیصلہ کرنے میں ظالم و بے انصاف ہے۔

اور حدیث پاک کو یہ بلند و بالا مقام، عالی شان، اور ممتاز وصف کیوں نہ حاصل ہو جب کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ذیشان ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں، آپ کو رب العلمین جل جلالہ کی طرف سے جوامع الکلم اور سواطع الحکم عطا فرمایا گیا، تو آپ کا کلام بھی اشرف و افضل جامع و اکمل جیسا کہ مشہور بھی ہے'' کلام الملوک، ملک الکلام، کلام الامام، امام الکلام تو آپ کا کلام بھی دوسرے کلاموں سے بہت اونچا اور اچھا ہے۔ حتیٰ کہ کلام اللہ کے بعد اسی کا درجہ و نمبر ہے۔ اگر کلام اللہ وحی متلو اور الوحی الاول سے ممتاز ہے تو کلام رسول وحی غیر متلو اور الوحی الثانی کے نام سے موسوم ہے اور احکام شرعیہ کے دلائل کا دوسرا ماخذ و مرجع بھی ہے۔

چنانچہ قرآن کے تمام علوم، جملہ عقائد اسلام و احکام شریعت، طریقتِ حقہ کے بھی قواعد، سارے کشفی اور عقلی علوم و فنون کا انحصار حضور علیہ السلام کے بیان فیض ترجمان پر ہے۔ اور ان علوم عقلیہ و کشفیہ کو جب تک اس ترازو پر نہ تولا جائے، اس معیار پر نہ پرکھا جائے، ان پر اعتماد و انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ کیوں کہ یہ نصی اور قطعی علم حدیث شریف تمام تر علوم عقلیہ و نقلیہ کے جواہرات کو پرکھنے کے لیے ماہر جوہری اور اعلیٰ کسوٹی ہے۔

گویا کہ انسانی زندگی کے سارے ہی معاملات جو اس معیار و کسوٹی پر پورے اور کھرے اتریں گے انہیں کا سکہ کارخانۂ حیات میں جاری اور رائج الوقت ہوگا اور جو کھوٹے ہوں گے وہ منکر و مردود، اور مطرود و متروک ہوں گے۔ چنانچہ جس قول و عمل کی تصدیق حدیث و خبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگی وہی قول و عمل شرف قبولیت کے مستحق ہوں گے، اور جس کی تائید قرآن و حدیث

سے نہ ہو وہ بکواس و خرافات سمجھے جائیں گے۔ یہی حقیقت اور اٹل سچائی ہے۔

لہٰذا ''علم حدیث'' مینارۂ رشد و ہدایت، جس نے اس کی پیروی کی رشد و ہدایت سے ہمکنار، خیر کثیر سے سرشار، فلاح و بہبودی کا تاجدار، صراطِ مستقیم کا شہسوار، دارالسلام جنت کا حقدار ہوا۔ اور جس نے اس علم سے روگردانی کی قعرِ مذلت میں پڑا، چاہِ ضلالت میں گرا، اور سراسر نقصان و خسران میں رہا۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کچھ چیزوں سے روکا اور منع فرمایا ہے تو کچھ چیزوں کے کرنے کا حکم بھی دیا ہے، ایک طرف اگر ڈرایا ہے تو دوسری طرف بشارت و خوشخبری بھی دی ہے، امثال و احوال بھی بیان فرمائے اور ان سب کی بار بار یاددہانی بھی فرمائی ہے۔

بے شک یہ علم یعنی ''حدیث پاک'' امر و نہی، انداز و تبشیر، حکایات و قصص اور احکام و مسائل وغیرہ میں قرآن پاک ہی کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ مفصل و مشرح ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اتباع و پیروی کو حدیث پاک سے مربوط رکھا، اور یہی پیروی یقیناً بلاشک و ریب دارین کی سعادتوں کا ذخیرہ، اور ابدی و سرمدی زندگی کی اصل و حاصل ہے۔

تو علم درحقیقت کتاب و سنت ہی کا علم ہے، اور زندگی کے ہر موڑ پر بہتر عمل وہی عمل کہلائے گا جو کتاب و سنت کے مطابق ہوگا۔ تمام علوم کے درمیان اس علم کا مقام و مرتبہ ایسا ہی ہے جیسے آسمان کے سیارگان میں سورج کا ہے۔ اور یہ اللہ کا خاص فضل و کرم ہے جسے چاہتا ہے یہ عطا فرما دیتا ہے۔

حضرت امام محمد بن علی بن حسین (رضی اللہ عنہم) اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ''فقیہ کی فقہ نامکمل ہے جب تک کہ وہ علم حدیث کی بصیرت نہ رکھتا ہو'' آپ نے سچ فرمایا۔ کیوں کہ اگر کوئی گہرائی و گیرائی میں جائے تو بآسانی سمجھ لے گا کہ ہر علم کی ایک خاصیت ہوتی ہے جس کی مزاولت و ممارست سے نفس انسانی کو (اچھی یا بری) ایک خاص کیفیت حاصل ہو جاتی ہے۔

اور اس علم حدیث کی قراءت و کتابت، تبلیغ و اشاعت، مشغولیت و مصروفیت، اور مزاولت و ممارست کی وجہ سے محدث و عالم حدیث اپنی مومنانہ فراستوں، اور ایمانی قوتوں کی روحانی روشنی میں معنوی حیثیت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال رخ کا مشاہدہ اور آپ کی

حیات طیبہ کے ایک ایک گوشہ کا مطالعہ کرتے ہوئے گویا مجلس رسول میں حاضر ہو کر صحابیت کا عکس جمیل بن جاتے ہیں کیوں کہ صحابیت درحقیقت بالمشاہدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال سے مطلع و باخبر ہونے، اور آپ کی عادتوں اور عبادتوں کی اتباع و پیروی کرتے ہوئے ان سے مستفیض و مستنیر ہونے سے عبارت ہے۔

اور زمانہ دراز تک اس علم حدیث کی مشق و پریکٹس اور مزاولت و ممارست رکھنے والے کے ادراک و شعور میں یہی معنی متمکن ہو جاتا ہے، نیز اس کے ذہن و خیال میں پہنچ جاتا ہے۔ اسی بات کی طرف کسی شاعر نے بڑا عمدہ اشارہ کیا ہے۔ **اهل الحديث هم اهل النبي وان لم يصحبوا نفسه انفاسه صحبوا** ۔ یعنی محدث و عالم حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آل واصحاب ہیں، بذات خود اگرچہ ان لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و رفاقت نہ پائی۔ مگر ان کی روحیں ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم ناز سے لپٹی اور مچلتی رہی ہیں۔

حاصل کلام یہ کہ علماء حدیث (اللہ ان کی جماعت کو کثیر اور ان کے درجات بلند فرمائے) کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نسبت و تعلق ہے اور اس خاص وصف معرفت میں وہ یکتا و بے مثال ہیں، کیوں کہ یہی وہ حضرات ہیں جن کی زبانوں پر ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کریمہ اور احوال شریفہ کا ذکر پاک اور جن کے قلوب و اذہان میں ہمیشہ ہی پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوۂ زیبا اور ان کا رخ روشن رہا کرتا ہے۔ پس ان کے باطن کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلی باطن سے، نیز ان کے ظاہر کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن ظاہر سے گہرا تعلق اور قلبی لگاؤ رہتا ہے۔ اور وہ سیرت و سنت اور اسوۂ حسنہ کے حسین پیکر نظر آتے ہیں، بعض اسلاف نے فرمایا کہ "علماءِ حدیث کے لیے یہ بہت ہی بڑا شرف و امتیاز ہے کہ ان کے امام و مقتدیٰ خود امام الانبیاء حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

دین کی بقا کے لیے احادیث کی نشر و اشاعت بے حد ضروری ہے، اس کا سیکھنا سکھانا باعث اجر و ثواب، موجب رحمت و برکت، ذریعۂ سعادت و شفاعت اور وسیلۂ نجات و دخول جنت ہے۔ حدیث کی اہمیت کے پیش نظر ہی صحابہ و تابعین اور علماء و اکابرین نے تحصیل و تحفیظ علم حدیث کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں، بے شمار مصائب و تکالیف برداشت کیں اور دور

دراز کا سفر کیا کیوں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے لیے مژدۂ جانفزا سناتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا نضر الله امر أسمع مقالتي فحفظها ووأها وأداها یعنی اللہ ان لوگوں کو سرسبز وشاداب رکھے جنہوں نے میری باتیں (حدیثیں) سنیں، اور یاد رکھ کر انہیں دوسروں تک پہنچایا۔ (ارشاد الساری ج ۱ ص ۶)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا! یا رسول الله! انا نسمع منک احادیث لا نحفظها، افلا نكتبها؟ قال بلى! فاكتبوها. قلت في الغضب والرضاء قال نعم: فاني لا اقول فيهما الا حقا. یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے بہت ساری باتیں (حدیثیں) سنتے ہیں مگر انہیں یاد نہیں رکھ پاتے، کیا ہم انہیں لکھ نہ لیا کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کیوں نہیں؟ انہیں ضرور لکھ لیا کرو۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو نے عرض کیا کہ غصہ وخوشی میں بھی؟ فرمایا ہاں کیوں کہ ان دونوں موقعوں پر بھی میں صرف حق ہی کہا کرتا ہوں۔

صحابۂ کرام میں حدیثیں سننے، یاد رکھنے اور انہیں جمع کرنے کا ایسا والہانہ جذبۂ شوق پیدا ہو گیا تھا کہ وہ جی جان سے احادیث سننے، یاد رکھنے، جمع کرنے اور ان کی نشر واشاعت میں لگے رہتے، اس کے حفظ وضبط کے لیے کافی اہتمام واحتیاط فرماتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیکڑوں احادیث لکھ کر جمع کیں ان کے مجموعہ کا نام "صادقہ" تھا۔ اس طرح حضرت انس، حضرت سعد بن عبادہ، حضرت سعد بن ربیع، حضرت سمرہ بن جندب، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے صحیفوں کا بھی تذکرہ ملتا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ عہد رسالت ہی سے کتابتِ حدیث کا زریں عمل جاری ہے، خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سارے احکام ومسائل لکھوا کر لوگوں کو عنایت فرمایا: نیز کثیر احادیث کا ایک صحیفہ ومجموعہ لکھوا کر خود ملک یمن بھیجا۔ جس سے کتابتِ حدیث کی سند وفضیلت ثابت واجاگر ہوتی ہے۔ (نزہۃ القاری ج ۱ ص ۱۲ تا ۱۴)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللهم ارحم خلفائي، قلنا يا رسول الله! ومن خلفائك؟ قال الذين ياتون من بعدي يرون احاديثي ويعلمونها

الـنـاس'' اے اللہ! میرے خلفاء و جانشینوں پر رحم فرما۔ ہم نے (صحابہ نے) عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفاء کون ہیں؟ حضور نے فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث (وسنن) کو بیان کریں گے نیز لوگوں کو میری احادیث کا علم بھی دیں گے۔
(الترغیب والترہیب بحوالہ مقام علم وعلماء ص ۲۷)

اسی طرح علماء حدیث کو دارین کی سعادتوں اور جنت کی بشارتوں سے سرفراز فرماتے ہوئے دونوں عالم کے مالک ومختار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:'' مـن ادی الـیٰ امتی حدیثا لتقام به سنة او تثلم به بدعة فهو في الجنة'' جس (عالم دین) نے میری امت تک کوئی ایک حدیث پہنچائی تاکہ اس سے میری کوئی سنت قائم ہو یا کسی بدعت (خلاف شرع) کا راستہ ہی بند ہو جائے تو وہ عالم دین (دنیا میں رہتے ہوئے بھی) جنت میں ہے۔ یعنی اس کے لیے قطعی اور یقینی جنت ہی جنت ہے۔ (حلیۃ الاولیاء بحوالہ مقام علم وعلماء ص ۹۵)

اگر دین میں احادیث کا اعتبار نہ ہوتا تو ایمان اٹھ جاتا اور ہم قرآن وصاحب قرآن کی دی ہوئی ہدایات سے یکسر محروم رہ جاتے نیز قرآن کی بعض آیتیں ہمارے لیے چیستاں اور معمہ بن کر رہ جاتیں۔ توضیح اور تعبیر وتشریح ہے۔ آپ ہی سوچیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ بتاتے کہ'' یہ قرآن ہے'' تو ہمیں کیسے پتہ چلتا کہ قرآن کیا ہے اور قرآن کے احکام کیا ہیں؟ قرآن کی تعیین اور اس کے احکام کی تفصیل ہمیں صرف زبان وبیانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوئی۔ یہی حدیث کا فیضان ہے۔

ہزارہا مبارکبادیوں کے مستحق ہیں محب گرامی حضرت مولانا مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی صاحب (استاذ ومفتی دار العلوم قادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ) جنہوں نے بڑی جانکاہی اور محنت وجانفشانی سے درجنوں مطبوعات ومقالات کے علاوہ ایک وقیع اور گراں قدر مجموعۂ احادیث ''امجد الاحادیث'' کے نام سے تیار کیا اور ''ن ، والـقـلـم ومایسطرون'' نیز قیدوا العلم بالکتابة'' کی عملی تفسیر دنیا کے سامنے پیش کیا جو اپنی بعض خصائص کی بنا پر ممتاز ومنفرد ہے۔

حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی قادری رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی مایۂ ناز وشاہکار

تصنیف ''بہارشریعت'' اردوزبان میں فقہ اسلامی (حنفی) کی عظیم انسائیکلو پیڈیا ہے جوایک طرف کم وبیش دس ہزار احکام ومسائل کی جامع ہے تو دوسری طرف احادیث عقائد کو شامل کر کے ڈھائی ہزار سے زیادہ احادیث کا شاندار ومستند مجموعہ ہے۔ گویا کہ بہار شریعت بیک وقت دو موضوع کی دو مستقل کتاب ہے۔ایک فقہ کی اور دوسرے احادیث کی۔

اسی بہارشریعت کی تمام احادیث کوایک گراں قدر اضافے اور استخراج کے ساتھ فاضل گرامی محترم مولانا مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی نے ایک مستقل کتاب کی حیثیت دے دی ہے اسی خوبصورت مجموعہ کا نام ''امجد الاحادیث'' ہے جو ہمارے دارالعلوم قادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ کے شعبۂ نشرواشاعت ''احسن العلماء پبلیکیشن'' کی طرف سے منظر عام پرآرہی ہے۔

یہ کتاب علمی حلقوں میں انشاءاللہ بہت پسند کی جائے گی اور علم حدیث سے شغف رکھنے والے اساتذہ وطلبہ، محققین وعلماء سب کے لیے یکساں مفید ہوکر اسلامی لائبریریوں کی زینت بنے گی۔

مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل مولف کتاب مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی کواس کا اجر وصلہ عطا فرمائے خصوصاً دارالعلوم قادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ کے بانی ومہتمم محب گرامی حضرت مولانا سید محمد علیم الدین اصدق مصباحی اعظمی کواپنے حفظ وامان میں رکھ کر مزید اعلیٰ دینی خدمات انجام دینے کی توفیق وسعادت بخشے۔ آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم۔فقط

(مولانا) فتح احمد بستوی مصباحی

دارالعلوم قادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ

۱۷؍شعبان ۱۴۲۶ھ

۲۲؍دسمبر ۲۰۰۵ء

کلماتِ مؤلف

مبسملا وحامدا ومصلیا ومسلما

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے خلیفۂ اجل فقیہ اعظم علامہ شاہ مفتی محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ آسمانِ سنیت کے اس روشن سورج کا نام ہے جو خاتم المحدثین علامہ وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمہ کے ابدانِ علم حدیث سے سیراب و آسودہ کام ہو کر فلکِ تاریخ پر عبقری محدث بن کر طلوع ہوا اور مجددِ اسلام، فقیہِ انام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فیاض بارگاہ سے فقہ وقضا کی دولتِ گراں مایہ سے ایسا بہرہ ور ہوا کہ دنیا نے اسے فقیہ اعظم کا خطاب اعزاز دیا، صدر الشریعہ سے یاد کیا خود امام المحدثین افقہ المحققین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدر الشریعہ پر اعتماد فرماتے ہوئے پورے ہندوستان کا انہیں قاضی القضاۃ مقرر فرمایا ان کی فقہی درایت، علمی پختگی سے متعلق یوں اظہار خیال فرمایا ''فقہ میں ان کا پایہ بہت بلند ہے'' نیز فرمایا ''تفقہ جس کا نام ہے وہ مولوی امجد علی صاحب میں زیادہ پایئے گا''۔

(فقیہ اعظم حیات وخدمات ص ۷ بحوالہ ملفوظ)

یوں ہی تقویٰ، طہارت، علم، عمل، عبادت، ریاضت، تدریس، تحریر، تقریر، اخلاص، محبت، خوف خدا، عشق مصطفےٰ، صداقت دیانت، پاکبازی، جذبۂ احقاقِ حق وابطالِ باطل، وغیرہ اوصاف حمیدہ کے پیکرِ جمیل۔ یعنی علم وعمل کے بے ساحل سمندر تھے جس کی لہروں سے آسودہ کام ہونے والے حافظ ملت، امین ملت، مجاہد ملت، شیر بیشۂ اہل سنت، محدث اعظم پاکستان، سید العلماء، شمس العلماء، سند العلماء، شیخ العلماء، خیر الاذکیاء، وقار العلماء، سید المفسرین ہو کر جبین تاریخ پر روشن نقوش ہو گئے ہیں۔ شفیق جونپوری نے خوب کہا ہے:

سلامی جا بجا ارض وسما دیں
مہ وخورشید پیشانی جھکا دیں
ترے خدام اے صدر شریعت
جدھر جائیں فرشتے پر بچھا دیں

اسی عبقری شخصیت کی شہرۂ آفاق تصنیف ''بہار شریعت'' ہے جو فقہ حنفی کی عظیم

انسائیکلوپیڈیا اور ریفرنس ہے، زبانِ اردو میں مسلکِ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے مثال ترجمان وخلاصہ ہے، جس کی ثقاہت پر عہد رواں کے علمائے اسلام کا اتفاق واجماع ہے۔ خود مجدد اعظم نقیب مسلک امام اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہارِ شریعت کا بعض حصہ مطالعہ فرما کر رقمطراز ہیں:

یہ مبارک رسالہ ''بہارِ شریعت'' تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی المجد والجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلی مولانا ابوالعلی مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرب والسکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا۔ الحمد للہ مسائل صحیحہ، رجیحہ، محققہ، منقحہ پر مشتمل پایا۔ (بہار شریعت)

غرضیکہ بہارِ شریعت جملہ خوبیوں سے آراستہ ہے اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو بہت سے محاسن اور گوشے آشکار ہوتے نظر آتے ہیں۔ یہاں قابل ذکر و توجہ دو اہم خصوصیتیں ہیں:

اول: یہ ہے کہ اس میں ان آیتوں اور حدیثوں کا اردو ترجمہ حوالوں کے ساتھ ذکر ہے جو مسائلِ عنوان کی مؤید و اساسات ہیں جن سے جہاں یہ واضح ہوجاتا ہے کہ فقہ حنفی کے مسائل واحکام قرآنی آیات سے مستخرج ہیں یا احادیث رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تائید یافتہ ہیں۔ وہیں ان معاندوں اور تعصب پرستوں کے الزامات کا شیش محل زمیں بوس ہوتا نظر آتا ہے جو شفاف فقہ حنفی پر بڑی بے باکی کے ساتھ بدنما دھبہ لگانے کی سعی نارو اکرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے اس کا علاقہ برائے نام ہے یا بالکل نہیں بلکہ قیاس ورائے ہی اس کا ماخذ و سرچشمہ ہے۔

دوم: اس میں احکام ومسائل کے احاطہ کے ساتھ بطور حوالہ فقہ کی ان متداول کتابوں کا ذکر ہے جن سے مسائل اخذ کیے گئے۔ اس سے مصنف کی دیانت اور کتاب کی ثقاہت موثق ہوجاتی ہے گویا بہار شریعت جہاں ہزار ہا ہزار مسائل واحکام کا سدا بہار گلزار ہے وہیں احادیث وآیات کی برکتوں سے مالا مال اور سرشار ہے۔

عصر حاضر میں سرقۂ علمی کی بڑی گرم بازاری ہے بالخصوص وہابی دیوبندی جو درحقیقت فقہ وحدیث سے عاری ہیں وہ بہار شریعت میں درج مسائل کو ان کی اصل عربی عبارات کتب فقہ سے تخریج کر کے کتاب فقہ ومسائل کے مصنف، فقہ کے خادم بنتے جارہے ہیں۔ اسی طرح بہت

سے فنکار قلم کار حسب ضرورت بہار شریعت سے احادیث نقل کر لیتے اور اس کا حوالہ نہ دے کر اصل کتب حدیث کا نام ذکر کر کے اپنے کو محقق، رائٹر، محدث باور کرا رہے ہیں اس طور پر بہار شریعت کے ساتھ ناروا سلوک ہو رہا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ بہار شریعت میں درج احادیث اور مسائل خالص اردو زبان میں ہیں۔ اس لیے سستی شہرت کمانے والے رائٹروں، قلم کاروں کو زریں موقع میسر آ گیا ہے اس کے سد باب کے لیے بہت پہلے ضروری تھا کہ اس کی جملہ احادیث ان کے مصادر سے اصل متون صفحات والابواب کے ساتھ تخریج کر دی جاتیں یوں ہی اردو مسائل کے ساتھ کتب فقہ سے ان کی اصل عربی جزئیات وعبارات کو ذکر کر دیا جاتا اس سے خود کتاب بہار شریعت کا وزن بھی بڑھ جاتا۔ اپنے مذہب ومسلک کی روشن تائید بھی ہوتی مگر مقولہ ہے "الامور مرھونة بأوقاتها"

اور اعلیٰ حضرت کا ارشاد ہے: اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے

بعض علمائے اہل سنت نے اس ضرورت کا احساس بھی کیا جیسا کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ بعض حضرات نے اس کی احادیث کی تخریج کا آغاز کیا اور چند حصوں کا کام کرنے کے بعد کسی اور کام میں لگ گئے اور یہ نذر التوا ہو کر رہ گیا۔

بعض حضرات نے اس کے بعض حصوں کے مسائل کی تخریج بھی کی تو صرف اصل کتب کے صفحات وجلد کے ذکر پر اکتفا کیا جس کی وجہ سے ضرورت تخریج باقی رہی۔ اسی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے راقم السطور نے اللہ اور اس کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل وکرم اور حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے فیض وعنایت کے سہارے ربیع الآخر ۱۴۲۲ھ کو جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو، انڈیا کے اندر احادیث کریمہ کی تخریج کا آغاز کیا۔

چار سال کی مدت میں یہ کام اپنے جملہ محاسن کے ساتھ تکمیل کو پہونچ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک، حضرت صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ کی نسبت سے اس کا نام "امجد الاحادیث" رکھا ہے چوں کہ عنوان مسائل کے مطابق باضابطہ احادیث کا ذکر بہار شریعت کے حصہ دوم سے ہے اس لیے اس میں بہار شریعت حصہ دوم سے لے کر حصہ بستم تک ہر حصہ کی احادیث حوالوں کے ساتھ درج کی گئی ہیں اور شروع میں عقائد ومعمولات اہل سنت سے متعلق ۱۴۰ آیات کریمہ اور ۲۶۴ احادیث جلیلہ مع ترجمہ جو ۱۲۴ صفحات پر مشتمل ہیں فقیر بے مایہ کی

طرف سے اضافہ ہیں۔

امجد الاحادیث کے اندر درج ذیل خوبیاں ہیں:

☆ عربی متن مع حرکات وسکنات۔

☆ اصل ماخذ یا اس کے معاون کسی اور کتاب حدیث وفقہ سے حوالہ صفحات، ابواب، جلد کے بیان کے ساتھ۔

☆ عربی حدیث کے بعد حضرت صدر الشریعہ کا معنی خیز اردو ترجمہ مع حوالہ۔

☆ بہار شریعت ہی کے موافق ترتیب۔

☆ حسب ضرورت عنوان کی حاشیہ میں توضیح۔

☆ حسب حاجت تحشیہ۔

☆ احادیث وآیات کی نمبرنگ۔

☆ اجمالی احادیث کا تفصیلی ذکر کے ساتھ ترجمہ۔

☆ بہار شریعت حصہ دوم سے لے کر حصہ بستم تک کی تمام درج احادیث کی تخریج۔

☆ ابتدا میں عقائد ومعمولات اہل سنت کے اثبات میں ۲۶۴ احادیث کا اضافہ جو ۱۲۴ ر صفحات پر مشتمل ہیں۔

☆ عقائد ومعمولات سے متعلق ۱۴۰ ر آیات کریمہ کا ذکر۔

☆ ارباب فضل وکمال کی تقریظات سے تزئین۔

امجد الاحادیث کی تسوید وتبییض میں جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کے مختلف درجات کے متعدد طلبہ نے تعاون کیا خصوصی طور مولوی شاہد رضا، مولوی مقبول خاں، مولوی انیس، مولوی وسیم احمد، مولوی طالب خاں، مولوی عظمت علی، مولوی سجاد خاں، مولوی حبیب اللہ، مولوی حسیب رضا، مولوی رضوان، مولوی عمران رضا ومولوی ظفیر سلمہم اللہ تعالیٰ عن الآفات والبلاء قابل ذکر ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں اور ان تمام طلبہ کے علم وفضل میں برکتیں دے جنہوں نے امجد الاحادیث کی ترتیب میں کسی طرح بھی اعانت کی۔ اور حضرت مولانا عبد المبین خاں مصباحی، حضرت مولانا رئیس احمد مصباحی اساتذۂ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی اور حضرت مولانا سید ندیم ظفر صاحب استاذ دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ نے تصحیح وپروف ریڈنگ

کے ذریعہ بڑا احسان کیا۔ ہم ان کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں پھر مبلغ اسلام پیر طریقت حضرت علامہ سید محمد علیم الدین اصدق مصباحی اعظمی دامت برکاتہم القدسیہ بانی، مہتمم، صدر المدرسین دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ کا دل کی گہرائیوں کے ساتھ ممنون اور ان کے حق میں دعا گوں ہوں کہ مولائے کریم جل مجدہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے ان کو جسمانی، روحانی صحت وتوانائی سے بہرہ ور رکھے، امراض جسمانی سے نجات کلی عطا فرمائے کہ انہوں نے اس ضخیم کتاب کو بڑی خندہ پیشانی، کشادہ ظرفی کے ساتھ قبول فرمایا اور اپنے دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ کے شعبۂ نشر واشاعت احسن العلماء پبلیکیشنز سے طباعت کا اہتمام فرمایا اور ساتھ ہی اپنے کلمات تحسین سے سرفراز فرما کر ذرہ نوازی کا بے مثال مظاہرہ فرمایا۔

اور بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اپنے ان کرم فرماؤں کی خدمات عالیہ میں ہدیۂ تشکر پیش نہ کریں جنہوں نے ہمارے اس عمل کی تحسین کی اپنے مفید مشوروں سے نوازا اپنے تاثرات اور کلمات تقدیم سے بہرہ ور فرمایا یعنی

(۱) استاذی الکریم سلطان الاساتذہ، ممتاز الفقہاء، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری دامت فیوضہم العالیہ، بانی طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو

(۲) محدثِ جلیل حضرت علامہ افتخار احمد صاحب قادری اعظمی دام ظلہ العالی شیخ الحدیث دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

(۳) مفکر اسلام حضرت علامہ عبد المبین نعمانی قادری مدظلہ العالی مہتمم دار العلوم قادریہ چریاکوٹ، اعظم گڈھ یوپی

(۴) صاحب فکر وقلم حضرت مولانا فتح احمد بستوی مصباحی دام مجدہ استاذ دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

اللہ تعالیٰ ان کا سایہ دراز فرمائے اور ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے، عوام وخواص سب کے لیے یکساں مفید بنائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وعترتہ وازواجہ اجمعین.

محمد ابو الحسن قادری مصباحی غفرلہ

۱۹ر شعبان ۱۴۲۶ھ

توحید کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱: وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ. (البقرۃ/۱۶۳)

اور تمہارا معبود ایک معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. (البقرۃ/۲۵۵)

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا، اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے، اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین، اور اسے بھاری نہیں اس کی نگہبانی، اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔

اور فرماتا ہے:

۳: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (آل عمران/۲)

اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں، آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا۔

اور فرماتا ہے:

٤: هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَاءُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (آل عمران/٦)

وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے۔اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔

اور فرماتا ہے:

٥: اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ. (آل عمران/٦٢)

یہی بے شک سچا بیان ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور بیشک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا۔

اور فرماتا ہے:

٦: اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا. (النساء/٨٧)

اللہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور وہ ضرور تمہیں اکٹھا کرے گا قیامت کے دن جس میں کچھ شک نہیں، اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔

اور فرماتا ہے:

٧: شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِکَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ. (آل عمران/١٨)

اور اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔

اور فرماتا ہے:

٨: لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَاِنْ لَّمْ یَنْتَهُوْا عَمَّا یَقُوْلُوْنَ لَیَمَسَّنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ. (المائدة/٧٣)

بیشک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں کا تیسرا ہے، اور خدا تو نہیں مگر ایک

خدا، اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو ان میں کافر مریں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہونچے گا۔

اور فرماتا ہے:

۹: قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ اَئِنَّکُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی قُلْ لَّا اَشْهَدُ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ. (الانعام/١٩)

تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی۔ تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں۔ اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں اور جن جن کو پہنچے تو کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور خدا ہیں؟ تم فرماؤ کہ میں گواہی نہیں دیتا تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے، اور میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

۱۰: ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ. (الانعام/١٠٢)

یہ ہے اللہ تمہارا رب، اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کا بنانے والا تو، اسے پوجو اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

اور فرماتا ہے:

۱۱: اِتَّبِعْ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ.

(الانعام/١٠٦)

اس پر چلو جو تمہیں تمہارے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منھ پھیر لو۔

اور فرماتا ہے:

۱۲: قُلْ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا الَّذِیْ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ

يُؤمنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ. (الاعراف ١٥٨/)

تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

اور فرماتا ہے:

١٣: اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (التوبة ٣١/)

انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا، اور مسیح ابن مریم کو، اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔

اور فرماتا ہے:

١٤: فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ. (هود ١٤/)

تو اے مسلمانو! اگر وہ تمہاری اس بات کا جواب نہ دے سکیں تو سمجھ لو کہ وہ اللہ کے علم ہی سے اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو کیا اب تم مانو گے۔

اور فرماتا ہے:

١٥: هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهِ وَلِيَعْلَمُوْا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ (ابراهيم ٥٢/)

یہ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے اور اس لیے کہ وہ اس سے ڈرائے جائیں اور اس لیے کہ وہ جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود ہے، اور اس لیے کہ عقل والے نصیحت مانیں۔

اور فرماتا ہے:

١٦: يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهِ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهِ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ (النحل ٢/)

ملائکہ کو ایمان کی جان یعنی وحی لے کر اپنے جن بندوں پر چاہے، اتارتا ہے کہ ڈر سناؤ کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہیں تو مجھ سے ڈرو۔

اور فرماتا ہے:

١٧: اِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِـدٌ فَـالَّـذِيْـنَ لَا يُـؤْمِـنُـوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ . (النحل/٢٢)

تمہارا معبود ایک معبود ہے۔ تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل منکر ہیں اور وہ مغرور ہیں۔

اور فرماتا ہے:

١٨: وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰـهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ (النحل/٥١)

اور اللہ نے فرمادیا دو خدا نہ ٹھہراؤ وہ تو ایک ہی معبود ہے تو مجھی سے ڈرو۔

اور فرماتا ہے:

١٩: قُلْ اِنَّـمَـا اَنَـا بَشَـرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا. (الکہف/١١٠)

تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔ مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہوا سے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

اور فرماتا ہے:

٢٠: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى (طٰہٰ/١٤)

اللہ کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسی کے ہیں سب اچھے نام۔

اور فرماتا ہے:

٢١: اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ. (طٰہٰ/١٤)

بے شک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔

اور فرماتا ہے:

۲۲: اِنَّمَا اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا (طه/۹۸)

تمہارا معبود اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۳: وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (الانبیاء/۲۵)

اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف وحی فرماتے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی کو پوجو۔

اور فرماتا ہے:

۲۴: قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ. (الانبیاء/۱۰۸)

تم فرماؤ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا نہیں مگر ایک اللہ تو کیا تم مسلمان ہوتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

۲۵: وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗ اَسْلِمُوْا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ. (الحج/۳۴)

اور ہر امت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو۔ اور اے محبوب خوشی سنا دو ان تواضع والوں کو۔

اور فرماتا ہے:

۲۶: وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ. (المومنون/۲۳)

اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا کوئی تمہارا خدا نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۷: فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ. (المومنون/۱۱۶)

تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے وہی عزت والے عرش کا مالک ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۸: اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ . (النمل آیت ۲۶)

اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۹: وَهُوَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (القصص/ ۷۰)

اور وہی ہے اللہ کہ کوئی خدا نہیں اس کے سوا اسی کی تعریف ہے دنیا اور آخرت میں اور اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے۔

اور فرماتا ہے:

۳۰: وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ . (القصص/ ۸۸)

اور اللہ کے سوا دوسرے خدا کو نہ پوج اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے۔

اور فرماتا ہے:

۳۱: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ . (فاطر/ ۳)

اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے کہ آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں اوندھے جاتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

۳۲: قُلْ اِنَّمَا اَنَا مُنْذِرٌ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ . (ص/ ۶۵)

تم فرماؤ میں ڈر سنانے والا ہی ہوں اور معبود کوئی نہیں مگر ایک اللہ سب پر غالب ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۳: خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ط يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ م بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ (الزمر/٦)

اس نے تمہیں ایک جان سے بنایا پھر اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا۔ اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے اتارے۔ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے۔ ایک طرح کے بعد اور طرح۔ تین اندھیریوں میں۔ یہ ہے اللہ تمہارا رب۔ اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ پھر کہاں پھیرے جاتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

۳۴: غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِى الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ. (المؤمن/٣)

گناہ بخشنے والا، اور توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب کرنے والا، بڑے انعام والا، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف پھرنا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۵: ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ. (المؤمن/٦٢)

وہ ہے اللہ تمہارا رب ہر چیز کا بنانے والا۔ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو کہاں اوندھے جاتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

۳۶: هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. (المومن/٦٥)

وہی زندہ ہے، اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اسے پوجو نرے اسی کے بندے ہو کر۔ سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۷: قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ

وَاسْتَغْفِرُوْهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ. اَلَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كَافِرُوْنَ.

(حم سجدہ/ ۶،۷)

تم فرماؤ آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں۔ مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو اس کے حضور سیدھے رہو اور اسی سے معافی مانگو اور خرابی ہے شرک والوں کو وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۳۸: وَهُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ اِلٰهٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ.

(الزخرف/۸۴)

اور وہی آسمان والوں کا خدا اور زمین والوں کا خدا اور وہی حکمت و علم والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۹: لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ.

(سورۃ الدخان آیت/۸)

اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں وہ جلائے اور مارے تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب۔

اور فرماتا ہے:

۴۰: فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ. (محمد/۱۹)

تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو، اور اللہ جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا، اور رات کو تمہارا آرام لینا۔

اور فرماتا ہے:

۴۱: هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ.

(الحشر/۲۲)

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں و عیاں کا جاننے والا وہی ہے بڑا

مہربان رحمت والا۔

اور فرماتا ہے:

۴۲: هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ. (الحشر/۲۳)

وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا، امان بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، عزت والا عظمت والا تکبر والا، اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے۔

اور فرماتا ہے:

۴۳: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. (التغابن/۱۳)

اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، اور اللہ ہی پر ایمان لانے والے بھروسہ کریں۔

اور فرماتا ہے:

۴۴: رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَکِیْلًا. (المزمل/۹)

وہ پورب کا رب اور پچھم کا رب اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ۔

احادیث

۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسَةٍ عَلٰی اَنْ یُّوَحَّدَ اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَصِیَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ (۱) اَلْحَجِّ وَصِیَامِ رَمَضَانَ قَالَ: لَا، صِیَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ هٰکَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

(الصحیح لمسلم ج ۱/۳۲ باب ارکان الاسلام)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی۔ (۱) اللہ کی توحید (۲) نماز قائم رکھنا (۳) زکوۃ دینا (۴) رمضان کا روزہ رکھنا (۵) حج کرنا۔ ایک صاحب نے کہا کہ حج اور رمضان کا روزہ رکھنا حضرت عبد اللہ نے فرمایا نہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے سنا رمضان کا روزہ رکھنا حج کرنا۔

۲: عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ مَاتَ

(۱) المراد بالرجل یزید بن بشر السکسکی کما ذکرہ الحافظ الخطیب البغدادی فی کتابہ الاسماء المبهمة

وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّـــــــــــةَ .

(الصحیح لمسلم ج ۱/۱ ٤ باب الدلیل علی من مات علی التوحید دخل الجنۃ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو یہ جانتے (مانتے) ہوئے مرا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو جنت میں داخل ہوگا۔

۳: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَالَ : اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ . (الصحیح لمسلم ج ۱، ۴۳ بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى مَنْ مَاتَ عَلَى التَّوْحِيْدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ ہی معبود ہے اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ اس کے بندے اور اس کی بندی کے بیٹے ہیں اور کلمہ ہیں جس کا مریم کو القا کیا اور اس کی جانب سے روح ہیں اور یہ کہ جنت حق ہے جہنم حق ہے اللہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے وہ چاہے گا اس کو داخل فرمائے گا۔

۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِنَّ الْاِسْلَامَ بُنِيَ عَلٰى خَمْسَةٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ . (الصحیح لمسلم ج ۱، ۳۲ باب بیان ارکان الاسلام)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ (۱) اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ دینا (۴) رمضان کا روزہ رکھنا (۵) خانہ خدا کا حج کرنا۔

۵: عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ : كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَاَتَتْهُ

امراۃ تسألہ عن نبیذ الجر فقال : انّ وفد عبد القیس اتوا رسول اللّٰہ ﷺ فقال رسول اللّٰہ ﷺ : من الوفد او من القوم ؟ قالوا : ربیعۃ قال : مرحبا بالقوم او بالوفد غیر خزایا ولا الندامی قال : فقالوا یا رسول اللّٰہ انّا ناتیک من شقّۃ وانّ بیننا و بینک ھذا الحیّ من کفّار مضر وانّا لا نستطیع ان ناتیک الّا فی شھر الحرام فمرنا بامر فصل نخبر بہ من وّراء نا وندخل بہ الجنّۃ قال : فامرھم باربع ونھاھم عن اربع قال : امرھم بالایمان باللّٰہ وحدہ وقال : ھل تدرون ما الایمان باللّٰہ وحدہ؟ قالوا : اللّٰہ ورسولہ اعلم ، قال : شھادۃ ان لّا الٰہ الّا اللّٰہ وانّ محمّدا رّسول اللّٰہ واقام الصّلٰوۃ وایتاء الزّکٰوۃ وصوم رمضان وان تؤدّوا خمسا مّن المغنم ونھاھم عن الدّبّاء والحنتم والمزفّت وقال شعبۃ : وربما قال : النّقیر (الجامع للترمذی ج ۸۹/۲،الصحیح لمسلم ج ۳۵/۱ باب الامر بالایمان والصحیح للبخاری ج ۱۹/۱ باب اداء الخمس من الایمان) ھذا حدیث حسن صحیح)

حضرت ابوحمزہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس اور لوگوں کے درمیان ترجمان تھا، ایک عورت آئی اور گھڑے کی نبیذ کے بارے میں حضرت ابن عباس سے پوچھنے لگی تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عبدالقیس کا وفد آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون وفد ہے؟ یا کون سی قوم ہے؟ لوگوں نے جواب دیا ربیعہ سرکار نے فرمایا قوم یا وفد کے لیے خوش آمدید ہے کوئی رسوائی اور پشیمانی نہیں۔ (راوی نے) کہا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ آپ کے پاس دور کے سفر سے آتے ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان کافروں کا یہ قبیلہ مضر حائل ہے اور ہم صرف ماہ حرام ہی میں آپ کے پاس آپاتے ہیں تو ہمیں کوئی واضح حکم دیں جس کی ہم اپنے بعد والوں کو اطلاع دیں اور جنت میں داخل ہوں تو سرکار نے چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے منع کیا کہا اللہ کی توحید پر ایمان کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اللہ کی توحید پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض کیا اللہ اور رسول جانیں فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت اور نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا اور رمضان کا روزہ رکھنا اور یہ کہ غنیمت سے پانچواں ادا کرو اور دبا، حنتم، مزفت، نقیر سے منع کیا۔

۶:عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ شَعِیْرَةٍ مِنْ خَیْرٍ وَیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَیْرٍ وَیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَیْرٍ.

(الجامع الصحیح للبخاری ج ۱۱/۱ بَابُ زِیَادَةِ الْاِیْمَانِ وَنُقْصَانِهٖ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے دل میں جَو برابر بھی نیکی ہو تو جہنم سے نکالا جائے گا۔ اور جو کہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور گیہوں برابر اس کے دل میں بھلائی ہو جہنم سے نکالا جائے گا اور جو کہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اس کے دل میں ذرہ برابر نیکی ہو جہنم سے نکالا جائے گا۔

۷:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ : قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ ! اَنْ لَا یَسْئَلَنِیْ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَحَدٌ اَوَّلُ مِنْکَ لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حِرْصِکَ عَلَی الْحَدِیْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ.

(الصحیح للبخاری ج ۲۰/۱ باب الحرص علی الحدیث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے بڑھ کر کون سرفراز ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ میں جانتا تھا کہ اس سلسلے میں تم سے پہلے کوئی نہ پوچھے گا اس لیے کہ میں تمہارے اندر اس کا اشتیاق دیکھ رہا ہوں قیامت کے دن میری شفاعت سے وہ شخص بہرہ ور ہوگا جو سچے دل وجان سے کہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَمُعَاذٌ رَدِیْفُهٗ عَلَی الرَّحْلِ قَالَ : یَا مُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ قَالَ : لَبَّیْکَ، یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَسَعْدَیْکَ قَالَ : یَا مُعَاذُ ! قَالَ : لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَسَعْدَیْکَ قَالَ : یَا مُعَاذُ ! قَالَ : لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ ثَلٰثًا قَالَ : مَا مِنْ اَحَدٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی

النَّارِ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَفَلا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ ؟ فَيَسْتَبْشِرُوْنَ قَالَ : اِذًا يَّتَّكِلُوْا وَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَاثُّمًا. (الصحیح للبخاری ج ۱، ۲۴ باب من خص بالعلم قوما دون قوم کراھیۃ ان لا یفھموا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ایک سواری پر آگے سوار تھے اور پیچھے حضرت معاذ بن جبل بیٹھے تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے معاذ! معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں آپ نے پھر ارشاد فرمایا اے معاذ! معاذ نے پھر عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے پھر ارشاد فرمایا اے معاذ! معاذ نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس شخص کو اللہ تعالٰی دوزخ پر فرمائے گا معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اس کی خبر دوسروں کو دے دوں جس سے لوگ خوش ہو جائیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا جب تو وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے (اخفائے حدیث) کے گناہ سے بچنے کے لیے حضرت معاذ نے اس حدیث کو وصال فرمانے سے کچھ پہلے بیان کر دیا۔

۹: عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی بْنِ اَبِی الْمُسَاوِرِ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عَدِیُّ بْنُ حَاتِمِ نِ الْكُوْفَةَ اَتَيْنَاهُ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فَقُلْنَا : لَهُ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : اَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : يَا عَدِیُّ بْنَ حَاتِمٍ ! اَسْلِمْ تَسْلَمْ قُلْتُ : مَا الْاِسْلَامُ ؟ فَقَالَ : تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَتُؤْمِنُ بِالْاَقْدَارِ كُلِّهَا خَيْرِهَا وَشَرِّهَا حُلْوِهَا وَمُرِّهَا. (السنن لابن ماجۃ ج ۱، ۱۰ باب الایمان بالقدر)

حضرت عبدالاعلی بن ابو المساور سے روایت ہے وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضرت عدی بن حاتم جب کوفہ تشریف لائے تو ہم فقہائے کوفہ کی ایک جماعت کے ساتھ ان کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایسی کوئی حدیث سنایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے تو فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہونچا تو انہوں نے ارشاد

فرمایا کہ اسلام لے آؤ سلامت رہوگے (شعبی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اسلام کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس بات کی تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں اور ہر بھلی بری، شیریں، تلخ تقدیر پر ایمان لائے۔

١٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا فَاَبْطَأَ عَلَيْنَا وَخَشِيْنَا اَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا وَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْتَغِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطًا لِّلْاَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ اَجِدُ لَهٗ بَابًا؟ فَلَمْ اَجِدْ فَاِذَا رَبِيْعٌ يَّدْخُلُ فِيْ جَوْفِ حَائِطٍ مِّنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيْعُ الْجَدْوَلُ فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ. يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ قُلْتُ: كُنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَاَبْطَاْتَ عَلَيْنَا فَخَشِيْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَاَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَاءِيْ فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَعْطَانِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ: اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيْتَ مِنْ وَّرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ لَقِيْتُ عُمَرَ فَقَالَ: مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ؟ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! قُلْتُ: هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَنِيْ بِهِمَا مَنْ لَقِيْتُ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَضَرَبَ عُمَرُ بِيَدِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً فَخَرَرْتُ لِاِسْتِيْ فَقَالَ: اِرْجِعْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَجْهَشْتُ بُكَاءً وَرَكِبَنِيْ عُمَرُ فَاِذَا هُوَ عَلٰى اِثْرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَالَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ: لَقِيْتُ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ بَعَثْتَنِيْ بِهٖ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاِسْتِيْ قَالَ: اِرْجِعْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عُمَرُ! مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَبَعَثْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ؟ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرَهٗ بِالْجَنَّةِ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَلِّهِمْ. (الصحيح لمسلم ج ١ ص ٤٥، ٤٦ باب الدليل على من مات

علی التوحید دخل الجنۃ قطعًا و مشکوۃ المصابیح ص ۱۵ الفصل الثالث من کتاب الایمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق بھی تھے رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان سے اچانک اٹھے اور دیر تک واپس تشریف نہ لائے ہمیں اندیشہ لاحق ہوا کہ خدانخواستہ آپ کسی پریشانی میں تو نہیں؟ یہ سوچ کر ہم لوگ اٹھے اور سب سے پہلے میں گھبرا کر آپ کی تلاش میں نکلا پہنچتے پہنچتے انصار بنی نجار کے باغ میں پہونچا اور اس باغ کے چاروں طرف گھومنے لگا اندر جانے کے لیے کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا ایک پتلی سی نالی پر نظر پڑی جو باہر کے کنویں سے باغ کے اندر جا رہی تھی میں گھسٹ کر لومڑی کی طرح اس نالی کے اندر سے باغ تک اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہونچ گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے ارشاد فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے درمیان آپ تشریف فرما تھے پھر اچانک اٹھ کر کہیں تشریف لے گئے اور واپسی میں کافی تاخیر ہوئی تو ہمیں خوف ہوا کہ آپ کے دشمن آپ کو تنہا دیکھ کر کسی طرح کا گزند پہنچائیں بھی لوگ گھبرا کر آپ کی تلاش میں وہاں سے نکل پڑے اور سب سے پہلے میں گھبرا کر تلاش میں یہاں آیا اور لومڑی کی طرح گھسٹ کر باغ کے اندر آ گیا دوسرے لوگ میرے پیچھے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے نعلین مبارک عطا کر کے ارشاد فرمایا اے ابوہریرہ! میری دونوں جوتیاں لے کر چلے جاؤ اور باغ کے باہر جو شخص بھی ایسا ملے کہ صدق دلی سے شہادت دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسے جنت کی بشارت دے دو۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ باغ سے باہر نکل کر میری پہلی ملاقات عمر فاروق سے ہوئی انہوں نے پوچھا یہ دونوں جوتیاں کیسی ہیں؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دونوں جوتیاں دے کر بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص صدق دلی سے کلمہ توحید کی شہادت دیتا ہوا سے جنت کی بشارت دے دو یہ سن کر عمر نے میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے میں پیچھے کی طرف گر پڑا پھر عمر نے کہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس جاؤ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہونچ کر رونے لگا اتنے میں عمر بھی پہونچ گئے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اے ابوہریرہ! تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا میں نے عمر سے ملاقات

کے وقت یہ کہا کہ آپ نے یہ نعلین دے کر کلمہ توحید کی گواہی دینے والے کو بشارت جنت کا حکم دیا ہے۔ تو عمر نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا جس سے میں گر پڑا پھر انہوں نے کہا واپس جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے عمر سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ عمر نے جواب دیا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں کیا آپ نے ابو ہریرہ کو اپنی نعلین دے کر یہ حکم دیا ہے کہ وہ کلمہ توحید کی گواہی دینے والے جس شخص سے ملیں اسے جنت کی بشارت دے دیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا نہ کریں کیوں کہ اندیشہ ہے کلمہ پر ہی بھروسہ کر کے لوگ بیٹھ جائیں گے انہیں عمل کرنے دیا جائے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھا انہیں عمل کرنے دو۔

۱۱: عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ: مَهْلًا لِمَ تَبْكِيْ؟ فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوْهُ إِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا وَسَوْفَ أُحَدِّثُكُمُوْهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيْطَ بِنَفْسِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ. (الصحيح لمسلم ج۱: ۴۳ باب الدليل على مَنْ مَاتَ عَلَى التَّوْحِيْدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ والجامع للترمذی ج۲: ۹۲ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ)

حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ میں عبادہ بن صامت کے پاس حاضر ہوا وہ قریب موت تھے میں رو پڑا تو عبادہ نے کہا ٹھہرو! کیوں روتے ہو؟ خدا کی قسم اگر میں گواہ بنایا گیا تو تیرے حق میں گواہی دوں گا اور اگر میری سفارش قبول ہوگی تو تیرے لیے شفارش کر لوں گا اور اگر قدرت ملی تو تجھے نفع پہونچاؤں گا پھر کہا بخدا رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی جس حدیث میں میں نے تمہارے لیے بھلائی دیکھی اسے ضرور بیان کیا سوائے ایک حدیث کے، اسے آج ابھی بیان کرتا ہوں جب کہ ان کی جان جانے والی تھی (کہا) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے ہیں جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ اس پر آگ کو حرام کر دے گا۔

۱۲: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَیُؤْمِنُوْا بِیْ وَبِمَا جِئْتُ بِهٖ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ (۱) (الصحیح لمسلم ج ۱/۳۷ باب الامر بقتال النّاس حتّٰی یقولوا لا اله الّا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ لوگ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے اوپر اور میری لائی باتوں پر ایمان لائیں اور جب ایسا کریں گے تو اپنا خون، اپنا مال مجھ سے بچالیں گے مگر حق کے ساتھ ان کا حساب اللہ کے ذمہ کرم پر ہے۔

۱۳: عَنْ عُتْبَانَ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: اَصَابَنِیْ فِیْ بَصَرِیْ بَعْضُ الشَّیْءِ فَبَعَثْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ تَاْتِیَنِیْ تُصَلِّیْ فِیْ مَنْزِلِیْ فَاَتَّخِذَهٗ مُصَلًّی قَالَ: فَاَتَی النَّبِیُّ ﷺ وَمَنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَدَخَلَ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِیْ مَنْزِلِیْ وَاَصْحَابُهٗ یَتَحَدَّثُوْنَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ اَسْنَدُوْا عُظْمَ ذٰلِکَ وَکِبْرَهٗ اِلٰی مَالِکِ بْنِ دُخْشُمٍ قَالَ: وَدُّوْا اَنَّهٗ اَصَابَهٗ شَرٌّ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ وَقَالَ: اَلَیْسَ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالُوْا: اِنَّهٗ یَقُوْلُ ذٰلِکَ مَا هُوَ فِیْ قَلْبِهٖ قَالَ: لَا یَشْهَدُ اَحَدٌ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَیَدْخُلَ النَّارَ. (الصحیح لمسلم ج ۱/۴۶ باب الدلیل علی من مات علی التوحید دخل الجنة)

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھ میں کچھ تکلیف ہوگئی جس کی وجہ سے میں نے ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج کر درخواست کی کہ آپ تشریف لا کر میرے گھر میں نماز ادا فرمالیں تا کہ میں اس جگہ کو اپنی نماز گاہ بنالوں اس درخواست پر رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ چند صحابہ بھی تھے میرے گھر آ کر آپ نماز میں مشغول ہو گئے چند صحابہ آپس میں باتیں کرنے لگے اثنائے گفتگو مالک بن دخشم کا ذکر چل پڑا کہ اس کے اندر کبر و نخوت پائی جاتی ہے۔ اور صحابہ نے سوچا کہ سرکار اس کے لیے دعائے بد

(۱) ھذا حدیث حسن صحیح ترمذی ج ۸۸/۲

فرمادیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کیا مالک بن دخشم اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ زبان سے تو اس کی گواہی دیتا ہے مگر اس کے دل میں ایسا نہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص بھی اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی نہ دے گا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

۱۴: عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَذِّنْ فِی النَّاسِ اَنَّ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ (کنز العمال ج ۱/۱۲ حدیث ۱۱۱ کتاب الایمان)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کردو کہ جو اخلاص کے ساتھ گواہی دے کہ معبود صرف اللہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۱۵: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِعْلَمْ اَنَّ مَنْ مَاتَ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ (ط، حم، ش، د، ع، حل وصحح

(کنز العمال ج ۱/۱۳ کتاب الایمان حدیث ۱۴۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جان لو! کہ جو یہ گواہی دیتے ہوئے مرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۱۶: عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یُصَدِّقُ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ دَخَلَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ (ع)

(کنز العمال ج ۱/۱۶ الکتاب الاول فی الایمان والاسلام حدیث ۲۰۰)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے دل اس کی زبان پر اس کی تصدیق ہو تو جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل ہوگا۔

۱۷: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ

سرق ثلاثًا قال : فِيْ الثَّالِثَةِ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ (حم ن، طب وصحح

(كنزالعمال ج ١/ ١٦ كتاب الايمان حديث ٢٠٤)

حضرت ابودرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کہا معبود صرف اللہ ہے اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا ابودردا نے عرض کی اگرچہ وہ زنا کرے، چوری کرے؟ ارشاد فرمایا اگرچہ زنا کرے چوری کرے، تین بار یہ فرمایا (١) اور تیسری بار میں فرمایا ابودردا کی ناک خاک آلود ہو۔

١٨ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى : اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا كَلِمَتِيْ مَنْ قَالَهَا : اَدْخَلْتُهُ جَنَّتِيْ وَمَنْ اَدْخَلْتُهُ جَنَّتِيْ فَقَدْ اٰمِنَ وَالْقُرْاٰنُ كَلَامِيْ وَمِنِّيْ خَرَجَ رواه الخطيب في مسنده . (كنزالعمال ج ١/ ١٧ حديث ٢٣٦ كتاب الايمان والاسلام)

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں جو میرا کلمہ کہے گا میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جس کو جنت میں داخل کروں گا وہ امن میں ہوگا اور قرآن میرا کلام ہے میری طرف سے جاری ہوا ہے۔

١٩ : عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ هُدِمَتْ مَا كَانَ قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا رواه عساكر (كنزالعمال ج ١/ ١٦ الكتاب الاول في الايمان والاسلام)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موت کے وقت جس کا آخری کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ہو اس کے گزشتہ گناہ وخطا مٹا دیئے جاتے ہیں۔

٢٠ : عَنْ اَنَسِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ

---

(١) زنا نہایت قبیح اور قطعی حرام فعل ہے اسے حرام جانتے ہوئے اس کا مرتکب سخت گنہگار مستوجب قہر قہار ہے اگر وہ شادی شدہ ہے تو اس کی سزا یہ ہے کہ پتھر سے مار مار کر اسے ختم کر دیا جائے ورنہ سو کوڑے لگائے جائیں۔ البتہ اس سے مومن کافر نہیں ہوتا بلکہ اس کا ایمان باقی رہتا ہے اسی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنْ یَسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَیَاْکُلُوْا ذَبِیْحَتَنَا وَاَنْ یُصَلُّوْا صَلَاتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ حُرِمَتْ عَلَیْنَا دِمَاءُ هُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِیْنَ وَعَلَیْهِمْ مَا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ ۔ (جامع الترمذی ج۲ ۸۸ باب ماجاء اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لا اله الا اللّٰه وَیُقِیْمُوْا الصَّلٰوۃ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ وہ ہمارے قبلہ کو رخ کریں ہمارا ذبیحہ کھائیں اور ہماری نماز سی نماز پڑھیں اور جب یہ کریں تو ان کا خون ان کا مال حرام ہوگیا مگر حق کے ساتھ ان کے وہی حقوق ہیں جو مسلمانوں کے ہیں اور ان پر وہی حق ہے جو مسلمانوں پر ہے۔

۲۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ سَیُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِیْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَنْشُرُ عَلَیْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ سِجِلًّا کُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ یَقُوْلُ: اَتُنْکِرُ مِنْ هٰذَا شَیْئًا؟ اَظَلَمَکَ کَتَبَتِیْ الْحَافِظُوْنَ؟ یَقُوْلُ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ اَفَلَکَ عُذْرٌ؟ فَیَقُوْلُ: لَا. یَا رَبِّ! فَیَقُوْلُ: بَلٰی. اِنَّ لَکَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَیْکَ الْیَوْمَ فَیُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِیْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَیَقُوْلُ: اُحْضُرْ وَزْنَکَ فَیَقُوْلُ: یَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ؟ مَعَ هٰذَا السِّجِلَّاتِ فَقَالَ: فَاِنَّکَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ کِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِیْ کِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَا یَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَیْءٌ ۔

(جامع الترمذی ج۲ ص ۹۲ باب ماجاء فی من یموت ویشهد ان لا اله الا اللّٰه)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے سنا آپ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک شخص کو الگ کردے گا پھر اس کے سامنے گناہوں کے ننانوے دفتر کھولے جائیں گے ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک انسان کی نگاہ جاتی ہے پھر فرمائے گا کیا تجھے اس میں سے کچھ انکار ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا نہیں، اے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی

ہے آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہوگا پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میزان کے پاس حاضر ہو جاؤ وہ کہے گا یا اللہ ان دفتروں کے سامنے اس چھوٹے سے کاغذ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا حضور علیہ السلام فرماتے ہیں پھر ایک پلڑے میں ننانوے دفتر (گناہوں کے) رکھے جائیں گے، اور ایک میں وہ کاغذ کا پرزہ رکھا جائیگا دفتروں کا پلڑا ہلکا ہو جائے گا جب کہ کاغذ (کا پلڑا) بھاری ہوگا اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوگی۔

(شرک (۱) کا بیان)

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٤٥: وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا (النساء:٣٦)

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ۔

اور فرماتا ہے:

٤٦: قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا (الأنعام:١٥١)

تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا اور یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو۔

اور فرماتا ہے:

٤٧: وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا. (الحج:٢٦)

اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانہ ٹھیک بتادیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر۔

اور فرماتا ہے:

٤٨: وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا (الاعراف: ٣٣)

اور یہ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری۔

---

(۱) یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ کے سوا کوئی اور بھی عبادت کا مستحق ہے یا کسی کو الوہیت اور ایجاد و تاثیر میں شریک ماننا شرک ہے یوں ہی اللہ کے سوا کسی کے حق میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اپنے یا غیر کے لیے بذات خود نفع یا نقصان پہونچانے پر قادر ہے حقیقت شرک یہ ہے کہ غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت مانا جائے اور اس کی امارات میں سے یہ ہے کہ بندگان حق تعالی ومحبوبان خدا کی ان باعظمت صفات کو جو عام لوگوں میں نہیں پائی جاتی ہیں (مثلا دفع بلا و مصائب، قبول دعا، تاثیر وتسخیر وغیرہ) اللہ کی صفتوں کے برابر تصور کیا جائے۔ معاذ اللہ!

شرک سب سے بڑا گناہ ہے اس کو اللہ تعالی کبھی درگذر نہ فرمائے گا مشرک ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا ارشاد الہی ہے "ان اللہ لا یغفر ان یشرک به ویغفر مادون ذلک لمن یشاء" (النساء/١١٦)

بے شک اللہ شرک کو نہ بخشے گا اور اس کے علاوہ کو جس کے لیے چاہے گا معاف فرمادے گا۔

اور فرماتا ہے:

٤٩: لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (التوبة: ٣١)

اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔

اور فرماتا ہے:

٥٠: وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰىٓ اِثْمًا عَظِيْمًا (النساء: ٤٨)

اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا۔

اور فرماتا ہے:

٥١: وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا (النساء: ١١٦)

اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

اور فرماتا ہے:

٥٢: اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ (المائدة: ٧٢)

بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی۔

اور فرماتا ہے:

٥٣: وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ. (الحج: ٣١)

اور جو اللہ کا شریک کرے وہ گویا گرا آسمان سے کہ پرندے اسے اچک لے جاتے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

٥٤: وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

اور اپنے رب کی طرف بلاؤ اور ہرگز شریک والوں میں سے نہ ہونا۔

اور فرماتا ہے:

٥٥: وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکین سے نہ ہو۔

اور فرماتا ہے:

٥٦: فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا.

اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

٥٧: قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ.

تم فرماؤ مجھے تو یہی حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں۔

اور فرماتا ہے:

۵۸: وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (الأنعام: ١٤)

اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا۔

اور فرماتا ہے:

۵۹: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ (النساء: ٤٨)

بیشک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۶۰: يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (لقمان: ١٣)

اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔

اور فرماتا ہے:

۶۱: لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ. (الانعام: ١٦٣)

اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلما ہوں۔

اور فرماتا ہے:

۶۲: وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ. (الفرقان: ٢)

اور اس نے نہ اختیار فرمایا بچہ اور اس کی سلطنت میں کوئی ساجھی نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۶۳: قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا.

تم فرماؤ میں تو اپنے رب ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

احادیث

۲۲: عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَائِذِ نِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ اَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ

اصحابہ بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تاتوا ببھتان تفترونہ بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروف فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذلک شیئا ثم ستر اللہ فھو الی اللہ ان شاء عفا عنہ وان شاء عاقبہ فبایعناہ علی ذلک۔

(الصحیح للبخاری ج۱ ص۷ الجزء الاول کتاب الایمان)

حضرت ابوادریس عائذ اللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے اور لیلۃ العقبہ کے نقیب بنائے گئے تھے) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے وقت فرمایا جب آپ کے گرد صحابہ کی ایک جماعت تھی (ان باتوں پر) مجھ سے بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے چوری نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے اور خود گڑھ کر کسی پر بہتان (۱) نہ باندھو گے اچھی بات میں نافرمانی نہ کرو گے۔ جس نے اس کو پورا کیا اس کا ثواب اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے اور جو ان گناہوں میں سے کسی کا ارتکاب کر بیٹھے اور اس کو دنیا میں سزا دی جائے تو یہ اس کے لیے کفارہ اور پاک کرنے والی ہے اور جو ان گناہوں میں سے کچھ کرے اور اللہ عزوجل اس کو چھپائے رکھے تو یہ اللہ کے سپرد ہے چاہے اسے معاف فرما دے چاہے (آخرت میں) سزا دے تو ہم نے ان سب پر حضور سے بیعت کی۔

۲۳: عن ابی ذر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتانی جبریل فقال: من مات من امتک لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ قلت: ومن فعل کذا وکذا؟ قال: نعم. (الصحیح للبخاری ج۱ ص۳۲۱ باب اداء الدیون)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے اور کہا کہ آپ کی امت کا کوئی مرے اور اللہ کے ساتھ کچھ شریک نہ کرے تو جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا اگرچہ ایسا ایسا (زنا، چوری) کرے فرمایا ہاں۔

۲۴: عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: اجتنبوا السبع الموبقات،

---

(۱) بہتان اس جھوٹ کو کہتے ہیں کہ آدمی سن کر مبہوت ہو جائے مثلاً جھوٹا الزام رکھنا، کسی پر جھوٹ باندھنا، اس کی نہ کہی بات اس کے سر منڈھنا، اس کا بھی احتمال ہے کہ یہاں خاص زنا کی تہمت مراد ہو۔

قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَاهُنَّ؟ قَالَ: اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ. رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی والبزار ایضا (صحیح البخاری ج ۱/ص ۳۸۸ والترغیب والترہیب ج ۲/۱ ۳۰۱/۲ ۳۰۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کیا ہیں؟ فرمایا: (۱) اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا (۲) جادو (۳) اللہ کی حرام کردہ جان ناحق مارنا (۴) سود کھانا، (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا (۷) پاک دامن برائی سے بے پرواہ ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔

۲۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَاَدّٰى زَكٰوةَ مَالِهٖ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ مُحْتَسِبًا وَسَمِعَ وَاَطَاعَ فَلَهُ الْجَنَّةُ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَخَمْسٌ لَيْسَ لَهُنَّ كَفَّارَةٌ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَبَهْتُ مُؤْمِنٍ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَيَمِيْنٌ صَابِرَةٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالًا بِغَيْرِ حَقٍّ. رواہ احمد (الترغیب والترہیب ج ۲/۲ ۳۰ باب الترہیب من الفرار من الزحف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں اللہ سے ملے کہ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور ثواب کے لیے اپنے مال کی زکوۃ دے جس سے اس کا نفس ستھرا ہو اور (حکم شرع) سنے اور مانے تو اس کے لیے جنت ہے۔ یا جنت میں داخل ہوگا۔ پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کا کوئی کفارہ نہیں (۱) اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا (۲) ناحق جان مارنا (۳) مومن کو جھٹلانا، بہتان باندھنا (۴) جنگ سے بھاگنا (۵) پختہ قسم کے ذریعہ ناحق مال چھیننا۔

۲۶: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَنْفَعُ مَعَهُنَّ عَمَلٌ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ. رواہ الطبرانی فی الکبیر

(الترغیب والترہیب ج ۲/۲ ۳۰ باب ثَلَاثَةٌ لَا يَنْفَعُ مَعَهُنَّ عَمَلٌ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین باتوں کے ساتھ کوئی عمل نفع نہیں دیتا (۱) اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا (۲) والدین کی نافرمانی (۳) میدان جنگ سے بھاگنا۔

۲۷: عَنْ اَبِیْ بَکْرِبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَتَبَ اِلیٰ اَھْلِ الْیَمَنِ بِکِتَابٍ فِیْہِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّیَاتُ فَذَکَرَ فِیْہِ: وَاِنَّ اَکْبَرَ الْکَبَائِرِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُؤْمِنَۃِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَالْفِرَارُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَوْمَ الزَّحْفِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَرَمْیُ الْمُحْصَنَۃِ وَتَعَلُّمُ السِّحْرِ وَاَکْلُ الرِّبَا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ. رواہ ابن حبان فی صحیحہ

(الترغیب والترھیب ج۲ ص ۳۰٤ الکبائر تسع اعظمھن الاشراک باللہ)

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس میں فرائض، سنن اور دیتوں کا بیان تھا اس میں یہ مذکور تھا کہ بروز قیامت اللہ کے یہاں سب سے بڑا گناہ شرک ہے اور ناحق باایمان جان مارنا اور راہ خدا میں جنگ کے دن بھاگنا اور والدین کی نافرمانی، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا اور جادو سیکھنا اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا۔

۲۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: لَا اُقْسِمُ! لَا اُقْسِمُ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: اَبْشِرُوْا اَبْشِرُوْا مَنْ صَلَّی الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسَ وَاجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ دَخَلَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَ قَالَ: اَلْمُطَّلِبُ سَمِعْتُ رَجُلًا یَسْاَلُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَذْکُرُھُنَّ قَالَ نَعَمْ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَالشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَاَکْلُ الرِّبَا. رواہ الطبرانی (الترغیب والترھیب ج ۳۰۳/۲ باب من صلی الصلوات واجتنب الکبائر دخل من ای ابواب الجنۃ شاء)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر چڑھے پھر فرمایا میں قسم کھاتا ہوں، میں قسم کھاتا ہوں اس کے بعد

اتر آئے اور فرمایا خوشخبری سنادو کہ جو پانچ وقت کی نمازیں پڑھے اور کبیرہ گناہوں سے بچے وہ جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل ہوگا مطلب کہتے ہیں میں نے ایک شخص کو عبداللہ بن عمر سے سوال کرتے سنا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گناہ کبائر ذکر کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے فرمایا ہاں۔ (۱) والدین کی نافرمانی کرنا (۲) اللہ کے ساتھ شرک (۳) پاکدامن عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا (۴) یتیم کا مال ناحق کھانا (۵) میدان جنگ سے بھاگنا (۶) سود کھانا۔

۲۹: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ: ثُمَّ تَلَا تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ حَتَّى بَلَغَ يَعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُودُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ: قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ قَالَ: كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، يَا مُعَاذُ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (جامع الترمذی ج ۲/ص ۸۹ باب ما جاء فی حرمة الصلوٰة)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا ایک روز چلتے چلتے میں آپ کے قریب ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کرے اور جہنم سے دور رکھے حضور ﷺ نے فرمایا تو نے مجھ سے ایک بہت بڑی بات کا سوال کیا البتہ جس کے لیے اللہ تعالیٰ آسان فرمادے اس کے

لیے آسان ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو پھر فرمایا کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتلاؤں؟ روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہوں کو بجھا (مٹا) دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور رات کے درمیانی حصہ میں نماز پڑھنا پھر آپ نے آیت پڑھی (ترجمہ) ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں" یعملون " تک۔ یہ آیت پڑھ کر آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں تمام امور کا سردار، ستون اور کوہان کی بلندی نہ بتادوں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ بتائیے! نبی اکرم نے فرمایا تمام اعمال کا سردار اسلام ہے ستون نماز ہے اور کوہان کی بلندی جہاد ہے پھر فرمایا کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے ان سب کا استحکام ہے میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں ضرور بتایئے یا رسول اللہ! راوی فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا اسے روک رکھو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا گفتگو کے بارے میں بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے معاذ تجھے تیری ماں روئے! لوگوں کو جہنم کے منہ کے بل یا گھٹنوں کے بل گرانے والی زبان کی کاٹی ہوئی کھیتی کے سوا اور کیا ہے؟

٣٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَضُرُّهُ مَعَهُ خَطِيْئَةٌ كَمَا لَوْ لَقِيَهُ وَهُوَ يُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ النَّارَ وَلَمْ تَنْفَعْهُ مَعَهُ حَسَنَةٌ. رواه احمد والطبرانی (صحیح)

(کنز العمال ج ١ ص ٢١ الکتاب الاول فی الایمان والاسلام حدیث ٣٢٩)

حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ٹھہراتا ہے تو جنت میں داخل ہوگا اور کوئی گناہ اسے نقصان نہ دے گا جیسے کہ اگر وہ شرک کرتا ہوا اللہ سے ملتا تو جہنم میں جاتا اور کوئی نیکی اسے نفع نہ دیتی۔

٣١: عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ مَغْفِرَتُهُ. رواه الطبرانی وحسن (کنز العمال ج ١: ٢٢ حدیث ٢٤٤)

نواس بن سمعان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مرے اور اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں ٹھہراتا تو اس کی مغفرت حلال ہوگئی۔

۳۲: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ وَلَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ. رواه الطبراني في الأوسط (كنز العمال ج١ ص٢٢ حديث ٢٤٥)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی انہوں نے فرمایا جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ جس سے چاہے گا داخل ہوگا اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

رسالت پر ایمان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٦٤: فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ .

(آل عمران: ۱۷۹)

تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے۔

اور فرماتا ہے:

٦٥: فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ (النساء: ۱۷۱)

تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو باز رہو اپنے بھلے کو۔

اور فرماتا ہے:

٦٦: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ . (الحدید: ۱۹)

اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے۔

اور فرماتا ہے:

٦٧: وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا م بَعِيْدًا . (النساء: ۱۳۶)

اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا۔

اور فرماتا ہے:

٦٨: اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ط (النساء: ١٣٦)

ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اپنے ان رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری۔

اور فرماتا ہے:

٦٩: لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ. (المائدة ١٢)

اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرض حسن دو بیشک میں تمہارے گناہ اتار دوں گا اور ضرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں۔

احادیث

٣٣: عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا

(الجامع الصحیح لمسلم ج ١/ص ٤٧)

حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرمار ہے تھے کہ وہ شخص ایمان کا مزہ پائے گا جو اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوگا۔

٣٤: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ. (الجامع الصحیح لمسلم ج ١ ص ٨٦ باب وجوب الایمان برسالة نبینا محمد ﷺ الی جمیع الناس)

حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ

قدرت میں محمد کی جان ہے کہ اس امت کا کوئی یہودی یا نصرانی جو بھی مجھے سنے پھر مرجائے اور میری رسالت پر ایمان نہ لائے تو جہنمی ہے۔

۳۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسیٰ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ثَلَاثَةٌ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِیِّهِ وَاَدْرَكَ النَّبِیَّ ﷺ فَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ فَلَهُ اَجْرَانِ وَعَبْدٌ مَمْلُوْكٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَحَقَّ سَیِّدِهٖ فَلَهُ اَجْرَانِ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ اَمَةٌ فَغَذَاهَا فَاَحْسَنَ غِذَاءَهَا ثُمَّ اَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ اَجْرَانِ . (الجامع الصحیح لمسلم ج۱ ص ۸۶ باب وجوب الایمان برسالة نبینا محمد ﷺ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین لوگوں کو دوگنا ثواب دیا جائے گا۔

(۱) وہ کتاب جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تو ان پر بھی ایمان لایا اور پیروی کی، تصدیق کی تو اس کے لیے دوگنا اجر ہے (۲) وہ غلام جس نے اللہ کا حق ادا کیا اور اپنے آقا کا حق ادا کیا تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے (۳) وہ شخص جس کی کوئی باندی تھی اس نے اس کو اچھا کھلایا اور اس کی اچھی تربیت کی پھر آزاد کر دیا اور شادی کر دی تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

۳۶: عَنْ رَمَلِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : یَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ ! اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَی الْاَنَامِ كَافَّةً اَدْعُوْهُمْ اِلٰی عِبَادَةِ اللّٰهِ وَحْدَهٗ وَاَنِّیْ رَسُوْلُهٗ وَعَبْدُهٗ وَاَنْ تَحُجُّوا الْبَیْتَ وَاَنْ تَصُوْمُوْا مِنَ اثْنَیْ عَشَرَ شَهْرًا وَهُوَ رَمَضَانُ فَمَنْ اَجَابَنِیْ فَلَهُ الْجَنَّةُ نُزُلًا وَثَوَابًا وَمَنْ عَصَانِیْ كَانَتْ لَهُ النَّارُ مُنْقَلَبًا (ابن عساکر)

(کنز العمال ج۱ ۲۲ الکتاب الاول فی الایمان حدیث ۳۵۹)

حضرت رمل بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے گروہ عرب! میں پوری مخلوقات کی طرف اللہ کا رسول ہوں انہیں صرف اللہ کی عبادت کی دعوت دو اور اس کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور اس کا (برگزیدہ) بندہ ہوں اور بیت اللہ شریف کا حج کرو اور بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ روزہ رکھو وہ ماہ رمضان ہے جو دعوت قبول کرلے گا اس کے لیے جنت مہمانی

اور ٹھکانہ ہے اور جو میری نافرمانی کرے گا اس کے لیے جہنم ہے۔

۳۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ . هـذا حديث حسن صحيح

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۸۸ باب ماجاء بنی الاسلام علی خمس)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ (۱) اس کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں (۲) اور نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ دینا (۴) رمضان کا روزہ رکھنا (۵) بیت اللہ شریف کا حج کرنا۔

تقدیر

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٧٠: وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ (البقرة:١٨٧)

اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو۔

اور فرماتا ہے:

٧١: قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا . (التوبة:٥١)

تم فرماؤ ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا۔

اور فرماتا ہے:

٧٢: وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا . (آل عمران:١٤٥)

اور کوئی جان بے حکم خدا مر نہیں سکتی سب کا وقت لکھ رکھا ہے۔

احادیث

٣٨: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ . (جامع الترمذی ج ٣٦/٢ باب ماجاء فی الایمان بالقدر خیره وشره، وکنز العمال ج١ ص ٣٠ الکتاب الاول فی الایمان والاسلام حدیث ٥٤٤)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لے آئے۔

(١) گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں مجھے حق کے ساتھ

بھیجا (۲) موت پر ایمان لائے (۳) مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لائے (۴) تقدیر پر ایمان لائے۔

۳۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ وَحَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ وَاَنَّ مَا اَخْطَأَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهٗ (جامع الترمذی ج۲ ص۳۶ بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِيْمَانِ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک بھلی بری تقدیر پر ایمان نہ لے آئے۔

۴۰: عَنْ اَبِیْ عَزَّةَ (۱) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً اَوْ قَالَ: بِهَا حَاجَةً هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

(جامع الترمذی ج۲ ص۳۶ باب ماجاء ان النفس تموت حیث ما کتب لها)

حضرت ابوعزہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ کسی بندے کے حق میں مقدر فرمادیتا ہے کہ (فلاں) زمین میں مرے گا تو وہاں اس کی ضرورت بنادیتا ہے۔

۴۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ مُشْرِكُوْا قُرَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُخَاصِمُوْنَ فِی الْقَدْرِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ "يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ". هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

(جامع الترمذی ج۲/ص۳۸ قبل ابواب الفتن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قریش کے مشرکین تقدیر کے سلسلے میں جھگڑتے ہوئے آئے تو یہ آیت "يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ" نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲: عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ: لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ! اِنَّ اَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُوْلُوْنَ: فِی الْقَدْرِ قَالَ: يَا بُنَیَّ! اَتَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَاقْرَأِ الزُّخْرُفَ قَالَ: فَقَرَأْتُ حٰمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا

---

(۱) اسمہ یسار بن عبد (جامع الترمذی ۳۶/۲) ۱۲

عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَإِنَّهُ فِيْ أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ. (سورة زخرف ۱/ ٤)

قَالَ: اَتَدْرِيْ مَا أُمُّ الْكِتَابِ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّهُ كِتَابٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمَاءَ وَقَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْاَرْضَ فِيْهِ اِنَّ فِرْعَوْنَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَفِيْهِ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَتَبَّ قَالَ عَطَاءٌ: فَلَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ مَا كَانَتْ وَصِيَّةُ اَبِيْكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ: دَعَانِيْ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللّٰهِ، وَاعْلَمْ اَنَّكَ اِنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ تُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَتُؤْمِنْ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَاِنْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمُ فَقَالَ: اُكْتُبْ قَالَ: مَا اَكْتُبُ؟ قَالَ: اُكْتُبِ الْقَدْرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ. (جامع الترمذی ج۲/ ص۳۸)

حضرت عبدالواحد بن سلیم فرماتے ہیں کہ میں مکہ آیا تو عطا بن ابورباح سے ملا اور ان سے کہا اے ابومحمد! بصرہ کے لوگ تقدیر کے سلسلے میں چہ مگوئی کرتے ہیں تو فرمایا اے بیٹے! کیا تو قرآن پڑھتا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں! فرمایا تو سورہ زخرف پڑھو میں نے پڑھا "حٰمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَاِنَّهُ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ" (زخرف/ ۱،۲،۳،۴)

فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ ام الکتاب کیا ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں فرمایا کہ ام الکتاب ایک کتاب ہے جسے اللہ نے آسمان اور زمین کی پیدائش سے پہلے لکھا ہے اسی میں ہے کہ فرعون جہنمی ہے اسی میں ہے کہ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور ٹوٹ گئے۔ عطا نے کہا تو میں ولید بن عبادہ بن صامت صحابی رسول ﷺ سے ملا اور ان سے پوچھا کہ آپ کے والد کی موت کے وقت کیا وصیت تھی؟ فرمایا مجھے بلایا اور فرمایا اے بیٹے! اللہ سے ڈر اور جان کہ اگر تو اللہ سے ڈرے گا تو اللہ پر ایمان رکھے گا اور بھلی بری ہر تقدیر پر ایمان رکھے گا اگر اس کے علاوہ پر مرے گا تو جہنم میں جائے گا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا فرمایا پھر فرمایا لکھ! قلم نے کہا کیا لکھوں؟ حکم دیا تقدیر جو ہوا اور ہو گا لکھ!

۴۳:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : اِنَّ اَوَّلَ شَیْئٍ خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ ثُمَّ خَلَقَ النُّوْنَ وَهِیَ الدَّوَاتُ ثُمَّ قَالَ : لَهُ اُکْتُبْ قَالَ: مَا اَکْتُبُ؟ قَالَ : مَا کَانَ وَمَا هُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ (الدر المنثور فی التفسیر الماثور ج۸ ص۲۴۱ فی تفسیر نون والقلم ومایسطرون)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا پھر نون یعنی دوات کو پیدا فرمایا پھر قلم کو حکم دیا لکھ! قلم نے عرض کیا کیا لکھوں؟ ارشاد فرمایا جو ہوا اور قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ لکھ!

۴۴:عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ یَقُوْلُ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِیْرَ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ .هذا حدیث حسن صحیح .(جامع الترمذی ج۲/ص۳۸)

حضرت ابو عبدالرحمٰن حبلی فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمرو کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ اللہ نے آسمان وزمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے ہی تقدیریں مقدر فرمادی ہیں یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔

۴۵:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : اِنَّ اَوَّلَ شَیْئٍ خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ : لَهُ اُکْتُبْ، فَقَالَ : یَا رَبِّ! وَمَا اَکْتُبُ؟ قَالَ: اُکْتُبِ الْقَدْرَ فَجَرٰی مِنْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مَا هُوَ کَائِنٌ اِلٰی اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ، ثُمَّ طُوِیَ الْکِتَابُ وَارْتَفَعَ الْقَلَمُ وَکَانَ عَرْشُهُ عَلَی الْمَاءِ فَارْتَفَعَ بُخَارُ الْمَاءِ، فَفُتِقَتْ مِنْهُ السَّمٰوٰاتُ، ثُمَّ خَلَقَ النُّوْرَ فَبُسِطَتِ الْاَرْضُ عَلَیْهِ، وَالْاَرْضُ عَلٰی ظَهْرِ النُّوْنِ، فَمَادَتِ الْاَرْضُ، فَاُثْبِتَتْ بِالْجِبَالِ، فَاِنَّ الْجِبَالَ لَتَفْخَرُ عَلَی الْاَرْضِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ قَرَأَ اِبْنُ عَبَّاسٍ، (نٓ، وَالْقَلَمِ وَمَایَسْطُرُوْنَ)

اخرجه عبدالرزاق والفریابی وسعید بن منصور وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن مردویه وابن ابی حاتم وابوالشیخ فی العظمة والحاکم صححه البیهقی فی الاسماء والصفات والخطیب فی تاریخه والضیاء فی المختارة (الدر المنثور فی التفسیر الماثور ج۸/ص۲۴۰، ۲۴۱ فی تفسیر ن والقلم ومایسطرون)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا فرمایا پھر اس سے فرمایا لکھ! تو اس نے عرض کیا کیا لکھوں؟ فرمایا تقدیر لکھ تو قلم چلا اس دن سے لے کر آئندہ جو بھی ہونے والا ہے قیامت کے قائم ہونے تک پھر کتاب لپیٹ دی گئی اور قلم اٹھا اور اس کا عرش پانی پر ہے تو پانی کا بھاپ بلند ہوا اور اس سے آسمان بنائے گئے پھر نور پیدا کیا گیا اور اس پر زمین بچھائی گئی اور زمین نون کے اوپر ہے تو زمین ہلنے لگی اس لیے پہاڑوں سے جمائی گئی تو پہاڑ قیامت تک زمین کے اوپر فخر کرتا رہے گا، پھر ابن عباس نے نٓ و القلم و مایسطرون پڑھا۔

٤٦: عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْمِيْزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ. (هب) (كنز العمال ج ١ ص ٦ الكتاب الاول فى الايمان والاسلام من قسم الاقوال حديث ١)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں پر ایمان لائے اور یہ کہ تو جنت اور دوزخ اور میزان پر ایمان لائے اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور بھلی بُری تقدیر پر ایمان لائے۔

٤٧: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْمَوْتِ وَالْحَيٰوةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيْزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ فَاِذَا فَعَلْتَ فَقَدْ اٰمَنْتَ.

اَخْرَجَهُ الْاِمَامُ عَنْ اَبِيْ عَامِرٍ وَّاَبِيْ مَالِكٍ وَالْاِمَامُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَنَسٍ وَّابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ. (كنز العمال ج ١ ص ٧ الكتاب الاول فى الايمان والاسلام من قسم الاقوال حديث ١٤)

سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور روزِ آخرت اور فرشتوں اور کتاب اور نبیوں، موت، موت کے بعد حیات پر ایمان لائے اور جنت، جہنم، حساب، میزان اور بھلی بری تقدیر پر ایمان لائے جب تو یہ کرے تو ایمان والا ہوگیا۔

۴۸: عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَرْبَعٌ لَمْ يَجِدْ رَجُلٌ طَعْمَ الْاِيْمَانِ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِهِنَّ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَاَنَّهُ مَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ كُلِّهٖ (کنز العمال ج ۱ ص ۷ حدیث ۸۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا کہ کوئی جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لائے گا ایمان کا ذائقہ نہ پائے گا۔ (۱) یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (۲) اور بے شک میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں مجھے حق کے ساتھ بھیجا (۳) مرنا ہے پھر اٹھنا ہے (۴) اور پوری تقدیر پر ایمان لانا۔

۴۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ. رواہ مسلم

(کنز العمال ج ۱/۳ حدیث ۵۴۷)

حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی ایک لمبے زمانے تک جنتیوں کا عمل کرتا ہے اور جہنمیوں کے عمل پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور انسان عرصہ دراز تک جہنمیوں کا عمل کرتا اور اس کا خاتمہ جنتیوں کے عمل پر ہوتا ہے۔

۵۰: عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَدَّرَ الْمَقَادِيْرَ وَكَتَبَهَا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص کنز العمال ج ۱/۳۳ حدیث ۶۱۳)

۵۱: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لِيْ جِبْرِيْلُ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا مُحَمَّدُ! مَنْ اٰمَنَ بِيْ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ فَلْيَلْتَمِسْ رَبًّا غَيْرِيْ. اخرجه الشيرازی فی الالقاب.

(کنز العمال ج ۱/۳۳ الکتاب الاول فی الایمان حدیث ۶۱۰)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبریل نے مجھ سے کہا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اے محمد! جو مجھ پر ایمان لائے اور بھلی بری تقدیر پر ایمان نہ

لائے وہ میرے علاوہ کوئی اور رب تلاش کرلے۔

۵۲: اخرج مسلم عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ الْمَلَکُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحْمِ اَرْبَعِيْنَ اَوْ خَمْسَةً وَّاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ أَ شَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ فَيُكْتَبَانِ فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ أَ ذَكَرٌ أَوْ أُنْثٰى فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَاَثَرُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ. (الجامع الصحیح لمسلم ج۲/۳۳۲)

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رحم میں نطفہ قرار پائے ہوئے چالیس یا پینتالیس راتیں ہو جاتی ہیں۔ تو فرشتہ اس پر داخل ہوتا اور عرض کرتا ہے اے رب یہ شقی ہوگا یا سعید تو دونوں لکھ دیئے جاتے ہیں۔ پھر عرض کرتا ہے اے رب یہ مذکر ہوگا یا مؤنث تو وہ لکھ دیئے جاتے ہیں اور اس کا عمل، مدت، موت، روزی لکھ دی جاتی ہے پھر نامۂ اعمال سمیٹ دیئے جاتے ہیں تو اس میں نہ بیشی ہوتی نہ کمی۔

﴿مخلوق اول﴾

احادیث

٥٣: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّةُ قَالَ : وَ اٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ (جامع الترمذی ص ٥١٩ وبیهقی دلائل النبوة ج ١ ص ٤٨ مطبوعه دار النفائس)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے لیے نبوت کب واجب (ثابت) ہوئی؟ آپ نے فرمایا جس وقت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔ (امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا)

٥٤: عَنْ مَیْسَرَةِ الْفَجْرِ قَالَ : قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَتٰی کُنْتَ نَبِیًّا ؟ قَالَ: وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ. (دلائل النبوة للبیهقی ج ٢ ص ١٢٠ دارالکتب العلمیة بیروت، مسند الامام احمد بن حنبل ج ٥ ص ٥٩ بیروت)

حضرت میسرہ الفجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کس وقت نبی ہوئے؟ فرمایا جس وقت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

٥٥: عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَاَبِیْ مُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِهٖ وَسَاُخْبِرُکُمْ عَنْ ذٰلِکَ دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ بَشَارَةُ عِیْسٰی وَرُؤْیَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ وَکَذٰلِکَ اُمَّهَاتُ النَّبِیّٖنَ یَرَیْنَ. (دلائل النبوة للبیهقی ج ٢ / ١٣٠ ج ١ ص ٨٠)

حضرت عرباض بن ساریہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں اس وقت بھی اللہ کا بندہ اور خاتم پیغمبراں تھا جب میرے باپ (آدم علیہ السلام) اپنی مٹی میں مخلوط تھے اور میں تمہیں اس کی خبر دوں گا میں

اپنے باپ ابراہیم کی دعوت ہوں عیسیٰ کی بشارت اور اپنی ماں کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا اور ایسے ہی نبیوں کی ماؤں نے دیکھا تھا۔

٥٦: رَوىٰ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِسَنَدِهٖ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَخْبِرْنِيْ عَنْ اَوَّلِ شَيْئٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ، قَالَ: يَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُوْرِهٖ. (المواهب اللدنيه مع شرح الزرقاني ج ١/٥٥)

امام عبدالرزاق نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ جابر بن عبداللہ نے فرمایا، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول آپ پر میرے ماں باپ قربان، مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کیا پیدا فرمایا؟ تو ارشاد فرمایا اے جابر! بے شک اللہ نے ساری چیزوں سے پہلے تیرے نبی (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا نور اپنے نور سے بنایا۔

سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثلیت

احادیث

٥٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا : اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ: اِنِّی لَسْتُ کَهَیْئَتِکُمْ اِنِّی اُطْعَمُ وَاُسْقٰی .

(الجامع الصحیح لمسلم ج١ ص ٣٥١ باب النهی عن الوصال)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے روزے سے منع فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا حضور والا خود روزۂ وصال رکھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا میری حالت تم جیسی نہیں مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔

٥٨. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ : فَاِنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! تُوَاصِلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : وَاَیُّکُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ یَّنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ یَوْمًا ثُمَّ یَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ : لَوْ تَاَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُکُمْ کَالْمُنَکِّلِ لَهُمْ حِیْنَ اَبَوْا اَنْ یَّنْتَهُوْا .

(الجامع الصحیح لمسلم ج١ ص ٣٥٢ ، ٣٥١ باب النهی عن الوصال)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا صحابہ میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی تو متصلا روزے رکھتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں مجھ جیسا کون ہے میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے جب اس کے باوجود صحابہ وصال سے نہیں رکے تو آپ نے ان کے ساتھ ایک دن بغیر افطار کے روزہ رکھا پھر دوسرے دن بغیر افطار کے روزہ رکھا پھر تیسرے دن اسی طرح روزہ رکھا پھر انہوں نے چاند دیکھ لیا آپ نے فرمایا اگر چاند ابھی نظر نہیں آتا تو میں اور زیادہ وصال کرتا (گویا کہ آپ نے ان کے باز نہ آنے پر اظہار ناراضگی فرمایا)۔

۵۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: وَاصَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اَوَّلِ شَهْرٍ فَوَاصَلَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْنَا وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِيْ وَقَالَ: اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّيْ اَظَلُّ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ.

(الجامع الصحیح لمسلم ج۱ ص ۳۵۲ باب)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان کے آخر میں صوم وصال رکھا بعض صحابہ نے بھی صوم وصال رکھنے شروع کر دیے۔ جب نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا اگر یہ مہینہ لمبا ہوتا تو میں اس قدر وصلی روزے رکھتا کہ ضد کرنے والے اپنی ضد چھوڑ دیتے آپ نے فرمایا لاریب تم میری مثل نہیں ہو یا فرمایا لاریب میں تمہاری مثل نہیں ہوں میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

۶۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمَرَهُمْ اَمَرَهُمْ عَنِ الْاَعْمَالِ بِمَا يُطِيْقُوْنَ قَالُوْا: اِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَغْضَبُ حَتّٰى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنَّ اَتْقَاكُمْ وَاَعْلَمَكُمْ بِاللّٰهِ اَنَا. (صحیح البخاری ج ۱/۲۶۲ باب قول النبی ﷺ انا اعلمکم باللہ وان المعرفہ فعل القلب، مشکوۃ المصابیح ص ۱۷۵، الجامع الترمذی ج ۱/۹۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صحابہ کو کسی عمل کا حکم دیتے تو ایسے عمل کا حکم دیتے جس کو وہ آسانی سے کر سکیں (یعنی مشکل اور دشوار عبادتوں کا حکم نہ دیتے) صحابہ نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپ کے مثل نہیں ہیں لاریب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب کی مغفرت کر دی ہے (یعنی آپ کے لیے تو قلیل عبادات کافی ہیں ہمیں زیادہ عبادت کرنی چاہئے) رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے حتیٰ کہ آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار ظاہر ہوئے اور فرمایا تم سب سے زیادہ متقی اور تم سب سے زیادہ اللہ کا علم رکھنے والا میں ہوں (لہٰذا مجھ سے زیادہ عبادت کی کوشش مت کرو)۔

۶۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَفْتِيْهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَّرَاءِ الْبَابِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُدْرِكُنِي الصَّلٰوةُ وَاَنَا جُنُبٌ

فَاصُوْمُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : وَاَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلٰوةُ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَصُوْمُ ، فَقَالَ: لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ : وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّقِي . (الجامع الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۳۵٤ بَابُ صِحَّةِ صَوْمِ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص مسئلہ معلوم کرنے کے لیے آیا دراں حالیکہ وہ بھی دروازے کے پیچھے سے سن رہی تھیں اس نے کہا یارسول اللہ! میں نماز کے وقت اٹھتا ہوں درآں حالیکہ میں جنبی ہوتا ہوں کیا میں (اس وقت) روزہ رکھ سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں بھی نماز کے وقت اٹھتا ہوں درآں حالیکہ میں جنبی ہوتا ہوں اور میں روزہ رکھ لیتا ہوں اس نے کہا یارسول اللہ! ہم آپ کے مثل کب ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے ذنب کی مغفرت کردی ہے آپ نے فرمایا بخدا مجھے یہ امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور جن چیزوں سے بچنا چاہئے ان کا میں تم سب سے زیادہ عالم ہوں۔

۶۲: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ : لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ . (شمائل ترمذی ص ۱)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرور دو عالم ﷺ کے جیسا نہ ان سے پہلے کسی کو دیکھا نہ بعد۔

۶۳: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : لَمْ اَرَ مِثْلَهُ وَلَمْ اَسْمَعْ بِمِثْلِهِ وَلَمْ تَرَ عَيْنِي . (طبقات ج ۱ ص ۱۷۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میری آنکھوں نے سید عالم ﷺ کے جیسا کوئی نہیں دیکھا نہ ہی میں نے آپ کی مثل کوئی سنا ہے۔

شفاعت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۷۳: لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (البقرة ۲۵۵)

اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے۔

اور فرماتا ہے:

۷۴: وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى . (الانبیاء: ۲۸)

اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لیے جسے وہ پسند فرمائے۔

اور فرماتا ہے:

۷۵: مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْ م بَعْدِ اِذْنِهٖ (یونس: ۳)

کوئی سفارشی نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد۔

اور فرماتا ہے:

۷۶: يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ (طه: ۱۰۹)

اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن نے اذن دے دیا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۷۷: وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ . (السبا: ۲۳)

اور اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لیے وہ اذن فرمائے۔

اور فرماتا ہے:

۷۸: لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْ م بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى (النجم: ۲۶)

ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر جب کہ اللہ اجازت دے جس کے لیے چاہے۔

احادیث

٦٤: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ زَارَ قَبْرِىْ بِالْمَدِيْنَةِ مُحْتَسِبًا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا وَشَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (الوفاء باحوال المصطفیٰ باب فضل قبرہ علیہ والصلوۃ والسلام ص ٨٠١ مکتبہ نوریہ رضویہ پاکستان)

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مدینہ میں میری قبر کی زیارت بغرض ثواب کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کے لیے شفاعت کروں گا اور گواہی دوں گا۔

٦٥: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ قَالَ: حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواہ البخاری

(مشکوۃ المصابیح ص ٦٥ باب فضل الاذان)

٦٦: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِىْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِىَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِىْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِىَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِىْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّاَنَا بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً

(مشکوۃ المصابیح ص ٥١٢ باب فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے پانچ چیزیں ایسی ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کے لوگوں کو نہ دی گئیں (١) میری مدد رعب سے کی گئی ایک ماہ کی مسافت کی مقدار (٢) اور زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنادی گئی پس میری امت میں سے جس کو نماز پالے تو وہ پڑھ لے (٣) اور میرے لیے مال غنیمت حال کیا گیا جب کہ مجھ سے پہلے حلال نہ کیا گیا (٤) مجھے شفاعت کبریٰ عطا کی گئی (٥) ہر نبی اپنی قوم میں بھیجا جاتا تھا اور میں تمام لوگوں کے پاس بھیجا گیا ہوں۔

٦٧: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ یَدْعُوْ بِهَا وَاُرِیْدُ اَنْ اَخْتَبِیَ دَعْوَتِی شَفَاعَةً لِّاُمَّتِی فِی الْاٰخِرَةِ وَقَالَ مُعْتَمِرٌ : سَمِعْتُ اَبِی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : کُلُّ نَبِیٍّ سَاَلَ سُؤَالًا وَقَالَ : لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِیْبَ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِی شَفَاعَةً لِّاُمَّتِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ .

(صحیح البخاری ج٢ ص ٩٣٢، کتاب الدعوات، باب ولکل نبی دعوة مستجابة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جس کی وہ دعا کرتا ہے اور میں نے چاہا کہ میں اپنی دعا بچا رکھوں وہ اپنی امت کی شفاعت کی دعا ہے آخرت میں، اور معتمر نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی نے ایک سوال کیا اور کہا کہ ہر نبی کے لیے ایک دعا ہے جس کی دعا اس نے کی اور قبول ہوئی تو میں نے بروز قیامت اپنی امت کے لیے شفاعت کی دعا کرلی۔

٦٨: مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِی .عن رویفع بن ثابت (کنز العمال ج١ ص ١٢٥، الکتاب الثانی من حرف الھمزة فی الاذکار من قسم الاقوال)

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سرکار نے فرمایا جو محمد (ﷺ) پر درود پڑھے اور کہے اے اللہ انہیں بروز قیامت اپنے یہاں قریب ترین جگہ عطا فرما۔ اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہوگئی۔

٦٩: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِی (حم طب، وبغوی) (کنز العمال ص ١٢٥ الکتاب الثانی من حرف الھمزة فی الاذکار من قسم الاقوال)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور انہیں بروز قیامت اپنے نزدیک قریب ترین جگہ عطا فرما تو اس کے لیے میری

شفاعت واجب ہوگئی۔

۷۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَلُوْا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا لَا يَسْئَلُهَا لِيْ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ش، طس، وابن مردويه) (كنز العمال ج ا ص ١٢٥)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار نے فرمایا میرے لیے اللہ سے وسیلہ مانگو دنیا میں جو بھی مومن بندہ میرے لیے وسیلہ طلب کرے گا میں بروز قیامت اس کے حق میں گواہ اس کا شفارسی ہوں گا۔

۷۱: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ابن النجار) (كنز العمال ج١/١٢٥)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سرکار نے فرمایا جو اللہ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرے گا قیامت کے دن میری شفاعت اس کے لیے حلال ہوگی۔

۷۲: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ مَلَكًا يُبَلِّغُنِيْ وَكَفَى أَمْرَ آخِرَتِهِ وَدُنْيَاهُ وَكُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (كنز العمال ج٢/١٢٥ طبعة المعارف النظامية)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی بندہ میری قبر کے پاس مجھے سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو مجھے پہنچاتا ہے اور یہ اس کی آخرت اور دنیا کے معاملہ کی کفایت کرتا ہے۔

۷۳: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا وُكِّلَ بِهَا مَلَكٌ يُبَلِّغُنِيْ وَكَفَى أَمْرَ آخِرَتِهِ وَدُنْيَاهُ وَكُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا . (هب والخطيب) (كنز العمال ج١ ص ١٢٥)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری قبر کے پاس سے مجھ پر درود بھیجتا ہے میں اس کو سنتا ہوں اور جو دور سے درود بھیجتا ہے تو اس پر ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے وہ مجھے پہنچاتا ہے اور یہ اس کی آخرت اور دنیا کے معاملہ کی کفایت

کرتا ہے اور میں اس کا گواہ اور شفارسی ہوں گا۔

۷۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَاصٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ! إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا : مِثْلَ مَايَقُوْلُ : ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ، فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ . رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص ٦٤، ٦٥ باب فضل الاذان)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم موذن کو سنو تو تم بھی اسی کے مثل کہو جو وہ کہہ رہا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیوں کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو وہ جنت میں ایک جگہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک ہی کے لیے لائق ہے مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں تو جو شخص میرے لیے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

۷۵: نَقَلَ الْعَلَّامَةُ الْإِمَامُ شَمْسُ الدِّيْنِ السَّخَاوِيُّ عَنِ الدَّيْلَمِيِّ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ : هٰذَا وَقَبَّلَ بَاطِنَ الْاَنْمُلَتَيْنِ السَّبَّابَتَيْنِ وَمَسَحَ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِيْلِيْ فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ . (المقاصد الحسنة وطحطاوى على مراقى الفلاح ص ١١١)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب موذن کے قول اشہد ان محمد رسول اللہ کو سنا تو آپ نے اس کو دہرایا اور شہادتین کے اندرونی پوروں کو چوم لیا اور آنکھوں سے لگایا تو سرکار نے فرمایا جو بھی میرے خلیل جیسا کرے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

۷۶: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ اَبُوْطَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ تَبْلُغُ كَعْبَيْهِ تَغْلِيْ مِنْهُ اُمُّ دِمَاغِهِ. (صحيح البخارى ج١/٢ ٩٧ باب صفة الجنة والنار)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ان کے سامنے سرکار کے چچا ابوطالب کا ذکر ہوا تو سرکار نے فرمایا امید کہ میری

شفاعت ان کو نفع دے تو انہیں تھوڑی آگ میں ڈالا جائے گا جو ان کے ٹخنوں تک پہونچے گی اس سے ان کا دماغ ابل رہا ہوگا۔

٧٧: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُخْرَجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُسَمُّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ.

(صحیح البخاری ج٢/٩٧١ باب صفة النار و الجنة)

عمران بن حصین سے روایت ہے جو روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم ﷺ سے آپ نے فرمایا محمد کی شفاعت سے ایک قوم کو جہنم سے نکالا جائے گا پھر وہ سب جنت میں داخل ہوں گے جنہیں جہنمی سے موسوم کیا جائے گا۔

٧٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! اَلَّا يَسْئَلَنِيْ اَحَدٌ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ.

(صحیح البخاری ج٢/٩٧٢ باب صفة الجنة و النار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کی شفاعت سے فیروز مند کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میرا گمان یہی تھا کہ تم سے پہلے اس حدیث کے بارے میں مجھ سے کوئی نہیں پوچھے گا، کیوں کہ میں حدیث پر تمہاری حرص کو دیکھ چکا ہوں، قیامت کے دن میری شفاعت سے سب سے زیادہ فیروز مند وہ شخص ہوگا جو خالص اپنے دل سے لا الہ الا اللہ کہے گا)

٧٩: عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا فَيَاْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ اِئْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ اِئْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ

خليلا فياتونه فيقول : لست هناكم ويذكر خطيئته ايتوا موسى الذي كلمه الله فياتونه ، فيقول : لست هناكم فيذكر خطيئته ايتوا عيسى فياتونه فيقول : لست هناكم ايتو محمدا صلى الله عليه وسلم فقد غفر له ما تقدم من ذنبه وماتاخر فياتوني فاستاذن على ربي فاذا رأيته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله ثم يقال لي ارفع رأسك فسل تعطه وقل تسمع واشفع تشفع فارفع راسي فاحمد ربي بتحميد يعلمني ثم اشفع فيحد لي حدا ثم اخرجهم من النار فادخلهم الجنة ثم اعود فاقع ساجدا مثله في الثالثة او الرابعة حتى مابقي في النار الا من حبسه القرآن. (صحيح البخاری ج٢ باب صفة الجنة والنار ص ٩٧١)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن اکٹھا فرمائے گا تو لوگ کہیں گے کاش ہم لوگ اپنے رب کے یہاں شفیع تلاش کرلیں جو ہمیں ہماری جگہوں سے چھٹکارا دلادے (یہ سوچ کر) وہ لوگ آدم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ ہی ہیں جن کو اللہ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کے اندر اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو سجدہ کا حکم ہوا تو ان لوگوں نے آپ کو سجدہ کیا، لہذا آپ ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں تو آدم کہیں گے میں تمہاری مدد نہیں کرسکتا اور لغزش یاد کر کے کہیں گے نوح کے پاس جاؤ جو اللہ کے پہلے رسول ہیں اللہ نے انہیں مبعوث فرمایا ہے، پھر یہ لوگ نوح کے پاس آکر وہی کہیں گے نوح جواب دیں گے میں تمہاری مدد نہیں کرسکتا اور اپنی لغزش یاد کر کے کہیں گے ابراہیم کے پاس جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا ہے، پس وہ سب ابراہیم کے پاس آئیں گے یہ جواب دیں گے میں تمہاری مدد نہیں کرسکتا اور اپنی لغزش یاد کر کے کہیں گے موسیٰ کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے، چنانچہ یہ لوگ موسیٰ کے پاس آئیں گے تو یہ بھی کہیں گے میں تمہاری مدد نہیں کرسکتا اور لغزش کو ذکر کر کے کہیں گے عیسیٰ کے پاس جاؤ، پھر یہ لوگ عیسیٰ کے پاس آئیں گے تو یہ بھی کہیں گے میں تمہاری مدد نہیں کرسکتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیوں کہ ان کے اگلوں اور پچھلوں کی مغفرت ہوچکی ہے، تو وہ سب میرے پاس آئیں گے، میں اپنے رب سے

اجازت لوں گا پھر جب میں اسے دیکھوں گا سجدہ ریز ہو جاؤں گا اللہ کی مشیت کے مطابق میں سجدے میں رہوں گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا اپنے سر کو اٹھاؤ مانگو دیئے جاؤ گے کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، شفاعت کرو، شفاعت کی جائے گی، پھر اپنے سر کو اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی تعلیم کردہ تحمید سے اس کی حمد بیان کروں گا پھر میں شفاعت کروں گا تو اللہ تعالیٰ میرے لیے ایک حد کو متعین فرمادے گا، پھر میں انہیں جہنم سے نکلوا کر جنت میں داخل کراؤں گا، پھر میں اسی کے مثل اعادہ کروں گا تیسری یا چوتھی بار تک، حتی کہ جہنم میں سوائے اس کے جس کو قرآن نے روک لیا ہے کوئی باقی نہیں رہے گا۔

۸۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ الْقَبْرُ عَنْهُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ. رواه مسلم.

(مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۱ الفصل الاول باب فضائل سید المرسلین)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں حضور سرکار دو عالم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی ان میں پہلا اور شفاعت کرنے اور شفاعت کیے جانے والوں میں پہلا ہوں گا۔

۸۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِی الْجَنَّةِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۱ الفصل الاول باب فضائل سید المرسلین)

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا۔

۸۲: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۹۴ الفصل الثانی باب الحوض والشفاعۃ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا میری شفاعت میری امت میں سے اہل کبائر کے لیے ہے۔

۸۳: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَانِیْ آتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَخَيَّرَنِیْ بَيْنَ اَنْ يُّدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِی الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِیَ

لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا رواه الترمذی و ابن ماجة .

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٩٤ الفصل الثانی باب الحوض و الشفاعة)

حضرت عوف بن مالک راوی ہیں آپ ارشاد فرماتے ہیں سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس میرے رب کے پاس سے ایک آنے والا آیا اور مجھے اختیار دیا اس کے درمیان کہ میری امت میں سے نصف جنت میں داخل کی جائے اور شفاعت کے درمیان تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور یہ اس کے لیے جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے۔

٨٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ الْجَذْعَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ . رواه الترمذی والدارمی وابن ماجة (مشکوۃ المصابیح ص ٤٩٤ الفصل الثانی باب الحوض و الشفاعة)

عبداللہ بن ابوجدعاء سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں نے سرکار کو فرماتے ہوئے سنا میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت سے بنو تمیم میں کے اکثر جنت میں جائیں گے۔

٨٥: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ . (مشکوۃ المصابیح ص ٤٩٤ الفصل الثانی باب الحوض و الشفاعة)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک میری امت میں سے بعض جماعت کی بعض قبیلہ اور بعض عصبہ کی شفاعت کریں گے اور انہیں میں سے مرد کی شفاعت کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

٨٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِی الْجَنَّةِ وَاَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا . (صحیح المسلم ج ۱ / ۱۱۲ باب اثبات الشفاعة)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور نبیوں میں سب سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے۔

٨٧: عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَنَا سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ اِذَا بُعِثُوْا

وَسَابِقُهُمْ اِذَا وَرَدُوْا وَمُبَشِّرُهُمْ اِذَا يَئِسُوْا وَاِمَامُهُمْ اِذَا سَجَدُوْا وَاَقْرَبُهُمْ مَجْلِسًا اِذَا اجْتَمَعُوْا اَتَكَلَّمُ فَيُصَدِّقُنِیْ وَاَشْفَعُ فَيُشَفِّعُنِیْ وَاَسْئَلُ فَيُعْطِيْنِیْ۔

(کنز العمال ۱۰۸/۲ کتاب الفضائل من قسم الاقوال)

میں رسولوں کا سردار ہوں جب وہ مبعوث کیے گئے اور ان میں سابق ہوں جب وہ وارد ہوئے اور میں انہیں مژدہ سنانے والا ہوں جب وہ افسردہ ہوئے میں ان کا امام ہوں جب وہ سجدہ ریز ہوئے، مجلس میں سب سے قریب ہوں جب سب جمع ہوئے میں بات کرتا ہوں تو اللہ میری تصدیق فرماتا ہے، شفاعت کروں گا تو وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا، مانگتا ہوں تو وہ مجھے عطا کرتا ہے۔

۸۸: وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ۔

(کنز العمال ج۲ ص ۱۰۹ کتاب الفضائل من قسم الاقوال)

حضرت جابر سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں حضور نے ارشاد فرمایا میں رسولوں کا قائد ہوں جب کہ کوئی فخر نہیں میں خاتم النبیین ہوں جب کہ کوئی فخر نہیں میں سب سے پہلا شافع اور مشفع ہوں۔

۸۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ خَبَّرَهُ بِبَنِيْهِ فَجَعَلَ يَرٰى فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ فَرَاٰى نُوْرًا سَاطِعًا فِیْ اَسْفَلِهِمْ فَقَالَ: يَارَبِّ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا اِبْنُكَ اَحْمَدُ هُوَ الْاَوَّلُ وَهُوَ الْاٰخِرُ وَهُوَ اَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ۔ (کنز العمال ج۲ ص ۱۰۹ کتاب الفضائل من قسم الاقوال)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عز وجل نے آدم کو پیدا فرمایا ان کو ان کے بیٹوں کے بارے میں بتایا، پس حضرت آدم ان میں سے بعض پر بعض کی فضیلت کو دیکھنے لگے، پس انہوں نے ان کے نچلوں میں ایک چمکتا ہوا نور دیکھا پوچھا اے میرے رب یہ کون ہے؟ فرمایا یہ تمہارا بیٹا احمد ہے یہی اول یہی آخر ہے اور شفاعت کرنے اور شفاعت کیے جانے والوں میں سب سے پہلا ہے۔

۹۰: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ فَمَنْ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا وَّشَهِيْدًا. (جامع الترمذی ص ۱۳۳)

جو شخص مدینہ شریف میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ مرے پس جو شخص مدینہ میں مرے گا میں اس کے لیے شفاعت کرنے والا اور گواہی دینے والا ہوں گا۔

۹۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ. (جامع صغیر ص ۱۷۱ وفاء الوفا ج۲: ۳۹۴)

حضرت ابن عمر سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم نے ارشاد فرمایا جو شخص میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے لیے شفاعت واجب ہوگی۔

۹۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَاءَنِيْ زَائِرًا لَا يُهِمُّهٗ اِلَّا زِيَارَتِيْ كَانَ حَقًّا عَلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (وفاء الوفا ج۲ ص ۳۹۶)

حضرت ابن عمر سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں: سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا اور کوئی نیت نہ ہو تو مجھ پر یہ حق عائد ہو گیا کہ میں اس کی شفاعت کروں۔

۹۳: عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ زَارَنِيْ مُعْتَمِدًا كَانَ فِيْ جِوَارِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَاءِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا اَوْشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (وفاء الوفا ج۲، ۳۹۹، مشکوۃ المصابیح ۲۴۰ باب حرم المدینۃ الفصل الاول)

آل خطاب میں سے ایک آدمی سے روایت ہے جو سرکار سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا اور جو آدمی مدینہ میں قیام کرے اور وہاں کی تکلیفوں پر صبر کرے تو میں اس کے لیے بروز قیامت گواہی دوں گا اور سفارش کروں گا۔

وسیلہ

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۷۹: یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (المائدة: ۳۵)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

اور فرماتا ہے:

۸۰: اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ (الإسراء: ۵۷)

وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۸۱: وَکَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِهٖ. (البقرة: ۸۹)

اور اس سے پہلے وہ اس نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔

اور فرماتا ہے:

۸۲: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا. (النساء: ٦٤)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

احادیث

۹۴: عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ حُنَیْفٍ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا ضَرِیْرَ الْبَصَرِ اَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم

فَقَالَ: اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَنِیْ فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قَالَ: فَادْعُہُ قَالَ: فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّتَوَضَّأَ فَیُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَیَدْعُوَ بِھٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ لِیَقْضِیَ لِیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ فَشَفِّعْہُ فِیَّ. رواہ الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص۲۱۹، باب جامع الدعاء الفصل الثالث)

عثمان بن حنیف سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں ایک نابینا شخص سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا آپ اللہ سے دعا کر دیجئے کہ اللہ مجھے عافیت عطا فرمائے تو جواب میں ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو میں دعا کر دوں اور اگر چاہو تو صبر کر لو اور یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوگا تو انہوں نے کہا آپ اللہ سے دعا کر دیجئے۔ راوی فرماتے ہیں کہ سرکار نے انہیں اچھی طرح وضو کرنے اور اس دعا کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیا۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلے سے، یا محمد (ﷺ) میں نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آپ کا وسیلہ پیش کیا ہے اپنی اس ضرورت میں تاکہ وہ پوری ہو جائے یا اللہ! تو میرے حق میں حضور کی شفاعت قبول فرما۔

۹۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ اِذَا قَحَطُوْا اِسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا ﷺ فَیَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا فَیُسْقَوْنَ

(صحیح البخاری ج۱ ص۱۳۷ باب سؤال الناس الامام)

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جب مدینہ والے کبھی قحط کے شکار ہو جاتے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے بارش طلب کرتے تو فرماتے، اے اللہ کریم! ہم لوگ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں کہ بارش برسادے اور ہم اپنے نبی محترم ﷺ کے چچا کے واسطے سے دعا کرتے ہیں باران رحمت کی تو بارش ہو جایا کرتی تھی۔

۹۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کَانَتْ یَھُوْدُ خَیْبَرَ تُقَاتِلُ غَطْفَانَ

فَلَمَّا الْتَقَوْا هُزِمَتْ يَهُوْدُ خَيْبَرَ فَعَاذَتِ الْيَهُوْدُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ وَعَدْتَنَا اَنْ تُخْرِجَهُ لَنَا فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ اِلَّا نَصَرْتَنَا عَلَيْهِمْ قَالَ : فَكَانُوْا اِذَا الْتَقَوْا دَعَوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَهَزَمُوْا غَطَفَانَ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ كَفَرُوْا بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا" يَعْنِيْ بِكَ يَا مُحَمَّدُ . (الجامع الفرید لابن القیم ص ٤٩٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خیبر کے یہودی قبیلہ غطفان کے لوگوں سے جنگ کرتے رہتے تو جب لڑتے تو یہودی شکست کھانے لگتے تو یہ کہہ کر دعا مانگتے ''اے اللہ! ہم تجھ سے اس محمد کے وسیلے سے سوال کرتے ہیں جو نبی امی ہیں جن کو آخری زمانے میں ظاہر کرنے کا تو نے وعدہ فرمایا ہے ہم کو غطفان پر غلبہ عطا فرما۔ (راوی نے کہا) تو جب یہ دعا کر کے نبرد آزما ہوتے تو غطفان کو شکست دیدیتے مگر جب وہ نبی مبعوث ہو گئے تو یہودی منکر ہو گئے اسی پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ اتاری ''اور اس سے پہلے یہ کافروں پر فتح مانگتے تھے یعنی تمہارے وسیلے سے اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

٩٧: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَمَّا اَصَابَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ يَا رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِلَّا غَفَرْتَ لِيْ، فَاَوْحَى اِلَيْهِ وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ ؟ فَقَالَ : يَا رَبِّ اِنَّكَ لَمَّا اَتْمَمْتَ خَلْقِيْ رَفَعْتُ رَأْسِيْ اِلٰى عَرْشِكَ فَاِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَعَلِمْتُ اَنَّهُ اَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيْكَ، اِذْ قَرَنْتَ اِسْمَهُ مَعَ اِسْمِكَ، فَقَالَ : نَعَمْ، قَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَهُوَ آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَلَوْلَاهُ مَاخَلَقْتُكَ " (مجموعة الفتاوی لابن تیمیة ج٢/١٥١ بحواله دلائل النبوة)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم (علیہ السلام) سے لغزش ہوئی تو اپنا سر اٹھایا اور کہا اے میرے رب محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے وسیلے سے مجھے بخش دے، تو ان کے پاس وحی آئی کہ محمد کیا ہے؟ محمد کون ہے؟ تو عرض کی اے رب! جب تو نے میری تخلیق مکمل فرمائی تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی جانب اٹھایا تو دیکھا اس پر لکھا ہوا تھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

تو میں نے جان لیا کہ وہ تیری مخلوق میں سب سے زیادہ معزز ہیں اس لیے کہ تو نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے۔ تو فرمایا ہاں میں نے تم کو بخش دیا اور وہ آخری نبی ہیں تیری اولاد میں سے ہیں اور اگر وہ نہ ہوتے تو تم کو میں پیدا نہ کرتا۔

۹۸: اَخرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ قَالَ: يَا رَبِّ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَا غَفَرْتَ لِيْ، فَقَالَ اللّٰهُ: يَا آدَمُ وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا؟ وَلَمْ اَخْلُقْهُ، قَالَ يَا رَبِّ! لِاَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِيْ بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوْحِكَ، رَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَأَيْتُ عَلىٰ قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَمْ تُضِفْ اِلىٰ اِسْمِكَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَيْكَ فَقَالَ اللّٰهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ اِنَّهُ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَيَّ، اُدْعُنِيْ بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ.

(المستدرک، کتاب التاریخ ج ۲ ۶۱۵ طبعة بیروت والمعجم الصغیر ص ۲۰۸ والتاریخ لابن عساکر ج ۲ ۳۵۷ والتلخیص من المستدرک للحافظ الذهبی ج ۶۱۵/۲ والمواهب اللدنیة فی المقصد الاول فی فصل زیارة قبره صلی الله علیه وسلم وشرح المواهب للزرقانی ج ۱/۷۴،۸۰،۲۶۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدم (علیہ السلام) سے لغزش سرزد ہوئی تو عرض کی اے رب میں تجھ سے محمد کے وسیلے سے بخشش کا طلبگار ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تم نے محمد کو کیسے پہچانا جب کہ میں نے ابھی اسے (ظاہری طور پر) پیدا نہیں فرمایا، عرض کی میرے رب جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور میرے اندر روح ڈالی تو میں نے سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر میں نے یہ لکھا ہوا دیکھا "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" میں نے جان لیا کہ تو نے اسی لیے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے کہ وہ تیرے نزدیک مخلوق میں سب سے پیارے ہیں، اللہ نے فرمایا آدم تم نے سچ کہا وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں ان کے وسیلے سے دعا مانگو میں نے تم کو بخش دیا اور اگر محمد نہ ہوتے تو تم کو پیدا نہ کرتا۔

۹۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ

اَسَدٍ، اُمُّ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ بِحَفْرِ قَبْرِهَا، ثُمَّ اضْطَجَعَ فِيْهِ وَقَالَ : اَللّٰهُ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، اِغْفِرْ لِاُمِّيْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ وَوَسِّعْ عَلَيْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْاَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِيْ، فَاِنَّكَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ. اخرجه الامام الطبرانی فی المعجم الکبیر والاوسط.

(وفاء الوفاء لعلی بن احمد السمهودی ج۲؍۸۹۹ طبعة بیروت)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب فاطمہ بنت اسد حضرت علی بن ابو طالب کی ماں کا وصال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر کو کھودنے کا حکم دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر میں پہلو کے بل لیٹ گئے اور فرمایا وہ اللہ جو جلاتا ہے مارتا ہے وہ خود زندہ ہے مرتا نہیں میری ماں فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اس پر اپنے نبی اور مجھ سے پہلے کے نبیوں کے وسیلے قبر کشادہ فرما بے شک تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

١٠٠: عَنْ مَيْسَرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ : لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَاسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ فَسَوّٰاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ، وَخَلَقَ الْعَرْشَ، كَتَبَ عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ، وَخَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ الَّتِيْ اَسْكَنَهَا آدَمَ وَحَوَّاءَ، فَكَتَبَ اِسْمِيْ عَلَى الْاَبْوَابِ وَالْاَوْرَاقِ وَالْقِبَابِ وَالْخِيَامِ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ، فَلَمَّا اَحْيَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، نَظَرَ اِلَى الْعَرْشِ فَرَاٰى اِسْمِيْ فَاَخْبَرَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ سَيِّدُ وُلْدِكَ فَلَمَّا غَرَّهُمَا الشَّيْطَانُ تَابَا وَاسْتَشْفَعَا بِاِسْمِيْ اِلَيْهِ. رواه الشیخ ابو الفرج بن الجوزی (مجموعة الفتاوی لابن تیمیه ج۲؍۱۵۰)

حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ آپ کب نبی ہوئے تو فرمایا جب اللہ نے زمین کو پیدا فرمایا اور آسمان کی طرف استوا فرمایا تو سات آسمان ہموار فرمایا اور عرش کو پیدا فرمایا اس کے ساق پر لکھا محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء اور جنت کو پیدا فرمایا جس میں آدم اور حواء کو ٹھہرایا تو میرا نام دروازوں، قبوں، خیموں، پر لکھا جبکہ آدم روح وجسم کے درمیان تھے، تو جب اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ فرمایا تو انہوں نے عرش کی طرف دیکھا تو انہیں میرا نام نظر آیا تو اللہ نے

انہیں خبر دی کی وہ تمہاری اولاد کے سردار ہیں تو جب شیطان نے ان دونوں کو دھوکہ دے دیا تو توبہ کی اور میرے نام کا وسیلہ لیا۔

۱۰۱: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَفْدُ هَوَازِنَ بِالْجِعْرَانَةِ مُسْلِمِينَ، وَكَانَ مَعَهُ مِنْ سَبْيِ هَوَازِنَ سِتَّةُ آلَافٍ مِنَ الذَّرَارِيِّ وَالنِّسَاءِ وَمِنَ الْإِبِلِ وَالشَّاءِ مَا لَا يُدْرَى مَا عِدَّتُهُ وَقَالُوا أُمْنُنْ عَلَيْنَا مِنَ اللّٰهِ عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَبْنَاؤُكُمْ وَنِسَاؤُكُمْ أَحَبُّ إِلَيْكُمْ أَمْ أَمْوَالُكُمْ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَيَّرْتَنَا بَيْنَ أَمْوَالِنَا وَأَحْسَابِنَا، بَلْ تَرُدُّ إِلَيْنَا نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا فَقَالَ لَهُمْ: أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ. وَإِذَا مَا أَنَا صَلَّيْتُ الظُّهْرَ بِالنَّاسِ فَقُومُوا فَقُولُوا: إِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُسْلِمِينَ وَبِالْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ فِي أَبْنَائِنَا وَنِسَائِنَا فَسَأُعْطِيكُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ وَأَسْأَلُ لَكُمْ وَهُنَاكَ قَالَ زُهَيْرُ بْنُ صُرَدٍ ﷺ: أُمْنُنْ عَلَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي كَرَمٍ فَإِنَّكَ الْمَرْءُ نَرْجُوهُ وَنَنْتَظِرُ.

(السيرة النبوية لابن هشام ج۲/۳۰۶ والروض الأنف ج۲/۳۰۶)

مقام جعرانہ میں قبیلہ ہوازن کا ایک مسلمان وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اس وقت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ہوازن کے چھ ہزار قیدی تھے ان میں لونڈیاں، عورتیں، اونٹ، بکریاں تھیں۔ ان لوگوں نے عرض کی ہم پر وہ احسان فرمائیں جو اللہ کی طرف سے آپ پر ہے۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے نزدیک تمہاری اولاد اور عورتیں زیادہ عزیز ہیں یا مال؟ بولے ہماری بھلائی مال وحسب کے درمیان ہے۔ بلکہ ہماری عورتیں اور اولاد واپس کردی جائیں وہ زیادہ محبوب ہیں تو سرکار نے ان سے فرمایا البتہ میرا اور بنی عبدالمطلب کا جو کچھ ہے وہ تمہارے لیے ہے لیکن جب میں لوگوں کو ظہر پڑھادوں؟ تو تم کھڑے ہوجاؤ اور کہو کہ ہم اپنے بچوں اور عورتوں کے حق میں مسلمانوں کے یہاں رسول اللہ کی اور رسول اللہ کے یہاں مسلمانوں کی سفارش چاہتے ہیں تو میں دے دوں گا اور تمہارے لیے سوال کروں گا، اس وقت زہیر بن صرد نے کہا یا رسول اللہ کرم کے ساتھ ہم پر احسان فرمائیں کہ آپ ہی سے ہم کو امید ہے اور آپ کے کرم کے ہم منتظر ہیں۔

اختیارات مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٨٣: وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰئِثَ. (الاعراف:١٥٧)

اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔

اور فرماتا ہے:

٨٤: مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا. (الحشر:٧)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

اور فرماتا ہے:

٨٥: تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ. (البقرة/٢٥٣)

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔

احادیث

١٠٢: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ (باب وقت الصلوة ص ٥٠ ابن ماجه)

اگر اپنی امت پر مشقت نہ جانتا تو میں نماز عشا کو تہائی یا آدھی رات تک موخر کر دیتا۔

١٠٣: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ، وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْحَجُّ فِیْ كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالُوْا: فِیْ كُلِّ عَامٍ؟ فَقَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ. "لَوَجَبَتْ فَنَزَلَتْ" يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ. (ابن ماجه ص ١٢٢ باب فرض الحج)

حضرت علی سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں جب یہ آیت وللہ علی الناس الخ نازل ہوئی

تو صحابہ کرام نے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا حج ہر سال فرض ہوا ہے؟ تو سرکار نے جواب نہ دیا بلکہ خاموش رہے، پھر دوبارہ پوچھا، کیا ہر سال فرض ہے؟ آپ نے جواب دیا "اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا"۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی "یا ایھا الذین الخ"

۱۰۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ : قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَلْحَجُّ فِیْ کُلِّ عَامٍ قَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَقُوْمُوْا بِهَا وَلَوْ لَمْ تَقُوْمُوْا بِهَا عُذِّبْتُمْ.

(ابن ماجه ص ۱۲۲ باب فرض الحج)

حضرت انس بن مالک راوی ہیں آپ فرماتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا، اگر میں ہاں فرما دوں تو واجب ہو جائے اور اگر واجب ہو جائے تو تم بجا نہ لاؤ تو تم پر عذاب نازل ہو۔

۱۰۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَلْحَجُّ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ اَوْ مَرَّةً وَّاحِدَةً ؟ قَالَ : بَلْ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَمَنِ اسْتَطَاعَ فَتَطَوَّعَ.

(ابن ماجه ص ۲۱۲ باب فرض الحج)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے پوچھا کہ یارسول اللہ حج ہر سال فرض ہے یا صرف ایک بار؟ آپ نے جواب میں فرمایا بلکہ ایک بار زندگی میں، فرض کے بعد جو قوت رکھتا ہو تو نفلی حج کرے۔

۱۰۶: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : ذَبَحَ اَبُوْ بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ ﷺ: اَبْدِلْهَا فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! لَيْسَ عِنْدِیْ اِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ : اَظُنُّهُ قَالَ : وَهِیَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

(الصحيح لمسلم ج ۲/ص ۱۵۴)

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں، ابو بردہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر دی تھی تو حضور نے ارشاد فرمایا دوسری قربانی کرو، تو آپ نے عرض کی یارسول اللہ میرے پاس چھ ماہ بکری کا بچہ ہے شعبہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا مگر یہ ایک سالہ بچے سے بہتر ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی جگہ اسی کو کر دو مگر ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد والوں کے لیے کافی نہ ہوگی۔

۱۰۷: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا

هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَّلٰكِنْ لَا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَّلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيَّ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَوَدِدْتُّ اَنِّيْ قَاتَلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ .

(الصحیح للبخاری باب الحمائل و الحملان فی السبیل ج ۱/۴۱۷)

یحیی بن سعید انصاری سے مروی ہے وہ بیان فرماتے ہیں مجھ سے ابو صالح نے حدیث بیان کیا: وہ کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس پر مجھے شاق نہ ہوتا کہ میں سریہ سے پیچھے رہوں (مگر میں حمولہ اور کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس پر میں انہیں سوار کروں، اور مجھ پر دشوار ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہیں) تو میں ضرور پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کرکے شہید ہو جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں۔

۱۰۸ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ: اَنْتِ جَمِيْلَةُ

(الصحیح لمسلم ۲۰۸ باب تغییر الاسم القبیح)

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ کا نام بدل دیا تھا اور فرمایا تمہارا نام جمیلہ ہے۔

۱۰۹ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ : سَمَّيْتُ اِبْنَتِيْ بَرَّةَ فَقَالَتْ لِيْ زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِيْ سَلَمَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ هٰذَا الْاِسْمِ وَسُمِّيْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالُوْا بِمَ نُسَمِّيْهَا؟ فَقَالَ :سَمُّوْهَا زَيْنَبَ.

محمد بن عمرو بن عطا سے مروی ہے یہ کہتے ہیں میں نے اپنی لڑکی کا نام برہ رکھا تھا تو مجھ سے زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے نام رکھنے سے منع فرمایا ہے میرا نام برہ تھا تو سرکار نے فرمایا اپنا تزکیہ نہ کرو اللہ تم میں سے نیکوکار کو جانتا ہے تو لوگوں نے عرض کیا پھر ان کا کون سا نام رکھیں تو آپ نے فرمایا کہ ان کا نام زینب رکھ دو۔

۱۱۰ : عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : بَيْنَمَا

نحن جلوس عند النبی ﷺ اذ جاءہ رجل فقال : یارسول اللہ ! ھلکت قال : مالک؟ قال : وقعت علی امرأتی وانا صائم فقال رسول اللہ ﷺ : ھل تجد رقبۃ تعتقھا؟ قال : لا. قال : فھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین؟ قال :لا. قال : فھل تجد اطعام ستین مسکینا؟ قال: لا. قال : فمکث النبی ﷺ فبینا نحن علی ذالک اتی النبی ﷺ بعرق فیھا تمر والعرق المکتل ،قال : این السائل ؟ فقال : انا، قال: خذ ھذا فتصدق بہ فقال الرجل: اعلی افقر منی یا رسول اللہ فو اللہ ما بین لابتیھا یرید الحرتین اھل بیت افقر من اھل بیتی فضحک رسول اللہ ﷺ حتی بدت انیابہ ثم قال : اطعمہ اھلک . (الصحیح للبخاری باب اذا جامع فی رمضان الخ ج ۱/ ۲۵۹)

حضرت زہری سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں مجھے حمید بن عبد الرحمٰن نے خبر دیا کہ ابو ہریرہ فرماتے ہیں ہم سب سرکار کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے اتفاق سے ایک آدمی آپ سے آکر کہنے لگا یارسول اللہ میں تو تباہ ہو گیا تو سرکار نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا تو حضور نے ارشاد فرمایا کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو تو اس نے کہا نہیں، پھر سرکار نے فرمایا کیا مسلسل دو مہینہ روزہ رکھ سکتے ہو اس نے کہا نہیں، پھر فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ تو اس نے کہا نہیں، پھر سرکار خاموش رہے، ہم لوگ اسی حالت میں تھے کہ ایک ٹوکرا کھجوروں کا آپ کی بارگاہ میں لایا گیا، المکتل ، کا معنی ہے (کیلی چیزوں کے ناپنے کا آلہ) حضور نے فرمایا سائل کہاں ہے؟ جواب دیا حضور حاضر ہوں کہا اسے لے جاؤ صدقہ کر دو تو اس نے کہا کیا اپنے سے زیادہ غریب پر یارسول اللہ خدا کی قسم مدینہ کی دونوں پہاڑیوں کے بیچ کوئی مجھ سے زیادہ غریب نہیں، تو سرکار تبسم ریز ہوئے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا لے جاؤ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

۱۱۱ : عن ربیعۃ بن کعب قال : کنت ابیت مع رسول اللہ ﷺ فاتیہ بوضوئہ وحاجتہ فقال لی : سل ، فقلت : اسئلک مرافقتک فی الجنۃ قال : او غیر ذالک قلت : ھو ذاک قال : فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود .

(الصحیح لمسلم ج ۱/ ۱۹۳ باب فضل السجود والحث علیہ)

حضرت ربیعہ بن کعب سے مروی ہے کہ میں سرکار کے ساتھ رات گذارا کرتا تھا تو میں ان کے لیے وضو کا پانی اور دیگر ضرورت کی چیزیں لاتا، ایک دن سرکار نے ارشاد فرمایا اے ربیعہ جو چاہو مانگ لو؟ ربیعہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنت میں آپ کی صحبت چاہتا ہوں، سرکار نے فرمایا اس کے علاوہ بھی کوئی خواہش ہے؟ جواب دیا اس کے علاوہ کوئی ضرورت نہیں فرمایا زیادہ سجدوں کے ذریعہ میری مدد کرو۔

۱۱۲ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعِمِاءَةِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ : زِدْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ وَهٰکَذَا فَحَثَا بِکَفَّیْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ : زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : وَهٰکَذَا فَقَالَ عُمَرُ : دَعْنَا یَا اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ : وَمَاعَلَیْکَ اَنْ یُّدْخِلَنَا اللّٰهُ کُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ یُّدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِکَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ صَدَقَ عُمَرُ . (مشکوۃ المصابیح ص ٤٩٤ الفصل الثانی من باب الحوض و الشفاعة)

حضرت انس سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے وہ چالیس ہزار لوگوں کو بے حساب جنت میں داخل کرے گا تو حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ اور زیادہ کردو تو پھر حضور نے مٹھی بھر کر فرمایا لو زیادہ کردیا، پھر حضرت ابو بکر نے عرض کی اور زیادہ کردو اے اللہ کے رسول تو پھر حضور نے مٹھی بھر کر فرمایا لو اور زیادہ کردیا، پھر حضرت عمر نے عرض کی اے ابو بکر سوال کرنا اب ترک کردو، تب حضرت ابو بکر بول اٹھے تمہارے لیے کیا حرج ہے کہ حضور کے صدقے اللہ ہم سبھی کو جنت میں داخل کردے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ بے شک اللہ عزوجل اگر چاہے تو ایک مٹھی میں پوری مخلوق کو جنت میں داخل کردے تو نبی پاک نے فرمایا عمر نے سچ کہا۔

۱۱۳ : عَنِ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِیَةَ قَالَ : قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : اَیَحْسَبُ اَحَدُکُمْ مُتَّکِیًا عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ یَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ یُحَرِّمْ شَیْئًا اِلَّا مَا فِی الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَیْتُ عَنْ اَشْیَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَکْثَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ یُحِلَّ لَکُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ اَهْلِ الْکِتَابِ اِلَّا بِاِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا اَکْلَ ثِمَارِهِمْ اِذْ اَعْطَوْکُمْ

الّذی عَلَیْھِمْ (مشکوۃ المصابیح ص٢٩ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ الفصل الثانی)

حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے قیام فرمایا پھر ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی چھپر کھٹ پر تکیہ لگا کر گمان کرسکتا ہے کہ اللہ نے بجز ان چیزوں کے کوئی چیز حرام نہ کی جو قرآن میں ہیں آگاہ رہو بخدا میں نے احکام دیئے وعظ فرمائے اور بہت چیزوں سے منع کیا جو قرآن سے برابر یا اس سے بھی زیادہ ہیں واقعی اللہ نے تمہارے لیے مباح نہ کیا کہ کتابیوں کے گھر میں بلا اجازت گھس جاؤ اور نہ ان کی عورتوں کو مار پیٹ، اور نہ ان کے پھل کھانا جب وہ اپنے ذمہ کے حقوق تمہیں ادا کریں۔

١١٤: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِلزُّبَیْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ بِحِکَّۃٍ بِھِمَا۔ (صحیح البخاری ج١ باب الحریر فی الحرب ص٤٠٩، مشکوۃ المصابیح ص٣٧٤ کتاب اللباس الفصل الاول)

حضرت انس سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیر اور عبدالرحمن بن عوف کو خارش کے سبب ریشمی کپڑے کی اجازت دی تھی۔

١١٥: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِی الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاھِہٖ یَلْتَقِطُہُ الرَّجُلُ یَنْتَفِعُ بِہٖ۔

(مشکوۃ المصابیح باب اللقطۃ ص٢٦٢، الفصل الاول)

حضرت جابر سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ہم لوگوں کو رخصت عطا فرمایا لاٹھی، کوڑا، رسی اور اسی کے جیسے کے بارے میں جب آدمی اسے پائے تو نفع اس سے نفع حاصل کرسکتا ہے۔

١١٦: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَۃِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَہٗ وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَنَھَاہُ فَاِذَا الَّذِیْ رَخَّصَ لَہٗ شَیْخٌ وَالَّذِیْ نَھَاہُ شَابٌّ۔

(ابو داؤد ج١، ٣٢٤ باب کراھۃ التقبیل للشاب)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے روزہ دار کی مباشرت کے سلسلے میں دریافت کیا تو آپ نے اسے رخصت دے دی پھر آپ کے

پاس دوسرا آیا تو آپ نے اسے منع فرما دیا، پھر جس کو آپ نے رخصت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جس کو روکا تھا وہ نوجوان تھا۔

۱۱۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ لَيْثٍ بِقَتِيْلٍ لَهُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِیْ اَلَا وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِیْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا يُخْتَلٰی شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظِيْرَيْنِ اِمَّا يُوْدٰی وَاِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ، يُقَالُ لَهٗ اَبُوْشَاةٍ : فَقَالَ : اُكْتُبْ لِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُكْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاةٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِیْ بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَتَابَعَهٗ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ فِی الْفِيْلِ۔

(صحيح البخاری ج۲:۱۰۱۶، باب من قتل له قتيل فهو بخير النظرين)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال خزاعہ نے بنولیث کے ایک آدمی کو اپنے ایک دور جاہلیت کے مقتول کے بدلے قتل کر دیا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہاتھی کو مکہ سے روک کر ابرہہ کے لشکر پر اپنے رسول اور مومنوں کو مسلط کر دیا تھا، خبر دار مکہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا مجھ سے پہلے اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا، سنو! دن کی ایک گھڑی میں وہ میرے لیے حلال ہوا، بے شک وہ میری اس گھڑی حرام ہے، نہ تو اس کے کانٹے کو کاٹا جائے اور نہ ہی اس کے درخت کو اکھاڑا جائے، اور نہ ہی اس کی گری ہوئی چیز کو اٹھایا جائے مگر تشہیر کے لیے، اور جس کے مقتول کو قتل کر دیا جائے تو وہ نظیرین میں سے جو بہتر ہے اس کے ساتھ ہوگا یا تو دیت دی جائے یا تو قتل کر دیا جائے، پس ایک یمنی آدمی کھڑا ہوا جسے ابوشاہ کہا جاتا تھا تو اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ میرے لیے تحریر فرما دیجئے، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوشاہ کے لیے لکھ دو، پھر ایک قریشی آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول! اذخر کو استثنا کر دیجئے کیوں کہ ہم

اسے اپنے گھروں اور قبروں میں رکھتے ہیں، تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر اذخر، اس کی متابعت شیبان کے واسطے سے کی ہے ''فیل'' میں۔

۱۱۸: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ اللُّقْطَةِ قَالَ: عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ : خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ : فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوْ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ : مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاءُهَا وَسِقَاءُهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا. (صحیح البخاری ج۱/ بَابُ اِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللُّقْطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ لِاَنَّهَا وَدِيْعَةٌ عِنْدَهُ ص۳۲۹)

زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے گمشدہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا ایک سال تک اعلان کرو پھر اس کے سر بند و مشک بند کو پہچانو۔ پھر اس کا مالک اگر آئے تو اسے لوٹا دو پھر پوچھا یا رسول اللہ، گمشدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ تو آپ نے جواب دیا اسے پکڑ لو اس لیے کہ یہ تمہارے لیے ہے یا تو تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے پھر پوچھا یا رسول اللہ گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ راوی فرماتے ہیں، پس سرکار دو عالم ﷺ غضبناک ہوئے حتی کہ آپ کے رخسار مبارک یا چہرہ سرخ ہو گیا پھر فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ جب کہ اس کا جوتا اور مشک اس کے ساتھ ہے حتی کہ اس کا مالک اس سے مل جائے گا۔

۱۱۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ (صحیح البخاری ج ۱/ باب بیع الثمر علی رؤس النخل بالذهب والفضة ص ۲۹۲)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے پانچ سے کم وسق کھجور کی بیع کے بارے میں رخصت دی۔

۱۲۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : رَخَّصَ لِلْحَائِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا حَاضَتْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ : فِيْ اَوَّلِ اَمْرِهِ اِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : تَنْفِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لَهُنَّ.

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں حائضہ کو بوقت حیض اپنے وطن لوٹنے کی اجازت دی گئی ہے اور ابن عمر اپنے اول امر میں کہتے تھے کہ حائضہ لوٹے گی نہیں پھر میں نے انہیں سے کہتے ہوئے سنا کہ لوٹ جائے گی اس لیے کہ نبی پاک نے ان لوگوں کو اجازت دی ہے۔

۱۲۱: كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَا نَهَيْتُكُمْ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَافْعَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ . (الصحیح لمسلم ج۲/ص ۲٦۲، باب توقیره ﷺ)

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہتے ہوئے سنا جس چیز سے میں روکوں اس سے باز رہو، اور جس چیز کے کرنے کا حکم دوں تو اس کو اپنی طاقت بھر کرو چونکہ تم سے پہلے کے لوگ کثرت سوال اور اپنے نبیوں کے بارے میں اختلاف کی وجہ سے ہی ہلاک ہو گئے۔

۱۲۲: اِنَّمَا اَنَا مُبَلِّغٌ وَاللّٰهُ يَهْدِیْ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِیْ.

(کنز العمال ص ۲٦۱ کتاب الزکوۃ من قسم الاقوال)

بے شک میرا کام تبلیغ ہے اور اللہ ہدایت دینے والا ہے اور بانٹنے والا ہوں اور اللہ دینے والا ہے۔

۱۲۳: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَرَاَيْتَ اِنْ وُلِدَ لِیْ وَلَدٌ بَعْدَكَ اُسَمِّيْهِ بِاسْمِكَ وَ اُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ . فَقَالَ : نَعَمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

(کنز العمال ج۸، کتاب النکاح حدیث ۵۲۸۱)

خاتم النبیین (۱) صلی اللہ علیہ وسلم

آیت قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۸٦: "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ"

(احزاب: ٤٠)

احادیث

١٢٤: عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ (مسند الامام احمد ج٤ ص١٢٧)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا کہ میں اللہ کے یہاں اسی وقت سے نبیوں کا خاتم ہوں جب کہ آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں گوندھے ہوئے تھے۔

١٢٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتَّةٍ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ. رواه مسلم والترمذی والنسائی (کنز العمال ج٦/١٠٢ حدیث ١٥٦٠)

---

(۱) خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے آیت پاک اور احادیث کریمہ سے یہی ظاہر ہے اور تابعین، ائمہ یہی معنی سمجھتے رہے اور یہی صحیح بھی ہے اسی لیے پوری امت مسلمہ کا اتفاق اور عقیدہ ہے کہ نبی اکرم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اب اور کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا، لہذا دیوبندی جماعت اور قادیانی گروہ کا عقیدہ باطل و مردود ہے وہ خاتمیت محمدی سے منکر ہونے کے سبب کافر و مرتد ہیں۔ ١٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے دوسرے نبیوں پر چھ باتوں میں فضیلت ملی (۱) مجھے جوامع الکلم عطا ہوئے (۲) رعب کے ذریعہ میری نصرت فرمائی گئی (۳) میرے لیے غنیمت کے مال حلال کیے گئے (۴) میرے لیے زمین پاک کرنے والی اور مسجد بنادی گئی (۵) مجھے پوری مخلوقات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا (۶) مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کیا گیا۔

١٢٦: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ۔

(مشكوة المصابيح ص ٥١٤)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں سارے رسولوں کا قائد ہوں اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں اور نبیوں کا خاتم ہوں اور کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔

١٢٧: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلٰثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

(جامع الترمذی ج۲، ص ٤٥ ومشكوة المصابيح ص ٤٦٥)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس کذاب ہوں گے سب اپنے بارے میں نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے جب کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں (آسکتا)۔

حاضر و ناظر کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۸۷: یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۔ (سورۃ الاحزاب الآیۃ/۴۵،۴۶)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف سے اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۸۸: وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا ۔ (سورۃ البقرۃ الآیۃ/۱۴۳)

اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان اور گواہ ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۸۹: فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ م بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ شَهِیْدًا ۔ (النساء/۴۱)

تو کیسی ہوگی؟ جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔

اور فرماتا ہے:

۹۰: اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ (سورۃ الفتح الآیۃ/۸)

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا۔

اور فرماتا ہے:

۹۱: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (سورة الانفال الآية ۳۳)

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

اور فرماتا ہے:

۹۲: وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ . (سورة الانبياء الآية ۱۰۷)

اور ہم نے تمھیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

اور فرماتا ہے:

۹۳: وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ . (سورة الحجرات الآية ۷)

اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۹۴: اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (سورة الاحزاب الآية ۶)

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۹۵: وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ .

(سورة ال عمران الآية ۱۰۱)

اور تم کیوں کر کفر کروگے تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اس (اللہ) کا رسول ہے۔

احادیث

۱۲۸: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ : اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ يَعْنِيْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ . رواه البخاری .

(مشكوة المصابيح ج ۲ ص ۵۳۳ باب فی المعجزات)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ اور جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر لوگوں کو ان کی خبر آنے سے پہلے ہی دیدی اور فرمایا کہ اب اسلامی علم زید بن حارثہ نے لے رکھا ہے پھر وہ شہید ہوگئے بعدہ جعفر نے اسلامی علم لیا وہ بھی شہید ہوگئے پھر ابن رواحہ نے اسلامی علم تھاما وہ بھی شہید ہوگئے اور سرکار کی آنکھیں اشکبار تھیں یہاں تک کہ اللہ کی ایک تلوار خالد بن ولید نے جھنڈا لیا اور اللہ نے فتح عطا فرمائی۔

۱۲۹: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى قَالُوْا: لَا. قَالَ: فَاِنِّيْ لَاَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ. متفق عليه (مشكوة المصابيح ج۲ ص ٤٦٢ كتاب الفتن)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مدینہ طیبہ کے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا کہ میں جو دیکھ رہا ہوں تم لوگ بھی دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے عرض کی نہیں فرمایا میں دیکھ رہا ہوں تمہارے گھروں میں فتنے ایسے داخل ہورہے ہیں جیسے بارش۔

۱۳۰: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَ زَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. (مشكوة المصابيح ج ۲ ص ٥٤٧،٥٤٦ باب وفات النبى صلى الله عليه وسلم والجامع الصحيح للبخارى ج۱ ص ۱۷۹ باب الصلوة على الشهيد)

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے یہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے مقتولین کی نماز جنازہ آٹھ سال کے بعد پڑھائی ایسے ہی جیسے ایک آدمی زندے اور مردے کو الوداع کہتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہارے درمیان موجود ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں، اور بے شک تمہارا موعد حوض ہے اور واقعی میں اسے

دیکھ رہا ہوں اپنے اس مقام میں رہ کر کے، بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں اور مجھے اپنے بعد تمہارے شرک کا اندیشہ نہیں ہے مگر مجھے تمہارے اوپر دنیا کا اندیشہ ہے کہ تم اس میں پڑ جاؤ۔ اور بعض محدثین نے " فتقتلوا فتهلكوا كما هلك من كان قبلكم " کا اضافہ کیا ہے۔

۱۳۱ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِىْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اَنَّهٗ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ : فِىْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ : اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهٗ : اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ : مَا كُنْتَ تَقُوْلُ ؟ فِىْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ : لَا اَدْرِىْ كُنْتُ اَقُوْلُ : مَا يَقُوْلُ النَّاسُ : فَيُقَالُ لَهٗ : لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ .

(الجامع الصحيح للبخارى ج ١ ص١٧٨ باب الميت يسمع خفق النعال ومشكوة المصابيح ص٢٤، ٢٥، باب اثبات عذاب القبر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے اصحاب واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے اس کے پاس دو فرشتے آکر اس کو بٹھاتے ہیں پھر کہتے ہیں اس شخص یعنی محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بارے میں تو کیا کہتا تھا تو بندہ مومن کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر اس سے کہا جاتا ہے اپنا جہنم والا ٹھکانہ دیکھ لے اب اللہ نے تجھے اس کے بدلے جنتی ٹھکانہ دیا ہے وہ دونوں ٹھکانے دیکھے گا اور بندہ منافق و کافر سے کہا جائے گا تو ان (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ تو کہے گا میں نہیں جانتا میں تو وہی کہتا تھا جو اور لوگ کہتے تھے تو کہا جائے گا نہ تو نے جانا نہ پڑھا اور لوہے کا گرز ایک بار مارا جائے گا وہ ایسی چیخ مارے گا کہ جن وانس کے سوا سبھی سنیں گے۔

۱۳۲ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَاَنَا اَوْلَىٰ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ .

(الجامع الصحیح للبخاری ج ۱ ص ۳۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مومن ایسا نہیں ہے کہ میں جس کے قریب نہ ہوں دنیا میں بھی آخرت میں بھی۔

۱۳۳ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ . (مشکوۃ المصابیح ص ۲٦۳ باب الفرائض)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں (یا میں ان کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہوں) تو جو شخص مرجائے اور اس پر قرض ہو اس کی ادائیگی کی چیز نہ چھوڑی تو اس کی ادائیگی مجھ پر ہے اور جس نے مال چھوڑا تو وہ اس کے وارثین کے لیے ہے۔

۱۳٤ : عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ : اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ؟ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا : بَلٰى . قَالَ : اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؟ اَنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ قَالُوْا : بَلٰى (مشکوۃ المصابیح ص ٥٦٥ باب مناقب العشرة رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خم غدیر کے مقام پر اترے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں تمام مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں (یا ان کا مالک ہوں) تو صحابہ کرام نے عرض کی کہ ہاں یعنی آپ دنیا کے ہر مومن کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں، فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی زیادہ قریب ہوں صحابہ نے عرض کی ہاں۔

۱۳۵ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعٰى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ :

يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيْحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالىٰ . رواه البيهقى فى دلائل النبوة .

(مشكوة المصابيح ص٥٤٦ باب الكرامة)

حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک لشکر بھیجا اور لشکریوں پر ایک ساریہ نامی آدمی کو ان پر مقرر کردیا، پھر اسی دوران جس وقت کہ وہ خطبہ دے رہے تھے یا ساریۃ الجبل کہہ کر چیخنے لگے، پھر لشکر کا قاصد لشکر سے آیا اور یوں عرض کیا اے امیر المومنین! ہم لوگوں کی ہمارے دشمن سے مڈبھیڑ ہوگئی تو ان لوگوں نے مجھے شکست دے دیا، پھر اتفاق سے ایک چیخنے والا یاساریۃ الجبل کہہ کر چلانے لگا ہم لوگوں نے اپنی پشت کو پہاڑ کی طرف پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دیا۔

١٣٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَاِذَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلىٰ مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلىٰ كَفِّىْ هٰذِهٖ جَلْيَانًا مِنَ اللّٰهِ جَلَّاهُ لِنَبِيِّهٖ كَمَا جَلَّاهُ لِلنَّبِيِّيْنَ مِنْ قَبْلِهٖ .

(كنز العمال ج٦ ص١٠٥ كتاب الفتن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دنیا کو بلند فرمایا، پھر جب میں اسے روز قیامت تک اس میں ہونے والی چیزوں کو دیکھتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ میں اپنی اس کھلی ہوئی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں من جانب اللہ، اللہ اسے اپنے نبی کے لیے ایسے ہی کشادہ فرمادیا جس طرح سے پہلے کے نبیوں کے لیے کشادہ فرمایا تھا۔

افضلیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

احادیث

١٣٧ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتَّةٍ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ .

(کنز العمال ج٢ ص ١٠٣ حدیث ١٥٦٠)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے نبیوں پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی۔ (١) مجھے جوامع الکلم عطا ہوئے (٢) رعب کے ذریعہ میری نصرت کی گئی (٣) میرے لیے غنیمت کے اموال حلال کیے گئے (٤) میرے لیے زمین پاک کرنے والی اور مسجد بنادی گئی (٥) مجھے پوری مخلوقات کی طرف (رسول بناکر) بھیجا گیا (٦) مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم ہوا۔

١٣٨ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَضَّلَنِیْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِاَرْبَعٍ اَرْسَلَنِیْ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجَعَلَ الْاَرْضَ كُلَّهَا لِیْ وَلِاُمَّتِیْ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا فَاَيْنَمَا اَدْرَكَ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِیْ الصَّلٰوةَ فَعِنْدَهٗ مَسْجِدُهٗ وَعِنْدَهٗ طَهُوْرُهٗ وَنَصَرَنِیْ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَاَحَلَّ لِیَ الْغَنَائِمَ .

(کنز العمال ج٦ ص ١٠٤ حدیث ١٥٧٩)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے نبیوں پر چار باتوں میں فضیلت بخشی (١) مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بناکر بھیجا (٢) اور میرے اور میرے امتی کے لیے پوری زمین پاک کرنے والی اور مسجد بنائی تو جہاں کہیں میرے کسی امتی کو وقت نماز آجائے تو اس کے پاس اس کی مسجد اور اسی کے پاس پاک کرنے

والی چیز ہے (۳) اور ایک ماہ کی مسافت (تک) رعب سے میری مدد کی گئی (۴) میرے لیے غنیمت کا مال حلال کیا گیا۔

١٣٩: وَرَدَ فِي حَدِيثِ الْقُدسِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تعالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ خَلِيْلًا وَمُوسَىٰ كَلِيْمًا ثُمَّ قَالَ: وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَاُشَرِّفُ حَبِيْبِيْ عَلىٰ خَلِيْلِيْ وَكَلِيْمِيْ. (التفسير الكبير للامام فخر الدين الرازى ج٢ ص٣٠٢)

حدیث قدسی ہے سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل اور موسیٰ کو کلیم بنایا پھر فرمایا میری عزت و بزرگی کی قسم میں یقیناً اپنے حبیب کو خلیل و کلیم پر فضیلت دوں گا۔

١٤٠: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فُضِّلْتُ عَلىٰ آدَمَ بِخَصْلَتَيْنِ كَانَ شَيْطَانِيْ كَافِرًا فَاَعَانَنِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ وَكُنَّ اَزْوَاجِيْ عَوْنًا لِيْ وَكَانَ شَيْطَانُ آدَمَ كَافِرًا وَكَانَتْ زَوْجَتُهُ عَوْنًا عَلىٰ خَطِيْئَتِهٖ.

(کنز العمال ج٦ ص١٠٣ حديث ١٥٦٤)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام پر مجھے دو باتوں میں فضیلت و برتری ملی (۱) میرا شیطان (ہم زاد) کافر تھا اللہ نے میری مدد فرمائی وہ اسلام لے آیا یا فرمانبردار ہو گیا (۲) میری بیویاں میرے حق میں مددگار ہوئیں۔ جب کہ آدم علیہ السلام کا شیطان کافر یا نافرمان ہی رہا ان کی بیوی لغزش پر معاون رہی۔

١٤١: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَعْطَانِيْ ثَلٰثَ خِصَالٍ لَمْ يُعْطِهَا اَحَدٌ قَبْلِي الصَّلٰوةَ فِي الصُّفُوْفِ وَالتَّحِيَّةَ مِنْ تَحِيَّةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَآمِيْنَ اِلَّا اَنَّهُ اُعْطِيَ مُوْسىٰ اَنْ يَّدْعُوْا وَيُؤَمِّنَ هَارُوْنُ.

(کنز العمال ج٦ ص٤٠٣ حديث ١٥٧٣)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی تین خصلتیں عطا فرمائیں کہ مجھ سے پیشتر کسی کو نہ دی گئیں (۱) صف کی نماز (۲) جنتی سلام (۳) آمین البتہ موسیٰ (علیہ السلام) کو یہ خصلت عطا ہوئی کہ وہ دعا کریں اور ہارون

(علیہ السلام) آمین کہیں۔

١٤٢ : عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ اِلٰى كُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّ لِيَ الْمَغْنَمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطُهُوْرًا وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ لِلْمُذْنِبِيْنَ مِنْ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

(کنز العمال ج٦ ص ١٠٤ حدیث ١٥٧٦)

حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر سرخ وسیاہ کی طرف مبعوث فرمایا رعب کے ذریعہ میری مدد فرمائی گئی اور میرے لیے غنیمت حلال کردی گئی پوری زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنادی گئی اور بروز قیامت اپنی گنہگار امت کی شفاعت دی گئی۔

١٤٣ : عَنْ مُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وِدَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَاَنَا خَيْرُكُمْ نَفْسًا. (کنز العمال ج٦ ص ١٠٤ حدیث ١٥٧٨)

مطلب بن ابو وداعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرور دو عالم صلی اللہ نے فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں بے شک اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا فرمایا تو سب سے بہترین مجھے بنایا پھر انہیں دو گروہوں میں کیا تو مجھے بہتر گروہ سے کیا پھر انہیں قبیلوں میں کیا اور مجھے بہتر قبیلے میں بنایا پھر ان کو خاندان میں تقسیم کیا تو مجھے بہتر خاندان میں بنایا تو میں تم میں سب سے بہتر خاندان اور بہترین طبیعت کا ہوں۔

١٤٤ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ. (مشکوۃ المصابیح الفصل الاول ص ٥١١)

حضرت انس راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سارے نبیوں سے زیادہ پیروکار میرے ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

١٤٥ : عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٍ فِی الْجَنَّۃِ لَمْ یُصَدَّقْ نَبِیٌّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاَنَّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَا صَدَّقَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ ۔ (مشکوۃ المصابیح الفصل الاول ص ٥١١)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور کسی نبی کی میرے برابر تصدیق نہ کی گئی، اور ایک نبی ایسے ہیں کہ ان کی امت میں سے صرف ایک شخص نے ان کی تصدیق کی۔

١٤٦ : عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ ۔

(مشکوۃ المصابیح ص ٥١٤)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سارے رسولوں کا قائد ہوں مگر کوئی فخر نہیں میں سارے نبیوں کا خاتم ہوں اور کوئی فخر نہیں میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں میری شفاعت سب سے پہلے قبول ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔

١٤٧ : عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَہُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِہِمْ غَیْرَ فَخْرٍ ۔ (مشکوۃ المصابیح ص ٥١٤)

ابی بن کعب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امام ہوں گا اور ان کا خطیب اور بلا فخر ان کا شفیع ہوں گا۔

١٤٨ : عَنِ ابْنِ نَجَّارٍ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الْجَنَّۃَ حُرِّمَتْ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ کُلِّہِمْ حَتّٰی اَدْخُلَہَا وَحُرِّمَتْ عَلَی الْاُمَمِ حَتّٰی تَدْخُلَہَا اُمَّتِیْ ۔ (کنز العمال ج٦ ص ١٠٤ حدیث ١٥٨١)

ابن نجار حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں سارے نبیوں پر جنت حرام رہے گی اور جب تک میری امت

داخل جنت نہ ہو جائے دوسری امتوں پر حرام رہے گی۔

١٤٩ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَ مَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ . (کنز العمال ج٦ص١٠١ حدیث١٥٠٩)

حضرت ابو سعید خدری راوی سرکار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں بروز قیامت اولاد آدم کا سردار ہوں گا اس پر فخر نہیں میرے ساتھ لواء الحمد ہوگا کوئی فخر نہیں اس دن آدم علیہ السلام اور ان کے سوا ہر نبی میرے جھنڈے تلے ہوگا سب سے پہلے زمین میرے لیے شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔ میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔

١٥٠ : عَنْ عَلِیٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اُعْطِیْتُ مَالَمْ یُعْطَ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَسُمِّیْتُ اَحْمَدَ وَجُعِلَ لِیَ التُّرَابُ طَھُوْرًا وَجُعِلَتْ اُمَّتِیْ خَیْرَ الْاُمَمِ .

(کنز العمال ج٦ص١٠٣ حدیث١٥٥٦)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایسی چیز عطا ہوئی کہ مجھ سے قبل کسی نبی کو عطا نہ ہوئی (١) رعب کے ذریعہ میری نصرت فرمائی گئی (٢) مجھے زمین کی کنجیاں دے دی گئیں (٣) میرا نام احمد رکھا گیا (٤) مٹی میرے لیے پاک کرنے والی بنا دی گئی (٥) دیگر امتوں میں میری امت افضل و برتر بنائی گئی۔

١٥١ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدِیْ . متفق علیه (مشکوۃ المصابیح ص٥١٢)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث ہوا اور مجھے رعب کے ذریعہ نصرت ملی اور میں سو رہا تھا اتنے میں دیکھا کہ زمین

کے خزانوں کی کنجیاں لاکر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

۱۵۲ : عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ . رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۱)

حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ نے اولاد اسماعیل سے کنانہ کو منتخب فرمایا اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو۔

۱۵۳ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ : مَنْ اَنْتَ؟ فَاَقُوْلُ : مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ : بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ . رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۱)

حضرت انس سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ میں قیامت کے دن جنت کے دروازہ پر پہونچوں گا اور کھلواؤں گا تو خازن جنت پوچھے گا آپ کون؟ میں کہوں گا "محمد" تو کہے گا مجھے اس کا حکم ملا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ جنت نہ کھولوں۔

۱۵٤ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ : وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ . رواہ الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۳)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کو نبوت کب ملی؟ فرمایا اس وقت بھی میں نبی تھا جب آدم روح و جسم کی منزل میں تھے۔

۱۵۵ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ : اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ اٰخَرُ : مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا وَقَالَ اٰخَرُ : فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهُ وَقَالَ اٰخَرُ : اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ : قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ

اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَهُ فَمَنْ دُوْنَهُ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَانَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلْقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَافَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ. رواه الترمذی والدارمی (مشکوة المصابیح ص ۵۱۳، ۵۱۴ باب فضائل سید المرسلین صلوات الله وسلامه علیه والجامع للترمذی ج۲ ص ۲۰۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ صحابہ کرام بیٹھے تھے سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو سنا صحابہ کرام انبیائے سابقین کا تذکرہ کررہے تھے کسی نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں کوئی بولا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں کسی نے کہا کہ موسیٰ کلیم اللہ ہیں کوئی بولا عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں اتنے میں سرکار اقدس صلی اللہ علیہ ان کے سامنے تشریف لائے اور فرمایا میں نے تمہاری گفتگو اور تعجب سنا بے شک ابراہیم خلیل ہیں موسیٰ نجی اللہ ہیں اور عیسیٰ روح اللہ ہیں آدم صفی اللہ ہیں مگر سنو میں بلافخر حبیب اللہ ہوں اور حمد کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا حضرت آدم اور دیگر انبیائے کرام میرے جھنڈے تلے ہوں گے اور مجھے فخر نہیں۔ اور سب سے پہلے میں ہی جنت کی زنجیر ہلاؤں گا اور سب سے پہلے میرے لیے اللہ تعالیٰ جنت کھولے گا اور مجھے داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ محتاج مومن ہوں گے اور میں فخر نہیں کرتا اور اولین وآخرین میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ میں ہی عزت والا ہوں اور فخر نہیں کرتا۔

علم غیب (۱) کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۹۶: عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ ۔

(آیت ۳ پارہ ۲۹ رکوع ۱۲ سورۃ الجن)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

اور فرماتا ہے:

۹۷: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ (آیت ۱ سورہ آل عمران)

اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

اور فرماتا ہے:

۹۸: وَمَا هُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ (سورۃ التکویر الآیۃ ۲/)

نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۹۹: وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا (پارہ ۵ رکوع ۱۴)

اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

(۱) علم غیب کی تعریف ہے "مَا لَا یُدْرَکُ بِالْحِسِّ وَلَا بِبَدَاهَةِ الْعَقْلِ" یعنی ایسی چیز کا ادراک جو نہ حس سے جانی جائے نہ عقلی بداہت سے۔ اللہ عزوجل کی عطا سے ہر نبی کو غیب کا علم حاصل ہوتا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی بلا شک وریب عالم غیب ہیں جیسا کہ آیات و حدیث شاہد و دلیل ہیں۔ ۱۲

اور فرماتا ہے:

۱۰۰: ذٰلِکَ مِنۡ اَنۡبَآءِ الۡغَیۡبِ نُوۡحِیۡهِ اِلَیۡکَ وَمَا کُنۡتَ لَدَیۡهِمۡ اِذۡ یُلۡقُوۡنَ اَقۡلَامَهُمۡ. (سورہ آل عمران الآیۃ/ ٤٤)

یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے۔

اور فرماتا ہے:

۱۰۱: تِلۡکَ مِنۡ اَنۡبَآءِ الۡغَیۡبِ نُوۡحِیۡهَا اِلَیۡکَ. (سورۃ هود الآیۃ/ ٤٩)

یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

احادیث

۱۵٦: عَنۡ حُذَیۡفَةَ قَالَ: قَامَ فِیۡنَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَکَ شَیۡئًا یَکُوۡنُ فِیۡ مَقَامِهٖ ذٰلِکَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنۡ حَفِظَهٗ وَنَسِیَهٗ مَنۡ نَسِیَهٗ وَقَدۡ عَلِمَهٗ اَصۡحَابِیۡ هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهٗ لَیَکُوۡنُ الشَّیۡئُ قَدۡ نَسِیۡتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذۡکُرُهٗ کَمَا یَذۡکُرُ الرَّجُلُ وَجۡهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنۡهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ.

(کنز العمال ج۷ ص٢٤ حدیث١٩٦)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں ایک جگہ کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والی ہر چیز بیان فرمادی جس نے یاد رکھا یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا بھلا دیا میرے ان ساتھیوں نے اسے جان لیا اور یہ وہ چیز ہے جسے میں بھول گیا تھا تو اسے دیکھتا اور یاد کرتا رہتا جیسے ایک آدمی دوسرے کا چہرہ اس کے غائب ہونے پر یاد کرتا ہے پھر جب دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

۱۵۷: عَنِ ابۡنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدۡ رَفَعَ لِیَ الدُّنۡیَا فَاَنَا اَنۡظُرُ اِلَیۡهَا وَاِلٰی مَا هُوَ کَائِنٌ فِیۡهَا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَةِ کَاَنَّمَا اَنۡظُرُ اِلٰی کَفِّیۡ هٰذِهٖ جَلۡیَانًا مِّنَ اللّٰهِ. (کنز العمال ج ٦ ص١٠٥ حدیث ١٥٩٩ والمواهب

اللدنية مع شرح الزرقاني ص ٢٣٤ ج ٧)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر دنیا کو پیش فرمایا تو میں دنیا کو دیکھ رہا ہوں اور اسے بھی جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے جیسا کہ میں اپنی اس ظاہری ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

١٥٨ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَاتَسْئَلُوْنِى عَنْ شَيْئٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا حَدَّثْتُكُمْ . (كنز العمال ج٦ ص ١٠٥ حديث ١٦٠٦)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ مجھ سے قیامت کے بارے میں جو بھی پوچھو گے میں تمہیں بتادوں گا۔

١٥٩ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِىْ هٰهُنَا فَوَ اللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَىَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ اِنِّىْ لَاَرٰكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِىْ . (كنز العمال ج٦ ص ١٠٤ حديث ١٥٩٠ والجامع الصحيح للبخاري ج ١ ص ٥٩ باب عظة الامام الناس في إتمام الصلوة وذكر القبلة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کہ میرا منہ اس طرف ہے جب کہ خدا کی قسم مجھ پر تمہارا خشوع (دل کی کیفیت) اور رکوع ہرگز پوشیدہ نہیں میں پیٹھ کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

١٦٠ : عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَوٰى لِىَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ مُلْكَ اُمَّتِىْ سَيَبْلُغُ مَازُوِىَ لِىْ مِنْهَا وَاِنِّىْ اُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّىْ سَاَلْتُ رَبِّىْ تَعَالٰى لِاُمَّتِىْ اَنْ لَّا يُهْلِكُوْا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّىْ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! اِنِّىْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَاِنِّىْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُفْنِىْ بَعْضًا وَاِنَّمَا اَخَافُ الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ وَاِذَا وُضِعَ فِىْ اُمَّتِىَ السَّيْفُ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُوْمُ

السَّاعَةُ حَتّٰی یَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ الْاَوْثَانَ وَاَنَّهُ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ. (کنز العمال ج٦ ص٩٢ حدیث١٣٩١ والجامع الصحیح لمسلم ج٢ ص٣٩٠)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی تو میں نے اس کے پورب و پچھم، اتر، دکھن کو دیکھ لیا اور میری امت کی حکومت زمین کے اس حصے تک پہونچ جائے گی جو میرے لیے سمیٹ دیا گیا بے شک مجھے دو خزانے عطا ہوئے (۱) سرخ یعنی سونا (۲) سفید (چاندی) اور اپنے رب تعالیٰ سے میں نے اپنی امت کے لیے یہ سوال کیا کہ عام قحط سے ہلاک نہ کی جائے اور نہ ان پر ان کے غیر ایسے دشمن کو مسلط کیا جائے جو اس کی جماعت کو مباح کرے۔ میرے رب عزوجل نے فرمایا اے محمد جب میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں تو وہ بدلتا نہیں میں نے تمہاری امت کو یہ عطا کر دیا کہ وہ عام قحط سے ہلاک نہ کی جائے گی نہ اس پر کوئی ایسا دشمن مسلط ہوگا جو اس کی جماعت کو مباح کرے اگرچہ اس کے خلاف ہر چہار جانب سے دشمن اکٹھا ہو جائیں یہاں تک کہ ایک دوسرے کو فنا کرے اور مجھے گمراہ گر اماموں سے اندیشہ ہے اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو قیامت تک ان سے نہیں اٹھے گی اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک میری امت کے چند قبیلے مشرکین سے نہ جا ملیں یہاں تک بعض قبیلے بتوں کی پرستش کرنے لگیں گے اور جلد ہی میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے ہر ایک اپنے بارے میں نبی ہونے کا گمان کرے گا جب کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت میں ایک گروہ غالب ہو کر ہمیشہ حق پر رہے گا مخالفین انہیں ضرر نہ پہنچا سکیں گے جب تک اللہ کا حکم نہ آ جائے۔

۱٦۱: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلم: اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الشَّامِ وَاِنِّیْ لَاُبْصِرُ قُصُوْرَهَا الْحُمْرَ مِنْ مَکَانِیْ هٰذَا اللّٰهُ اَکْبَرُ! اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ فَارِسَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ الْمَدَائِنَ وَاَنْظُرُ قُصُوْرَهَا الْبِیْضَ مِنْ مَکَانِیْ هٰذَا، اللّٰهُ اَکْبَرُ! اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْیَمَنِ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی اَبْوَابِ صَنْعَاءَ مِنْ مَکَانِیْ هٰـــذَا.

(کنز العمال ج٦ ص٩٤ حدیث١٤٢٦)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے شام کی کنجیاں دی گئیں ہیں میں اپنی اس جگہ سے اس کے سرخ محلات دیکھتا ہوں اللہ اکبر! مجھے فارس کی کنجیاں دی گئیں ہیں باخدا میں اپنی اس جگہ سے مدائن دیکھ رہا ہوں اور اس کے سفید محلات کو دیکھ رہا ہوں۔ اللہ اکبر! مجھے یمن کی کنجیاں عطا کی گئیں ہیں باخدا میں اپنی اس جگہ سے صنعا کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔

١٦٢: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ نَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ، وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ هَا هُنَا وَهَا هُنَا قَالَ: فَمَا مَاطَ اَیْ مَا زَالَ وَمَا تَجَاوَزَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضَعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(الجامع الصحیح لمسلم ج۲ ص۱۰۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا تو لوگ روانہ ہوئے یہاں تک کہ مقام بدر پہونچے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ فلاں کے مرکر گرنے کی جگہ ہے اور اپنا ہاتھ زمین پر یہاں وہاں رکھتے جاتے راوی فرماتے ہیں کہ (کافروں میں سے) کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس رکھنے کی جگہ سے نہ ہٹا۔

١٦٣: عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ وَخَرَجَ مَعَهُ يُوْصِيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: يَا مُعَاذُ! اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَّا تَلْقَانِيْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِيْ وَقَبْرِيْ. (مسند الامام احمد مرویات معاذ بن جبل ج ۵/۲۳۵ طبعة بیروت والدولة المکیة بالمادة الغیبیة ص ۱۰۸)

حضرت معاذ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انہیں یمن کی طرف روانہ فرمایا اے معاذ! یقیناً اس سال کے بعد تمہیں میری ملاقات نہ ہوگی امید کہ تم میری اس مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزروگے۔

١٦٤: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِيْ آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: فَقَالَ: اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ

مِنْهَا لَا يَبْقَىٰ مِمَّنْ هُوَ عَلَىٰ ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ (الجامع الصحيح للبخاری ج۱ ص ۲۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری دنوں میں ہمیں عشا کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا تم نے اس رات کو دیکھا آج سے سو برس کے اخیر تک کوئی شخص جو زمین پر ہے زندہ نہ رہے گا۔

۱۶۵: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَقِيْمُوْا الصُّفُوْفَ فَاِنِّیْ اَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِیْ. (الجامع الصحيح للبخاری ج۱ ص ۱۰۰ باب تسوية الصفوف عند الاقامة وبعدها)

حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفوں کو درست رکھو میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۱۶۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِیْ اَبِیْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِیْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِیْ اَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِیْ اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَیَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ وَ دُفِنَ مَعَهٗ آخَرُ فِیْ قَبْرِهٖ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِیْ اَنْ اَتْرُكَهٗ مَعَ آخَرَ فَاسْتَخْرَجْتُهٗ بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهٗ هُنَيَّةً غَيْرَ اُذُنِهٖ (الجامع الصحيح للبخاری ج۱ ص ۱۸۰ باب هل يخرج الميت من القبر واللحد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ احد کا وقت آیا تو رات کو میرے والد نے مجھے بلایا اور کہا میں خود کو اصحاب رسول اللہ میں سب سے پہلے شہید ہونے والا سمجھتا ہوں اور میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ سب سے زیادہ عزیز سمجھتا ہوں مجھ پر قرض ہے اس کو ادا کر دینا اپنی بہنوں سے حسن سلوک کرنا حضرت جابر کہتے ہیں صبح کو ہم نے دیکھا وہ واقعی سب سے پہلے شہید کیے گئے اور ان کے ساتھ ان کی قبر میں دوسرا آدمی دفن کیا گیا اور مجھ کو گوارہ نہ ہوا کہ میں ان کو دوسرے کے ساتھ رکھوں چھ مہینے کے بعد میں نے نکالا تو وہ اسی طرح تھے جیسے آج ہی ابھی میں نے ان کو دفن کیا ہو بس ذرا کان متاثر تھا۔

۱۶۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ : صَلّٰی لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِی الصَّلٰوۃِ وَفِی الرُّکُوعِ اِنِّی لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَاءِ کَمَا اَرَاکُمْ.

(الجامع الصحیح للبخاری ج۱ص۵۹ باب عظة الامام الناس فی إتمام الصلوۃ وذکر القبلة)

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک نماز پڑھائی پھر ممبر پر تشریف فرما ہوئے پھر نماز اور رکوع کا بیان کیا اور فرمایا کہ میں تم کو پیچھے سے بھی ایسے دیکھتا ہوں جیسے آگے سے۔

۱۶۸: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ حَمِدَ اللّٰہَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَثْنیٰ عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْ شَیْیٍٔ لَمْ اَرَہٗ اِلَّا قَدْ رَأَیْتُہٗ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا حَتّٰی الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ.

(الجامع الصحیح للبخاری ج۱ص ۱۰۳۰ ۳ بَابُ مَنْ لَمْ یَتَوَضَّأْ اِلَّا مِنَ الْغَشْیِ الْمُثْقِلِ)

حضرت اسماء بنت ابی بکر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا جو چیز مجھ کو اب تک نہیں دکھائی گئی تھی اس کو اس جگہ دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی میں نے ملاحظہ فرمالیا۔

۱۶۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلیٰ عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! رَأَیْنَاکَ تَنَاوَلْتَ شَیْئًا فِیْ مَقَامِکَ ثُمَّ رَأَیْنَاکَ تَکَعْکَعْتَ فَقَالَ : اِنِّیْ رَأَیْتُ الْجَنَّۃَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْہُ عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُہٗ لَاَکَلْتُمْ مِنْہُ مَابَقِیَتِ الدُّنْیَا. (الجامع الصحیح للبخاری ج۱ص۱۰۳ بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَی الْاِمَامِ فِی الصَّلٰوۃِ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گہن ہوا تو آپ نے سورج گہن کی نماز پڑھی بعد نماز صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ کوئی چیز پکڑی پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا ہے اس کا ایک خوشہ توڑنا چاہا اگر میں اس کو لے لیتا تو جب تک دنیا باقی ہے تب تک تم کھاتے رہتے۔

۱۷۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَیْنِ فَقَالَ : اِنَّھُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُھُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ

فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! لِمَا فَعَلْتَ هٰذَا ؟ قَالَ : لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا.

(الجامع الصحیح للبخاری ج١ ص ٣٥ باب ماجاء فی غسل البول)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے تو آپ نے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے لیکن کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ان میں سے ایک تو پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا پھر آپ نے ہری شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک قبر پر رکھ دیے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو فرمایا جب تک سوکھیں گی نہیں امید کہ عذاب میں کمی رہے۔

١٧١ : عَنِ الْاَقْرَعِ بن شَفِيٍّ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضٍ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ : لَا اَحْسِبُ اِلَّا اَنِّيْ مَيِّتٌ مِنْ مَّرَضِيْ قَالَ : كَلَّا لَتَبْقَيَنَّ وَلَتُهَاجِرَنَّ اِلٰى اَرْضِ الشَّامِ وَتَمُوْتُ وَتُدْفَنُ بِالرَّبْوَةِ مِنْ اَرْضِ فِلَسْطِيْنَ فَمَاتَ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَدُفِنَ بِالرَّمْلَةِ . رواه ابن السكن وابن مندة وابن عساكر (الدولة المكية بالمادة الغيبية ص ١١١)

اقرع بن شفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے میں نے کہا میرا خیال ہے کہ میں اپنے مرض سے مر جاؤں گا ارشاد فرمایا ہرگز نہیں تم ضرور زندہ رہو گے اور سرزمین شام کو ہجرت کرو گے اور مرو گے اور سرزمین فلسطین کے ٹیلہ میں دفن ہو گے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں انتقال کیا اور رملہ میں دفن ہوئے۔

١٧٢ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ : فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ : اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ

اَبِیْ طَالِبٍ؟ فَقَالُوْا : هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ : فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَأَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجْعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ : اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ . (الجامع الصحيح للبخاری ص ۶۰۵، ۶۰۶ باب غزوۃ خیبر ج ۲)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا کہ میں یہ جھنڈا کل ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ فتح عطا فرمائے گا جو اللہ و رسول سے محبت رکھتا ہے اور اس کو اللہ و رسول محبوب رکھتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ رات بھر لوگ غور کرتے رہے کہ جھنڈا کس کو دیا جائے گا جب صبح ہوئی لوگ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے ہر ایک کو امید لگی تھی کہ اسے دیا جائے تو سرکار نے فرمایا علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ انہیں آشوب چشم ہے راوی نے کہا کہ حضرت علی کے پاس پیغام بھیج کر انہیں لایا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا اور دعا کی پھر اس طرح اچھے ہو گئے جیسے انہیں کوئی تکلیف ہی نہ تھی پھر انہیں جھنڈا دے دیا تو حضرت علی نے عرض کی یا رسول اللہ میں ان سے جنگ کرتا رہوں گا جب تک ہماری طرح یعنی مسلمان نہ ہو جائیں فرمایا نرمی سے گزر جاؤ یہاں تک کہ ان کے صحن میں پہونچو پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ مذہب اسلام میں ان پر اللہ کے حقوق کیا ہیں؟ باخدا تیرے واسطے اللہ ایک شخص کو ہدایت عطا فرمادے یہ اس سے بہتر ہے کہ تیرے لیے سرخ اونٹ ہوں۔

۱۷۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ : حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ الْفَضْلِ قَالَتْ : مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اِنَّكِ حَامِلٌ بِغُلَامٍ فَاِذَا وَلَدْتِهٖ فَاْتِيْنِيْ بِهٖ قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَنّٰى لِيْ ذٰلِكَ؟ وَقَدْ تَحَالَفَتْ قُرَيْشٌ اَنْ لَّا يَاْتُوا النِّسَاءَ . قَالَ : هُوَ مَا اَخْبَرْتُكِ قَالَتْ : فَلَمَّا وَلَدْتُهٗ اَتَيْتُهٗ فَاَذَّنَ فِيْ اُذُنِهِ الْيُمْنٰى وَاَقَامَ فِي الْيُسْرٰى وَاَلْبَاَهٗ مِنْ رِّيْقِهٖ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ : اذْهَبِيْ بِاَبِي الْخُلَفَاءِ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُمُ السَّفَّاحُ

حَتّٰی یَکُوْنَ مِنْهُمُ الْمَهْدِیُّ حَتّٰی یَکُوْنَ مِنْهُمْ مَنْ یُّصَلِّیْ بِعِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ ۔ (دلائل النبوۃ ج۳ ص ۲۰۱ والدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ ص ۱۰۶ والمواھب اللدنیۃ مع الشرح المقصد الثانی ج۷/۲۵۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی فرماتے ہیں کہ مجھ سے ام الفضل نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس میں گزری تو فرمایا تیرے حمل میں بچہ ہے جب پیدا ہو تو میرے پاس لے کر آ وانہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! میرے لیے یہ کیسے ہوگا؟ جب کہ قریش نے عورتوں کے پاس آنے سے اعراض کر رکھا ہے فرمایا بات وہی ہے جو میں نے بتائی فرماتی ہیں کہ جب پیدائش ہوئی تو میں سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئی پھر سرکار نے دائیں کان میں اذان دی اور بائیں کان میں اقامت کہی اور لعاب دہن دیا اور عبداللہ نام رکھا اور فرمایا ابوالخلفا کو لے جاؤ ان میں سفاح ہوگا اور مہدی ہوگا۔

۱۷٤ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : جَاءَ ذِئْبٌ اِلٰی غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ حَتّٰی انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ : فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰی تَلٍّ فَاَقْعٰی وَاسْتَثْفَرَ وَقَالَ : قَدْ عَمِدْتُّ اِلٰی رِزْقٍ رَزَقَنِیْهِ اللّٰهُ اَخَذْتُهُ ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّیْ فَقَالَ الرَّجُلُ : تَاللّٰهِ . اِنْ رَاَیْتُهُ كَالْیَوْمِ ذِئْبٌ یَتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ : اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِی النَّخَلَاتِ بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ اَخْبَرَكُمْ بِمَا مَضٰی وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ یَهُوْدِیًّا فَجَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ وَاَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

(مشکوۃ المصابیح ص ٥٤١ باب فی المعجزات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیئے نے بکریوں کے ریوڑ میں سے ایک بکری پکڑی تو چرواہے نے بھیڑیئے کا پیچھا کر کے اس سے وہ بکری چھین لی پھر بھیڑیا ایک ٹیلے پر دُم دبا کر سرین کے بل بیٹھ کر کہنے لگا کہ اللہ کے دیئے ہوئے رزق کا میں نے قصد کیا اور تو نے اس کو مجھ سے چھین لیا تو چرواہا کہنے لگا خدا کی قسم میں نے آج سے قبل کبھی بھیڑیئے کو بات کرتے نہیں دیکھا تو بھیڑیا بولا اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ دو سیاہ پتھر والی زمینوں کے درمیان کھجوروں کے جھرمٹ میں (مدینہ طیبہ) ایک ایسا انسان ہے جو گزری

ہوئی اور آئندہ ہونے والی ساری باتوں کو بتاتا ہے حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ وہ شخص یہودی تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ سنایا اور مسلمان ہو گیا اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی۔

۱۷۵: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا کَانَ قُرْبَ الْمَدِیْنَةِ هَاجَتْ رِیْحٌ کَادَ اَنْ تَدْفُنَ الرَّاکِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّیْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَاِذَا عَظِیْمٌ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ قَدْ مَاتَ. رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح ٥٣٦ باب فی المعجزات)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے جب آپ مدینہ سے قریب ہوئے تو ایک ہوا چلی ایسا لگتا تھا کہ وہ ہوا سواروں کو دفن کر دے گی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کی موت پر بھیجی گئی ہے راوی کہتے ہیں کہ جب مدینہ آیا تو واقعی منافقین کا سردار مر گیا تھا۔

۱۷۶: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ: اَشْرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی؟ قَالُوْا: لَا قَالَ: فَاِنِّیْ لَاَرٰی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ کَوَقْعِ الْمَطَرِ. (الجامع الصحیح للبخاری ج٢ ص ١٠٤ کتاب الفتن و الجامع الصحیح لمسلم ج٢ کتاب الفتن)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے کے اوپر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں سے فرمایا کہ کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں تو حضور نے فرمایا کہ میں وہ فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں کو بارش کی بوندوں کی طرح گھیریں گے۔

۱۷۷: عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَاَمَرَنِیْ بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ یَسْتَاْذِنُ فَقَالَ: اِئْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ یَسْتَاْذِنُ فَقَالَ: اِئْذَنْ لَهٗ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ یَسْتَاْذِنُ هُنَیْهَةً ثُمَّ قَالَ: اِئْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوٰی سَتُصِیْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ ابْنُ

عَفَّانِ. (الجامع الصحیح للبخاری ج١ ص ٥٢٢ باب فی مناقب عثمان)

حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھ کو باغ کے دروازے پر دیکھ بھال کا حکم دیا پھر ایک آدمی نے آکر اجازت مانگی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو، میں نے دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر تھے پھر دوسرے شخص نے اجازت مانگی حضور نے فرمایا انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو معلوم ہوا وہ حضرت عمر تھے پھر اور ایک آدمی نے اجازت مانگی تو حضور تھوڑی دیر خاموش رہے اور فرمایا انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو لیکن ایک مصیبت کے ساتھ جو انہیں پہنچے گی تو وہ حضرت عثمان بن عفان تھے۔

١٧٨: عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَیْهِمْ فَوْقَ دَارِهٖ ثُمَّ قَالَ اُذَکِّرُکُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ حِرَاءَ حِیْنَ انْتَفَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اُثْبُتْ حِرَاءُ فَلَیْسَ عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَهِیْدٌ.

(الجامع الترمذی ج٢ ص ٢١١،٢١٠ باب مناقب عثمان بن عفان)

حضرت عبدالرحمٰن اسلمی سے روایت ہے کہ جب بلوائیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محاصرہ کیا تو آپ اپنے مکان کے اوپر رونق افروز ہوئے اور لوگوں سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کہ جب حراء پہاڑ ہلنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے پہاڑ ٹھہر جا تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

١٧٩: عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰی اَنْ تَنْقَضِیَ الدُّنْیَا یَبْلُغُ مَنْ مَعَهٗ ثَلٰثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاِسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِیْهِ وَاسْمِ قَبِیْلَتِهٖ. رواه ابوداؤد

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٦٣ کتاب السنن)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی بھول گئے یا بھولے بن بیٹھے اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ختم ہونے

تک تمام فتنہ گروں کو جو تین سو یا اور زیادہ ہیں ان سب کے نام بتا دیئے فتنہ گر کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کے خاندان اور قبیلے کا نام۔

١٨٠: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ عَلٰى ثِقْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كَرْكَرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا.

(الجامع الصحيح للبخاری ج١ ص ٤٣٢ باب القليل من الغلول)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کرکرہ نام کا ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسباب کی حفاظت پر معین تھا جب اس کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جہنمی ہے لوگ اس کی وجہ تلاش کرنے لگے تو اس کے سامان میں ایک عباء پائی جو اس نے مال غنیمت چرا کر رکھ لی تھی۔

١٨١: عَنْ اَبِىْ زَيْدٍ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا.

(الجامع الصحيح لمسلم ج٢ ص ٣٩٠)

ابوزید نے فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور ممبر پر رونق افروز ہوئے اور بیان فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہوگیا تو آپ نے ممبر سے اتر کر ظہر کی نماز پڑھی، اور پھر ممبر پر رونق افروز ہو گئے اور بیان فرمایا یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا پھر آپ نے ممبر سے اتر کر عصر کی نماز پڑھی اور پھر بیان فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا تو آپ نے جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کچھ بتا دیا تو ہم میں جس نے زیادہ یاد رکھا زیادہ علم والا ہے۔

١٨٢: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَكُوْنُ فِىْ اُمَّتِىْ اِخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ يُحْسِنُوْنَ الْقَوْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ وَلَا يُجَاوِزُ

تَرَاقِيَهُمْ يُحَقِّرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلٰى فُوْقِهٖ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَا اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْا مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ وَفِيْ لَفْظٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ فَقِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! صِفْهُمْ لَنَا نَعْرِفُهُمْ قَالَ : هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا سِيْمَاهُمْ ؟ قَالَ : التَّحْلِيْقُ

(ابن جرير) (كنز العمال ج٦ ص٧٨ حديث ١٢٣٠)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں اختلاف ہوگا ایک فرقہ باتیں اچھی کرے گا اور کام برے کرے گا قرآن پڑھے گا لیکن حلق سے متجاوز نہ ہوگا تم میں کا ہر ایک اپنی نماز اس کی نماز کے سامنے یوں ہی روزہ اس کے روزہ کے سامنے حقیر و ہیچ جانے گا اس فرقے کے لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے پھر لوٹیں گے نہیں جب تک تیر اپنے سوفار (نکلنے کی جگہ) پر پلٹ نہ آئے وہ بدترین مخلوق اور بدترین خصلت ہوں گے اس کے لیے بشارت ہے جو انہیں قتل کرے گا یا جس کو وہ قتل کریں وہ ہمیں کتاب اللہ کی دعوت دیں گے جب کہ وہ اس میں کچھ بھی نہیں اور ایک روایت میں ہے جو ان سے قتال کرے گا وہ اللہ کے نزدیک زیادہ قریب ہوگا عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ان کا وصف بیان فرمائیں تاکہ ہم ان کو پہچانیں فرمایا وہ ہمارے جیسے ہوں گے اور ہماری زبان بولیں گے عرض کی گئی ان کی پہچان کیا ہوگی؟ فرمایا سر گھٹائے رکھنا۔

١٨٣ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا فَوَاللّٰهِ لَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خِدْعَةٌ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ، حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ ، يَقُوْلُوْنَ : مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ ،لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ ، كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ ، فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا ، لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (الجامع الصحيح

للبخاری ج ۲ ص ١٠٢٤ باب قتال الخوارج والملحدين بعد اقامة الحجة عليهم ومشكوة المصابيح ص ٣٠٧)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کروں تو باخدا آسمان سے گر جانا مجھے پسند ہے اس سے کہ میں رسول اللہ پر جھوٹ بولوں اور جب اپنے اور تمہارے درمیان کے معاملہ میں حدیث بیان کروں تو جنگ میں دھوکہ ہے اور فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آخر زمانے میں کچھ نوعمر کم عقل لوگ نکلیں گے جو لوگوں سے خیرانام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کریں گے مگر ان کا ایمان حلق سے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے تو جہاں کہیں بھی انہیں پاؤ قتل کرو کیوں کہ ان کو قتل کرنے میں قتل کرنے والوں کے لیے بروز قیامت اجر ملے گا۔

١٨٤: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیْ وَاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يحسنون الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلٰى فُوْقِهٖ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْا مِنَّا فِیْ شَیْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سِيْمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيْقُ. رواہ ابوداؤد

(مشکوۃ المصابیح ج۲ ص ٣٠٨)

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں اختلاف ہوگا ایک گروہ کے لوگ ایسے ہوں گے کہ باتیں اچھی اور فعل برے کریں گے قرآن کریم پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے پھر وہ دین حق کی طرف واپس نہ ہوں گے جب تک تیر اپنے سوفار (نکلنے کی جگہ) پر نہ لوٹ آئے یہ بدترین مخلوق بدتر خصلت ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی پہچان کیا ہوگی سرکار نے فرمایا سر

خوب منڈائیں گے۔

١٨٥: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَھُوَ یَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاہُ ذُوْ الْخُوَیْصِرَۃِ وَھُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اِعْدِلْ فَقَالَ : وَیْلَکَ فَمَنْ یَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْخِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَمْ اَکُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ : ائْذَنْ لِیْ اَضْرِبْ عُنُقَہٗ فَقَالَ : دَعْہُ فَاِنَّ لَہٗ اَصْحَابًا یُحَقِّرُ اَحَدُکُمْ صَلٰوتَہٗ مَعَ صَلٰوتِھِمْ وَصِیَامَہٗ مَعَ صِیَامِھِمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ۔

(الصحیح للبخاری ج٢ص ١٠٢٤ ومشکوۃ المصابیح ج٢ص ٥٣٥،٥٣٤)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے اتنے میں ذوالخویصرہ تمیمی نام کا ایک شخص بولا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) انصاف سے کام لیجئے مالک دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور سرخ ہو گیا ارشاد فرمایا خدا کی قسم میں انصاف نہیں کروں گا تو کون کرے گا؟ میں اگر انصاف نہ کرتا تو نامراد ہو جاتا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !اجازت عطا فرمائیں میں اس کی گردن ماردوں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اسے چھوڑ دو بے شک اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے کہ تم اپنی نماز ان کی نماز کے آگے اپنے روزے ان کے روزے کے مقابل ہیچ اور حقیر سمجھو گے وہ قرآن کریم پڑھیں گے مگر حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے۔

١٨٦: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعَیْمٍ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ: بَعَثَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْیَمَنِ بِذُھَیْبَۃٍ فِیْ اَدِیْمٍ مَقْرُوْظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِھَا قَالَ : فَقَسَمَھَا بَیْنَ اَرْبَعَۃٍ عُیَیْنَۃَ بْنِ بَدْرٍ وَالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَزَیْدِ نِ الْخَیْلِ وَالرَّابِعِ اِمَّا عَلْقَمَۃَ بْنِ عَلَاثَۃَ وَاِمَّا عَامِرِ بْنِ الطُّفَیْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ : کُنَّا نَحْنُ اَحَقُّ بِھٰذَا مِنْ ھٰؤُلَاءِ، قَالَ : فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی

اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :اَلا تَاْمَنُوْنِیْ وَاَنَا اَمِیْنُ مَنْ فِی السَّمَاءِ یَاْتِیْنِیْ خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ نَاشِزُ الْجَبْھَۃِ کَثُّ اللِّحْیَۃِ مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْاِزَارِ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اِتَّقِ اللّٰہَ . قَالَ : وَیْلَکَ اَوَلَسْتُ اَحَقَّ اَھْلِ الْاَرْضِ اَنْ یَّتَّقِیَ اللّٰہَ قَالَ : ثُمَّ وَلَّی الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَہٗ قَالَ: لَا لَعَلَّہٗ اَنْ یَّکُوْنَ یُصَلِّیْ فَقَالَ خَالِدٌ وَکَمْ مِنْ مُصَلٍّ یَقُوْلُ : بِلِسَانِہٖ مَا لَیْسَ فِیْ قَلْبِہٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنِّیْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقَبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَھُمْ قَالَ : ثُمَّ نَظَرَ اِلَیْہِ وَھُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ : اِنَّہٗ یَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِیٍٔ ھٰذَا قَوْمٌ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ رَطْبًا لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ وَاَظُنُّہٗ قَالَ : لَئِنْ اَدْرَکْتُھُمْ لَاَقْتُلَنَّھُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ .

(الصحیح للبخاری کتاب المغازی باب بعث علی الی الیمن ج ۲ ص ۶۲۳، ۶۲۴، مسند احمد حدیث ۱۰۵۸۵)

حضرت عبدالرحمٰن بن نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دباغت شدہ چمڑے میں ایک بے مثال سونے کا ٹکڑا بھیجا تو رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم فرمادیا وہ یہ ہیں۔ (۱) حضرت عیینہ بن بدر (۲) اقرع بن حابس (۳) زید الخیل اور چوتھے علقمہ بن علاثہ یا عامر بن طفیل، تو ایک شخص بولا ہم ان لوگوں سے زیادہ حق دار تھے یہ بات سرور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچی تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں میرے اوپر ایمان نہیں میں آسمانی باتوں کا امین ہوں میرے پاس صبح وشام آسمانی خبریں آتی ہیں حضرت ابن ابونعیم فرماتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا جس کی آنکھیں گھسی ہوئیں بھنویں چڑھی ہوئیں پیشانی ابھری داڑھی گھنی سر گھٹا لنگی چڑھی ہوئی تھی اور بولا اے اللہ کے رسول اللہ سے ڈریئے سرکار نے فرمایا تباہی ہو کیا زمین میں سب سے زیادہ اللہ سے میں ڈرنے والا نہیں ہوں فرماتے ہیں پھر جب وہ شخص پھرا تو خالد بن ولید نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اس کی گردن ماردوں سرکار نے فرمایا نہیں امید کی وہ نماز پڑھے خالد بن ولید نے کہا بہت سے

نمازی زبان سے کچھ بولتے ہیں اور دل میں کچھ ہوتا ہے سرکار نے فرمایا مجھے لوگوں کے دل میں سراخ کرنے اور پیٹ چاک کرنے کا حکم نہیں دیا گیا (فرماتے ہیں) پھر اسے دیکھا (وہ آرہا تھا) فرمایا اس کی نسل سے ایک قوم نکلے گی جو خوب اچھی طرح قرآن پڑھے گی لیکن اس کے حلق سے نہ اترے گا یہ دین سے نکل جائے گی جیسے تیر کمان سے میرا گمان ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر اسے پاؤں گا تو قوم ثمود کی طرح قتل کروں گا۔

١٨٧: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ لَایُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ .

(مشکوة المصابیح ص٢٨ والصحیح للمسلم ج١ ص١٠)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانے میں کچھ فریب کار جھوٹے ہوں گے جو ایسی باتیں لائیں گے جو نہ تم نے سنا نہ تمہارے باپ دادا نے سنا تو تم خود کو ان سے بچاؤ کہ تمہیں گمراہی اور آزمائش میں نہ ڈالدیں۔

١٨٨: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ : کَانَ عَلِیٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَیْبَرَ وَکَانَ رَمِدًا فَقَالَ : اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِیٌّ، فَلَحِقَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا کَانَ مَسَاءُ اللَّیْلَةِ الَّتِیْ فَتَحَهَا اللّٰهُ فِیْ صَبَاحِهَا ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ اَوْ لَیَاْخُذَنَّ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلٌ یُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَوْ قَالَ یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِیٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا : هٰذَا عَلِیٌّ فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّایَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ .

(الجامع الصحیح لمسلم ج٢/٢٧٩)

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ خیبر کے دن حضرت علی سرکار سے پیچھے رہ گئے انہیں آشوب چشم تھا تو کہا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیچھے رہ

جاؤں گا؟ اور نکلے، اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جا ملے تو جس رات کی صبح کو اللہ نے فتح عطا کی اس کی شام کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا یا ایسا شخص جھنڈا لے گا جو اللہ و رسول کا محبوب ہے یا فرمایا جو اللہ و رسول کا محب ہے اللہ اس کے ہاتھوں میں فتح دے گا۔ تو ہم لوگ امید لیے علی کے پاس تھے لوگوں نے کہا یہ ہیں علی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اسلامی جھنڈا عطا کر دیا اور اللہ نے ان کے ذریعہ فتح دے دی۔

١٨٩: عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ مُعَاذًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكٍ (إِلٰى أَنْ قَالَ:) ثُمَّ قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَأْتُوْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَيْنَ تَبُوْكٍ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوْا بِهَا حَتّٰى يَضْحَى النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ.

(مسند الامام أحمد بن حنبل ج٥، ٢٣٧، طبعة بيروت)

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نے انہیں بتایا کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک کے سال نکلے، پھر سرکار نے فرمایا کہ انشاء اللہ تم کل تبوک پہنچو گے اور خوب دن چڑھے پہنچو گے تو جو پہنچے وہاں کا پانی نہ چھوئے جب تک میں نہ آ جاؤں۔

١٩٠: عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ عَنْ مَلَكِ السَّحَابِ أَنَّهُ يَجِيْءُ مِنْ بَلَدِ كَذَا وَأَنَّهُمْ مُطِرُوْا يَوْمَ كَذَا وَإِنَّهُ سَأَلَهُ مَتٰى تُمْطَرُ بَلَدُنَا؟ فَقَالَ: يَوْمَ كَذَا وَعِنْدَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فَحَفِظُوْهُ ثُمَّ سَأَلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَوَجَدُوْا تَصْدِيْقَهُ فَآمَنُوْا وَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَهُمْ زَادَكُمُ اللّٰهُ إِيْمَانًا. (روح المعاني ج٢١، ١٠٠، طبعة تهران)

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارش کے فرشتہ کے بارے میں خبر دی کہ وہ فلاں شہر سے آ رہا ہے وہاں فلاں دن بارش ہوئی ہے۔ تو سرکار سے پوچھا کہ ہمارے شہر میں کب بارش ہوگی؟ تو فرمایا ''فلاں دن'' سرکار کے پاس کچھ منافقین بھی تھے انہوں نے یاد رکھا پھر اس کی دریافت میں رہے یہاں تک کہ سرکار کی سچائی پالی تو

ایمان لے آئے اور اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا تو فرمایا اللہ تمہارے ایمان میں اضافہ فرمائے۔ (یعنی اللہ تمہارے ایمان کو اور پختہ کرے)

١٩١: اَخرَجَ البَیھَقِیُّ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اَصابَتنَا سَحَابَةٌ فَخَرَجَ عَلَینَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اِنَّ مَلَکًا مُوَکَّلًا بِالسَّحَابِ دَخَلَ عَلَیَّ اٰنِفًا فَسَلَّمَ عَلَیَّ وَاَخبَرَنِی اَنَّهُ یَسُوقُ السَّحَابَ اِلیٰ وَادِ الیَمَنِ یُقَالُ صَرِیحٌ فَجَاءَ نَا رَاکِبٌ بَعدَ ذٰلِکَ فَسَأَلنَاهُ عَنِ السَّحَابَةِ فَاَخبَرَ اَنَّهُم مُطِرُوا فِی ذٰلِکَ الیَومِ .

(الخصائص الکبریٰ ج ۲/۱۰۳ طبعة فیصل آباد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بادل چھا گیا تو سرکار باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ایک فرشتہ بادل پر مقرر ہے وہ ابھی میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا اور بتایا کہ وہ وادی یمن کی طرف بادل لے کر جارہا ہے اس کو صریح کہا جاتا ہے تو اس کے بعد ایک سوار ہمارے پاس آیا تو ہم نے بادل کے بارے میں اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہاں اسی دن بارش ہوئی۔

١٩٢: رَوَی ابنُ هِشَامٍ اَنَّ فَضَالَةَ بنَ عُمَیرٍ اللَّیثِیَّ اَرَادَ قَتلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَطُوفُ بِالبَیتِ عَامَ الفَتحِ فَلَمَّا دَنَا مِنهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیهِ وَسَلَّمَ : أَ فَضَالَةُ؟ قَالَ : نَعَم فَضَالَةُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ : مَاذَا کُنتَ تُحَدِّثُ بِهِ نَفسَکَ ؟ قَالَ : لَا شَیئَ، کُنتُ اَذکُرُ اللّٰهَ ، فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ : اَستَغفِرُ اللّٰهَ ، ثُمَّ وَضَعَ یَدَهُ عَلیٰ صَدرِهِ فَسَکَنَ قَلبُهُ ، فَکَانَ فَضَالَةُ یَقُولُ : وَاللّٰهِ مَا رَفَعَ یَدَهُ عَن صَدرِی حَتّٰی مَا مِن خَلقِ اللّٰهِ شَیئٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنهُ . (فقه السیرة ص ٣٦٣ طبعة بیروت والسیرة النبویة مع الروض الأنف ، ج ٢ ص ٢٧٦ طبعة ملتان)

ابن ہشام نے روایت کی کہ فضالہ بن عمیر اللیثی نے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اس وقت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فتح مکہ کے سال) بیت اللہ شریف کا طواف کررہے تھے، تو جب وہ قریب ہوا تو سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو فضالہ ہے؟ اس نے کہا ہاں، فضالہ ہوں یارسول اللہ! سرکار نے فرمایا تو دل میں کیا سوچ رہا تھا اس نے

کہا کچھ نہیں میں اللہ کا ذکر کر رہا تھا تو سرکار ہنس پڑے پھر فرمایا استغفر اللہ پھر اپنا دست اقدس اس کے سینے پر رکھا تو اس کا دل ٹھہر گیا، فضالہ کہتے با خدا رسول اللہ نے اپنا ہاتھ میرے سینے سے نہ اٹھا مگر وہ میرے نزدیک اللہ کی مخلوق میں سب سے پیارے ہو گئے۔

۱۹۳: عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْیَاءَ کَرِھَھَا فَلَمَّا اُکْثِرَ عَلَیْہِ غَضِبَ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ اَبِیْ؟ قَالَ: اَبُوْکَ حُذَافَۃُ فَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: اَبُوْکَ سَالِمٌ مَوْلیٰ شَیْبَۃَ.

(الجامع الصحیح للبخاری ج ۱/۱۹، ۲۰ طبعة مجتبائی، دلھی)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا، سرکار کو ناگوار گزرا اور جب زیادہ کیا گیا تو لوگوں سے فرمایا "مجھ سے جو چاہو پوچھ لو" تو ایک شخص نے کہا "میرا باپ کون ہے؟ فرمایا حذافہ دوسرا شخص کھڑا ہوا اور پوچھا میرا باپ کون ہے؟ اے اللہ کے رسول! فرمایا تیرا باپ شیبہ کا آزاد کردہ غلام سالم ہے"۔

۱۹۴: رُوِیَ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّھَا دَخَلَتْ عَلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَاَیْتُ حُلْمًا مُنْکَرًا اللَّیْلَۃَ قَالَ: وَمَا ھُوَ؟ فَذَکَرَتْ رُؤْیَاھَا الَّتِیْ رَاَتْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: رَاَیْتِ خَیْرًا تَلِدُ فَاطِمَۃُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غُلَامًا یَکُوْنُ فِیْ حِجْرِکِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَۃُ الْحُسَیْنَ فَکَانَ فِیْ حِجْرِیْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، رواہ البیھقی فی دلائل النبوۃ (مشکوۃ المصابیح ص ۵۷۲ طبعة کراتشی)

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے رات کو ایک عجیب خواب دیکھا ہے؟ فرمایا وہ کیا ہے؟ تو اپنا خواب بیان کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ انشاء اللہ فاطمہ کو بچہ پیدا ہوگا وہ تمہاری گود میں ہوگا۔ تو حضرت

امام حسین پیدا ہوئے اور میری گود میں آئے ایسے ہی جیسے رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ بیہقی نے اس کو دلائل النبوۃ میں بیان کیا۔

١٩٥: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاَخَّرَ عَنْ صَلوٰةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ وَصَلّٰى وَقَالَ : اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ، اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ فَنَعَسْتُ فِيْ صَلَاتِيْ حَتّٰى اسْتَيْقَظْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ اَتَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلىٰ قُلْتُ : لَا اَدْرِيْ يَا رَبِّ فَرَاَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهِ بَيْنَ صَدْرِيْ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْئٍ وَعَرَفْتُ.

(المسند للامام احمد بن حنبل ج۵/٢٤٣ طبعة بيروت)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نماز فجر کے لیے دیر سے نکلے اور نماز پڑھ کر ارشاد فرمایا کہ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مجھے تم سے کس چیز نے روک رکھا؟ ''میں رات کو اٹھا اور حسب مقدور نماز پڑھی پھر نماز میں مجھے نیند آ گئی یہاں تک کہ بیدار ہوا تو اپنے رب عز وجل کو نہایت حسین صورت میں دیکھا تو فرمایا اے محمد! کیا تم جانتے ہو کہ مقربین فرشتے کس معاملے میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کی میں نہیں جانتا اتنے میں میں نے دیکھا کہ اللہ نے اپنا دست کرم میرے شانوں کے درمیان رکھا اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی تو ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے جان لیا۔

غیر اللہ کو سجدہ

احادیث

۱۹۶ : عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَوْ كُنْتُ آمِرُ اَحَدًا اَنْ یَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. (جامع الترمذی ج ۱/۱۳۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو کسی (مخلوق) کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا، تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۹۷ : عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : اَتَیْتُ الْحِیْرَةَ فَرَاَیْتُهُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ : لِرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحَقُّ اَنْ یُسْجَدَ لَهُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : اِنِّی اَتَیْتُ الْحِیْرَةَ فَرَاَیْتُهُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِاَنْ یُسْجَدَ لَکَ فَقَالَ لِی: اَرَاَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ؟ فَقُلْتُ : لَا فَقَالَ : لَا تَفْعَلُوْا لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ یَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ یَسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ حَقٍّ. رواہ ابو داؤد ورواہ احمد عن معاذ بن جبل (مشکوۃ المصابیح ج ۲/۲۸۲)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں شہر حیرہ گیا تو وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ اس کے مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہونچا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب میں حیرہ پہونچا تو وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو آپ تو بہت زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر تم ہمارے مزار پر گزرو تو کیا مزار کو سجدہ کروگے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ حضور نے فرمایا ایسا نہ کرنا اگر میں کسی کو کسی (مخلوق) کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو ضرور میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس سبب سے کہ اللہ نے عورتوں پر شوہروں کا (بہت بڑا) حق مقرر کیا ہے۔

۱۹۸ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَكَ فَقَالَ : اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ لَوْ كُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا.

(مشكوة المصابيح ج۲/۲۸۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مہاجرین و انصار کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ نے آ کر حضور کو سجدہ کیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! چوپائے اور درخت حضور کو سجدہ کرتے ہیں تو ہم زیادہ حق رکھتے ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ہماری تعظیم کرو اگر میں کسی کو کسی (مخلوق) کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۹۹ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ. (موطا للإمام محمد ص ۱۷۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود کو اللہ تعالیٰ ہلاک کر دے کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

۲۰۰ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ : لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.

(مشكوة المصابيح ج۱/٦۹ حديث متفق عليه)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے مرض میں فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو محل سجدہ بنا لیا۔

﴿دیدار الٰہی﴾

آیت قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

١٠٢: وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ . (القيامة:٢٢،٢٣)

کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔

احادیث

٢٠١: عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: اِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِي رُؤْيَتِهِ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ (جامع الترمذی ج٢،٢/٨، باب ماجاء فی رؤیة الرب تعالیٰ)

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضور ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تم اپنے رب کی بارگاہ میں پیش کیے جاؤ گے تو اسے اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں کوئی شک وشبہہ نہ کرو گے پس اگر سورج کے طلوع وغروب سے پہلے کی نمازوں عصر اور صبح سے مغلوب ہوسکتے ہو تو انہیں پڑھا کرو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ اور سورج کے طوع وغروب سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کیا کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٠٢: عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ

قَالَ : إِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادىٰ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ مَوْعِدًا قَالُوْا : اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنْجِنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالُوْا: بَلىٰ . فَيُكْشَفُ لِلْحِجَابِ قَالَ: فَوَاللهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظْرِ اِلَيْهِ (جامع الترمذی ج ۸۲/۲ باب ماجاء فی رویة الرب تعالیٰ الصحیح لمسلم ج۱ ص ۱۰۰ باب إثبات رویة المؤمنین ربهم فی الآخرة)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے قول جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لیے بھلائی کے بارے میں فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک وعدہ ہے وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہرے روشن نہ کیے اور ہمارے جہنم سے بچا کر جنت میں داخل نہ کیا وہ (فرشتے) کہیں گے ہاں کیوں نہیں؟ پھر پردہ ہٹا دیا جائے گا اور تعالیٰ کا دیدار ہوگا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم خدا نے ان کو اپنے دیدار سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں دی۔ (حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو مسند او رمرفوع بیان کیا اور سلیمان بن مغیرہ نے اسے ثابت بنانی کے واسطے سے عبدالرحمن بن ابی لیلی کے قول کے طور پر نقل کیا)۔

۲۰۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ؟ قَالُوْا: لَا قَالَ: فَاِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْيَتِهِ . هٰذا حديث حسن غريب.

(جامع الترمذی ج۲ ص ۸۲ باب ماجاء فی رویة الرب تعالیٰ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا بس بے شک وشبہ عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح چودھویں کے چاند کو دیکھتے ہو اور تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی شک وشبہ نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۴: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اِنَّ اللهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ : يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ ! فَيَقُوْلُوْنَ : لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ : هَلْ رَضِيْتُمْ؟

فَيَقُولُونَ : مَالَنَا لاَ نَرْضىٰ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ: اَنَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوْا: وَاَىُّ شَيْئٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِىْ فَلاَ اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ اَبَدًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

(جامع الترمذی ج۲ ص ۷۹ باب ماجاء فی رویۃ الرب تعالیٰ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا اے جنت والو! وہ کہیں گے اے رب! ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہوئے وہ کہیں گے ہمیں کیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں حالانکہ تو نے ہمیں وہ کچھ دیا جو اس سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز دوں گا عرض کریں گے یا اللہ اس سے بہتر اور کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہیں اپنی رضامندی عطا کردی اب تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵: عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ".

(جامع الترمذی ج۲/ص۷۸ باب ماجاء فی رویۃ الرب تعالیٰ)

حضرت ثُوَیر فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد بیان کیا ادنیٰ درجے کا جنتی وہ ہے جو اپنے باغات، بیویوں، نعمتوں، خدام اور تختوں کو ہزار سال کی مسافت سے دیکھے گا اور ان میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوگا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے آیت کریمہ پڑھی۔ اس دن بعض چہرے تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

۲۰٦: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اِنَّ نَاسًا قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : هَلْ تُضَارُّوْنَ فِى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قَالُوْا : لاَ. يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ : هَلْ تُضَارُّوْنَ فِى الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ ؟

قالُوا: لا قال: فَإنَّكُمْ ترونهُ كذلِك يَجمَعُ اللّٰهُ النّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمة فيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيئًا فَليَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ يَعْبُدُالشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ وَتَبقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنافِقُوهَا فَيَأتِيهِمُ اللّٰهُ فِي صُورَةٍ غير صُورَتِهِ الَّتِي يَعرِفُونَ فَيَقُولُ: اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُوْنَ: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنكَ هٰذَا مَكانُنا حَتّٰى يَاتِيَنا رَبُّنا فَإذَا جاءَ رَبُّنا عرفناهُ فَيَأتِيهِمُ اللّٰهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعرِفُونَ فَيَقُولُ: أنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُوْنَ: اَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُضرَبُ الصِّراطُ بَيْنَ ظَهرَانَيْ جَهَنَّمَ. فَأكُونُ أنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ وَلا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوىٰ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ ؟ قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَإنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخطفُ النّاسَ بِأَعمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ يَعْنِي بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُجَازَىٰ حَتّٰى يُنَجّٰى حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَرْحَمَهُ مِنْ يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ يَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأكُلُ النَّارُ مِنِ ابْنِ آدَمَ اِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاءُهَا فَيَدْعُو اللّٰهَ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِكَ أَنْ تَسْئَلَ غَيْرَهُ فَيَقُوْلُ: لَا أَسْأَلُكَ يُعْطِي رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ عُهُوْدٍ وَمَوَاثِيقَ مَاشَاءَ اللّٰهُ فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰهَا سَكَتَ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ قَدِّمْنِي إِلَىٰ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ؟ فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ لَا أَكُوْنَنَّ أَشْقَىٰ خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ حَتّٰى

يَضْحَکَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْہُ فَإِذَا ضَحِکَ اللّٰہُ مِنْہُ قَالَ : اُدْخُلِ الْجَنَّۃَ فَإِذَا دَخَلَہَا قَالَ اللّٰہُ لَہٗ تَمَنَّہْ فَیَسْأَلُ وَیَتَمَنّٰی حَتّٰی اَنَّ اللّٰہَ لَیُذَکِّرُہٗ مِنْ کَذَا وَکَذَا حَتّٰی إِذَا انْقَطَعَتْ بِہِ الْاَمَانِیُّ قَالَ اللّٰہُ ذٰلِکَ لَکَ وَمِثْلُہٗ مَعَـــــــــــہٗ .

(الصحیح لمسلم ج۱ص ۱۰۰ و ۱۰۱ باب اثبات رؤیۃ المؤمنین ربہم فی الآخرۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا بروز قیامت ہم لوگ اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا۔ کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں تمہیں تکلیف ہوتی ہے؟ عرض کیا اے اللہ کے رسول نہیں۔ فرمایا بادل نہ ہو تو سورج دیکھنے میں تمہیں مشقت ہوتی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ ارشاد فرمایا تو اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کو اکٹھا فرمائے گا پھر فرمائے گا جو جس کو پوجتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے تو جو شخص سورج کو پوجتا تھا وہ سورج کے ساتھ ہوگا اور جو چاند کو پوجتا تھا وہ چاند کے ساتھ اور جو طاغوت (شیطان) کو پوجتا تھا وہ طاغوت کے ساتھ اور یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اس میں منافق بھی ہوں گے۔ ان کے پاس اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں آئے گا جس کو وہ نہ پہچانیں گے ارشاد فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں تو وہ کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب آجائے اور جب ہمارا رب آئے گا ہم اس کو پہچان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی صورت میں جلوہ بار ہوگا کہ وہ پہچان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے تو ہمارا رب ہے پھر اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور دوزخ کے اوپر پل رکھا جائے گا تو سب سے پہلے میں اور میری امت کے لوگ پار ہوں گے اور اس دن رسولوں کے سوا کوئی کلام نہ کرے گا۔ اور رسولوں کی پکار ہوگی اے اللہ بچا، بچا، اور جہنم میں سعدان کے کانٹے کی طرح آنکڑے ہیں (سرکار نے ارشاد فرمایا) تم نے سعدان دیکھا ہے؟ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہاں! دیکھا ہے۔ ارشاد فرمایا وہ آنکڑے سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ مگر اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ وہ آنکڑے کتنے بڑے بڑے ہوں گے، وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب اچک لیں گے ان میں کچھ مومن ہوں گے۔ وہ اپنے عمل کے سبب بچ جائیں گے۔ اور بعض کو جزا

دی جائے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے مابین فیصلہ فرما چکے گا اور چاہے گا کہ اپنی رحمت سے دوزخیوں کو دوزخ سے نکالے تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ دوزخ سے ان لوگوں کو نکالیں جو خدا کے ساتھ کچھ شرک نہ کرتے تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے رحمت کرنا چاہا جو لا الا اللہ کہتا ہو فرشتے انہیں دوزخ میں پہچان لیں گے ان کے سجدوں کے نشان سے پہچان لیں گے۔ آگ اولاد آدم کو جلا دے گی البتہ سجدوں کے نشان باقی رہیں گے کیوں کہ اللہ نے آثار سجدہ کو آگ پر حرام کر دیا ہے۔ آب حیات چھڑکا جائے گا پھر وہ ایسے جم اٹھیں گے جیسے پانی کے بہاؤ میں دانہ جم اٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بعد بندوں کے مابین فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا۔ اب ایک شخص باقی ہوگا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا سب سے پیچھے یہ جنت میں جائے گا وہ کہے گا اے میرے رب میرا چہرہ جہنم کی طرف سے پھیر دے اس کی لپٹ نے مجھے جلا ڈالا پھر وہ اللہ سے دعا کرتا رہے گا جب تک مشیت الٰہی ہوگی اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں تیرا سوال پورا کردوں گا تو، تو اور سوال کرے گا، وہ کہے گا نہیں پھر اور سوال نہ کروں گا، خدا کی مشیت کے مطابق وہ عہد و پیمان دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے گا، جب جنت کی طرف اس کا منہ ہوگا اور جنت کو دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہے گا وہ چپ رہے گا، پھر عرض کرے گا اے اللہ مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں دیا تھا کہ اور سوال نہیں کرے گا تیرا بُرا ہو اے آدمی کیسا دغا باز ہے تو عرض کرے گا اے رب اور اللہ سے دعا کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر تجھے یہ دیدوں گا تو کوئی اور سوال نہیں کرے گا؟ وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم! اور اللہ کو عہد و پیمان دے گا جیسے اللہ کو منظور ہوگا آخر اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دے گا جب وہ وہاں کھڑا ہوگا تو ساری جنت اس کو دکھلائی دے گی۔ اور جو کچھ اس میں خیر و شادمانی کی چیز ہے اسے دیکھ کر ایک مدت تک جب تک خدا کو منظور ہوگا وہ چپ رہے گا، بعدہ عرض کرے گا اے اللہ مجھے جنت میں داخل فرما دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں دیا تھا کہ کچھ اور نہیں مانگے گا؟ برا ہو اے آدم کے بیٹے! کیسا تو فریب کار ہے وہ عرض کرے گا، اے میرے رب میں تیری مخلوق میں بدنصیب نہیں رہوں گا اور دعا کرتا ہی رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی شایان شان ضحک فرمائے گا اور ارشاد فرمائے گا

جنت میں داخل ہو جا اور جب جنت میں داخل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کوئی آرزو کر وہ کرے گا اور مانگے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو یاد دلائے گا کہ فلاں چیز مانگ فلاں چیز مانگ، جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ سب تیرے لیے ہیں اور ان کے برابر اور تیرے لیے ہیں۔

۲۰۷: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: نَعَمْ قَالَ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِیْرَةِ صَحْوًا لَیْسَ مَعَهَا سَحَابٌ؟ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَیْسَ فِیْهَا سَحَابٌ؟ قَالُوْا: لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ: مَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ اَحَدِهِمَا الخ (الصحیح لمسلم ج۱، ۱۰۲، ۱۰۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کہا یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ بروز قیامت اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں دیکھو گے، تم کو دوپہر کے وقت جب بالکل کھلا ہوا بادل نہ ہو سورج دیکھنے میں تکلیف ہوتی ہے اور چودہویں کا چاند جب کھلا ہوا بادل نہ ہو تو اس کے دیکھنے میں تکلیف ہوتی ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا بس اتنی ہی تکلیف اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں ہو گی۔

حشر

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

١٠٣: وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۔

(سورۃ النساء: الآیۃ/١٧٢)

اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے تو کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ان سب کو اپنی طرف ہانکے گا۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

١٠٤: وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۔ (سورۃ آل عمران: الآیۃ/١٥٨)

اور اگر تم مرو یا مارے جاؤ تو اللہ کی طرف اٹھنا ہے۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

١٠٥: وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۔ (سورۃ الانعام: الآیۃ/٣٨)

اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں پر اڑتا ہے مگر تم جیسی امتیں ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں گے۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

١٠٦: وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِىْٓ اَجَّلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۔ (سورۃ الانعام: الآیۃ/١٢٩)

اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا اور فرمائے گا اے جن کے گروہ تم نے بہت آدمی گھیر

لیے اور ان کے دوست آدمی عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس میعاد کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر فرمائی تھی فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانہ ہے ہمیشہ اس میں رہو مگر جسے خدا چاہے اے محبوب بیشک تمہارا رب حکمت والا علم والا ہے۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۰۷: وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ (سورۃ یونس: الآیۃ/۲۸)

اور جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے ہم مشرکوں سے فرمائیں گے اپنی جگہ رہو تم اور تمہارے شریک۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۰۸: وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ. (سورۃ یونس: الآیۃ/۴۵)

اور جس دن انہیں اٹھائے گا گویا دنیا میں نہ رہے تھے مگر اس دن کی ایک گھڑی آپس میں پہچان کریں گے کہ پورے گھاٹے میں رہے وہ جنہوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا اور ہدایت پر نہ تھے۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۰۹: وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ. (سورۃ الحجر: الآیۃ/۲۵)

اور بے شک تمہارا رب انہیں قیامت میں اٹھائے گا بیشک وہی علم وحکمت والا ہے۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۱۰: فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا.

(سورۃ مریم: الآیۃ/۶۸)

تو تمہارے رب کی قسم ہم انہیں اور شیطانوں سب کو گھیر لائیں گے اور انہیں دوزخ کے

آس پاس حاضر کریں گے گھٹنوں کے بل گرے۔(کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۱۱: وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلٰئِكَةِ اَهٰٓؤُلَاۤءِ اِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ. (سورۃ السبا الآیۃ/ ۴۰)

اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ تمہیں پوجتے تھے۔(کنز الایمان)

احادیث

۲۰۸: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَفْوَاجٍ رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ كَاسِيْنَ يَسْحَبُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجٌ يَمْشُوْنَ وَيُلْقِى اللّٰهُ الْآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقٰى ذَاتُ ظَهْرٍ حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ الْمُعْجِبَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا. (کنز العمال ج۷ص ۲۰۷ حدیث ۲۲۰۵ ومشکوۃ المصابیح ج۲ ص ۴۸۴ باب الحشر)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کا حشر تین گروہوں میں ہوگا (۱) ایک سوار خوش حال، لباس پوش ہوگا (۲) دوسرے گروہ کو فرشتے ان کے منھ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں جمع کریں گے (۳) تیسرا گروہ پا پیادہ ہوگا۔

۲۰۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُحْشَرُ النَّاسُ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَلرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ : يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ. (کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۷ حدیث ۲۲۰۸ ومشکوۃ المصابیح ص ۴۸۳ باب الحشر الفصل الاول)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کا حشر اس حال میں ہوگا کہ وہ ننگے قدم، ننگے بدن، بے ختنہ ہوں گے،

میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو دیکھیں گے، فرمایا اے عائشہ ایک دوسرے کو دیکھنے سے (قیامت کا) معاملہ کہیں زیادہ سخت ہوگا۔

۲۱۰: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ هٰهُنَا وَاَوْمٰى بِيَدِهٖ نَحْوَ الشَّامِ. (کنز العمال ج۷ص ۲۰۷ حدیث نمبر ۲۲۰۶)

حضرت معاویہ بن حیدہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا حشر اس حال میں ہوگا کہ تم پیدل اور سوار ہوگے اور چہروں کے بل تمہیں کھینچ کر یہاں لایا جائے گا اور اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ فرمایا۔

۲۱۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ. (کنز العمال ج۷ص ۲۰۷ حدیث ۲۲۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو اتنا پسینہ چھوٹے گا کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر گز پہنچ جائے گا اور انہیں لگام لگا دے گا یہاں تک کہ ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔

۲۱۲: عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدْنُو الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حِقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا.

(کنز العمال ج۷ص ۲۰۷ -حدیث ۲۲۰۹)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت سورج لوگوں سے قریب ہوگا یہاں تک کہ ایک میل کی دوری کی مقدار میں ہو جائے گا۔ پھر لوگ اپنے اپنے اعمال کی مقدار پسینے میں ہوں گے تو کچھ لوگوں کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک اور بعض لوگوں کا ان کے گھٹنوں تک ہوگا اور بعض کا ان کے کمر تک ہوگا اور

کچھ کا پسینہ ان کے منہ تک ہو گا۔

۲۱۳: عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى حُفَاةً، عُرَاةً، غُرْلًا، كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ الخ وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيْمُ أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ أُصَيْحَابِيْ أُصَيْحَابِيْ فَيَقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ؟ فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ فَيُقَالُ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ۔ (کنز العمال ج۷ص ۲۰۷، ۲۰۸ حدیث ۲۲۱۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے یہاں برہنہ پا، ننگے، بدن، غیر مختون اٹھائے جاؤ گے جیسے پہلی بار تمہیں میں نے پیدا کیا ویسے دوبارہ لوٹائیں گے اور مخلوق میں سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا۔ خبردار! میرے کچھ امتی لائے جائیں گے اور انہیں بائیں جانب لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا اے رب میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں رب ارشاد فرمائے گا تم کو نہیں معلوم کہ تمہارے بعد کیا ایجاد کیا؟ تو میں ایک بندۂ صالح کی طرح عرض کروں گا کہ جب تک میں ان میں تھا ان پر گوارہ رہا اور جب تو نے مجھ وفات عطا کر دی تو تو ہی ان کا نگہبان تھا تو کہا جائے گا کہ یہ لوگ تمہاری مفارقت کے بعد سے مرتد ہو کر رہے۔

۲۱۴: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: أَلَيْسَ الَّذِيْ أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (مشکوۃ المصابیح ج۲ص ۴۸۳ باب الحشر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے نبی! قیامت کے دن کافر کا حشر اس کے چہرے کے بل کیسے ہوگا؟ فرمایا کہ کیا دنیا میں پیروں کے بل چلانے والا قیامت کے دن چہرے کے بل نہیں چلا سکتا؟

بعث

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

١١٢: وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۔ (الأنعام: ٣٦)

اوران مردہ دلوں کو اللہ اٹھائے گا پھر اس کی طرف ہانکے جائیں گے۔

اور فرماتا ہے:

١١٣: يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۔ (المجادلة: ٦)

جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں ان کے کوتک جتادے گا۔

اور فرماتا ہے:

١١٤: يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ ۔ (المجادلة: ١٨)

جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے کھا رہے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

١١٥: وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۔ (الجن: ٧)

اور یہ کہ انہوں نے گمان کیا جیسا تمہیں گمان ہے کہ اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا۔

اور فرماتا ہے:

١١٦: وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ (الحج: ٧)

اور اس لیے کہ قیامت آنے والی اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ اٹھائے گا انہیں جو قبروں میں ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۱۱۷: فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ . (الروم: ۵۶)

تو یہ ہے وہ دن اٹھنے کا لیکن تم نہ جانتے تھے۔

اور فرماتا ہے:

۱۱۸: اَلَا يَظُنُّ اُولٰئِكَ اَنَّهُمْ مَبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ . (المطففين: ۴)

کیا ان لوگوں کا گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے۔

احادیث

۲۱۵: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَّبَنِىْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِىْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهُ اِيَّاىَ فَزَعَمَ اَنِّىْ لَا اَقْدِرُ اَنْ اُعِيْدَهُ كَمَا كَانَ وَاَمَّا شَتْمُهُ اِيَّاىَ فَقَوْلُهُ لِىْ وَلَدٌ فَسُبْحَانِىْ اَنِ اتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا . اخرجه البخارى عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنه (كنز العمال ج ۷ ص ۲۰۷ حديث ۲۲۰۰)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم نے میری تکذیب کی حالانکہ یہ اس کے لیے درست نہیں، اور مجھ کو گالی دیا جب کہ یہ اس کے لیے درست نہیں، رہ گئی اس کی تکذیب کرنا تو یہ ہے کہ اس نے یہ گمان کیا کہ میں ہو بہو اس کے لوٹانے پر قادر نہیں ہوں، اور مجھے اس کا گالی دینا تو اس کا یہ کہنا کہ میرا کوئی لڑکا ہے، پس میرے لیے پاکی ہے کہ میں کوئی بیوی یا کوئی لڑکا بناؤں اپنے لیے۔

۲۱۶: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى شَتَمَنِىْ عَبْدِىْ ابْنُ اٰدَمَ وَمَا يَنْبَغِىْ لَهُ اَنْ يَّشْتِمَنِىْ وَكَذَّبَنِىْ وَمَا يَنْبَغِىْ لَهُ اَنْ يُّكَذِّبَنِىْ اَمَّا شَتْمُهُ اِيَّاىَ فَقَوْلُهُ اِنَّ لِىْ وَلَدًا وَاَنَا اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّىْ كُفُوًا اَحَدٌ ، وَاَمَّا تَكْذِيْبُهُ اِيَّاىَ فَقَوْلُهُ لَيْسَ يُعِيْدُنِىْ كَمَا بَدَاَنِىْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَىَّ مِنْ اِعَادَتِهِ . رواه الامام احمد والبخارى والترمذى عن ابى هريرة (كنز العمال ج ۷ ص ۲۰۷ حديث ۲۲۰۳)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے ابن آدم نے مجھ کو گالی دی جب کہ مجھے گالی دینا اس کے لیے مناسب نہیں اور میری تکذیب کی جب کہ اسے مناسب نہیں کہ میری تکذیب کرے

لیکن اس کا مجھے گالی دینا تو اس کا یہ قول کہ میرا کوئی بیٹا ہے حالانکہ میں بے نیاز یکتا معبود ہوں نہ کوئی میرا بیٹا اور نہ کوئی میرا باپ اور نہ ہی کوئی میرا ہمسر ہے، البتہ میری تکذیب تو اس کا یہ کہنا کہ وہ مجھے لوٹا نہیں سکتا جیسا اس نے مجھے پیدا کیا اور یہ بھی کہنا کہ پہلی تخلیق میرے اوپر اس کے اعادہ سے آسان نہیں۔

۲۱۷: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّہٗ لَمَّاحَضَرَہُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِیَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَھَا ثُمَّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اَلْمَیِّتُ یُبْعَثُ فِیْ ثِیَابِہِ الَّتِیْ یَمُوْتُ فِیْھَا ۔ (الترغیب والترھیب ج ٤ ص ٣٨٣ فصل فی النفخ فی الصور)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو نئے کپڑے منگائے پھر پہنا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مردہ اپنے انہیں کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں مرے گا۔

۲۱۸: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قُلْتُ : لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ؟ قَالَ : فِیْ خَیْرِ اَرْضِ اللّٰہِ وَاَحَبِّھَا اِلَیْہِ الشَّامُ وَھِیَ اَرْضُ فِلَسْطِیْنَ وَالْاِسْکَنْدَرِیَّۃِ مِنْ خَیْرِ الْاَرْضِیْنَ اَلْمَقْتُوْلِیْنَ فِیْھَا لَا یَبْعَثُھُمْ اِلیٰ غَیْرِھَا فِیْھَا قُتِلُوْا وَمِنْھَا یُبْعَثُوْنَ وَمِنْھَا یُحْشَرُوْنَ وَمِنْھَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ ۔ رواہ ابن عساکر (کنز العمال ج ۷ ص ۲۷۰ حدیث ۳۰۳٤ باب البعث والحشر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! قیامت کے دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی سب سے بہترین اور سب سے محبوب سرزمین شام میں اور یہ فلسطین اور اسکندریہ کی سرزمین ہے جو تمام زمینوں میں سب سے عمدہ ہے ان دونوں میں قتل کیے جانے والوں کو ان دونوں کے سوا کہیں اور نہیں بھیجے گا اسی سرزمین پر ان کا بعث وحشر ہوگا نیز وہیں سے انہیں جنت میں داخل ہونا ہے۔

﴿قیامت﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۱۹: وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝. (سورة الحجر : الآية / ۸۵)

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے عبث نہ بنایا اور بیشک قیامت آنے والی ہے تو تم اچھی طرح درگذر کرو۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۲۰: وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ.

(سورة الحج : الآية/ ۷)

اور اس لیے کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ اٹھائے گا انہیں جو قبروں میں ہیں۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۲۱: وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا. (سورة الكهف : الآية / ۲۱)

اور اسی طرح ہم نے ان کو اطلاع کردی کہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہہ نہیں۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۲۲: يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ (سورة القيامة : الآية / ۱۰)

پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا پھر جس دن آنکھ چوندھیائے گی اور چاند گہنے گا اور

سورج اور چاند ملا دیے جائیں گے اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۲۳: اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ . (سورة المومن: الاٰية/ ۵۹)

بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۲۴: يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا . (سورة الاحزاب : الاٰية/ ۶۳)

لوگ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تم کیا جانو شاید قیامت پاس ہی ہو۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۲۵: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً (سورة الاعراف : الاٰية/ ۱۸۷)

تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کو ٹھہری ہے تم فرماؤ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے اسے وہی اس کے وقت پر ظاہر کرے گا بھاری پڑ رہی ہے آسمانوں اور زمین میں تم پر نہ آئے گی مگر اچانک۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۲۶: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (سورة القمر : الاٰية/ ۱)

پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند۔ (کنزالایمان)

﴿حوض کوثر﴾

احادیث

٢١٩: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ : مَا هٰذَا؟ يَا جِبْرَئِيْلُ ! قَالَ : هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ . رواه البخاری

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٨٧ باب الحوض)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں چلتے ہوئے ایک نہر کے پاس پہونچا جس کے دونوں کنارے موتی کے قبے ہیں میں نے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہے؟ تو جبرئیل نے جواب دیا کہ یہی وہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو دیا ہے اس کی مٹی بہت خوشبودار مشک کی ہے۔

٢٢٠: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُعْطِيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهَا الْكَوْثَرُ مَاءُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ فِيْهِ طُيُوْرٌ اَعْنَاقُهَا كَالْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ : اِنَّهَا لَنَاعِمَةٌ قَالَ اَكْلُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا. (کنز العمال ج٧ ص ٢٢٣ حدیث ٢٤٤٦)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں مجھے ایک نہر دی گئی ہے جسے کوثر کہا جاتا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہے اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں جیسی ہیں حضرت عمر نے عرض کیا یہ تو بہت نرم گداز ہیں آپ نے فرمایا ان کا کھانا ان سے زیادہ نرم گداز ہے۔

٢٢١: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا اَنَسُ !

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ اَعْطَانِيَ الْكَوْثَرَ اللَّيْلَةَ طُوْلُهُ سِتُّ مِاْةِ عَامٍ وَعَرْضُهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا يَشْرَبُ مِنْهُ اَحَدٌ قَبْلِیْ وَلَا يَطْعَمُهُ مَنْ خَفَرَ ذِمَّتِیْ وَوَتَرَ عِتْرَتِیْ وَقَتَلَ اَهْلَ بَيْتِیْ . (کنز العمال ج۷ص ۲۲۵ حدیث ۲۴۷۷)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے آج رات حوض کوثر عطا فرمایا اس کی لمبائی چھ سوسال کے برابر اور چوڑائی اتنی ہے جتنی مشرق ومغرب کے درمیان ہے مجھ سے پہلے کوئی نہیں پئے گا اور جو شخص میرا عہد توڑے گا اور میری عترت کو ستائے گا اور اہل بیت کو قتل کرے گا وہ مزہ اس کا نہیں چکھے گا۔

۲۲۲: عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَوْعِدُكُمْ حَوْضِیْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُوْلِهِ وَهُوَ اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلٰى مَكَّةَ وَذَاكَ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ فِيْهِ اَمْثَالُ الْكَوَاكِبِ اَبَارِيْقُ مَاءُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الْفِضَّةِ مَنْ وَرَدَهُ وَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ اَبَدًا . (کنز العمال ج۷ص ۲۲۵ حدیث ۲۴۷۵)

حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے وعدہ کی جگہ میرا حوض ہے جس کا عرض اور طول برابر ہے وہ مقام ایلہ سے مکہ تک کی مسافت سے بھی زیادہ ہے اور وہ ایک ماہ کی مسافت ہے اس میں ستاروں کے برابر لوٹے ہیں، پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے جو اس پر حاضر ہو کر اس سے پئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

۲۲۳: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ بَيْنَمَا اَنَا عَلَى الْحَوْضِ اُتِیَ بِكُمْ زُفْقَةً رُفْقَةً فَذَهَبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْكُمْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فَقُلْتُ : مَا لَهُمْ هَلُمُّوْا اِلَیَّ فَصَرَخَ صَارِخٌ فَقَالَ : اِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ : سُحْقًا سُحْقًا . (کنز العمال ج۷ص ۲۲۵ حدیث ۲۴۷۹)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! میں حوض پر ہوں گا تمہیں جماعت در جماعت لاؤں گا تو ایک جماعت ادھر ادھر پھر نے لگی میں کہوں گا انہیں کیا ہوا؟ انہیں میرے پاس لاؤ! ایک منادی آواز دے گا اور کہے گا کہ انہوں

نے آپ کے بعد (دین) بدل ڈالا تھا تو میں کہوں گا دور ہٹو، دور ہٹو۔

۲۲۴: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ فَرَطًا وَإِنِّي فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَمَنْ وَرَدَ عَلَى الْحَوْضِ فَشَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ وَمَنْ لَمْ يَظْمَأْ دَخَلَ الْجَنَّةَ (کنز العمال ج۷ص ۲۲۲ حدیث ۲۴۳۸)

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ہر قوم کا ایک پیشوا ہے اور میں تمہارا پیشوا ہوں حوض پر تو جو شخص حوض پر پہونچے گا اور پی لے گا تو پیاسا نہ ہوگا اور جو پیاسا نہ ہوگا جنت میں داخل ہوگا۔

۲۲۵: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُعْطِيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ يُدْعَى الْكَوْثَرُ وَعَرْضُهُ يَاقُوْتٌ وَمَرْجَانٌ وَزَبَرْجَدٌ وَلُؤْلُؤٌ هُوَ وَاللّٰهِ مِثْلُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَاَيْلَةَ فِيْهِ اَبَارِيْقُ مِثْلُ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ .

(کنز العمال ج۷ص ۲۲۳،۲۲۲ حدیث ۲۴۴۴)

حضرت اسامہ بن زید سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ایک جنتی نہر عطا ہوئی ہے جس کو کوثر کہا جاتا ہے اور اس کا عرض یاقوت، مرجان، زبرجد، موتی کا ہے وہ باخدا صنعا اور ایلہ کی دوری کے برابر ہے اس میں آسمانی ستاروں کی تعداد کے برابر لوٹے ہیں۔

۲۲۶: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَاُنَازِعَنَّ اَقْوَامًا ثُمَّ لَاُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ فَاَقُوْلُ : يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ . (کنز العمال ص ۲۲۱ حدیث ۲۴۱۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، میں تم سے پہلے حوض کوثر پر تمہارے آگے موجود ہوں گا اور کچھ لوگوں سے جھگڑوں گا یہاں تک کہ میں ان پر غالب آجاؤں گا اور کہوں گا اے رب یہ میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں تو رب فرمائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نئی بات پیدا کی؟

۲۲۷: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُنْزِلَتْ عَلَيَّ

انِفًا سُوْرَةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ أَتَدْرُوْنَ مَا الْکَوْثَرُ؟ فَاِنَّهٗ نَهْرٌ وَعَدَنِیْهِ رَبِّیْ عَلَیْهِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ هُوَ حَوْضِیْ تَرِدُ عَلَیْهِ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اٰنِیَتُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ فَیُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَاَقُوْلُ : یَا رَبِّ اِنَّهٗ مِنْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ : مَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ بَعْدَکَ ۔ (کنز العمال ج۷ص ۲۲۱ حدیث ۲٤۱٤)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی میرے اوپر ایک سورت اتری ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ" کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ بے شک کوثر ایک نہر ہے میرے رب نے جس کا وعدہ فرمایا ہے وہ خیر کثیر ہے وہ میرا حوض ہے جس پر میری امت بروز قیامت وارد ہوگی اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہوں گے ایک بندہ کھینچ کر نکالا جائے گا تو میں عرض کروں گا اے رب یہ میرا امتی ہے تو رب فرمائے گا تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد اس نے کیا نئی بات پیدا کی۔

۲۲۸ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنِّیْ عَلَی الْحَوْضِ حَتّٰی اَنْظُرَ مَنْ یَّرِدُ عَلَیَّ مِنْکُمْ وَسَیُؤْخَذُ اُنَاسٌ دُوْنِیْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ : هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوْا بَعْدَکَ وَاللّٰهِ مَا بَرِحُوْا بَعْدَکَ یَرْجِعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ ۔ (کنز العمال ج۷ص ۲۲۱ حدیث ۲٤۱٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر ہوں گا یہاں تک کہ میں دیکھوں گا جو میرے پاس آئے گا اور میرے سامنے کچھ لوگ گرفتار کیے جائیں گے تو میں کہوں گا اے میرے رب میری امت سے ہیں تو فرمائے گا کیا تجھے معلوم ہے؟ کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا؟ بے شک یہ تیرے بعد الٹے پاؤں پھرے رہے۔

حساب و میزان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۲۷: وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ (سورة الاعراف: الآية/٨)

اور اس دن تو ضرور ہونی ہے

اور فرماتا ہے:

۱۲۸: وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ. (سورة الانبياء: الآية/٤٧)

اور ہم عدل کی ترازو میں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو۔

احادیث

۲۲۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ: اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ قَالَ: اِنْ يَّنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ. رواه احمد (مشكوة المصابيح ج٢ ص٤٨٧)

حضرت عائشہ سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بعض نمازوں میں کہتے ہوئے سنا "اللھم حاسبنی حسابا یسیرا" میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! حساب یسیر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا اگر وہ اس کے نامۂ اعمال کو دیکھے تو اسے معاف فرمادے گا اس لیے کہ اے عائشہ! اس دن جس سے کامل حساب لیا جائے وہ ہلاک ہو جائے گا۔

٢٣٠: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَیْسَ اَحَدٌ یُحَاسَبُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا هَلَکَ قُلْتُ: اَوَ لَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا.

(مشکوۃ المصابیح ٢ ص ٤٨٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا کوئی نہیں ہے جس کا قیامت کے دن حساب ہو اور وہ ہلاک نہ ہو، میں نے عرض کیا کیا اللہ تعالیٰ نے "فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا" نہیں فرمایا ہے۔

٢٣١: عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُهُ رَبُّهُ لَیْسَ بَیْنَهُ وَبَیْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ یَحْجُبُهُ فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَیَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ وَیَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. متفق علیه.

(مشکوۃ المصابیح ج٢ ص ٤٨٥ باب الحساب)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں کا کوئی ایسا نہیں ہے جس سے اس کا رب ہم کلام نہ ہو اس کے اور بندے کے درمیان نہ کوئی ترجمان ہوگا اور نہ ہی چھپانے والا کوئی پردہ ہوگا پس وہ اپنے داہنے دیکھے گا تو اسے اپنے کیے ہوئے اعمال ہی دکھائی دیں گے پھر وہ اپنے بائیں دیکھے گا تو اسے اپنے کیے ہوئے کام ہی دکھائی دیں گے پھر اپنے سامنے دیکھے گا تو وہ صرف آگ ہی دیکھے گا لہذا جہنم سے بچو چاہے کھجور کی ایک گٹھلی کے ذریعہ۔

٢٣٢: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یُحْشَرُ النَّاسُ فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ فَیَقُوْلُ: اَیْنَ الَّذِیْنَ کَانَتْ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَیَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِیْلٌ فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ثُمَّ یُؤْمَرُ لِسَائِرِ النَّاسِ اِلَی الْحِسَابِ. رواه البیهقی فی شعب الایمان

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٨٧ باب الحساب)

حضرت اسماء بنت یزید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

بروز قیامت لوگوں کا حشر ایک ہموار کشادہ زمین میں ہوگا ایک منادی ندا دے گا کہ کہاں ہیں؟ وہ لوگ جن کے پہلو خوابگاہوں سے الگ رہتے تھے تو وہ لوگ اٹھیں گے مگر وہ تھوڑے ہوں گے وہ جنت میں بے حساب داخل ہوں گے پھر سارے لوگوں کے حساب کا حکم ہوگا۔

۲۲۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا ظَلَمَكَ كَتَبَتِيَ الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ: اَفَلَكَ عُذْرٌ، قَالَ: لَا. يَا رَبِّ! فَيَقُوْلُ: بَلٰى. اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَاِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَيَقُوْلُ: اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ: فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ. رواه الترمذی و ابن ماجة (مشکوۃ المصابیح ص ٤٨٦ باب الحساب)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میرے ایک امتی کو قیامت کے دن برسر عام رہائی عطا فرمائے گا تو اس کے ننانوے (گناہ کے) دفتر پھیلا دے گا ہر دفتر تا حد نگاہ ہوگا پھر فرمائے گا کیا تجھے اس میں سے کسی بات سے انکار ہے جس سے لکھنے والے محافظ فرشتوں (کراما کاتبین) نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ عرض کرے گا نہیں اے میرے رب تو اللہ عزوجل فرمائے گا کیا تجھے کوئی عذر ہے؟ عرض کرے گا نہیں میرے رب، تو فرمائے گا ہاں تیری ایک نیکی میرے نزدیک ہے آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا تو ایک پرچہ نکالا جائے گا اس میں ہوگا، اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله پھر فرمائیگا اس کو وزن کر دو وہ عرض کرے گا اے رب اس پرچے کی کیا حیثیت ہے ان دفتروں کے سامنے؟ فرمائے گا آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا پھر دفتر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور پرچہ دوسرے پلڑے میں تو گناہوں کے دفتر ہلکے پڑ جائیں گے اور پرچہ بھاری ہو جائے گا تو اللہ کے نام کے ساتھ کوئی بھی چیز بھاری نہ ہو سکے گی۔

﴿جنت﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۲۹: وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا . (سورة التوبة : الأية/۷۲)

اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو باغوں کا وعدہ دیا ہے جس کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور فرماتا ہے:

۱۳۰: وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ (سورة ق : الأية/۳۱)

اور پاس لائی جائے گی جنت پرہیزگاروں کے کہ ان سے دور نہ ہوگی۔

اور فرماتا ہے:

۱۳۱: مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا . (سورة الرعد : الأية/۳۵)

احوال اس جنت کا کہ ڈر والوں کے لیے جس کا وعدہ ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس کے میوے ہمیشہ اور اس کا سایہ ڈر والوں کا تو یہ انجام ہے۔

اور فرماتا ہے:

۱۳۲: وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (سورة البقرة : الأية/۲۵)

اور خوشخبری دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہے۔

احادیث

٢٣٤: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ : مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا : الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْکُ الْاَذْفَرُ وَحِصَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْیَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ یَّدْخُلُهَا یَنْعَمُ وَلَا یَبْأَسُ وَیَخْلُدُ وَلَا یَمُوْتُ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُهُمْ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ .

(جامع الترمذی ج٢ ص٧٩ باب ماجاء فی صفة الجنة ومشکوة المصابیح ص٤٩٧)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی آپ نے فرمایا پانی سے میں نے پوچھا جنت کس چیز سے بنی؟ آپ نے فرمایا ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک سونے کی اس کا گارا نہایت خوشبودار مشک ہے اس کے کنکر موتی اور یاقوت (سے) ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے جو اس میں داخل ہوگا نعمتوں میں رہے گا کبھی مایوس نہ ہوگا ہمیشہ رہے گا اسے موت نہیں آئے گی نہ ان کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ ان کی جوانی ختم ہوگی۔

٢٣٥: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَغُرَفًا یُرٰی ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اِلَیْهِ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ : لِمَنْ ؟ هِیَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ؟ قَالَ هِیَ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّیَامَ وَصَلّٰی لِلّٰهِ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ . (جامع الترمذی ج٢ ص٧٩ باب ماجاء فی صفة غرف الجنة)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا اندر باہر سے اور باہر اندر سے نظر آتا ہے ایک اعرابی نے اٹھ کر عرض کیا اے اللہ کے نبی یہ کس کے لیے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ اس کے لیے ہیں جس نے اچھی گفتگو کی کھانا کھلایا ہمیشہ روزہ رکھا اور اللہ کے لیے نماز پڑھی رات میں جب سب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

٢٣٦: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ صَامَ

رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا أَدْرِیْ أَذَكَرَ الزَّكٰوةَ أَمْ . لَا، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَّغْفِرَ لَهُ إِنْ هَاجَرَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ مَكَثَ بِأَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ بِهَا قَالَ مُعَاذٌ : أَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُوْنَ فَإِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِاْئَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ . هكذا روى هذا الحديث عن هشام بن سعد.

(جامع الترمذی ج۲ ص ۷۹ باب ما جاء فی صفة درجات الجنة)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو رمضان کا روزہ رکھے نماز ادا کرے بیت اللہ شریف کا حج کرے (راوی کہتے ہیں) میں نہیں جانتا زکوۃ کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں، تو اللہ تعالیٰ (کے ذمہ کرم) پر ہے کہ بخش دے چاہے راہ خدا میں ہجرت کرے یا اپنے پیدائشی مقام پر ٹھہرا رہے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کیا میں (یہ بات) لوگوں کو بتا نہ دوں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو لوگوں کو عمل کرنے دو جنت میں سو درجے ہیں دو درجوں کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان وزمین کے درمیان ہے فردوس سب سے اوپر والا جنت ہے اس سے اوپر عرش الٰہی ہے اور اس سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت فردوس کا سوال کرو۔

۲۳۷: عَنْ أَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ لَيَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِاْئَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ : وَذٰلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُوْدُ. (جامع الترمذی ج۲ ص ۷۸ باب ماجاء فی صفة شجر الجنة)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں ایک سوار سو سال چلتا رہے گا لیکن وہ ختم نہ ہوگا۔

۲۳۸: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِی الَّذِیْ یَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِیْرَةُ الرَّاکِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَیَضْغَطُوْنَ عَلَیْهِ حَتّٰی کَادَ مَنَاکِبُهُمْ تَزُوْلُ ۔

(جامع الترمذی ج۲ ص ۸۱ باب ما جاء فی صفة ابواب الجنة)

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا میری امت کے دروازے کی چوڑائی جس سے وہ جنت میں داخل ہوں گے اس قدر ہے کہ تیز سوار اس مسافت کو تین دن میں طے کرے پھر بھی اس قدر بھیڑ ہوگی کہ مونڈھے بدن سے الگ ہونے کے قریب ہوجائیں گے۔

۲۳۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ جَنَّةَ عَدْنٍ خَلَقَ فِیْهَا مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ قَالَ لَهَا : تَکَلَّمِیْ فَقَالَتْ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ (کنزالعمال ج۷ ص ۲۲۹ حدیث ۲۵۲۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی نے جنت عدن پیدا فرمائی تو اس میں وہ چیز پیدا کی کہ اس کو نہ کسی نگاہ نے دیکھا نہ کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا پھر اس (جنت عدن) سے فرمایا بول تو بولی، ایمان والے کامیاب وبامراد ہوئے۔

۲۴۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْجَنَّةُ فِی السَّمَاءِ وَالنَّارُ فِی الْاَرْضِ ۔ (کنزالعمال ج۷ ص ۲۳۰ حدیث ۲۵۴۶)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت آسمان میں ہے اور جہنم زمین میں۔

۲۴۱: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَعَلَّکُمْ تَظُنُّوْنَ اَنَّ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ اُخْدُوْدٌ فِی الْاَرْضِ لَا وَاللّٰہِ وَلٰکِنَّهَا السَّائِحَةُ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ حَافَاتُهَا خِیَامُ اللُّؤْلُؤِ وَطِیْنُهَا الْمِسْکُ الْاَذْفَرُ ۔ (کنزالعمال ج۷ ص ۲۳۱ حدیث ۲۵۶۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا گمان ہے کہ جنت کی نہریں زمین کے اندر گڑھوں کا نام ہے نہیں خدا کی قسم، بلکہ وہ سطح

زمین کے اوپر ہیں ان کے کنارے موتی کے خیمے ہیں اور ان کا گارا عمدہ خوشبودار مشک ہے۔

۲۴۲: عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدَ هٰذَا (جامع الترمذی ج۲ ص ۸۴ باب ماجاء فی صفة انهار الجنة)

حضرت حکیم بن معاویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں پانی، شہد، دودھ، اور شراب کے دریا ہیں پھر ان سے نہریں پھوٹتی ہیں۔

دوزخ

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۳۳: اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَ اَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا . (سورة الاحزاب :الأية/٦٤)

بیشک اللہ نے کافروں پر لعنت فرمائی اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

اور فرماتا ہے:

۱۳۴: اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَ اَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا . (سورة الدهر : الأية/٤)

بے شک ہم نے کافروں کے لیے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی آگ

اور فرماتا ہے:

۱۳۵: فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ (سورة البقرة : الأية/٢٤)

تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کے لیے۔

اور فرماتا ہے:

۱۳۶: وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا . (الجن:٢٣)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانیں تو بیشک ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔

اور فرماتا ہے:

۱۳۷: اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا . (النساء:٢١)

بیشک جہنم تاک میں ہے سرکشوں کا ٹھکانہ۔

اور فرماتا ہے:

۱۳۸: اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا . (الكهف:١٠٢)

بیشک ہم نے کافروں کی مہمانی کو جہنم تیار کر رکھی ہے۔

اور فرماتا ہے:

۱۳۹: وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّىْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ. (السجدة:۱۳)

مگر میری بات قرار پا چکی کہ ضرور جہنم کو بھر دوں گا ان جنوں اور آدمیوں سب سے۔

اور فرماتا ہے:

۱۴۰: وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا. (الفتح:۶)

اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا اور انہیں لعنت کی اور ان کے لیے جہنم تیار فرمایا اور وہ کیا ہی برا انجام ہے۔

اور فرماتا ہے:

۱۴۱: وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا. (الفاطر:۳۶)

اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے نہ ان کی قضا آئے کہ مر جائیں۔

احادیث

۲۴۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا

(الجامع الترمذی ج۲ ص ۸۵ باب ماجاء فی صفة النار)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ اس دن جہنم کو اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے۔

۲۴۴: عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِىِّ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيْمَةَ لَتُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِىْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا مَا تُفْضِىْ اِلٰى قَرَارِهَا وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّهَا شَدِيْدٌ وَاِنَّ قَعْرَهَا بَعِيْدٌ وَاِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيْدٌ. (حوالہ)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عتبہ بن مروان نے ہمارے اس ممبر یعنی

بصرہ کے ممبر پر سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنایا آپ نے فرمایا ایک بہت بڑی چٹان جہنم کے کنارے سے پھینکی جائے گی اور وہ ستر برس گرتی رہے گی پھر بھی اپنے ٹھکانے پر نہیں پہونچے گی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے جہنم کو زیادہ یاد کرو کیوں کہ اس کی گرمی سخت ہے وہ بہت گہری اور اس کے گرز لوہے کے ہیں۔

۲۴۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّهَا وَقَالَتْ اَكَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَیْنِ نَفَسًا فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِی الصَّیْفِ فَاَمَّا نَفَسُهَا فِی الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِیْرٌ وَاَمَّا نَفَسُهَا فِی الصَّیْفِ فَسَمُوْمٌ . هٰذا حدیث حسن صحیح (الجامع للترمذی ج۲ ص۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم نے اپنے رب کے سامنے شکایت کی کہ اس کے بعض نے بعض کو کھالیا اللہ تعالیٰ نے اس کے دو سانس بنادیے ایک سردیوں کے لیے ایک گرمیوں کے لیے۔ سردیوں کا سانس نہایت ٹھنڈا ہے اور گرمیوں کا سانس نہایت گرم ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِیْ تُوْقِدُوْنَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوْا : وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّیْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا . هٰذا حدیث حسن صحیح .(الجامع للترمذی ج۲/۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ جسے تم جلاتے ہو جہنم کی حرارت کے ستر اجزا میں سے ایک ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ اللہ کی قسم یہی کافی ہے آپ نے فرمایا اس کو انہتر اجزاء بڑھایا گیا (اب) ہر جز کی گرمی اس کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اُوْقِدَ عَلَی النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اسْوَدَّتْ فَهِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ (الجامع للترمذی ج۲ ص۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی آگ ایک ہزار سال جلائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی پھر ایک ہزار سال روشن کی گئی تو سفید ہوگئی پھر ایک ہزار سال جلائی گئی تو کالی ہوگئی تو وہ نہایت کالی ہے۔

٢٤٨: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : نَارُکُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءً مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ لِکُلِّ جُزْءٍ مِّنْهَا حَرُّهَا . (الجامع للترمذی ج٢ص٨٦)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے ہر جز کی گرمی اس کی گرمی کے برابر ہے۔

٢٤٩: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰی مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ وَهِیَ مَسِیْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّیْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا هٰذَا حدیث حسن اسناده حسن صحیح . (الجامع للترمذی ج٢ص٨٦)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ایک کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا اگر اس جیسا سیسے کا گولہ آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے اور یہ پانچ سو سال کا راستہ ہے تو رات سے پہلے زمین تک پہونچ جائے اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے (لٹکا کر) چھوڑا جائے تو اس کی گہرائی اور تہہ تک پہونچنے تک چالیس سال چلتا رہے۔ اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

حیات انبیا صلی اللہ علیہم الصلاۃ والسلام

احادیث

۲۵۰: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ ۔ (حیاۃ الانبیاء ص ۱۷)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔

۲۵۱: عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَفْضَلُ اَیَّامِکُمُ الْجُمُعَۃُ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ، وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ، قَالُوْا : وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ فَقَالَ : اِنَّ اللّٰہَ قَدْ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ (السنن لابی داؤد باب الصلوۃ ص ۲۰۱ باب الوتر ص ۲۶، ۶۹)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن وفات ہوئی اور اسی دن صور پھونکی جائے گی اور اسی دن کڑک ہوگی اس لیے اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ تو وصال فرما چکے ہوں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔

۲۵۲: عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ : مَا مِنْ نَبِیٍّ یُقْبَضُ اِلَّا یَرَی الثَّوَابَ ثُمَّ یُخَیَّرُ بَیْنَ الْبَقَاءِ فِی الدُّنْیَا وَالْاِرْتِحَالِ اِلَی الْاٰخِرَۃِ (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ ج ۱۲ ص ۱۱۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ ہر نبی کو وصال سے پہلے اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے پھر دنیا میں رہنے اور آخرت کی طرف کوچ کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔

۲۵۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَنْبِيَاءُ تَنَامُ عُيُوْنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ. (الخصائص الكبرىٰ للسيوطي ج۱ ص۱۱۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کی آنکھیں سوتی ہیں اور ان کے دل نہیں سوتے۔

۲۵۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ، فَجُمِعَ لِيَ الْاَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَنِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَمَمْتُهُمْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا. (السنن للنسائي ج۱ باب الصلاة)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا تو سارے نبی علیہم السلام جمع ہوئے پھر جبریل نے مجھے آگے بڑھایا میں نے ان کی امامت کی بعدہ مجھے آسمانِ دنیا کی طرف لے جایا گیا۔

۲۵۵: عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ ثَابِتٌ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ اَعْطَيْتَ اَحَدًا نِ الصَّلَاةَ فِيْ قَبْرِهٖ فَاَعْطِنِيَ الصَّلَاةَ فِيْ قَبْرِيْ فَيُقَالُ: اِنَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةَ اسْتُجِيْبَتْ لَهٗ وَاَنَّهٗ رُئِيَ بَعْدَ مَوْتِهٖ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ. (سبل الهدى والرشاد ج۱۲ ص۳۶۷)

حضرت حماد بن سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ثابت عرض کرتے اے اللہ اگر تو کسی کو اس کی قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے تو مجھے بھی اپنی قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی یہ دعا مقبول ہوئی اور انہیں ان کی قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا گیا۔

۲۵۶: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَكْثِرُوا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ

عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ . (شرح الزرقانی علی المواهب ج۷ص۳۷۲)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا میرے اوپر جمعہ کے دن درود کثرت سے پڑھا کرو، اس لیے کہ یہ یوم مشہود ہے ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں بے شک جو بھی میرے اوپر درود پڑھتا ہے تو اس درود کے فارغ ہونے سے پہلے میرے اوپر پیش کیا جاتا ہے، میں نے عرض کیا اور موت کے بعد فرمایا: موت کے بعد بھی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسم کھانے کو حرام کردیا ہے۔

۲۵۷ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ رُوْحِیْ حَتّٰى اُرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ .

(مسند الامام احمد ج۲ص۲۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی مسلمان مجھ پر درود پڑھتا ہے تو مجھ پر اللہ تعالیٰ میری روح کو لوٹا دیتا ہے تو میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

سماع اموات

احادیث

۲۵۸ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَتَرَاءَ يْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَاٰهُ غَيْرِيْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ : لِعُمَرَ اَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ : يَقُوْلُ عُمَرُ : سَأَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ اَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَؤُا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ فَقَالَ : يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّيْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا؟ فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا؟ فَقَالَ : مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ، غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا . رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۵۴۳ باب فی المعجزات)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر کے ساتھ تھے مکہ ومدینہ (زادہما اللہ شرفا وکرامۃ) کے درمیان تو ہم نے چاند دیکھنے کی کوشش کی میں تیز نظر تھا میں نے دیکھ لیا اور کسی کو گمان نہ تھا کہ کسی نے میرے علاوہ دیکھا ہو تو میں حضرت عمر سے کہنے لگا اے عمر آپ دیکھ نہیں رہے ہیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فرمانے لگے میں اسے اپنے بستر پر لیٹ کر دیکھوں گا پھر اہل بدر کے بارے میں حدیث بیان کرنے لگے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں اہل بدر کی قتل گاہیں دکھاتے اور فرماتے ان شاء اللہ کل یہاں فلاں قتل

ہوکر گرے گا۔ اور انشاء اللہ کل فلاں یہاں قتل ہوگا۔ حضرت عمر نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا جن کے لیے جو حد مقرر کردی تھی اس سے کچھ بھی نہ ہٹے، پھر ایک دوسرے پر کنویں میں ڈالدیئے گئے اس کے بعد سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان (جو مقتولین کنویں میں ڈالدیئے گئے تھے) کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! تم لوگوں نے اللہ و رسول کا وعدہ حق پایا؟ بے شک میں نے تو اپنے رب کا وعدہ سچا پایا تو حضرت عمر نے عرض کی اے اللہ کے رسول! آپ بے روح جسموں سے کس طرح کلام فرماتے ہیں؟ تو سرکار نے فرمایا ان سے زیادہ تم میری بات نہیں سنتے البتہ یہ مجھے کچھ جواب نہیں دے سکتے۔

۲۵۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ اَبُوْ زُرَیْنٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ طَرِیْقِیْ عَلَی الْمَوْتیٰ فَهَلْ مِنْ کَلَامٍ اَتَکَلَّمُ بِهٖ اِذَا مَرَرْتُ عَلَیْهِمْ قَالَ: قُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ قَالَ اَبُوْ زُرَیْنٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! یَسْمَعُوْنَ؟ قَالَ: یَسْمَعُوْنَ وَلٰکِنْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یُّجِیْبُوْا. اخرجه الامام العقیلی.

(العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة ج۲٦۲/٤)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ابوزرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ میرا راستہ مقابر پر ہے کوئی کلام ایسا ہے؟ کہ جب ان پر گزروں تو کہا کروں فرمایا یوں کہہ "سلام تم پر اے قبر والو! اہل اسلام اور اہل ایمان سے تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں ابوزرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ کیا مردے سنتے ہیں فرمایا سنتے ہیں مگر جواب نہیں دے سکتے۔

۲٦۰: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمَیِّتَ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ. رواه الامام احمد وابوداؤد بسند جید

(الفتاوی الرضویة ج۲٦۵/٤)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ جوتیوں کی آواز سنتا ہے جب لوگ اسے پیٹھ دے کر پھرتے ہیں۔

۲۶۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ اَنَّهُ لَیَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِیْنَ یُوَلُّوْنَ عَنْهُ.

رواه ابن ابی شیبة فی مصنفه وابن حبان فی التقاسیم والانواع والحاکم فی المستدرک والامام البغوی فی شرح السنة والطبرانی فی المعجم الاوسط وابن جریر وابن منذر وابن مردویه والبیهقی فی تصانیفهم.

(العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة ج٤، ٢٦٥)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے لوگوں کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے جب اس کے پاس سے پلٹتے ہیں۔

۲۶۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : شَهِدْنَا جَنَازَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دَفْنِهَا وَانْصَرَفَ النَّاسُ قَالَ : اِنَّهُ الْاٰنَ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِکُمْ. رواه الطبرانی وابن مردویه (العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة ج٤، ٢٦٥)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ہم ایک جنازہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب حاضر تھے جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ پلٹے حضور نے ارشاد فرمایا اب وہ تمہاری جوتیوں کی آواز سن رہا ہے۔

۲۶۳: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰی وَذَهَبَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰی اَنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَکَانِ فَاَقْعَدَاهُ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ فَیَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَیُقَالُ : اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ اَبْدَلَکَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَرَاهُمَا جَمِیْعًا وَاَمَّا الْکَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ کُنْتُ اَقُوْلُ مَا یَقُوْلُ النَّاسُ فَیُقَالُ : لَا دَرَیْتَ وَلَا تَلَیْتَ ثُمَّ یُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَةً بَیْنَ اُذُنَیْهِ فَیَصِیْحُ صَیْحَةً یَسْمَعُهَا مَنْ یَلِیْهِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ. (الجامع الصحیح للبخاری ج١ ص١٧٨ باب المیت یسمع خفق النعال وص١٨٣ باب ماجاء فی عذاب القبر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے اصحاب واپس روانہ ہوتے ہیں تو ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں تو ان شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتے تھے تو وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو کہا جاتا ہے تو اپنا جہنم والا ٹھکانہ دیکھ لے اللہ نے اس کے بدلے تجھے جنت والا ٹھکانہ عطا فرمایا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دونوں کو دیکھے گا لیکن کافر منافق کہے گا میں نہیں جانتا میں تو وہی کہتا تھا جو اور لوگ کہتے تھے تو کہا جائے گا نہ تو نے جانا نہ پھر اس کے کانوں کے درمیان لوہے کے گرز سے اس طرح مارا جائیگا کہ زور سے چیخ مارے گا جسے اس کے پاس کے سب سنیں گے سوائے جن وانسان کے۔

۲٦٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِطَّلَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَهْلِ الْقَلِيْبِ فَقَالَ: وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيْلَ لَهٗ تَدْعُوْ اَمْوَاتًا؟ قَالَ: مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ. (الجامع الصحیح للبخاری ج۱ ص۱۸۳ باب ماجاء فی عذاب القبر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اہل قلیب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم نے اپنے رب کا وعدہ حق پایا؟ تو سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ حضور مردوں کو پکارتے ہیں؟ سرکار نے فرمایا تم ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر وہ جواب نہیں دیتے۔

۲٦۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُرُّ بِقَبْرِ اَخِيْهِ الْمُؤْمِنِ كَانَ يَعْرِفُهٗ فِی الدُّنْيَا فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِلَّا عَرَفَهٗ وَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَدْ صححه الامام ابو محمد عبد الحق والامام ابو عمر والسید العلامة السمهودی علیهم الرحمة. (روح البیان ج۲ ص۱۲۵ وكتاب الاستذكار والتسمية للامام ابی عمرو بن عبد البر)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جو بھی اپنے ایسے مسلمان بھائی کی قبر سے گزرتا ہے جس کو دنیا میں پہچانتا تھا اور اس کو سلام کرتا ہے تو وہ اسے پہچان لیتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

كِتَابُ الطَّهَارَةِ (١)

طہارت کا بیان

طہارت سے مراد یہ ہے کہ نمازی کا بدن موجبات غسل اور نواقض وضو نیز نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہو یوں ہی اس کے کپڑے اور وہ جگہ جس پر نماز پڑھی نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہوں۔ (بہار شریعت ج ۸۳/۳)

طہارت کی دو قسمیں ہیں: (۱) صغریٰ (۲) کبریٰ۔

طہارت صغریٰ وضو ہے اور کبریٰ غسل۔

وضو کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

١٤٢: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ: "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ"، (مائده ٥ پ ٦، آیت ٦)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منھ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گھٹنوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو

---

(۱) طہارت نماز کے لیے شرط ہے، طہارت تین طرح سے حاصل ہوتی ہے، وضو، غسل، تیمم، بے طہارت (بے وضو یا بے غسل یا بے تیمم) قصداً نماز پڑھنا نہ پڑھنے کے برابر بلکہ کفر ہے، اس حالت میں نماز پڑھی کہ بدن یا کپڑے پر نجاست غلیظہ ایک درہم سے زائد لگی رہی یا نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن کے اس حصے کی چوتھائی سے زیادہ میں لگی رہی تو نماز نہ ہوئی۔ اپنے کو بے وضو گمان کیا اور اسی حالت میں نماز پڑھی بعد کو ظاہر ہوا کہ بے وضو نہ تھا نماز نہ ہوئی۔

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور (ان صورتوں میں) پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منھ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (کنزالایمان ص ۱۵۸)

احادیث فضائل وضو

۲۶۶: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اُمَّتِیْ یَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَهٗ فَلْیَفْعَلْ.

(الصحیح لمسلم ج۱ ص۱۲۶، بَابُ اِسْتِحْبَابِ اِطَالَةِ الْغُرَّةِ وَالتَّحْجِیْلِ فِی الْوُضُوْءِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ منھ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے ہوں گے جس سے ہوسکے چمک زیادہ کرے۔ (بہار شریعت ۲ ص ۹)

۲۶۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا: بَلٰی: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَ اِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ.

(الصحیح لمسلم ج۱ ص ۱۲۷، بَابُ فَضْلِ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَكَارِهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں معاف فرمادے اور درجات بلند کرے؟ عرض کی ہاں! یارسول اللہ فرمائیں، جس وقت وضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت وضوئے کامل کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ کفار کی سرحد پر حمایت بلاد اسلام کے لیے گھوڑا باندھنے کا۔ (بہار شریعت ج۲ ص ۱۰،۹)

۲۶۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الصُّنَابِحِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ

الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ إِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهٖ وَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَاسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَاسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَهٗ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۹، ٤٠ کِتَابُ الطَّهَارَةِ)

عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے مونھ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب موںھ دھویا تو اس کے چہرہ کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز مزید براں۔(۱) (مالک ونسائی) (بہار شریعت دوم ص ۱۰)

۲۶۹: عَنْ حُمْرَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: دَعَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِوَضُوْءٍ وَهُوَ يُرِيْدُ الْخُرُوْجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَجِئْتُهٗ بِمَاءٍ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ فَقُلْتُ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَاللَّيْلَةُ شَدِيْدَةُ الْبَرْدِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يُسْبِغُ عَبْدٌ الْوُضُوْءَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ. رواه البزار باسناد حسن.

(الترغيب والترهيب ج ۱/ ۱۵۳ مَا جَاءَ فِيْ إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ)

حضرت حمران رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کے لیے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے حمران کہتے ہیں میں پانی لایا انھوں نے موںھ ہاتھ دھوئے تو میں نے کہا اللہ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے اس پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو بندہ وضوئے کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔ (بزار) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۰)

(۱) اعضائے وضو سے گناہ نکلتے ہیں اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں کہ کبیرہ گناہ بے توبہ معاف نہیں ہوتے۔ ۱۲

۲۷۰: عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَسْبَغَ الْوُضُوْءَ فِيْ الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كِفْلَانِ. (جامع صغیر ج۲ ص٥٦٤ حدیث ۸۳۹۸)

حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لیے دونا ثواب ہے۔ (طبرانی اوسط) (بہار شریعت ج۲ ص۱۰)

۲۷۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ مَرَّةً وَاحِدَةً فَتِلْكَ وَظِيْفَةُ الْوُضُوْءِ الَّتِيْ لَابُدَّ مِنْهَا وَمَنْ تَوَضَّأَ ثِنْتَيْنِ فَلَهُ كِفْلَانِ وَمَنْ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا فَذٰلِكَ وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ. (سنن الدارقطنی ۸۱/۱ باب وضوء رسول اللہ ﷺ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو ایک ایک بار وضو کرے تو یہ ضروری بات ہے اور جو دو دو بار کرے اس کو دونا ثواب اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وضو ہے۔ (احمد) (بہار شریعت ج۲ ص۱۰)

۲۷۲: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. (رواہ مسلم)

(مشکوۃ المصابیح ص۳۹، باب الطھارۃ)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو اور باطن وظاہر سے متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (مسلم) (بہار شریعت ج۲ ص۱۱)

۲۷۳: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ يُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ. (الصحیح لمسلم، ج۱ ص۱۲۲، باب الذکر المستحب ومشکوۃ المصابیح الفصل الاول ص۳۹ کتاب الطھارۃ)

حضرت امیر المومنین فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر پڑھے "أَشْهَدُ أَنْ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ " اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔(مسلم)

(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

٢٧٤ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۹ باب الطهارة)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو پر وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔(ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

٢٧٥ : قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ لِمَ سَبَقْتَنِىْ اِلَى الْجَنَّةِ ؟ اِنِّىْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِىْ فَقَالَ بِلَالٌ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا أَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِىْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "بِهٰذَا". (اَلصَّحِيْحُ لِابْنِ خُزَيْمَةَ بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ الذَّنْبِ، ج ٢، ص ٢١٤ بیروت)

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایک دن صبح کو حضور اقدس ﷺ نے حضرت بلال کو بلایا اور فرمایا اے بلال کس عمل کے سبب جنت میں تو مجھ سے آگے آگے جارہا تھا میں رات جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ میں جب اذان کہتا اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیتا اور میرا جب بھی وضو ٹوٹتا وضو کرلیا کرتا حضور نے فرمایا اسی سبب سے۔ (ابن خزیمہ) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

٢٧٦ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَاوُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۶ بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ. وَابْنُ مَاجَه بَابُ مَاجَاءَ فِى التَّسْمِيَةِ فِى الْوُضُوْءِ ص ۳۲)

سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں یعنی وضوئے کامل نہیں (اسکے معنی وہ ہیں جو دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

۲۷۷ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا تَطَهَّرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ وَ إِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فِيْ طُهُوْرِهِ لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ إِلَّا مَامَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ . (سنن الدارقطنی ج ۱ ص ۷۳ بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب کوئی وضو کرے تو بسم اللہ کہے اس لیے کہ یہ پورا بدن پاک کردے گا اور اگر وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ کہے تو صرف اتنا بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا۔

۲۷۸ : عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ تَطَهَّرَ جَسَدُهُ كُلُّهُ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يَتَطَهَّرْ إِلَّا مَوْضِعُ الْوُضُوْءِ .

(سنن الدارقطنی ۱، ص ۷۴ باب التسمية على الوضوء)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہوگیا اور جس نے بغیر بسم اللہ وضو کیا اس کا موضع وضو ہی پاک ہوگا۔ (بیہقی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

۲۷۹ : عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوٰة المصابیح ص ۴۵ باب سنن الوضوء)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی خواب سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین بار ناک صاف کرے کہ شیطان اس کے نتھنے پر رات گزارتا ہے۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱، ۱۲)

۲۸۰ : عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ . (کنز العمال باب السواک ج ۵، ص ۷۶ حدیث ۱۵۶۴)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوْءِ

(کنز العمال باب السواک ج ۵، ص ۷۶ حدیث ۱۵۶۷)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اگر یہ بات نہ

ہوتی کہ میری امت پر شاق ہوگا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا امر فرمادیتا۔ (طبرانی) (یعنی فرض کر دیتا اور بعض روایتوں میں لفظ فرض بھی آیا ہے۔(۱) (بہار شریعت ج۲/۱۲)

۲۸۱: عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِهٖ لِشَیْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ حَتّٰی یَسْتَاكَ. رواه الطبرانی

(الترغیب والترهیب ج۱ ص۱۶۶ باب ماجاء فی السّواک وفضائله)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا سید عالم ﷺ کسی نماز کے لیے تشریف نہ لے جاتے تاوقتیکہ مسواک نہ فرمالیتے۔(طبرانی) (بہار شریعت ج۲ ص۱۲)

۲۸۲: عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَیْحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ بَیْتَهٗ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ. (الصحیح لمسلم ج۱ ص۱۲۸ باب السواک)

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی کہ حضور ﷺ باہر سے جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام مسواک کرنا ہوتا۔ (بہار شریعت ج۲ ص۱۲)

۲۸۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: عَلَیْكُمْ بِالسِّوَاكِ فَإِنَّهٗ مَطْیَبَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ. (کنز العمال کتاب الطهارة من قسم الاقوال باب السواک ج۵ ص۷۶ حدیث ۱۵۵۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسواک کا التزام رکھو کہ وہ سبب ہے موٗنھ کی صفائی اور رب تبارک وتعالی کی رضا کا۔(۲) (احمد) (بہار شریعت ج۲ ص۱۲)

۲۸۴: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ رَكْعَتَانِ بِسِوَاكٍ خَیْرٌ مِنْ سَبْعِیْنَ رَكْعَةً بِغَیْرِ سِوَاكٍ. (کنز العمال ج۵/۷۶ باب السواک حدیث ۱۵۵۲)

---

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ سرکار اقدس ﷺ اسلام کے شارع ہیں وہ من جانب اللہ ایسے بااختیار ہیں کہ جو چاہیں حلال فرمائیں جو چاہیں حرام ٹھہرائیں اور جو چاہیں فرض یا واجب کر دیں کما شہد بہ الحدیث والقرآن ۱۲

(۲) مسواک وہ لکڑی ہے جس سے دانت صاف کیے جاتے ہیں، مسواک کڑوے درخت کی ہو موٹائی چھنگلی انگلی کے برابر ہو، لمبائی بالشت سے زیادہ نہ ہو، دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کی جائے لمبائی میں نہ کی جائے بے دانت والے مرد وعورت مسوڑھوں پر انگلی یا کپڑا پھیرلیا کریں۔ (مرآۃ المناجیح ۱/۲۷۵)

وضو سے پہلے کم از کم تین تین دفعہ دائیں بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کرے ہر مرتبہ مسواک کو دھولے، پہلے داہنی جانب کے اوپر کے دانت مانجھے پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت پھر داہنی جانب کے نیچے کے پھر بائیں جانب کے نیچے

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو رکعتیں جو مسواک کر کے پڑھی جائیں افضل ہیں بے مسواک کی ستر رکعتوں سے۔ (ابونعیم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۲)

۲۸۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِی يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِی لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۵، باب السواک الفصل الثالث)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے کہ بے مسواک کیے پڑھی گئی ستر حصے افضل ہے۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۲)

۲۸۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكِ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِی الْاِسْتِنْجَاءَ قَالَ الرَّاوِیْ : وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۴ باب السواک. وابو داؤد ۸/۱ باب السواک من الفطرة)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں (یعنی ان کا حکم ہر شریعت میں تھا) (۱) مونچھیں کترنا (۲) داڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) ناک میں

کے، جب مسواک کرنا ہو تو دھوئے اور فارغ ہو جب بھی دھوئے زمین پر مسواک اس طرح کھڑی رکھے کہ ریشہ کی جانب اوپر ہو۔ جب مسواک اتنی چھوٹی ہو جائے کہ استعمال کے قابل نہ رہے یا خشک ہو جائے تو کسی جگہ دفن کر دے یا کسی جگہ احتیاط سے رکھ دے، مسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھنگلیاں مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے ہو اور مٹھی نہ باندھے۔ (بہار شریعت ۲/۱۷، ۱۸)

وضو کرتے وقت، قرآن شریف پڑھتے وقت، دانت پیلے ہونے پر، بھوک یا دیر تک خاموشی یا بے خوابی کی وجہ سے منھ سے بو آنے پر مسواک کرنا مسنون ہے۔

مسواک کے بہت فائدے ہیں چند یہ ہیں: (۱) مرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے (۲) "پائریا" سے مسواک محفوظ رکھتی ہے (۳) گندہ دہنی ختم کرتی ہے (۴) دانتوں اور معدے کو قوی کرتی ہے (۵) آنکھوں میں روشنی لاتی ہے (مرآۃ المناجیح ۱/۲۶۷) (۶) دانتوں میں چمک آتی ہے (۷) مسوڑھوں میں مضبوطی آتی ہے (۸) مسواک رب کی رضا کا باعث ہے (۹) ستر گنا نیکیوں کے اضافہ کا موجب ہے (۱۰) مسواک کرنے پر شیطان کو ناراضگی اور محافظ فرشتوں کو خوشی ہوتی ہے۔ (کنز العمال ۵/۷۷) ۱۲ مرتب غفرلہ۔ (بقیہ حاشیہ ص ۹ پر)

پانی ڈالنا (۵) ناخن تراشنا (۶) انگلیوں کی چنٹیں دھونا (۷) بغل کے بال دور کرنا (۸) موئے زیرناف مونڈنا (۹) استنجا کرنا (۱۰) کلی کرنا۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۲)

۲۸۷: عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَسَوَّکَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ قَامَ الْمَلَکُ خَلْفَہٗ یَسْتَمِعُ الْقُرْآنَ فَلَایَزَالُ عَجَبُہٗ بِالْقُرْآنِ یُدْنِیْہِ مِنْہُ حَتّٰی یَضَعَ فَاہُ عَلٰی فِیْہِ. (کنز العمال باب السواک کتاب الطھارۃ من قسم الافعال ج ۵، ص ۱۱۲. حدیث ۲۳۵۵)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب مسواک کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قراءت سنتا ہے پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا مونھ اس کے مونھ پر رکھ دیتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۲، ۱۳)

مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ جو شخص مسواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا اور جو افیون کھاتا ہو مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہوگا۔

غسل کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۴۳: وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰۤی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ مِّنْهُ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَکُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ. (مائدہ ۶/۵)

اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا، یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو، اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے۔ ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں ستھرا کر دے۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہیں تم احسان مانو۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۴۴: یَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ هُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ. (بقرہ ۲۲۲/۲)

اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیک (قربت) نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں، پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ، جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا بیشک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۴۵: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰۤی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ

الْغَائِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۔ (نساء ٤٣/٤)

اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بے نہائے مگر مسافری میں۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا (جماع کیا) اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو! تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو بے شک اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔ (کنزالایمان)

احادیث غسل

٢٨٨: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ تَخَلَّلَ بِيَدِهٖ شَعْرَهٗ حَتّٰى إِذَا ظَنَّ أَنَّهٗ قَدْ أَرْوٰى بَشْرَتَهٗ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ۔

(صحيح البخاري ج ١ ص ٤١، باب تخليل الشعر حتى إذا ظن أنه قد أروى بشرته أفاض عليه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی رسول اللہ ﷺ جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے پھر سر پر تین لپ پانی ڈالتے پھر تمام جلد پر پانی بہاتے۔

(بخاری، مسلم) (بہار شریعت، ج ٢ ص ٣٠)

٢٨٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَسَتَرْتُهٗ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهٖ وَأَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهٗ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ۔

(صحيح البخاري الجزء الاول ص ٤١ باب نفض اليدين من غسل الجنابة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے نہانے کے لیے میں نے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا حضور نے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا پھر پانی ڈال کر ہاتھوں کو دھویا پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا پھر استنجا فرمایا پھر ہاتھ زمین پر مار کر ملا اور دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور مونھ اور ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالا اور تمام بدن پر بہایا پھر اس جگہ سے الگ ہوکر پائے مبارک دھوئے اس کے بعد میں نے (بدن پونچھنے کیلئے) ایک کپڑا دیا تو حضور نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔ (بہار شریعت ج۲ ص ۳۰،۳۱)

۲۹۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ اِمْرَأَةً سَاَلَتِ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِیْضِ فَاَمَرَهَا كَیْفَ تَغْتَسِلُ؟ قَالَ: خُذِیْ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِیْ بِهَا قَالَتْ: كَیْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ: تَطَهَّرِیْ بِهَا قَالَتْ: كَیْفَ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِیْ فَاجْتَذَبْتُهَا اِلَیَّ، فَقُلْتُ: تَتَبَّعِیْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ.

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۴۵، باب دَلْکِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا اِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِیْضِ وَكَیْفَ تَغْتَسِلُ وَتَاْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَتَّبِعُ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے بعد نہانے کا سوال کیا اس کو کیفیت غسل کی تعلیم فرمائی پھر فرمایا کہ مشک آلود ایک ٹکڑا لے کر اس سے طہارت کر عرض کی کیسے اس سے طہارت کروں؟ فرمایا اس سے طہارت کر عرض کی کیسے طہارت کروں؟ فرمایا سُبْحٰنَ اللّٰهِ اس سے طہارت کر، ام المومنین فرماتی ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچ کر کہا اس سے خون کے اثر کو صاف کر۔ (بخاری، مسلم)

(بہار شریعت ج۲ ص ۳۱)

۲۹۱: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنِّیْ اِمْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِیْ اَفَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: لَا اِنَّمَا یَكْفِیْكِ اَنْ تَحْثِیْ عَلٰی رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَیَاتٍ ثُمَّ تُفِیْضِیْنَ عَلَیْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِیْنَ. (صحیح المسلم، ج ۱ ص ۱۴۹، ۱۵۰، باب حُكْمِ ضَفَائِرِ الْمُغْتَسِلَةِ)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں میں نے یہ عرض کی

یارسول اللہ میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط گوندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لیے اسے کھول ڈالوں؟ فرمایا نہیں تجھ کو صرف یہی کفایت کرتا ہے کہ سر پر تین لپ پانی ڈالے پھر اپنے اوپر پانی بہائے پاک ہو جائے گی۔(۱) (بہار شریعت ج۲ص۳۱)

۲۹۲: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبَشَرَةَ.

(جَامِعُ التِّرْمِذِیّ ابواب الطہارۃ ص۲۹ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) (بہار شریعت ج۲ص۳۱)

۲۹۳: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِّنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِیٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَاسِیْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَاسِیْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَاسِیْ وَكَانَ يَجُزُّ شَعْرَهٗ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ.

(السنن لابی داؤد ج۱ص۳۳ سطر ۱۴، ۱۵)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا (یعنی عذاب دیا جائے گا) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسی وجہ سے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کرلی تین بار یہی فرمایا۔ (یعنی سر کے بال منڈا ڈالے کہ بالوں کی وجہ سے کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے) (بہار شریعت ج۲ص۳۱)

۲۹۴: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ

(جامع الترمذی بَابُ فِی الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ ج۱ص۳۰)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے۔ (سنن اربعہ) (بہار شریعت ج۲ص۳۱، ۳۲)

۲۹۵: عَنْ يَعْلٰی أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰی رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ

(۱) یعنی جبکہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں اور اگر اتنی سخت گوندھی ہو کہ جڑوں تک پانی نہ پہنچے تو کھولنا فرض ہے۔ (مسلم)

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَقَالَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَلِیْمٌ حَیِیٌّ سِتِّیْرٌ یُحِبُّ الْحَیَاءَ وَالسَّتْرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَتِرْ. (السنن للنسائی باب الاستتار عند الاغتسال، ج۱ ص ۷۰)

حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو میدان میں نہاتے ملاحظہ فرمایا پھر منبر پر تشریف لے جا کر حمد الٰہی وثنا کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ حیا فرمانے والا اور پردہ پوش ہے حیا اور پردہ کرنے والے کو دوست رکھتا ہے جب تم میں کوئی نہائے تو اسے پردہ کرنا لازم ہے۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۲)

۲۹۶ : عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُدْخِلْ حَلِیْلَتَهُ الْحَمَّامَ. رواه النسائی والترمذی (الترغیب والترهیب ج ۱۴۲/۱ بَابُ التَّرْهِیْبِ مِنْ دُخُوْلِ الرِّجَالِ الْحَمَّامَ بِغَیْرِ اُزُرٍ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لایا حمام میں بغیر تہ بند کے نہ جائے اور جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان لایا اپنی بیوی کو حمام میں نہ بھیجے۔ (بہار شریعت)

۲۹۷ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْحَمَّامِ فَقَالَ: اِنَّهُ سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ حَمَّامَاتٌ وَلَا خَیْرَ فِی الْحَمَّامَاتِ لِلنِّسَاءِ فَقَالَتْ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تَدْخُلُهُ بِاِزَارٍ فَقَالَ : لَا وَاِنْ دَخَلَتْهُ بِاِزَارٍ وَدِرْعٍ وَخِمَارٍ وَمَا مِنْ اِمْرَاَةٍ تَنْزِعُ خِمَارَهَا فِیْ غَیْرِ بَیْتِ زَوْجِهَا اِلَّا کَشَفَتِ السِّتْرَ فِیْمَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ رَبِّهَا . رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ (الترغیب والترهیب ج۱/ ۱۴۵)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حمام میں جانے کا سوال کیا فرمایا کہ عورتوں کے لیے حمام میں خیر نہیں عرض کی تہ بند باندھ کر جاتی ہیں فرمایا اگرچہ تہ بند اور کرتے اور اوڑھنی کے ساتھ جاویں اور جو عورت اپنی اوڑھنی شوہر کے گھر کے علاوہ کہیں اتارے اس نے اپنا پردہ ہٹا دیا۔ (بہار شریعت)

۲۹۸ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : جَاءَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ :

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ! إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ : تَرِبَتْ يَدَاكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا . (الصحيح لمسلم ج ١ باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المنى منها ص ١٤٦ صحيح البخاري ج ٢/١ ٤ بَابُ إِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْأَةُ)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ: اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا تو کیا جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر نہانا ہے؟ فرمایا ہاں جب کہ پانی (منی) دیکھے(۱) ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مونھ ڈھانک لیا اور عرض کی یارسول اللہ کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں ایسا نہ ہو تو کس وجہ سے بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے (۲)۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج۲ ص۳۲)

٢٩٩ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ إِحْتِلَامًا قَالَ: يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَىٰ أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا قَالَ : لَاغُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَىٰ ذٰلِكَ غُسْلٌ؟ قَالَ : نَعَمْ! إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ . (جامع التِّرمِذِيْ أَبْوَابُ الطَّهَارَةِ بَابُ فِيْمَنْ يَسْتَيْقِظُ وَيَرَىٰ بَلَلًا وَلَا يَذْكُرُ إِحْتِلَامًا ج ١ ص ٣١)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا کہ مرد تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو فرمایا غسل کرے اور اس شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ خواب کا یقین ہے اور تری (اثر) نہیں پاتا فرمایا اس پر غسل نہیں ام سلمہ نے عرض کی عورت اسکو دیکھے تو اس پر غسل ہے؟ فرمایا ہاں عورتیں مردوں کی مثل ہیں۔ (ابوداود، ترمذی) (بہار شریعت ج۲ ص۳۲)

٣٠٠ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ (جامع التِّرْمِذِيْ أَبْوَابُ الطَّهَارَةِ ج ١ ص ٣٠ . بَابُ مَاجَاءَ اذَالْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ)

---

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے مرد کو احتلام ہوتا ہے عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ محض احتلام یاد ہونے سے غسل واجب نہیں ہوتا بلکہ غسل اس وقت واجب ہوتا ہے جب تمھم احتلام کا اثر مثلا پانی کی تری وغیرہ موجود پائے۔ ۱۲

(۲) امہات المومنین کو اللہ عزوجل نے حاضر خدمت ہونے سے پہلے بھی احتلام سے محفوظ رکھا تھا اس لیے کہ احتلام میں شیطان کی مداخلت ہے اور شیطانی مداخلتوں سے ازواج مطہرات پاک ہیں اسی لیے ان کو حضرت ام سلیم کے اس سوال پر تعجب ہوا۔ ۱۲

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب مرد کے ختنہ کی جگہ (حشفہ) عورت کے مقام میں غائب ہو جائے غسل واجب ہو جائے گا۔

(ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۲،۳۲)

۳۰۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ تُصِيْبُهُ جَنَابَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَه رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ.

(الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۱۴۴ "بَابُ جَوَازِ النَّوْمِ وَاسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ وَغَسْلِ الْفَرْجِ اِذَا رَاَى اَنْ يَّاْكُلَ اَوْيَشْرَبَ اَوْيَنَامَ اَوْيُجَامِعَ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی ان کو رات میں نہانے کی ضرورت ہو جاتی ہے فرمایا وضو کر لو اور عضو تناسل کو دھو لو پھر سو رہو۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج ۱ ص ۳۳)

۳۰۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ.

(الجامع الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۱۴۴ بَابُ جَوَازِ نَوْمِ الْجُنُبِ وَاسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لَهُ)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جنب ہوتے کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کا سا وضو فرماتے۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)

۳۰۳: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ.

(الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۱۴۴ بَابُ جَوَازِ النَّوْمِ وَاسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ وَغَسْلِ الْفَرْجِ)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنی بیوی کے پاس جا کر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کر لے۔ (مسلم)

(بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)

۳۰۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا تَقْرَاِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۴ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ اَنَّهُمَا لَا يَقْرَاٰنِ الْقُرْآنَ)

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حیض والی اور جب

قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)

۳۰۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّیْ لَااُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ. (سنن ابی داؤد باب الجنب یدخل المسجد ج ۱ ص ۳۰)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ان گھروں کا رخ مسجد سے پھیر دو کہ میں مسجد کو حائض اور جنب کے لیے حلال نہیں کرتا۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)

۳۰۶: عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ.

(ابو داؤد، بَابٌ فِی الْجُنُبِ يُؤَخِّرُ الْغُسْلَ ج ۱ ص ۳۰ ومشکوۃ المصابیح ص ۵۰)

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ملائکہ (فرشتے) اس گھر میں نہیں جاتے ہیں جس گھر میں تصویر اور کتا اور جنب (جنابت والا) ہو۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)

۳۰۷: عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلٰثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ جِيْفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ وَالْجُنُبُ اِلَّا اَنْ يَّتَوَضَّأَ.

(مشکوۃ المصابیح بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَمَايُبَاحُ لَهٗ الفصل الثانی ص ۵۰)

عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہما راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے تین شخصوں سے قریب نہیں ہوتے کافر کا مردہ اور خلوق (۱) میں لتھڑا ہوا اور جنب مگر یہ کہ وضو کرلے۔

(ابو داؤد) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)

۳۰۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّ فِی الْكِتَابِ الَّذِیْ كَتَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعُمَرَ بْنِ حَزْمٍ اَلَّا يَمَسَّ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِرٌ. (مُوَطَّا لِلْاِمَامِ مَالِكٍ عَلٰی هَامِشِ ابن ماجه، بَابُ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ لِمَنْ مَسَّ الْقُرْآنَ ج ۱ ص ۵۰)

حضرت عبد اللہ بن ابو بکر بن حزم روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جو خط عمر بن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ تھا کہ قرآن نہ چھوئے مگر پاک شخص۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)

---

(۱) ایک قسم کی خوشبو زعفران سے بنائی جاتی ہے جو مردوں پر حرام ہے۔ ۱۲ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ

۳۰۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ. (صحیح البخاری ج۱ ص ۱۲۰ کتاب الجمعه)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جمعہ کو آئے اسے چاہئے کہ نہالے۔(۱) (بہار شریعت ج۳ ص ۳۳،۳۴)

(۱) غسل کے چند ضروری مسائل: (۱) غسل میں تین فرض ہیں ☆ کلی کرنا ☆ ناک میں پانی ڈالنا ☆ پورے بدن پر پانی بہانا

(۲) غسل میں درج ذیل بائیس جگہوں کی احتیاط چاہئے۔
سر کے بال جو گندھے ہوئے نہ ہوں ہر بال پہ جڑ سے نوک تک پانی بہنا، کان میں بالی پتے وغیرہ زیوروں کے سوراخ دھلنا، بھوؤں کے نیچے کی کھال کان کا ہر پرزہ اس کے سوراخ کا منھ کانوں کے پیچھے کا بال ہٹا کر پانی بہانا، مونچھوں اور داڑھی کے بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال تک دھلنا، کان کا ہر پرزہ اس کے سوراخ کا منھ، ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ، بغلیں بازو کا ہر پہلو، پیٹھ کا ہر ذرہ پیٹ وغیرہ کی بلٹیں اٹھا کر دھونا، ناف کو انگلی ڈال کر دھونا جب کہ پانی بہنے میں شک ہو، جسم کا ہر رونگٹا جڑ سے نوک تک، ران اور پیڑو کا جوڑ، ران اور پنڈلی کا جوڑ جب کہ بیٹھ کر نہایا جائے، دونوں سرین کے ملنے کی جگہ خصوصاً کھڑے ہو کر نہاتے وقت، رانوں کی گولائی، پنڈلی کی کروٹیں، ذکر وانثیین کے ملنے کی سطحیں، انثیین کی سطح زیریں، انثیین کے نیچے کی جگہ جڑ تک، کسی کا ختنہ نہ ہوا ہو اور کھال چڑھ سکتی ہے چڑھا کر دھونا اور کھال کے اندر پانی چڑھانا۔ (فتاوی رضویہ ج۱ /۳۴۹)

(۳) ان پانچ چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ہے ☆ منی شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلے ☆ احتلام یعنی سوتے میں منی نکل جائے ☆ شرمگاہ میں حشفہ تک چلا جانا شہوت سے یا بے شہوت، انزال ہو یا نہ ہو ☆ حیض یعنی ماہواری کے خون سے فارغ ہونا ☆ نفاس کا ختم ہونا۔ (بہار شریعت ج ۲ /۳۹،۴۰)

(۴) جس پر غسل فرض ہو اسے نماز پڑھنا، مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن مجید چھونا یا اس کا دیکھ کر یا زبانی پڑھنا، کسی آیت کا لکھنا، آیت قرآنی کا تعویذ لکھنا، ایسا تعویذ اور انگوٹھی چھونا یا پہننا جس میں آیت لکھی ہو حرام ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ /۴۲)

(۵) جمعہ، عیدین، بقرعید، عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت غسل سنت ہے۔ (بہار شریعت ۲ /۴۱)

(۶) وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ، حاضری حرم، حاضری سرکار اعظم، طواف، دخول منیٰ، جمروں پر کنکریاں مارنے کے لیے تینوں دن اور شب براءت، شب قدر، عرفہ کی رات، مجلس میلاد شریف، مجالس خیر کی حاضری کے لیے مردہ نہلانے کے بعد، مجنون کو جنون جانے کے بعد، غشی سے افاقہ کے بعد، نشہ جاتے رہنے کے بعد، گناہ سے توبہ کرنے، نیا کپڑا پہننے کے لیے، سفر سے آنے والے کے لیے، استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد، نماز کسوف، نماز خسوف، نماز استسقا، خوف کی نماز، تاریکی اور سخت آندھی کے لیے، بدن پر نجاست لگی اور معلوم نہیں کہ کس جگہ ہے ان سب کے لیے غسل مستحب ہے (بہار شریعت ۲ /۴۱)

(۷) جنابت کی حالت میں قصداً بے غسل کیے نماز پڑھ لینا یہ عقیدہ رکھ کر کہ بے طہارت نماز ہو جائے گی کفر ہے۔ (فتاوی غیاثیہ ۲۳)

(۸) جنبی کا بے غسل جنابت بھول کر نماز پڑھ لینا کفر وگناہ نہیں البتہ نماز دہرانا ضروری ہے (غیاثیہ ۲۳)

(۹) غسل کرنے کے بعد وضو کی حاجت نہیں جب تک کوئی ناقض وضو نہ پایا جائے۔

(۱۰) کسی پر چند غسل ہوں سب کی نیت سے ایک غسل کر لینا کافی ہے۔ (۱۱) جس پر غسل واجب ہے اسے چاہئے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ (۱۲) رات میں کسی پر غسل واجب ہوا اور وہ صبح دیر میں بیدار ہوا وقت بہت تنگ ہو گیا ہے تو پہلے نجاست دھو کر تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر نہا کر آفتاب بلند ہونے کے بعد دوبارہ پڑھے۔ (فتاوی رضویہ ۲ /۹۶)

پانی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱٤٦: وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوۡرًا. (فرقان/٤٨)

اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا پاک کرنے والا۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱٤٧: وَيُنَزِّلُ عَلَيۡكُمۡ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمۡ بِهٖ وَيُذۡهِبَ عَنۡكُمۡ رِجۡزَ الشَّيۡطٰنِ وَلِيَرۡبِطَ عَلٰى قُلُوۡبِكُمۡ وَيُثَبِّتَ بِهِ الۡاَقۡدَامَ (انفال/١١)

اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا کردیں اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرمادے اور تمہارے دلوں کی ڈھارس بندھائے اور اس سے تمہارے قدم جمادے۔ (کنزالایمان)

احادیث

۳۱۰: عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغۡتَسِلُ اَحَدُكُمۡ فِی الۡمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ: كَيۡفَ يَفۡعَلُ؟ يَا اَبَاهُرَيۡرَةَ! قَالَ: يَتَنَاوَلُهٗ تَنَاوُلًا. (الصحیح لمسلم ج، ص۱۳۸ باب النهی عن الاغتسال فی الماء الراكد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی شخص حالت جنابت میں رکے ہوئے پانی میں نہ نہائے (یعنی تھوڑے پانی میں جو دہ دردہ نہ ہو کہ وہ دردہ بہتے پانی کے حکم میں ہے) لوگوں نے کہا تو اے ابو ہریرہ کیسے کرے؟ کہا اس میں سے لے لے۔ (مسلم) (بہار شریعت ج۲ص۴۴)

۳۱۱: عَنِ الۡحَكَمِ بۡنِ عَمۡرٍو وَهُوَ الۡاَقۡرَعُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَهٰى اَنۡ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضۡلِ طَهُوۡرِ الۡمَرۡاَةِ. (السنن لابی داؤد ج۱/۱۱)

حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے۔ (بہار شریعت)

۳۱۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاءُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ. (مشكوة المصابيح بَابُ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ص ۵۱ وأبو داؤد ج ۱ ص ۱۱ بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں۔ تو اگر اس سے وضو کریں پیاسے رہ جائیں تو کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کریں فرمایا؟ اس کا پانی پاک ہے اور اس کا جانور مرا ہوا حلال۔ یعنی مچھلی۔ (مؤطا وابوداؤد و ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۴۴)

۳۱۳: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فَإِنَّهٗ يُوْرِثُ الْبَرَصَ. (مشكوة المصابيح بَابُ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ الفصل الثالث ص ۵۲)

امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کرو کہ وہ برص پیدا کرتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۴۴)

تیمّم کا بیان

تیمّم لغت میں قصد وارادہ کو کہتے ہیں اور عرف شرع میں تیمّم کی دو ضربیں ہیں۔
ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے لیے حدیث میں ہے "اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَۃٌ لِلْوَجْہِ وَضَرْبَۃٌ لِلذِّرَاعَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ"

(سنن الدارقطنی ١/١٨ وفتاوی رضویہ م ج٣٢٤/٣)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

١٤٨: وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰۤی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْہِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ مِّنْہُ مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَہِّرَکُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ. (مائدہ:٦)

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں ستھرا کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کرے کہ کہیں تم احسان مانو (کنزالایمان)

احادیث

٣١٤: عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالْبَیْدَآءِ اَوْبِذَاتِ الْجَیْشِ اِنْقَطَعَ عِقْدٌ لِّیْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلَی اِلْتِمَاسِہٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَہٗ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَآءٍ فَاَتَی النَّاسُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ فَقَالُوْا : اَلَاتَرٰی مَاصَنَعَتْ عَائِشَۃُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَالنَّاسِ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَآءٍ وَّلَیْسَ مَعَہُمْ مَآءٌ فَجَآءَ اَبُوْبَکْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَاضِعٌ رَاْسَہٗ عَلٰی فَخِذِیْ قَدْ نَامَ فَقَالَ : حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَالنَّاسَ؟ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَآءٍ وَّلَیْسَ مَعَہُمْ مَآءٌ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ : فَعَاتَبَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَّقَالَ : مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقُوْلَ : وَجَعَلَ یَطْعُنُنِیْ بِیَدِہٖ فِیْ

خَاصِرَتِیْ فَلَا یَمْنَعُنِیْ مِنَ التَّحَرُّکِ اِلَّا مَکَانُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی فَخِذِیْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حِیْنَ اَصْبَحَ عَلٰی غَیْرِ مَآءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اٰیَۃَ التَّیَمُّمِ (فَتَیَمَّمُوْا) فَقَالَ اُسَیْدُ بْنُ الْحُضَیْرِ : مَا ھِیَ بِاَوَّلِ بَرَکَتِکُمْ یَا اٰلَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ : فَبَعَثْنَا الْبَعِیْرَ الَّذِیْ کُنْتُ عَلَیْہِ فَاَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَہٗ.

(صحیح البخاری ج۱ ص۴۸، باب التیمم و ص۵۱۸ و ج۲ ص۶۶۳)

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں گئے یہاں تک کہ جب مقام بیدا یا ذات الجیش میں ہوئے میری ہیکل ٹوٹ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسکی تلاش کے لیے اقامت فرمائی اور لوگوں نے بھی حضور کے ساتھ اقامت کی اور نہ وہاں پانی تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا۔ لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آکر عرض کی کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صدیقہ نے کیا کیا؟ حضور کو اور سب کو ٹھہرالیا اور نہ یہاں پانی ہے۔ نہ لوگوں کے ہمراہ ہے فرماتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ آئے اور حضور اپنا سر مبارک میرے زانوں پر رکھ کر آرام فرمارہے تھے۔ اور فرمایا تو نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو روک لیا حالانکہ نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ ام المومنین فرماتی ہیں کہ مجھ پر عتاب کیا اور جو چاہا اللہ نے انھوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے مری کوکھ میں کونچا شروع کیا اور مجھے حرکت کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی۔ مگر حضور کا مرے زانوں پر آرام فرمانا تو جب صبح ہوئی ایسی جگہ جہاں پانی نہ تھا۔ حضور اٹھے، اللہ تعالٰی نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا۔ اس پر اسید بن حضیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (یعنی ایسی برکتیں تم سے ہوتی ہی رہتی ہیں) فرماتی ہیں جب میری سواری کا اونٹ اٹھایا گیا وہ ہیکل اسکے نیچے ملی۔(۱) (بخاری) (بہار شریعت ج۲ ص۵۸)

۳۱۵: عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : فُضِّلْنَا عَلَی النَّاسِ بِثَلٰثٍ

(۱) سرکار اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے غیب کا علم نہ ماننے والے اس واقعہ سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو علم غیب نہیں اگر علم غیب ہوتا تو ہار کے تلاش کرنے کے لیے ایسی جگہ قیام کر کے خود بھی پریشان نہ ہوتے اور صحابہ کرام کو بھی پریشان نہ کرتے۔

جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ. (مشکوۃ المصابیح باب التیمم الفصل الاول ص ۵۴)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ منجملہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں (۱) ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کے مثل کی گئیں (۲) اور ہمارے لیے تمام زمین مسجد کر دی گئی (۳) اور جب ہم پانی نہ پائیں زمین کی خاک ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۵۸،۵۹)

۳۱۶: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْیَمَسَّهٗ بَشَرَهٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ. (مشکوۃ باب التیمم الفصل الثانی ص ۵۴)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (غسل و وضو کرے) کہ یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۵۹)

۳۱۷: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: خَرَجَ رَجُلَانِ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَیْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَیَمَّمَا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَصَلَّیَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِی الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُهُمَا الصَّلٰوةَ بِوُضُوْءٍ وَّلَمْ یُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَکَرَا ذٰلِکَ فَقَالَ: لِلَّذِیْ لَمْ یُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّةَ وَاَجْزَاَتْکَ صَلٰوتُکَ وَقَالَ: لِلَّذِیْ تَوَضَّاَ وَاَعَادَ لَکَ

جواب یہ ہے کہ اولاً ہم اس کے قائل نہیں کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزول قرآن کی تکمیل سے پہلے ہی جمیع ما کان و ما یکون کے عالم تھے بلکہ نزول قرآن کی تکمیل کے ساتھ جمیع ما کان و ما یکون کا انہیں علم حاصل ہوا ہے اس سے پہلے قدر معتد بہ علم غیب تھا دو چار باتوں کا نہ جاننا قدر معتد بہ جاننے کے منافی نہیں جیسے ائمہ مجتہدین نے بعض مسائل کے بارے میں فرمایا کہ ہم نہیں جانتے ان چند مسائل کا نہ جاننا ان کے امام بلکہ امام الائمہ ہونے کے منافی نہیں اس طرح اگر بفرض غلط یہ مان لیا جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ پتہ نہیں تھا کہ ہار کہاں ہے؟ تو یہ اس کے منافی نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم غیب جانتے تھے۔

ثانیاً یہ کہنا ہی غلط ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم نہیں تھا کہ ہار کہاں ہے؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوب معلوم تھا کہ ہار کہاں ہے؟ مگر بتایا کیوں نہیں؟ وہاں قیام کیوں فرمایا اس لیے کہ حضور کو یہ معلوم تھا کہ تیمم کا حکم یہیں نازل ہوگا جس میں میری امت کے لیے آسانی ہے تو یہ حدیث ان کے عالم غیب ہونے پر خود دلیل ہے۔ ۱۲

اَلْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ. (مشکوۃ المصابیح باب التیمم الفصل الثانی ص ۵۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا ان کے ساتھ پانی نہ تھا پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا۔ ان میں ایک صاحب نے وضو کر کے نماز کا اعادہ نہ کیا اور دوسرے نے اعادہ کیا۔ پھر جب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا۔ تو جس نے اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سنت کو پہنچا اور تیری نماز ہو گئی۔ اور جس نے وضو کر کے اعادہ کیا تھا اس سے فرمایا تجھے دونا ثواب ہے۔ (ابوداؤد، دارمی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۵۹)

۳۱۸: عَنْ عِمْرَانَ قَالَ: کُنَّا فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اِذَا ھُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ یُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ: مَا مَنَعَکَ؟ یَا فُلَانُ! اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ الْقَوْمِ؟ قَالَ: اَصَابَتْنِیْ جَنَابَۃٌ وَّلَا مَاءَ قَالَ: عَلَیْکَ بِالصَّعِیْدِ فَاِنَّہٗ یَکْفِیْکَ.

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۴۹ بَابُ الصَّعِیْدِ الطَّیِّبِ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ یَکْفِیْہِ مِنَ الْمَاءِ)

حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے حضور نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے۔ ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا ہے۔ جس نے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی فرمایا اے شخص تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا شی مانع آئی؟ عرض کی مجھے نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں ہے ارشاد فرمایا۔ مٹی کو لے کہ وہ تجھے کافی ہے۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۵۹)

۳۱۹: قَالَ اَبُوْجُھَیْمٍ: اَقْبَلَ النَّبِیُّ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جُمَلٍ فَلَقِیَہٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْھِہٖ وَیَدَیْہِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ. (صحیح البخاری ج ۱۔ ص ۴۸ بَابُ التَّیَمُّمِ فِی الْحَضَرِ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوْتَ الصَّلٰوۃِ)

ابوجہیم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی ﷺ بیر جمل (۱) کی جانب سے تشریف لا رہے تھے ایک شخص نے حضور کو سلام کیا اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کی جانب متوجہ ہوئے

(۱) بیر جمل مدینہ منورہ میں ایک مقام کا نام ہے۔ ۱۲

اور منھ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔(۲) (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج۲ص۵۹)

(۲) تیمم کے چند مسائل: (۱) تیمم میں تین فرض ہیں۔(۱) نیت (۲) پورے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ہاتھ پھرانا (۳) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر اور چہرہ پر اس طرح ہاتھ پھرانا کہ بال بھر کوئی حصہ ہاتھ پھرانے سے رہ نہ جائے۔ (بہار۲/۶۵،۶۶)

(۲) تیمم میں درج ذیل باتیں سنت ہیں:
(۱) بسم اللہ کہنا (۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا (۳) انگلیاں کھلی رکھنا (۴) ہاتھوں کو جھاڑ لینا (۵) زمین پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو لوٹ دینا (۶) پہلے منھ پھر ہاتھ کا مسح کرنا (۷) دونوں کا مسح پے در پے ہونا (۸) پہلے داہنے ہاتھ پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرنا (۹) داڑھی کا خلال کرنا (۱۰) انگلیوں کا خلال جب کہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غبار نہ پہنچا ہو مثلاً پتھر وغیرہ کسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے۔ (بہار۲/۶۷)

(۳) جس کو نہانے کی ضرورت ہو یا وہ بے وضو ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو اسے وضو اور غسل کی جگہ تیمم کرنا جائز ہے۔

(۴) پانی پر قدرت نہ ہونے کے سبب تیمم جائز ہونے کی چند صورتیں ہیں (۱) ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے بڑھنے یا دیر میں ٹھیک ہونے کا صحیح اندیشہ ہو (۲) وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتہ نہ ہو (۳) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور سردی کے ضرر سے بچانے والی کوئی چیز مثلاً لحاف وغیرہ نہ ہو (۴) دشمن کا خوف کہ اگر اس نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا وغیرہ (۵) جنگل یا ایسی جگہ جہاں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے (۶) پیاس کا خوف یعنی اس کے پاس پانی موجود ہے مگر وضو یا غسل میں صرف کرے گا تو خود یا کوئی مسلمان یا اس کا جانور پیاسا رہ جائے گا (۷) پانی گراں ہو یعنی وہاں کے حساب سے جو قیمت ہونی چاہئے اس سے دو چند گنا زیادہ ہو (۸) یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی خواہ یوں کہ امام نماز پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آجائے گا (۹) یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی (۱۰) غیر ولی کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو (بہار۲/۶۰ تا ۶۴)

(۵) کسی کو وضو یا غسل کی حاجت ہے مگر وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ اگر وضو یا غسل میں مشغول ہوگا تو وقت نماز ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے جب بھی تیمم جائز ہے البتہ بعد میں وضو یا غسل کر کے نماز کا اعادہ کرے۔

(۶) سلام کا جواب دینے، درود شریف وغیرہ پڑھنے، سونے، بے وضو کو مسجد میں جانے، زبانی قرآن مجید پڑھنے کے لیے پانی پر قدرت ہوتے ہوئے بھی تیمم کرنا جائز ہے۔ (بہار شریعت حصہ۲ص۶۴)

(۷) جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا یا جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے نیز پانی پر قدرت ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ (بہار شریعت حصہ۲ص۷۰)

(۸) محض ذکر الٰہی یا عیادت مریض یا زیارت قبور یا اسلام لانے کے لیے جو تیمم کیا گیا اس سے نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔ (فتاوی رضویہ مترجم ج۳)

(۹) تیمم کرتے وقت ہاتھوں کے مسح کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائے پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے کے پیٹ کو مس کرتا ہوا گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے داہنے انگوٹھے کی پشت کا مسح کرے یونہی داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے اور ایک دم سے پوری ہتھیلی اور انگلیوں کا مسح کرنے سے تیمم ہو جائے گا۔ (بہار شریعت ۲/۶۸)

موزوں پر مسح کا بیان

۳۲۰: عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : مَسَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ نَسِيتَ؟ قَالَ: بَلْ . أَنْتَ نَسِيتَ بِهٰذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّوَجَلَّ .

(رواه أحمد وابوداؤد .مشكوة المصابيح ص ٥٤ باب التيمم)

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ حضور بھول گئے فرمایا۔ بلکہ تو بھولا میرے رب عزوجل نے اسی کا حکم دیا۔ (احمد، ابوداؤد) (بہار شریعت ج۲ص۷۲)

۳۲۱: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً إِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا. (مشكوة ص.٥٤. دارقطني ج ١/١٩٤)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کو تین دن تین راتیں اور مقیم کو ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی جبکہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں۔ (دار قطنی) (بہار شریعت ج۲/۷۲)

۳۲۲: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ. رواه الترمذي والنسائي. (جامع الترمذي ج ١ ص ٢٧ بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيمِ مشكوة المصابيح ٥٤ باب التيمم)

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم مسافر ہوتے رسول اللہ ﷺ حکم فرماتے کہ تین دن اور تین راتیں ہم موزے نہ اتاریں مگر بوجہ جنابت کے لیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں۔ (ترمذی، نسائی) (بہار شریعت ج۲ص۷۲)

۳۲۳: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : لَوْكَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ. (ابوداؤد ج١ ص ٢٢)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر دین اپنی رائے سے ہوتا تو موزے کا تلا بہ نسبت اوپر کے مسح میں بہتر ہوتا۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ج۲ص۷۳)

۳۲٤: عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهُ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا ۔ (جامع الترمذی ۱ص ۲۸، ۲۹ باب المسح علی الخفین ظاهرهما، مشکوة المصابیح ص ٥٤)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ موزوں کی پشت پر مسح فرماتے۔(۱) (ابوداؤد، ترمذی) (بہار شریعت ج۲ص۷۲)

---

(۱) موزوں پر مسح کے مسائل: موزوں پر مسح کرنا جائز ہے لہذا جو شخص موزے پہنے ہو وہ وضو میں پاؤں دھونے کے بجائے موزوں پر مسح کرسکتا ہے البتہ مسح کرنے سے موزے اتار کر پاؤں دھونا افضل ہے۔ مقیم ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کرسکتا ہے مسافر تین دن تین راتیں۔ موزوں پر مسح کرنے کے لیے چند شرطیں ہیں:

(۱) موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں (۲) پاؤں سے چپٹا ہو کہ اس کو پہن کر آسانی سے خوب چل پھر سکیں (۳) موزے چمڑے کے ہوں یا صرف تلا چمڑے کا ہو اور باقی کسی اور دبیز چیز کا (۴) وضو کر کے پہنا ہو (۵) موزے جنابت کی حالت میں نہ پہنے ہوں اور نہ پہننے کے بعد جنب ہوا ہو (٦) مدت کے اندر ہو (۷) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو۔

مسح میں دو فرض ہیں: (۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا (۲) مسح موزے کی پیٹھ پر ہونا۔

ہندوستان میں عموماً جو موزے سوتی یا اونی پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔

موزوں پر مسح کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں دہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم سے کم تین انگلی کی مقدار کھینچ لے جائے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے۔ جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کرسکتا، پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پنڈلی تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں کھلی رکھنا سنت ہے۔

مسح ان چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے (۱) وہ چیزیں پائی جائیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (۲) مدت پوری ہو جائے (۳) موزے اتار دینے سے (۴) ایک پاؤں کا آدھے سے زیادہ موزے سے باہر ہو جانا (۵) موزے اتارنے کی نیت سے ایڑی کا موزے سے باہر کرنا۔

حیض کا بیان

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون بطور عادت نکلے اور وہ بچہ کی پیدائش یا بیماری کے سبب نہ ہو اسے حیض کہتے ہیں۔ جو خون بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے اسے نفاس اور بیماری سے نکلتا ہے اسے استحاضہ کہتے ہیں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۴۹: وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ. (بقرہ/۲۲۲)

اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم، تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں، اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں، پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ۔ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔ بیشک اللہ پسند کرتا ہے، بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔ (کنز الایمان)

احادیث

۳۲۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اِنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِيْهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ فَسَاَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ الْآيَة (بقرہ/۲۲۲) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدَ فَقَالُوْا: مَا يُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلُ اَنْ يَّدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ فَجَاءَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُ: كَذَا وَكَذَا اَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَرْسَلَ فِيْ اٰثَارِهِمَا

فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا اَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا .

(مشکوۃ المصابیح جلداول ص٦٠ باب الحیض الفصل الأول)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ کھلاتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت "ویسئلونک عن المحیض،، (بقرہ/۲۲۲) نازل فرمائی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جماع کے سوا ہر شئی کرو اس کی خبر یہود کو پہونچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی ﷺ) ہماری ہر بات کا خلاف کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر عرض کی کہ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں۔ تو کیا ہم ان سے جماع نہ کریں (کہ پوری مخالفت ہوجائے) رسول اللہ ﷺ کا روئے مبارک متغیر ہوگیا۔ یہاں تک کہ ہم کو گمان ہوا کہ ان دونوں پر غضب فرمایا۔ وہ دونوں چلے گئے اور ان کے آگے دودھ کا ہدیہ نبی ﷺ کے پاس آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی بھیج کر ان کو بلوایا اور پلایا تو وہ سمجھے کہ حضور نے ان پر غضب نہیں فرمایا تھا۔ (مسلم) (بہار شریعت ج۲ ص۷۹)

۲۲٦: عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ : خَرَجْنَا لَانَرىٰ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِىْ فَقَالَ : مَالَكِ اَنُفِسْتِ ؟ قُلْتُ نَعَمْ . قَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِىْ مَايَقْضِى الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِىْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ: وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهٖ بِالْبَقَرِ.

(الصحيح للبخاری ۱/۴۳، باب كيف كان بدأ الحيض)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لیے نکلے جب سرف(۱) میں پہنچے مجھے حیض آگیا تو میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے فرمایا تجھے کیا ہوا کیا تو حائض ہوئی؟ عرض کی ہاں فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر لکھدیا ہے۔ تو سوا خانہ کعبہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر۔ جسے حج

(۱) مکہ کرمہ سے قریب ایک مقام ہے ۱۲

کرنے والا ادا کرتا ہے۔اور فرماتی ہیں حضور نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربانی کی۔(بخاری)(بہار شریعت ج۲ص۷۹)

۳۲۷: عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ سُئِلَ أَتَخْدِمُنِي الْحَائِضُ أَوْتَدْنُوْ مِنِّي الْمَرْأَةُ وَهِيَ جُنُبٌ فَقَالَ: عُرْوَةُ كُلُّ ذٰلِكَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَكُلُّ ذٰلِكَ يَخْدِمُنِي وَلَيْسَ عَلٰى أَحَدٍ فِي ذٰلِكَ بَأْسٌ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ يُدْنِيْ لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ. (صحيح البخاري ج١ص٤٣ باب غسل الحائض رأس زوجها وترجيله)

عروہ سے سوال کیا گیا حیض والی عورت میری خدمت کر سکتی ہے اور جب عورت مجھ سے قریب ہو سکتی ہے۔عروہ نے جواب دیا یہ سب مجھ پر آسان ہیں۔اور یہ سب میری خدمت کر سکتی ہیں اور کسی پر اس میں کوئی حرج نہیں۔مجھے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ وہ حیض کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے کنگھا کرتیں اور حضور معتکف تھے۔اپنے سر مبارک کو ان سے قریب کر دیتے اور یہ اپنے حجرے ہی میں ہوتیں۔(بخاری)

(بہار شریعت ج۲/۷۹،۸۰)

۳۲۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضَعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضَعِ فِيَّ. (مشكوة المصابيح/٥٦ بَابُ الْحَيْضِ الفصل الاول)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ زمانہ حیض میں میں پانی پیتی پھر حضور کو دیتی تو جس جگہ میرا منھ لگا تھا حضور وہیں دہن مبارک رکھ کر پیتے اور حالت حیض میں میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر حضور کو دیتی تو حضور اپنا دہن شریف اس جگہ رکھتے جہاں میرا منھ لگا تھا۔(۱) (بہار شریعت ج۲ص۸۰)

(۱) معلوم ہوا کہ عورت جب کہ حیض کی حالت میں ہو اس کو اپنے ساتھ کھلانا پلانا اور اس کا جھوٹا کھانا پینا جائز ہے نیز اس کا جھوٹا پاک ہے ۱۲ مرتب غفرلہ

٣٢٩: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّكِئُ فِيْ حِجْرِيْ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ . (مشكوة المصابيح ٥٦/ بَابُ الْحَيْضِ الفصل الاول)

حضرت عائشہ سے ہے کہ میں حائض ہوتی اور حضور میری گود میں تکیہ لگا کر قرآن پڑھتے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۰)

٣٣٠: عَنْ قَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : نَاوِلِيْنِيْ الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ : قُلْتُ إِنِّيْ حَائِضٌ قَالَ : إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ .

(جامع الترمذی ٣٥/١ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيَّ مِنَ الْمَسْجِدِ)

حضرت عائشہ سے مروی فرماتی ہیں حضور نے مجھ سے فرمایا کہ ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلیٰ اٹھا دینا عرض کی میں حائض ہوں فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔ (مسلم)

(بہار شریعت ج ۲ ص ۸۰)

٣٣١: عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَأَنَا حَائِضٌ .

(مشکوۃ المصابیح ص ٥٦ باب الحیض)

حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے جس کا کچھ حصہ مجھ پر تھا اور کچھ حضور پر اور میں حائض تھی۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۰)

٣٣٢: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ أَتٰى حَائِضًا أَوْ إِمْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ .

(جامع الترمذی ج ١ ص ٣٥٠ باب ماجاء فی کراهية إتيان الحائض)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص حیض

والی سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے (۱) یا کاہن کے پاس جائے اس نے کفر کیا اس چیز کا جو محمد ﷺ پر اتاری گئی ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۰)

۳۳۳: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَايَحِلُّ لِيْ مِنْ اِمْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ : مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ .

(مشكوة المصابيح ص٥٦ الفصل الاول باب الحيض)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ میری عورت جب حیض میں ہو تو میرے لیے کیا چیز اس سے حلال ہے؟ فرمایا تہبند (ناف) سے اوپر اس سے بھی بچنا بہتر ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۰)

۳۳٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى اِمْرَأَتِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ : يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ .

(جامع الترمذی ج ١ ص ٣٥ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ فِي إِتْيَانِ الْحَائِضِ)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بیوی سے حیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔ (سنن اربعہ)

(بہار شریعت ج ۲ ص ۸۰)

۳۳۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدِيْنَارٌ وَ إِنْ كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ .

(جامع الترمذی ج ١ . ص ٣٥ باب ماجاء فی الكفارة فی إتيان الحائض)

حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت یوں ہے کہ فرمایا جب سرخ خون ہو تو ایک دینار

(۱) عورت یا مرد کے پیچھے کے مقام میں جماع حرام قطعی ہے اسے حرام جانتے ہوئے کرنا فسق اور شدید گناہ اور حلال جان کر کرنا کفر ہے (فتاویٰ رضویہ ج ۳ / ۱۲۳)

اور جب زرد ہو تو نصف دینار۔(۱) (ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۱)

(۱) حیض کے مسائل:(۱) حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں (پورے ۷۲ گھنٹے ایک منٹ نہ کم نہ زیادہ) اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہے (۲) حیض کم از کم نو برس کی عمر سے شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن سال ہے (۳) دو حیضوں کے درمیان پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ (۴) حیض کے چھ رنگ ہیں۔ سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، مٹیلا (بہار شریعت ج ۸۲/۲) (۵) حیض والی عورت کو نماز پڑھنا قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر یا زبانی اور اس کا چھونا مسجد میں جانا، طواف کرنا، کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا آیت کا تعویذ چھونا سب حرام ہے۔ (بہار شریعت ج ۲)

(۶) حیض والی عورت اگر معلمہ ہے تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھا سکتی ہے کہ ہجے کرانے میں حرج نہیں۔ (بہار ۸۸/۲)

(۷) حیض والی عورت سے قرآن مجید کے علاوہ تمام اذکار بلا کراہت پڑھ سکتی ہے۔ (بہار ۸۸/۲)

(۸) حیض والی عورت پر حیض کے دنوں کی نمازیں معاف ہیں بلکہ اگر نماز کی حالت میں حیض آگیا تو نماز توڑ دے پھر اگر وہ نفل نماز تھی تو اس کی نمازیں معاف نہیں بلکہ اگر نماز کی حالت میں حیض آگیا تو نماز توڑ دے پھر اگر وہ نفل نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہوگی اگر فرض وغیرہ تھی تو معاف ہے۔ (بہار ۸۹/۲)

(۹) حیض والی عورت کو ایام حیض میں روزے رکھنا حرام ہے اور دنوں میں قضا رکھنا فرض ہے۔

(۱۰) حیض والی عورت سے جماع حرام اور حلال جان کر اس سے جماع کرنا کفر ہے۔ (بہار ۸۹/۲)

(۱۱) حیض عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ختم ہو گیا تو جب تک عادت کے دن پورے نہ ہولیں جماع جائز نہیں اگرچہ غسل بھی کرلے۔ (بہار ۸۹/۲)

(۱۲) حیض سے عورت پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غسل کرے اور غسل کا تیمم کیا تو اس سے صحبت جائز نہیں جب تک اس تیمم سے نماز نہ پڑھ لے۔ (بہار ۸۹/۲)

(۱۳) عورت سے اس کے حیض کے ایام میں کلام کرنا اپنے ساتھ کھانا کھلانا اس کے ساتھ ایک جگہ ہونا اور اس کو ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونا اور نفع لینا جائز ہے۔ (بہار ۹۱/۲)

(۱۴) حیض کے آمد کے زمانے میں جماع کیا تو ایک دینار اور قریب ختم کے کیا تو آدھا دینار خیرات کرنا مستحب ہے

(۱۵) اگر حیض پورے دس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہوگئی نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہوگئی قضا کرے ورنہ نہیں۔

(۱۶) حیض پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع جائز ہے۔ (بہار ۹۰/۲) ۱۲ مرتب غفرلہ

استحاضہ کا بیان

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے بیماری کے سبب جو خون نکلتا ہے اسے استحاضہ کہتے ہیں۔

۳۳۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي إِمْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ؟ قَالَ: لَا. إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي. (جامع الترمذی ج۱ص۳۲ باب فی المستحاضة)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا نہ، یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے تو جب حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں خون دھو اور نماز پڑھ۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج۲ ص۹۲)

۳۳۷: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ.

(مشکوة المصابیح ص۵۷ الفصل الثانی باب المستحاضة)

فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یوں روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو تو سیاہ ہوگا شناخت میں آئے گا جب یہ ہو نماز سے باز رہ اور جب دوسری قسم کا ہو تو وضو کر اور نماز پڑھ کہ وہ رگ کا خون ہے۔ (بہار شریعت ج۲ ص۹۲)

۳۳۸: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: إِنَّ إِمْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِي

الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِکَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِکَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لْتُصَلِّ. (مشكوة المصابيح ص ٥٧. سنن الدارمي ١٦٥/١ باب في غسل المستحاضة)

حضرت ام سلمہ سے مروی فرمایا کہ ایک عورت کے خون بہتا رہتا اس کے لیے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور سے فتویٰ پوچھا ارشاد فرمایا کہ اس بیماری سے پیشتر مہینے میں جتنے دن راتیں حیض آتا تھا ان کی گنتی شمار کرے مہینے میں انہیں کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں تو نہائے اور لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے۔ (دارمی، ابوداؤد، امام مالک) (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۲)

۳۳۹: عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي.

(جامع الترمذي ج ۳۳/۱ باب ماجاء أن المستحاضة تتوضأ لكل صلاة)

سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جن دنوں میں حیض آتا تھا ان میں نماز چھوڑ دے پھر نہائے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔ (۱) (ابوداؤد و ترمذی)

(بہار شریعت ج ۹۲/۲)

---

(۱) استحاضہ کے مسائل: عورت کے آگے کے مقام سے بیماری کے سبب جو خون آتا ہے وہ استحاضہ کہلاتا ہے، استحاضہ میں نہ نماز معاف، نہ روزہ نہ ایسی عورت سے جماع حرام، تین دن رات سے کم کسی عورت کو خون آئے تو وہ استحاضہ ہی ہے یوں ہی عادت کے دنوں سے زیادہ دنوں تک کسی عورت کو خون آیا وہ بھی استحاضہ ہے پہلی بار خون آیا اور دس دنوں سے زیادہ تک آتا رہا تو دس دن کے بعد جو خون آیا وہ بھی استحاضہ ہے۔

☆ نو برس کی عمر سے پہلے کسی لڑکی کو خون آیا وہ بھی بیماری کا ہے

☆ کسی عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں رہا کہ بیچ میں پندرہ دن کے لیے بھی نہ رکا تو جس دن سے خون آنا شروع ہوا اس روز سے دس دن تک حیض اور بیس دن استحاضہ کے سمجھے اور جب تک جاری رہے یہی قاعدہ برتے۔

کسی عورت کو بیماری کا خون اس طرح جاری رہتا ہے کہ اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے اور کپڑا رکھ کر بھی اتنی دیر تک خون نہیں روک سکتی کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا اور اس کو یہ اختیار ہوگا ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔

استحاضہ والی عورت اگر غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی وضو کر کے اول وقت میں اور مغرب کی غسل کر کے آخر وقت میں اور عشا کی وضو کر کے اول وقت میں پڑھے اور فجر کی بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے۔ (بہار ۹۵/۲)

نجاستوں کا بیان

ان چیزوں کا بیان جو خود نجس ناپاک کہلاتی ہیں مثلاً شراب، پیشاب، پاخانہ، گوبر، پیپ، بہتا خون وغیرہ۔

۳۴۰: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيْبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : حُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُشِّيْهِ وَصَلِّيْ فِيْهِ. (جامع الترمذی ج ۳۵/۱ باب ماجاء فی غسل دم الحیض من الثوب وصحیح البخاری ۳۶/۱ باب غسل الدم)

اسما بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم میں جب کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا جب تم میں کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اسے کھرچے پھر پانی سے دھوئے تب اس میں نماز پڑھے۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۳۴۱: عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ : كُنْتُ أَغْسِلُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهِ بُقَعُ الْمَاءِ.

(صحیح البخاری ۳۶/۱ بَابُ غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهِ وَغَسْلِ مَا يُصِيْبُ مِنَ الْمَرْأَةِ)

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جس کپڑے میں منی لگ جائے تو کیا حکم ہے اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو میں دھوتی پھر حضور نماز کو تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں ہوتا۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۳۴۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَفِيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ.

(مشكوة المصابيح ص ۵۲. بَابُ تَطْهِيْرِ النَّجَاسَةِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو مل کر ڈالتی پھر حضور اس میں نماز پڑھتے۔ (مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۳۴۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَبَّاسٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ (الصحيح لمسلم. ج ۱ ص ۱۵۹ باب طهارة جلود الميتة بالدباغ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں چمڑا جب پکالیا جائے پاک ہوجائے گا۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۳۴۴: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ .رواه مالك وأبو داؤد (مشكوة المصابيح ص ۵۳ باب تطهير النجاسات)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ مردار کی کھالیں جب پکالی جائیں تو انھیں کام میں لایا جائے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۳۴۵: عَنْ أَبِي الْمُلَيْحِ ابْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ.

(الدراية في تخريج احاديث الهداية على هامش الهداية ۴۹/۱ كتاب الطهارة)

حضرت ابوالملیح اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھال بچھانے سے منع فرمایا۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۳۴۶: عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا . رواه ابو داؤد والنسائى

(مِشْكٰوةُ الْمَصَابِيْح بَابُ تَطْهِيْرِ النَّجَاسَاتِ الفصل الثانى ص ۵۳)

حضرت مقدام بن معد یکرب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔(۱) (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

(۱) نجاست کے چند مسائل: نجاست کی دو قسمیں ہیں (۱) غلیظہ (۲) خفیفہ، نجاست غلیظہ جس کا حکم سخت ہے۔ نجاست خفیفہ جس کا حکم ہلکا ہے۔
نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا دھونا فرض ہے بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں حدیث پاک میں ہے۔ "لاتقبل صلاة الا بالطهور" اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیت استخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کیے نماز ہو گئی مگر خلاف سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے۔ (بہار شریعت ج ۲/۹۶،۹۷)
(۲) گاڑھی نجاست میں درہم کے برابر یا زیادہ ہونے کا معنی یہ ہے کہ وزن میں نجاست درہم کے برابر یا کم زیادہ ہو، اسلامی شرع میں درہم کا وزن اس جگہ ساڑھے چار ماشہ ہے اور پتلی نجاست (مثلاً آدمی کا پیشاب وغیرہ) میں درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی بحر شرعا اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر ہے جو تقریباً یہاں کے روپے کے مساوی ہے۔
(۳) نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے کسی عضو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم آستین میں اس کی چوتھائی سے کم یوں ہی ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہو گی۔ (ایضا)
(۴) نجاست غلیظ اور خفیفہ کے الگ الگ بیان کردہ احکام اسی وقت ہیں جب بدن یا کپڑے میں لگے ہوں اگر کسی پتلی چیز مثلاً سرکہ، پانی وغیرہ میں نجاست گرے تو نجاست خواہ خفیفہ ہو یا خفیفہ کل ناپاک ہو جائے گی۔
(۵) بہتا خون پیپ، بھر منہ قے، حیض ونفاس واستحاضہ کا خون، منی، ہر حلال چوپائے کا پاخانہ اور اونچا نہ اڑنے والے پرندوں (مرغی، بط) کی بیٹ شراب، نشہ اور تاڑی، سیندھی، سوئر کا گوشت یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔
(۶) گائے، بیل، بھینس، بکری وغیرہ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کا پیشاب، گھوڑے کا پیشاب، کوا، چیل، شکرا، باز جن پرندوں کا گوشت حرام ہے ان کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے۔
(۷) پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی کپڑے یا بدن پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن ناپاک نہ ہوگا۔
(۸) نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شراب یا خون بھری شیشی تھی تو نماز نہ ہو گی۔
(۹) نجس زمین یا بچھونے پر بھیگے ہوئے پاؤں پڑیں تو نجس نہ ہوں گے۔
(۱۰) عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا ضروری نہیں۔ ہاں بہتر ہے ۱۲ غفرلہ

استنجے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۵۰: فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (توبہ ۹/۱۰۸)

اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں، اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔
(کنزالایمان)

احادیث

۳۴۷: حدثنی أبوأیوب الأنصاری وجابربن عبداللہ وأنس بن مالک أَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (التوبة: ۱۰۸) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ؟ قَالُوْا: نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ قَالَ: فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ.

(السنن لابن ماجه ج ۱ ص ۳۰ بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ)

حضرت ابوایوب وجابر وانس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ جب یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے گروہ انصار اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف کی تو بتاؤ تمہاری طہارت کیا ہے؟ عرض کی نماز کے لیے ہم وضو کرتے ہیں اور جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں فرمایا تو وہ یہی ہے اس کا التزام رکھو۔ (ابن ماجہ) (بہارشریعت ج ۲ ص ۱۰۹)

۳۴۸: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتٰى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. رواه ابوداؤد إبن ماجه (ج ۱ ص ۲۶ مشكوة المصابيح ص ۴۲ بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ)

زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یہ پاخانے جن

اور شیاطین کے حاضر رہنے کی جگہ ہیں تو جب کوئی بیت الخلا جائے یہ پڑھ لے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبثِ وَالْخَبَائِثِ۔ ﷺ (۱) (ابوداؤد وابن ماجہ) (بہار شریعت ج۲ ص۱۱۰)

۳۴۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ یَقُوْلُ : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ . (صحیح البخاری ج ۲۶/۱ باب ما یقول إذا دخل الخلاء ومشکوۃ المصابیح ص۴۲ باب آداب الخلاء)

حضرت انس سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب سرکار بیت الخلا میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبثِ وَالْخَبَائِثِ. (بہار شریعت ج۲/۱۱۰)

۳۵۰: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : سِتْرُ مَا بَیْنَ اَعْیُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِیْ آدَمَ اِذَادَخَلَ اَحَدُھُمُ الْخَلاءَ اَنْ یَقُوْلَ : بِسْمِ اللّٰہِ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ. (السنن لابن ماجہ ۲۶/۱ باب ما یقول اذا دخل الخلاء ومشکوۃ المصابیح ص ۴۳ بَابُ اٰدَابِ الْخَلاءِ)

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جن کی آنکھوں اور بنی آدم کے ستر میں پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو بسم اللہ کہہ لے۔ (بہار شریعت ج۲/۱۱۰)

۳۵۱: عَنْ عَائِشَۃَ تَقُوْلُ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ . اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ: غُفْرَانَکَ (السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۲۶ بَابُ مَا یَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلاءِ وجامع الترمذی ج۱ ص۷ وحصن حصین مترجم ص ۱۴۹)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا سے باہر آتے یوں فرماتے "غُفْرَانَکَ". (بہار شریعت ج۲ ص۱۱۰)

۳۵۲: وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلاءِ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ . (السنن لابن ماجہ ج ۲۶/۱ باب مایقول إذا خَرَجَ مِنَ الْخَلاءِ ومشکوۃ المصابیح ص ۴۴ باب آداب الخلاء)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی فرمایا رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا سے نکلتے تو یوں فرماتے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ". (مرتب)

(۱) اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیطانوں سے ۱۲

٣٥٣: عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا خَرَجَ اَحَدُكُمْ مِنَ الْخَلاءِ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ مَا يُؤْذِيْنِیْ وَاَمْسَكَ عَلَیَّ مَا يَنْفَعُنِیْ. (مصنف ابن ابی شیبۃ ج۱ ص۲)

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت الخلا جائے تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ مَا يُؤْذِيْنِیْ وَاَمْسَكَ عَلَیَّ مَا يَنْفَعُنِیْ (۱) (مرتب)

٣٥٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ إِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ إِلَى الْخَلاءِ فَلا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلا يَسْتَدْبِرْهَا وَلا يَسْتَنْجِیْ بِيَمِيْنِهٖ. (السنن للنسائی ج۱ ص۱٦ باب النهی عن الاستطابة بالروث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ جب تم میں کوئی بیت الخلا جائے تو نہ قبلہ کو منھ کرے نہ پیٹھ اور داہنے ہاتھ سے استنجا نہ کرے۔ (مرتب)

٣٥٥: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلا يَتَنَفَّسْ فِیْ إِنَائِهٖ وَإِذَا اَتَى الْخَلاءَ فَلا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ. (السنن للنسائی ج۱/۱۸ باب النهی عن الاستنجاء باليمين)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلا جائے تو داہنے ہاتھ سے عضو تناسل نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے۔ (مرتب)

٣٥٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلاءِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیَ الْاَذٰى وَعَافَانِیْ. (السنن لابن ماجة ج۱/۲٦ باب مايقول اذا خرج من الخلاء)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور بیت الخلا سے تشریف لاتے تو یوں فرماتے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَذْهَبَ عَنِّیَ الْأَذٰى وَعَافَانِیْ“ (ابن ماجه)

(بہار شریعت ج۲ ص۱۱۰)

٣٥٧: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ وَضَعَ خَاتَمَهٗ (لان نقشه مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم) (السنن لابی داؤد ج۱ ص٤ باب الخاتم يكون فيه ذكر الله ومشكوة المصابيح ص٤٢ باب اداب الخلاء و ابن ماجة ج۱ ص٢٦ باب ذكر الله عز وجل على الخلاء والخاتم فی الخلاء)

(۱) حمد ہے اللہ کے لیے جس نے مجھ سے اذیت کی چیز دور کردی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دے گی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا کو جاتے انگوٹھی اتار لیتے کہ اس میں نام مبارک کندہ تھا۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی) (بہار شریعت ج۲ص۱۱۰)

۳۵۸۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ. (جامع الترمذی ج۱ ص۱۰ باب فِي الْإِسْتِتَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو کپڑا نہ ہٹاتے تاوقتیکہ زمین سے قریب نہ ہو جائیں۔ (ابوداؤد، ترمذی)

(بہار شریعت ج۲ص۱۱۰،۱۱۱)

۳۵۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ إِنْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ (مشکوۃ المصابیح ص۴۲ باب آداب الخلاء)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور جب قضائے حاجت کو تشریف لے جاتے تو اتنی دور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ج۲ص۱۱۱)

۳۶۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ. (جامع الترمذی ج۱ ص۱۱ بَابُ كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجٰى بِهٖ ابوداؤد ج۱/۶ بَابُ مَا يُنْهٰى أَنْ يُسْتَنْجٰى بِهٖ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا گوبر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں جن کی خوراک ہے۔

۳۶۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا يَا مُحَمَّدُ إِنْهَ أُمَّتَكَ أَنْ يَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ حُمَمَةٍ.

(السنن لابی داؤد ج۱ ص۲ باب ما ینهی أن یستنجی به)

اور عبداللہ بن مسعود سے ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جنوں کا ایک وفد آیا اور کہا کہ اے محمد ﷺ اپنی امت کو ہڈی اور گوبر اور کوئلہ سے استنجا کرنے سے منع فرمادیجئے (ابوداؤد)

(بہار شریعت ج۲ص۱۱۱)

۳۶۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يَبُوْلَ الرَّجُلُ فِيْ

مُسْتَحَمِّهٖ وَقَالَ : اِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ. (السنن لابی داؤد ج۱ ص ۵ جامع الترمذی ج۱ ص ۱۲. بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِی الْمُغْتَسَلِ)

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے پھر اس میں نہائے یا وضو کرے کہ اکثر وسوسے اس سے ہوتے ہیں۔

(بہار شریعت ج۲ ص۱۱۱)

۳٦۳: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِیْ جُحْرٍ. (السنن لابی داؤد ج ۱ ص ۵ بَابُ مَا يُنْهٰى عَنِ الْبَوْلِ فِی الْجُحْرِ، مشکوۃ المصابیح ص ۴۳ باب اداب الخلاء)

عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی۔ (ابوداؤد ونسائی) (بہار شریعت ج۲ ص۱۱۱)

۳٦۴: عَنْ مُعَاذٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِی الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ. رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَه. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳ بَابُ اٰدَابِ الْخَلَاءِ ابو داؤد ج۱ ص۵ بَابُ الْمَوَاضِعِ الَّتِیْ نُهِیَ عَنِ الْبَوْلِ فِيْهَا)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا تین چیزیں جو سبب لعنت ہیں ان سے بچو گھاٹ پر اور بیچ راستہ اور درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(بہار شریعت ج۲ ص۱۱۱)

۳٦۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا. (جامع الترمذی ج ۱/ ۹ باب النهی عن البول قائما)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اسے سچا نہ جانو حضور نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھ کر۔

(احمد، ترمذی، نسائی) (بہار شریعت ج۲ ص۱۱۱)

۳٦٦: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يَخْرُجِ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ. رواه

احمد وابن ماجه. (مشكوة المصابيح ص ٤٣، باب آداب الخلاء والسنن لابی داؤد ج ١ ص ٣ باب كراهية الكلام عند الخلاء)

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں دو شخص پاخانہ کو جائیں اور ستر کھول کر باتیں کریں تو اللہ ان پر غضب فرماتا ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ) (بہار شریعت ج ٢، ١١١)

٣٦٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ فَقَالَ: لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ (١) عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا. متفق عليه. (مشكوة المصابيح ص ٤٢، باب آداب الخلاء ابوداؤد ج ١: ٤ بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ مِنَ الْبَوْلِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبروں پر گزر فرمایا تو یہ فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہوتا ہے اور کسی بڑی بات میں (جس سے بچنا دشوار ہو) معذب نہیں ہیں ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹ سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھر حضور نے کھجور کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو حصے کیے ہر قبر پر ایک ٹکڑا نصب فرمادیا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیوں کیا؟ فرمایا اس امید پر کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں ان پر عذاب میں تخفیف ہو۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ج ٢ ص ١١١)

---

(١) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں پر پھول ڈالنا جائز ہے کہ یہ بھی باعث تخفیف عذاب ہیں جب تک خشک نہ ہوں نیز ان کی تسبیح سے میت کا دل بہلتا ہے ١٢ منہ

﴿نماز کا بیان﴾

قرآنی آیات

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۵۱: هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ. (بقرہ ۲/۳)

ہدایت ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں۔ اور نماز قائم رکھیں۔ اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۵۲: وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ. (بقرہ ۲/۴۳)

اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۵۳: حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ. (بقرہ ۲/۲۳۸)

نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۵۴: وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ. (بقرہ ۲/۴۵)

اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۱۵۵: فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ. (ماعون ۱۰۷/۵)

تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۵٦: فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا. (مريم ۱۹/۵۹)

اور ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۵۷: كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا. (بنی اسرائيل ۱۷/۹۷)

جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے بھڑکا دیں گے۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۵۸: وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ. (هود ۱۱/۱۱٤)

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے ماننے والوں کو۔ (کنزالایمان)

احادیث

۳٦۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ متفق عليه. (مشكوة المصابيح ج ۱/۱۲ باب كتاب الايمان، الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۲ باب بيان أركان الإسلام وصحيح البخاری ج ۱ ص ٦ باب قول النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بُنِيَ الاسلام على خمس)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں (۲) اور نماز قائم کرنا (۳) اور زکوۃ دینا

(۴)اور حج کرنا (۵) اور ماہ رمضان کا روزہ رکھنا۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ۴/۳)

۳٦۹: عَنْ مُعَاذٍ قَالَ : قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِيْ الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ : لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ أَمْرٍ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَاتُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ. رواه أحمد والترمذي وابن ماجة (مشكوة المصابيح ج ١٤/١ كتاب الإيمان الفصل الثاني و الصحيح لمسلم ج ٣٠/١)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے فرمایا تو نے بڑی اہم بات پوچھی ہے جسے اللہ میسر کرے اس پر آسان ہے وہ یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکوۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۴/۳)

۳۷۰: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مشكوة المصابيح ٥٧ باب الصلوة الفصل الاول)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ نماز اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جو ان کے درمیان ہوں جبکہ کبائر سے بچا جائے۔(۱) (مسلم) (بہار شریعت ج ۴ ص ۴)

۳۷۱: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ ؟ قَالُوْا : لَايَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ! قَالَ : فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا متفق عليه. (مشكوة المصابيح ج ٥٧/١. باب الصلوة الفصل الاول)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا بتاؤ تو کسی کے دروازے پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا۔

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نمازی اور روزہ دار اگر کبیرہ گناہوں سے بچیں تو ان کے صغیرہ گناہ معاف ہو جایا کرتے ہیں۔۱۲

عرض کی نہیں۔ فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو محو فرمادیتا ہے۔ (بخاری ومسلم) (بہارشریعت ج۳ص۴)

۳۷۲: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ إِمْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ (هود:۱۱٤) قَالَ الرَّجُلُ أَلِيْ هٰذِه؟ قَالَ: لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِيْ. (الصحيح للبخاري ج۲/٦۷۸، باب كتاب تفسير سورة هود)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ایک صاحب نے ایک اجنبیہ عورت کا بوسہ لے لیا۔ حاضر ہو کر عرض کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ" (نماز قائم کر دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں بے شک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے) انھوں نے عرض کی یارسول اللہ کیا یہ خاص میرے لیے ہے؟ فرمایا میری سب امت کے لیے۔ (بخاری، مسلم) (بہارشریعت ج۳ص۴)

۳۷۳: عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ (عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ) سَأَلْتُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَلصَّلٰوةُ عَلٰى مَوَاقِيْتِهَا قُلْتُ: وَمَاذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِرُّالْوَالِدَيْنِ قُلْتُ: وَمَاذَا؟ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. (جامع الترمذي ج۱ص٤۳، بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے؟ فرمایا وقت کے اندر نماز میں نے عرض کی پھر کیا؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا میں نے عرض کی پھر کیا؟ فرمایا راہ خدا میں جہاد۔ (بخاری، مسلم) (بہارشریعت ج۳ص۴)

۳۷٤: عَنْ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ عِنْدَ اللّٰهِ فِي الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: اَلصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا وَمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَلَادِيْنَ لَهُ وَالصَّلٰوةُ عِمَادُالدِّيْنِ. (اَلدُّرُّالْمَنْثُوْرُ فِي التَّفْسِيْرِ الْمَأْثُوْرِ ج۱ص۷۰۸ سورة البقرة)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی یارسول اللہ اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے؟ فرمایا وقت میں نماز پڑھنا۔ اور جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں نماز دین کا ستون ہے۔ (بیہقی)

(بہار شریعت ج ۵/۳۔۴)

٣٧٥: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ". (مشكوة المصابيح ج ١ ص ٥٨. باب الصلوة الفصل الثاني. والدر المنثور في التفسير الماثور ج ١ ص ٧١٧)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ حضور نے فرمایا جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انھیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں تو مار کر پڑھاؤ اور ان کے بستر الگ کردو۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ج ۳ ص ۵)

٣٧٦: عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ شَجَرَةٍ قَالَ: فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ: قَالَ فَقَالَ: يَا أَبَاذَرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتَ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ. (مسند الامام أحمد بن حنبل ج ٥ ص ١٧٩ و مشكوة المصابيح كتاب الصلوة الفصل الثالث ص ٥٨ و كنز العمال فضائل الصلوة الإكمال ج ٦٥١٤، ص ١٢٩١٦)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ جاڑوں میں باہر تشریف لے گئے پت جھاڑ کا زمانہ تھا دو ٹہنیاں پکڑ لیں پتے گرنے لگے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ فرمایا مسلمان بندہ اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتے۔ (امام احمد) (بہار شریعت ج ۳ ص ۵)

٣٧٧: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهِ ثُمَّ مَشٰى إِلٰى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خُطْوَاتُهُ إِحْدَاهَا تَحُطُّ

خَطِيْئَةً وَالْأُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً.

(الصحيح لمسلم ج١ ص ٢٣٥ بَابُ فَضَائِلِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ فِيْ جَمَاعَةٍ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں طہارت (وضو غسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لیے مسجد کو جاتا ہے تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا ہے دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ (مسلم) (بہار شریعت ج ۵/۳)

٣٧٨: عَنْ زَيْدِبْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ لَايَسْهُوْ فِيْهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. (مسند الامام احمد بن حنبل ج ٥ ص ١٩٤)

زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جو دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں سہو نہ کرے تو جو کچھ پیشتر اس کے گناہ ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے یعنی صغائر۔

(احمد) (بہار شریعت ۵/۳)

٣٧٩: عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ الْجِنَانِ وَكُشِفَتْ لَهُ الْحُجُبُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ وَاسْتَقْبَلَتْهُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ مَالَمْ يَتَمَخَّطْ أَوْ يَتَنَخَّعْ. (كَنْزُ الْعُمَّالِ بَابُ فَضَائِلِ الصَّلٰوةِ ج٤/٦٥ حديث ١٢٨٤)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دیئے جاتے ہیں اور حور عین اس کا استقبال کرتی ہیں جب تک نہ ناک سنکے نہ کھکارے۔ (بہار شریعت ۵/۳)

٣٨٠: عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أَوَّلُ مَايُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الصَّلٰوةُ فَإِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ سَائِرُ عَمَلِهٖ وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهٖ.

(الدر المنثور فی التفسیر الماثور ج١ ص ٧٠٥، ٧٠٦ سورة البقرة ٢)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔ (طبرانی اوسط) (بہار شریعت ۵/۳۔۶)

٣٨١: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُه فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ وَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ قَالَ الرَّبُّ : أُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ ؟ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ؟ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ (الدر المنثور فی التفسیر الماثور ج١ ص٧٠٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے اس کے عمل میں سے نماز کا حساب لیا جائے گا تو اگر یہ درست ہوئی تو کامیاب وبامراد ہوا اور اگر یہ بگڑی تو خائب وخاسر (ناکام ونامراد) ہوا اور اگر فرائض میں کچھ کمی رہی تو رب عزوجل فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل ہیں تو نوافل سے فریضے کی کمی پوری کردی جائے گی اور اسی پر اس کے سارے اعمال ہوں گے۔ (مرتب)

٣٨٢: عَنْ تَمِيْمِ نِ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الصَّلٰوةُ فَإِنْ كَانَ أَكْمَلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ كَامِلَةً وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ أَكْمَلَهَا قَالَ لِلْمَلَائِكَةِ : أُنْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ ؟ فَأَكْمِلُوْا بِهَا مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيْضَةٍ ثُمَّ الزَّكَاةُ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ. (مسند احمد بن حنبل ج٤ ص ١٠٣)

تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بروز قیامت بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا تو اگر نماز پوری کی ہے تو پوری لکھی جائے گی اور پوری نہیں کی (یعنی اس میں نقصان ہے) تو ملائکہ سے فرمائے گا دیکھو میرے بندہ کے نوافل ہوں تو ان سے فرض پورے کردو؟ پھر زکوۃ کا اسی طرح حساب ہوگا پھر یوں ہی باقی اعمال کا۔ (بہار شریعت ج٣/٦)

٣٨٣: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : تَأْكُلُ النَّارُ إِبْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُوْدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُوْدِ.

(السنن لابن ماجة ج١ ص ٣٣١ باب صِفَةِ النَّار)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا (جو مسلمان جہنم میں جائے

گا والعیاذ باللہ تعالیٰ) اس کے پورے بدن کو آگ کھائے گی سوا اعضا سجود کے اللہ تعالیٰ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۶/۳)

۳۸٤: عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَا مِنْ حَالَةٍ يَكُوْنُ الْعَبْدُ عَلَيْهَا أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَنْ يَرَاهُ سَاجِدًا يُعَفِّرُ وَجْهَهٗ فِي التُّرَابِ.

(رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ (الترغيب والترهيب ج۱/ ۲۵۰ بَابٌ فِي كَثْرَةِ السُّجُوْدِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندہ کی یہ حالت سب سے زیادہ پسند ہے کہ اسے سجدہ کرتا دیکھے کہ اپنا منھ خاک پر رگڑ رہا ہے۔

(بہار شریعت ۶/۳)

۳۸۵: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ بُقْعَةٍ يُذْكَرُ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِصَلَاةٍ أَوْ بِذِكْرٍ إِلَّا اسْتَبْشَرَتْ بِذٰلِكَ إِلٰى مُنْتَهَاهَا إِلٰى سَبْعِ أَرَضِيْنَ وَفَخَرَتْ عَلٰى مَا حَوْلَهَا مِنَ الْبِقَاعِ . رواه ابو يعلى

(الترغيب والترهيب ج۱ ص۲٦٦ باب الترغيب في الصلاة في الفلاة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا کوئی صبح و شام نہیں مگر زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو پکارتا ہے آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا اگر وہ ہاں کہے تو اس کے لیے اس سب سے اپنے اوپر بزرگی تصور کرتا ہے۔ (طبرانی اوسط)

(بہار شریعت ۶/۳)

۳۸٦: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم : مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ. رواه احمد. (مشكوة المصابيح ص۳۹ الفصل الثالث كتاب الطهارة)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔ (مسلم) (بہار شریعت ۶/۳)

۳۸۷: عَنِ الْقَاسِمِ أَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُتَطَهِّرًا إِلٰى صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَأَجْرُهٗ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهٗ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهٗ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوةٌ عَلٰى أَثَرِ صَلٰوةٍ

لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ.

(السنن لابی داؤد ج ۱ ص ۸۲ .باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلوة)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ حضور نے فرمایا جو طہارت کر کے اپنے گھر سے فرض نماز کے لیے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے محرم کا اور جو چاشت کے لیے نکلا اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی مثل ہے اور ایک نماز دوسری نماز تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لغویات نہ ہو علیین میں لکھی ہوئی ہے یعنی درجۂ قبول کو پہنچی ہے)۔

(بہار شریعت ۶/۳)

۳۸۸: عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ وَصَلّٰى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهٗ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ.

(السنن للنسائی ج ۳٤/۱ . ثَوَابُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ)

ابوایوب انصاری وعقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جس نے وضو کیا جیسا حکم ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز کا حکم ہے تو جو کچھ پہلے کیا ہے معاف ہو گیا۔

(احمد، نسائی، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۶/۳)

۳۸۹: قَالَ (أَبُوْ ذَرٍّ) إِنِّيْ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً.

(سنن الدارمی ۲۸۱/۱ . بَابُ فَضْلِ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ (احمد)

(بہار شریعت ۳/۶-۷)

۳۹۰: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ خَلَاءٍ لَا يَرَاهُ إِلَّا اللّٰهُ وَالْمَلَائِكَةُ كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ. (كَنْزُ الْعُمَّالِ كِتَابُ الصَّلٰوةِ مِنْ قِسْمِ الْأَقْوَالِ بَابُ فَضَائِلِ الصَّلٰوةِ ج ٤ ص ٦٧ حديث ١٣٣٦)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو تنہائی میں دو رکعت

نماز پڑھے کہ اللہ اور فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے اس کے لیے جہنم سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔

(بہار شریعت ۳/۷)

۳۹۱: قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِكُلِّ شَئٍ عَلَمٌ وَعَلَمُ الْإِيْمَانِ الصَّلٰوةُ.

(مُنْيَةُ الْمُصَلِّىْ مع صغيرى ص ٤ مطبوعه لاهور)

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر شئ کے لیے علامت ہوتی ہے ایمان کی علامت نماز ہے۔ (منیۃ المصلی) (بہار شریعت ۳/۷)

۳۹۲: قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ فَمَنْ أَقَامَهَا فَقَدْ أَقَامَ الدِّيْنَ وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّيْنَ. (مُنْيَةُ الْمُصَلِّىْ ص ٤)

سرور عالم ﷺ نے فرمایا نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا دین کو قائم رکھا اور جس نے اسکو چھوڑ دیا دین کو ڈھا دیا۔ (منیۃ المصلی) (بہار شریعت ۳/۷)

۳۹۳: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَّغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ. رواه أحمد أبو داؤد وروى مالك والنسائى نحوه. (مشكوة المصابيح ص ٥٨ الفصل الثانى باب الصَّلٰوة)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کیں جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں پڑھیں اور رکوع و خشوع کو پورا کیا تو اسکے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر عہد کر لیا ہے کہ اسے بخش دے اور جس نے نہ کیا اس کے لیے عہد نہیں چاہے بخش دے چاہے عذاب کرے۔ (احمد، ابو داؤد) (بہار شریعت ۳/۶)

۳۹٤: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ لِعَبْدِيْ عَلَيَّ عَهْدًا إِنْ أَقَامَ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا أَنْ لَّا أُعَذِّبَهُ وَأَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. (كَنْزُ الْعُمَّالِ باب فضائل الصَّلٰوة ج ٤ ص ٦٨ حديث ١٣٥٣)

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے

ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اگر وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندہ کے لیے میرے ذمہ کرم پر عہد ہے کہ اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔ (بہارشریعت ۳/۷)

۳۹۵: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْتَرِضْ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنَ التَّوْحِيدِ وَالصَّلٰوةِ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنْهُ لَافْتَرَضَهُ اللّٰهُ عَلٰى مَلَائِكَةٍ مِنْهُمْ رَاكِعٌ وَمِنْهُمْ سَاجِدٌ. (الديلمي).

(كَنْزُ الْعُمَّالِ فَضَائِلُ الصَّلٰوةِ مِنَ الْإِكْمَالِ ج ٤ ص ٦٨. حديث. ١٣٠٥٥)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز فرض نہ کی جو توحید و نماز سے بہتر ہو اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ ضرور ملائکہ پر فرض کرتا ان میں کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدے میں۔ (دیلمی) (بہارشریعت ۳/۷)

۳۹۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَادَامَ يَنْتَظِرُهَا وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَادَامَ فِي الْمَسْجِدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ يُحْدِثْ. (جامع الترمذی ج ١ ص ٧٥ باب ماجاء في المسجد وانتظار الصلوة من الفضل)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور نے فرمایا جو بندہ نماز پڑھ کر اُس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اس وقت تک کہ بے وضو ہو جائے یا اٹھ کر کھڑا ہو جائے ملائکہ کا استغفار اس کے لیے یہ ہے أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ أَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ أَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ(١) (ابوداؤد طیالسی) (بہارشریعت ۳/۷، ۸)

۳۹۷: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ حَتّٰى يُمْسِيَ (كَنْزُ الْعُمَّالِ ج ٤/ ٨٠ حديث. ١٦١٦. وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى) فَلَا تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ فَإِنَّ مَنْ أَخْفَرَ ذِمَّتَهُ طَلَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَتّٰى يَكُبَّهُ عَلٰى وَجْهِهِ. (كنز العمال ج٤ ص ٨٠ كتاب الصلوة حديث ١٦٢٢)

(١) اے اللہ تو اس کو بخش دے اے اللہ تو اس پر رحم کر اے اللہ اس کی توبہ قبول کر۔ ١٢

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ شام تک اللہ کے ذمہ میں ہے دوسری روایت میں ہے تو اللہ کا ذمہ نہ توڑو جو اللہ کا ذمہ توڑے گا اللہ تعالیٰ اسے اوندھا کر کے دوزخ میں ڈال دے گا۔ (طبرانی) (بہار شریعت ۳/۸)

٣٩٨ : عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَنْ غَدَا إِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْإِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ إِبْلِيْسَ.

(كَنْزُ الْعُمَّالِ بَابُ أَوْقَاتِ الصَّلٰوةِ مُفَصَّلَةً ج ٤/ ٨٠ حديث ١٦١٨)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا جو صبح کی نماز کو گیا ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو صبح کو بازار گیا ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔ (ابن ماجہ)

(بہار شریعت ۳/۸)

٣٩٩ : عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ شَهِدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مُحْتَسِبًا فَكَأَنَّمَا قَامَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ شَهِدَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ. (كَنْزُ الْعُمَّالِ ج ٤/ ٨٠ بَابُ أَوْقَاتِ الصَّلٰوةِ مُفَصَّلَةً حديث ١٦٢٠)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً مروی ہے کہ جو نماز صبح کے لیے گیا طالب ثواب ہو کر حاضر ہوا گویا اس نے تمام رات قیام کیا (عبادت کی) اور جو نماز عشا کے لیے حاضر ہوا گویا اس نے نصف شب قیام کیا۔ (بیہقی شعب الایمان) (بہار شریعت ۳/۸)

٤٠٠ : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنْ صَلّٰى أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا صَلٰوةَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فِيْ جَمَاعَةٍ أَعْطَاهُ اللّٰهُ بَرَاءَ تَيْنِ بَرَاءَةً مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةً مِّنَ النِّفَاقِ. (كَنْزُ الْعُمَّالِ بَابُ الْإِكْمَالِ فِيْ اٰخِرِ الْوَقْتِ ج ٤/ ٨٠)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا جس نے چالیس دن نماز فجر و عشا با جماعت پڑھی اس کو اللہ تعالیٰ دو براءتیں عطا فرمائے گا ایک نار اور دوسری نفاق سے۔

(خطیب) (بہار شریعت ۳/۸)

٤٠١ : عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا

فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ (متفق عليه) (مشكوة المصابيح ص ٦٢ الفصل باب فضائل الصلوة الفصل الأول مسند الإمام أحمد بن حنبل ج٢/٣١٢ باب مسند أبي هريرة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں رات اور دن کے ملائکہ نماز فجر وعصر میں جمع ہوتے ہیں جب وہ جاتے ہیں تو اللہ عزوجل ان سے فرماتا ہے کہاں سے آئے؟ حالانکہ وہ جانتا ہے عرض کرتے ہیں تیرے بندوں کے پاس سے جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انھیں نماز پڑھتا چھوڑ کر تیرے پاس حاضر ہوئے۔ (احمد)

(بہار شریعت ٣/٨)

٤٠٢: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى فِيْ مَسْجِدٍ جَمَاعَةً أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً لَاتَفُوتُهُ الرَّكْعَةُ الْأُولَى مِنْ صَلوٰةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا عِتْقًا مِّنَ النَّارِ. (السنن لابن ماجه بَابُ صَلوٰةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ ٥١٠١)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں جو مسجد میں جماعت کے ساتھ چالیس راتیں نماز عشا پڑھے کہ رکعت اولیٰ فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔ (ابن ماجہ) (بہار شریعت ٣/٨)

٤٠٣: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَثْقَلُ الصَّلوٰةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلوٰةُ الْعِشَاءِ وَصَلوٰةُ الْفَجْرِ لَوْيَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا.

(الدر المنثور في التفسير المأثور ج١ ص٧١٤ سورة البقرة، بيروت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں سب نمازوں میں زیادہ گراں منافقین پر نماز عشا و فجر ہے اور جو ان میں فضیلت ہے اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا۔ (طبرانی)

(بہار شریعت ٣/٨،٩)

٤٠٤: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ نَامَ قَبْلَ الْعِشَاءِ فَلَاأَنَامَ اللّٰهُ عَيْنَهُ. (كنز العمال ج٤/٨٨، قبيل وقت الوتر ومايتعلق به حديث ١٨٢٠)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور فرماتے ہیں جو نماز عشا سے پہلے سوئے اللہ اس کی آنکھ کو نہ سلائے۔ (بزار)۔ (کنز العمال ۸۸/۴) (بہار شریعت ۹/۳)

٤٠٥: أَخْرَجَ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةً مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ.

(الدر المنثور ج۱ ص۷۱٦، كَنْزُ الْعُمَّالِ بَابُ التَّرْهِيْبِ عَنْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ ج٤ / ٧١)

نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ۹/۳)

٤٠٦: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا كُتِبَ إِسْمُهُ عَلٰى بَابِ النَّارِ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا.

(كَنْزُ الْعُمَّالِ بَابُ التَّرْهِيْبِ عَنْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ ج٤ ص ٧١ حديث ١٤٠٧)

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنم کے دروازے پر اسکا نام لکھ دیا جاتا ہے۔ (ابو نعیم) (بہار شریعت ۹/۳)

٤٠٧: عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ: لَا تَتْرُكِ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَإِنَّهُ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ. (مسند الإمام أحمد بن حنبل ٤٢١/٦ حديث أم أيمن رضي الله تعالى عنها مطبوعه بيروت وتفسير الدر المنثور ج١/٧١٢)

ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا قصداً نماز ترک نہ کرو کہ جو قصداً ترک کر دیتا ہے اللہ و رسول اس سے بری الذمہ ہیں۔ (احمد) (بہار شریعت ۹/۳)

٤٠٨: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَكُمْ أَنْ لَّا تُحْشَرُوْا وَلَا تُعْشَرُوْا وَلَا خَيْرَ فِيْ دِيْنٍ لَا رُكُوْعَ فِيْهِ.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج٤ ص٢١٨ و كَنْزُ الْعُمَّالِ ج٤/٦٤ حديث ١٢٥٥)

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں تنگی اور دشواری نہ ڈالو جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی خیر نہیں۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۹/۳)

٤٠٩: أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ شَيْئٍ أَحَبُّ عِنْدَ اللّٰهِ فِي الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: اَلصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا وَمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ

فَلا دِيْنَ لَهُ وَالصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ . (كَنْزُ الْعُمَّالِ كِتَابُ الصَّلٰوةِ اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ وَوُجُوْبِهَا ج٤ ص ١٨٠. الدر المنثور ج١ ص ٧٠٨)

بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ایک شخص نے آ کر عرض کی یارسول اللہ اسلام میں اللہ کے نزدیک سب سے پیاری چیز کون سی ہے؟ فرمایا وقت کے اندر نماز اور فرمایا جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں نماز دین کا ستون ہے۔ (بہار شریعت ۳/۹)

٤١٠ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَاسَهْمَ فِی الْاِسْلَامِ لِمَنْ لَاصَلٰوةَ لَهُ وَلَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ. (الدر المنثور ج١ ٧٠٦)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اسلام میں اسکا کوئی حصہ نہیں جس کے لیے نماز نہ ہو۔ (بہار شریعت ۳/۹)

٤١١ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَّهُ نُوْرٌ وَّلَابُرْهَانٌ وَّلَانَجَاةٌ وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ .

(الدر المنثور فی التفسیر الماثور ج١ ٧٠٦)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس نے نماز پر محافظت (مداومت) کی قیامت کے دن وہ نماز اس کے لیے نور و برہان و نجات ہوگی اور جس نے محافظت نہ کی اس کے لیے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (بہار شریعت ۳/۹)

٤١٢ : عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلٰی عُمَّالِهٖ اَنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِیْ الصَّلٰوةُ فَمَنْ حَفِظَهَا اَوْ حَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهُ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ.

(كَنْزُ الْعُمَّالِ ج٤/ ١٨٠ اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ وَوُجُوْبِهَا حديث ٣٩٣٢)

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبوں کے گورنروں کے پاس فرمان بھیجا کہ تمہارے سب کاموں سے اہم میرے نزدیک نماز ہے جس نے اس کا حفظ کیا اور اس پر محافظت کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا

اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجۂ اولیٰ ضائع کرے گا۔(۱) (بہار شریعت ۳/۹)

۴۱۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقِ نِ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ.

(الترغیب والترہیب ج ۱/۳۷۹ بَابُ التَّرْهِيْبِ مِنْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ تَعَمُّدًا)

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ صحابہ کرام کسی کے عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے سوا نماز کے۔ (بہار شریعت ۳/۹)

---

(۱) بہت سی ایسی حدیثیں آئیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کفر ہے اور بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم وعبد الرحمٰن بن عوف وعبد اللہ بن مسعود وعبد اللہ بن عباس وجابر بن عبد اللہ ومعاذ بن جبل وابو ہریرہ وابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل واسحٰق بن راہویہ وعبد اللہ بن مبارک وامام نخعی کا بھی یہی مذہب تھا اگرچہ ہمارے امام اعظم اور دیگر ائمہ نیز بہت سے صحابہ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے پھر بھی کیا یہ تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے ۱۲ (بہار شریعت ج ۳/۱۰)

نماز کے چند مسائل: ☆ نماز ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے ☆ جو قصداً نماز چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے ☆ اور جو نماز نہ پڑھتا ہو اس کو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے نماز پڑھنے لگے ☆ ایمان کے بعد سب سے اہم عبادت نماز ہے ☆ ۲۴ گھنٹے میں پانچ وقت نماز فرض ہے ☆ پانچ وقت کی نماز بعثت کے بارہویں سال ۲۷ رجب کو معراج کے موقع پر فرض ہوئی ☆ مجموعی طور پر پانچ وقت نماز صرف آخری نبی اور ان کی امت کے اخواص سے ہے ☆ اگلی امتوں اور نبیوں پر بھی نماز فرض تھی مگر ایک ایک دو دو وقت کی ☆ پانچ وقت کی نماز فرض ہونے سے پہلے مسلمان صرف چاشت اور عصر کی نماز پڑھتے تھے ☆ معراج سے پہلے بھی سرکار اعظم ﷺ نماز اسی جاری طریقے پر پڑھتے تھے ☆ پانچ وقت کی نماز سب سے پہلے دوشنبہ کے دن پڑھی ☆ بچہ کی جب سات برس کی عمر ہو جائے تو نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر پڑھوایا جائے ☆ نماز خالص بدنی عبادت ہے کسی کی طرف سے کوئی نہیں پڑھ سکتا ☆ حیض، نفاس، نابالغی، جنون، وہ بیہوشی جو چھ یا اس سے زیادہ اوقات نماز تک طاری رہے، ایسی بیماری کہ اشارے سے بھی نماز نہ پڑھی جا سکے ان حالت میں نماز معاف ہے ☆ کسی نابالغ نے وقت کے اندر نماز پڑھی اور آخر وقت میں بالغ ہو گیا تو اس وقت کی نماز پھر سے پڑھنا فرض ہے۔

نابالغ نماز عشا پڑھ کر سویا احتلام ہوا مگر بیدار نہ ہوا اور فجر طلوع ہونے کے بعد آنکھ کھلی تو عشا کا اعادہ کرے اور فجر طلوع ہونے سے پہلے آنکھ اس کی کھل گئی تو بالاجماع اس پر فرض کہ عشا پھر سے پڑھے۔ (بہار شریعت وانوار نماز حصہ اول) ۱۲

نماز کے وقتوں کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

١٥٩: إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا. (نساء۱۰۳/٤)

بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

١٦٠: فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ. (روم ١٨/٣٠)

تو اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور کچھ دن رہے اور جب تمہیں دوپہر ہو۔ (کنزالایمان)

احادیث

٤١٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلْفَجْرُ فَجْرَانِ فَجْرٌ يَحْرُمُ فِيْهِ الطَّعَامُ وَتَحِلُّ فِيْهِ الصَّلٰوةُ وَفَجْرٌ تَحْرُمُ فِيْهِ الصَّلٰوةُ وَيَحِلُّ فِيْهِ الطَّعَامُ. (المستدرک للحاکم كِتَابُ الصَّلٰوةِ بَابُ الْفَجْرِ فَجْرَانِ ج١٩١/١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں فجر دو ہیں ایک وہ جس میں کھانا حرام یعنی روزہ دار کے لیے اور نماز حلال دوسری وہ کہ اس میں نماز (فجر) حرام اور کھانا حلال۔ (بہار شریعت ۱۲/۳)

٤١٥: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ. (صحیح البخاری ج۸۲/۱ بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس شخص نے فجر کی ایک رکعت قبل طلوع آفتاب پالی تو اس نے نماز پالی اس پر فرض ہوگئی اور جسے ایک رکعت عصر کی

قبل غروب آفتاب مل گئی اس نے نماز پالی

٤١٦ : عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ. (جامع الترمذی ج ١/ ٤٠، باب ماجاء فی الاسفار بالفجر)

رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فجر کی نماز اجالے میں پڑھو کہ اس میں بہت عظیم ثواب ہے۔ (بہار شریعت ۳/ ۱۲۔۱۳)

٤١٧ : عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ يُغْفَرْ لَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ مَنْ نَوَّرَ بِالْفَجْرِ نَوَّرَ اللّٰهُ فِيْ قَبْرِهِ وَقَلْبِهِ وَقَبِلَ صَلٰوتَهُ. (كنز العمال الإكمال في الإسفار ج ٤/ ٧٩)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی نماز روشن کرکے پڑھو اس سے تمہاری مغفرت ہو جائے گی اور دوسری روایت انہیں سے ہے کہ جو فجر کو روشن کرکے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر اور قلب کو منور کرے گا اور اس کی نماز قبول فرمائے گا۔

(بہار شریعت ۳/ ۱۳)

٤١٨ : عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ ﷺ قَالَ : لَا تَزَالُ أُمَّتِيْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا أَسْفَرُوْا بِصَلٰوةِ الْفَجْرِ. (كنز العمال الإكمال في الإسفار ج ٤/ ٨٠، حديث ١٦١٠)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں کہ میری امت ہمیشہ فطرت یعنی دین حق پر رہے گی جب تک فجر کو اجالے میں پڑھے گی۔ (بہار شریعت ۳/ ۱۳)

٤١٩ : عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِنَّ لِلصَّلٰوةِ أَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَآخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَإِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَإِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْأُفُقُ وَإِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَإِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ.

(جامع الترمذی ج ١/ ٣٩، ٤٠، باب ماجاء فی مواقیت الصلاة عن النبی ﷺ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں نماز کے لیے اول

وآخر ہے اول وقت ظہر کا اس وقت ہے کہ آفتاب ڈھل جائے اور آخر اس وقت ہے کہ عصر کا وقت آجائے اور آخر وقت عصر کا اسوقت ہے کہ آفتاب کا قرص زرد ہوجائے اور اول وقت مغرب کا اس وقت ہے کہ آفتاب ڈوب جائے اور اس کا آخر وقت جب شفق ڈوب جائے اور اول وقت عشا جب شفق ڈوب جائے اور آخر وقت جب آدھی رات ہوجائے۔ (یعنی وقت مباح بلا کراہت) (بہار شریعت ۱۳/۳)

٤٢٠: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّهَا فَقَالَتْ: یَارَبِّ اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا فِیْ کُلِّ عَامٍ نَفَسَیْنِ نَفَسٌ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٌ فِی الصَّیْفِ.

(مؤطا امام مالک علی هامش ابن ماجه ج ۱/۵)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کہ سخت گرمی جہنم کے جوش سے ہے دوزخ نے اپنے رب کے پاس شکایت کی کہ میرے بعض اجزا بعض کو کھائے لیتے ہیں اسے دو مرتبہ سانس کی اجازت ہوئی ایک جاڑے میں ایک گرمی میں۔ (بہار شریعت ۱۳/۳)

٤٢١: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ یُّؤَذِّنَ فَقَالَ: لَهٗ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُّؤَذِّنَ فَقَالَ: لَهٗ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُّؤَذِّنَ فَقَالَ: لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰی سَاوَی الظِّلُّ التُّلُوْلَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ.

(صحیح البخاری ج ۱: ۸۷، ۸۸ بَابُ الْاَذَانِ لِلْمُسَافِرِیْنَ)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ سفر میں تھے مؤذن نے اذان کہنی چاہی فرمایا ٹھنڈا کر پھر قصداً کیا فرمایا ٹھنڈا کر پھر ارادہ کیا فرمایا ٹھنڈا کر یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہوگیا نبی ﷺ نے فرمایا کہ گرمی جہنم کی لپٹ ہے۔

(بہار شریعت ۱۳/۳)

٤٢٢: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَایَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ اَوْقَالَ: عَلَی الْفِطْرَةِ مَالَمْ یُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلٰی اَنْ تَشْتَبِکَ النُّجُوْمُ.

(السنن لابی داؤد باب وقت المغرب ۱/۶۰)

ابوایوب وعقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ میری امت ہمیشہ فطرت پر رہے گی جب تک مغرب میں اتنی تاخیر نہ کریں کہ ستارے گتھ جائیں۔

(بہار شریعت ۳/۱۴)

۴۲۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوْءِ وَلَأَخَّرْتُ الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ شَطْرِ اللَّيْلِ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبُ لَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرُ لَهٗ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهٗ.

(مسند الامام احمد بن حنبل ۲/۲۵۰-۲۶۷)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر مشقت ہوجائے گی تو میں ان کو حکم فرمادیتا(۱) کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں اور عشا کی نماز تہائی یا آدھی رات تک مؤخر کردیتا کہ رب تبارک وتعالیٰ آسمان پر خاص تجلیٔ رحمت فرماتا ہے اور صبح تک فرماتا رہتا ہے کہ ہے کوئی سائل کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کروں، ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں۔

(بہار شریعت ۳/۱۴)

۴۲۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. (كَنْزُ الْعُمَّالِ بَابُ الْأَوْقَاتِ الْمَكْرُوْهَةِ ج۴/۹۱ حديث ۱۹۰۲)

(۱) حکم دیتا یعنی فرض کردیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے "لو لا ان اشق علیٰ امتی لفرضت علیهم السواک" (ابن جریر کنز ج ۵/۷۷) کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر گراں ہوجائے گی تو اس پر مسواک فرض کردیتا اور حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے "لو لا ان اشق علی امتی لفرضت علیهم السواک عند کل صلوٰة کما فرضت علیهم الوضوء" (کنزالعمال ۵/۷۷) کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر مشقت ہوجائے گی تو میں ہر نماز کے وقت مسواک فرض کردیتا جیسا کہ میں نے وضو فرض کردیا۔ سرکار اقدس ﷺ کے ارشاد "لفرضت" (میں فرض کردیتا) اور "لامرتهم" سے ظاہر وواضح کہ آپ باذن الٰہی احکام کے مالک ہیں جو چاہیں فرض کریں جو چاہیں حرام کریں۔ اور ایسا کرتے بھی رہے جیسا کہ ارشاد الٰہی اس پر ثبوت ہے "ویحل لهم الطیبت ویحرم علیهم الخبائث" اور یہ ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کرتے اور گندی چیزیں حرام کرتے ہیں۔ ۱۲ مرتب غفرلہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جب فجر طلوع کر آئے تو کوئی (نفل) نماز نہیں سوا دو رکعت فجر کے۔ (بہار شریعت ۱۴/۳)

٤٢٥ : عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: لَاصَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَاصَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ. (صحیح البخاری ج ۱/۸۲،۸۳ بَابُ لَا تَتَحَرَّی الصَّلٰوةُ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بعد صبح نماز نہیں تاوقتیکہ آفتاب بلند ہوجائے اور عصر کے بعد نماز نہیں یہاں تک کہ غروب ہوجائے۔

(بہار شریعت ۱۴/۳)

٤٢٦ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الصُّنَابِحِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّیْطَانِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ تِلْکَ السَّاعَاتِ. رواہ مالک واحمد والنسائی.

(مشکوۃ المصابیح بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْیِ الفصل الثالث ر ۹۵)

عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ آفتاب شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع کرتا ہے جب بلند ہوجاتا ہے تو جدا ہوجاتا ہے پھر جب سر کی سیدھ پر آتا ہے تو شیطان اس کے قریب آجاتا ہے جب ڈھل جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے پھر جب غروب ہونا چاہتا ہے شیطان اس سے قریب ہوجاتا ہے جب ڈوب جاتا ہے تو جدا ہوجاتا ہے تو ان تین وقتوں میں نمازیں نہ پڑھو۔ (بہار شریعت ۱۴/۳)

اذان کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

١٦١: وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

(سجدہ ٤١/٣٣)

اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں (کنزالایمان)

احادیث

٤٢٧: عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اَلْمُؤَذِّنُوْنَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ رواه مسلم.(١)

(مشکوۃ المصابیح بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَ إِجَابَتِه ص ٦٤ اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ الصَّلٰوةِ)

معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔ (مسلم، احمد، ابن ماجہ) (بہار شریعت ٣/٢٣)

٤٢٨: عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤَذِّنَ يُغْفَرُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ وَيُصَدِّقُهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ سَمِعَ صَوْتَهٗ. (كنز العمال ج ٤، ١٤٥ حديث ٣١٩١. وابن ماجه ج١ ص ٥٣ فَضْلُ الْأَذَانِ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مؤذن کی جہاں تک آواز پہنچتی ہے اس کے لیے مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر تر و خشک جس نے اس کی آواز سنی اس کی تصدیق کرتا ہے (بہار شریعت ٣/٢٤)

---

(١) علامہ ابن عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے اور حدیث کا معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ مؤذن رحمت الٰہی کے بہت امیدوار ہوں گے کہ جس کو جس چیز کی امید ہوتی ہے اس کی طرف گردن دراز کرتا ہے یا اس کے معنی یہ ہیں کہ ان کو ثواب بہت ہے۔ بعضوں نے کہا یہ کنایہ ہے اس سے کہ شرمندہ نہ ہوں گے اس لیے کہ جو شرمندہ ہوتا ہے اس کی گردن جھک جاتی ہے۔ ١٢ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ

۴۲۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قال: اَلْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُلَهٗ مَدیٰ صَوْتِهٖ وَیُصَدِّقُهٗ کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ. (کنز العمال ج۴/۱۴۶ حدیث ۳۲۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے اس کے لیے مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر خشک و تر اس کی تصدیق کرتا ہے۔

(بہار شریعت ج۳/۲۵)

۴۳۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُلَهٗ مَدیٰ صَوْتِهٖ وَیَشْهَدُ لَهٗ کُلُّ مَدَرَةٍ وَّشَجَرَةٍ سَمِعَتْ صَوْتَه. (کَنْزُ الْعُمَّالِ ج۴/۱۴۶)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اعظم ﷺ نے فرمایا کہ مؤذن کی آواز جہاں تک پہونچتی ہے اس کے لیے مغفرت کردی جاتی ہے ہر ڈھیلا اور درخت جس نے اس کی آواز سنی اس کے لیے گواہی دے گا۔ (بہار شریعت ج۳/۲۵)

۴۳۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَایَسْمَعَ التَّاذِیْنَ فَاِذَا قُضِیَ التَّاذِیْنُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطِرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ یَقُوْلُ لَهٗ: اُذْکُرْ کَذَا وَاُذْکُرْ کَذَا لِمَالَمْ یَکُنْ یَذْکُرُ مِنْ قَبْلُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ مَایَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی.

(الصحیح لمسلم ج۱ ص۱۶۸ باب فضل الاذان وهرب الشیطان عنه سماعه)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جب اذان کہی جاتی ہے شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ آواز اسے نہ پہنچے جب اذان پوری ہوجاتی ہے چلا آتا ہے پھر اقامت کہی جاتی ہے بھاگ جاتا ہے جب پوری ہولیتی ہے آجاتا ہے اور خطرہ ڈالتا ہے کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر جو پہلے یاد نہ تھی یہاں تک کہ آدمی کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کتنی پڑھی۔ (بخاری، مالک، ابوداؤد) (بہار شریعت ۳/۲۵)

۴۳۲: عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَلْمُؤَذِّنُ الْمُحْتَسِبُ کَالشَّهِیْدِ الْمُتَشَحِّطِ فِیْ دَمِهٖ وَاِذَا مَاتَ لَمْ یُدَوَّدْ فِیْ قَبْرِهٖ.

(کنز العمال الفصل الرابع فی الأذان والترغیب فیه ج۴/۱۴۵ حدیث ۳۲۰۰)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اذان دینے والا طالب ثواب ہے اس شہید کی مثل ہے کہ خون میں آلودہ ہے اور جب مرے گا قبر میں اس کے بدن میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔ (طبرانی) (بہار شریعت ۳/۲۵)

۴۳۳ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ الرَّاوِيُّ : وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ مِيْلًا رواه مسلم.

(مشکوة المصابیح بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَإِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ الفصل الثالث ص ٦٦)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور فرماتے ہیں شیطان جب اذان سنتا ہے اتنی دور بھاگتا ہے جیسے روحا اور روحا مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ (مسلم) (بہار شریعت ۳/۲۵)

۴۳۴ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : إِذَا أَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِيْ أَذَانِهٖ وَضَعَ الرَّبُّ يَدَهٗ فَوْقَ رَاسِهٖ فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ أَذَانِهٖ وَإِنَّهٗ لَيُغْفَرُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ الرَّبُّ : صَدَقَ عَبْدِيْ وَشَهِدْتُ بِشَهَادَةِ الْحَقِّ فَأَبْشِرْ.

(التاریخ للبخاری عن انس. کنز العمال ج ٤/١٤٥ حدیث ٣٢٠٣)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جب مؤذن اذان کہتا ہے رب عز وجل اپنا دست قدرت اس کے سر پر رکھتا ہے اور یوں ہی رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اذان سے فارغ ہو اور اس کی مغفرت کردی جاتی ہے جہاں تک آواز پہنچے جب وہ فارغ ہوتا ہے رب عزوجل فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا اور تو نے حق گواہی دی لہذا تجھے بشارت ہو۔ (بخاری فی تاریخہ) (بہار شریعت ۳/۲۵)

۴۳۵ : رُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُذِّنَ فِيْ قَرْيَةٍ أَمَّنَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ عَذَابِهٖ ذٰلِكَ الْيَوْمَ. رواه الطبرانی فی معاجیمه الثلاثة. (الترغیب والترهیب ج ١/١٨١، ١٨٢ بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْأَذَانِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ جس بستی میں اذان کہی جائے اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔ (طبرانی صغیر) (بہار شریعت ۳/۲۵)

۴۳۶: عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا قَوْمٍ نُودِيَ فِيهِمْ بِالْأَذَانِ صَبَاحًا كَانَ لَهُمْ أَمَانًا مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى يُمْسُوْا وَأَيُّمَا قَوْمٍ نُودِيَ فِيهِمْ بِالْأَذَانِ مَسَاءً كَانَ لَهُمْ أَمَانًا مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ حَتّٰى يُصْبِحُوْا. (طبرانی)

(كَنْزُ الْعُمَّالِ اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْأَذَانِ ج۴،۱۴۵، حدیث ۲۱۰،۳)

معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ جس قوم میں صبح کی اذان ہوئی ان کے لیے اللہ کے عذاب سے شام تک امان ہے اور جن میں شام کو اذان ہوئی ان کے لیے اللہ کے عذاب سے صبح تک امان ہے۔ (طبرانی)

(بہار شریعت ۲۸/۳)

۴۳۷: عَنْ أُبَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا جَنَابِذَ مِنَ اللُّؤْلُؤِ تُرَابُهَا الْمِسْكُ فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ: لِلْمُؤَذِّنِيْنَ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ أُمَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ.

(كَنْزُ الْعُمَّالِ اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْأَذَانِ (عن ابی) ج۴،۱۴۰، حدیث ۲۱۱،۳)

ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں نبی ﷺ میں جنت میں گیا اس میں موتی کے گنبد دیکھے اس کی خاک مشک کی ہے فرمایا اے جبریل یہ کس کے لیے ہے عرض کی حضور کی امت کے موذنوں اور اماموں کے لیے۔ (ابو یعلی فی مسندہ) (بہار شریعت ۲۶/۳)

۴۳۸: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ نِالْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا لَهُمْ فِي التَّأْذِيْنِ لَتَضَارَبُوْا عَلَيْهِ بِالسُّيُوْفِ. (مسند الإمام أحمد بن حنبل أحاديث أبو سعيد الخدري رضى الله تعالى عنه ج ۲۹،۳) (كَنْزُ الْعُمَّالِ اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْأَذَانِ وَالتَّرْغِيْبِ فِيْهِ وَآدَابِهِ ج۴،۱۴۵ حدیث ۲۱۵،۳)

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ آذان کہنے میں کتنا ثواب ہے تو اس پر باہم تلوار چلتی۔ (امام احمد) (بہار شریعت ۲۶/۳)

۴۳۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ. (جامع الترمذی باب ما جاء فی فضل الأذان ج ۱ ص ۵۱)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ سرور دو عالم ﷺ فرماتے ہیں جس نے سات برس ثواب کے لیے اذان کہی اللہ تعالیٰ اس کے لیے نار سے براءت لکھ دے گا۔ (ابن ماجہ) (بہار شریعت ۲۶/۳)

۴۴۰ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ اَذَّنَ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَاذِیْنِهٖ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ اِقَامَةٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً.

(السنن لابن ماجة باب فضل الأذان وثواب المؤذنين ج۱ ص۵۳)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ فرماتے ہیں سرور دو عالم ﷺ جس نے بارہ برس اذان کہی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور ہر روز اس کی اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (ابن ماجہ و حاکم) (بہار شریعت ۲۶/۳)

۴۴۱ : عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : مَنْ حَافَظَ عَلَی الْاَذَانِ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ . (كنز العمال الفصل الرابع الأذان والترغيب فيه وادابه ج۴/۱۴۶، حديث ۳۲۲۰)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں نبی ﷺ جس نے سال بھر اذان پر محافظت کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ (بیہقی) (بہار شریعت ۲۶/۳)

۴۴۲ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : مَنْ اَذَّنَ خَمْسَ صَلَوٰتٍ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ اَمَّ اَصْحَابَهُ خَمْسَ صَلَوٰتٍ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. (كنز العمال الفصل الرابع فى الأذان والترغيب فيه وأدابه ج۴/۱۴۵، حديث ۳۲۱۸)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں نبی ﷺ جس نے پانچ نمازوں کی اذان ایمان کی بنا پر ثواب کے لیے کہی اسکے جو گناہ پہلے ہوئے معاف ہو جائیں گے اور جو اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں امامت کرے ایمان کی بنا پر ثواب کے لیے اس کے جو گناہ پیشتر ہوئے معاف کر دیے جائیں گے۔ (بیہقی) (بہار شریعت ۲۶/۳)

۴۴۳ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : مَنْ اَذَّنَ سَنَةً لَایَطْلُبُ عَلَیْهِ اَجْرًا دُعِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَوُقِفَ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَقِیْلَ : لَهُ. اِشْفَعْ لِمَنْ شِئْتَ.

(كنز العمال ج۴/۱۴۶، حديث ۳۲۱۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جو سال بھر اذان کہے اور اس پر اجرت طلب نہ کرے قیامت کے دن بلایا جائے گا اور جنت کے دروازہ پر کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا جس کے لیے تو چاہے شفاعت کر۔ (۱)

(ابن عساکر) (بہار شریعت ۲۶/۳)

٤٤٤: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يُحْشَرُ الْمُؤَذِّنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى نُوْقٍ مِنْ نُوْقِ الْجَنَّةِ يَقْدُمُهُمْ بِلَالٌ رَافِعِيْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْأَذَانِ يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ الْجَمْعُ فَيُقَالُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَيُقَالُ مُؤَذِّنُوْا أُمَّةِ مُحَمَّدٍ يَخَافُ النَّاسُ وَلَا يَخَافُوْنَ وَيَحْزَنُ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ. (كنز العمال الفصل الرابع في الأذان ج ١٤٧/٤ ـ حديث ٣٢٥٢)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ مؤذنوں کا حشر یوں ہوگا کہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے ان کے آگے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونگے سب کے سب بلند آواز سے اذان کہتے آئیں گے لوگ ان کی طرف نظریں کریں گے پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا یہ امت محمد ﷺ کے مؤذن ہیں لوگ خوف میں ہیں اور ان کو خوف نہیں لوگ غم میں ہیں ان کو غم نہیں۔ (خطیب وابن عساکر) (بہار شریعت ۲۶/۳، ۲۷)

٤٤٥: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِيْبَ الدُّعَاءُ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ لَمْ تُرَدَّ دَعْوَةٌ.

(كنز العمال ج ١٤٦/٤)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں ﷺ جب اذان کہی جاتی ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے جب اقامت کا وقت ہوتا ہے دعا رد نہیں کی جاتی۔

٤٤٦: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ. (جامع الترمذي في ابواب الصلوة باب ماجاء أن الدعاء لا يرد بين الأذان والإقامة ص ٥١)

---

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ بے اجرت ایک سال اذان کہنے والا باذن الٰہی شفاعت کرے گا تو ثابت ہوا کہ انبیائے کرام، اولیائے عظام، علمائے اسلام بدرجہ اولیٰ شفاعت کریں گے۔ ۱۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اذان واقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔ (ابوالشیخ) (بہار شریعت ۳/۲۷)

٤٤٧ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ۔

(مشکوۃ المصابیح بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَإِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ الفصل الثانی ص ٦٦)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں دو دعائیں رد نہیں ہوتیں یا بہت کم رد ہوتی ہیں اذان کے وقت اور جہاد کی شدت کے وقت۔

(دارمی، ابوداؤد) (بہار شریعت ۳/۲۹)

٤٤٨ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ! إِنَّ الْأَذَانَ مُتَّصِلٌ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ (أَبُو الشَّيْخِ فِيْ كِتَابِ الْأَذَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ)

(كَنْزُ الْعُمَّالِ ج ٤ ص ١٤٨ ، حديث ٣٢٨٨)

سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا اے ابن عباس اذان کو نماز سے تعلق ہے تو تم میں کوئی شخص اذان نہ کہے مگر حالت طہارت میں۔ (ابوالشیخ) (بہار شریعت ۳/۲۹)

٤٤٩ : عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَا يُؤَذِّنْ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ ۔ (جامع الترمذی ج ١ /٥٠ ، باب ماجاء أن من أذن فهو يقيم)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ لايؤذن الامتوضی کوئی شخص اذان نہ دے مگر باوضو۔ (ترمذی) (بہار شریعت ۳/۲۹)

٤٥٠ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ قَالَ : حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

(صحيح البخاری ج ١/ ٨٦ باب الدعاء عند النداء وجامع الترمذی ج ١ ص ٥١ باب ما يقول اذا أذن المؤذن من الدعاء)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو اذان سن کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ

رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔(۱) (بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ (بہار شریعت ۲۹/۳)

۴۵۱: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

(السنن للنسائی بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ الْأَذَانِ ج۱ ص ۱۱۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب مؤذن کی اذان سنو تو اسی کے مثل کہو اور مجھ پر درود پڑھو بے شک جو ایک بار مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر میرے وسیلے کا سوال کرو کہ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے۔ (بہار شریعت ۲۹/۳)

۴۵۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ ﷺ قَالَ : مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَبَلِّغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةِ عِنْدَكَ وَاجْعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ. (كَنْزُ الْعُمَّالِ اَلْإِكْمَالُ فِيْ آدَابِ الْمُؤَذِّنِ ج۴/ ۱۵۰ حديث ۲۳۳۲۹)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص اذان سن کر یہ کہے أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَبَلِّغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةِ عِنْدَكَ وَاجْعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی۔

(بہار شریعت ۲۹/۳)

۴۵۳: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : إِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ فَأَجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ. (كَنْزُ الْعُمَّالِ اَلْإِكْمَالُ فِيْ آدَابِ الْمُؤَذِّنِ ج۴/ ۱۵۰ حديث ۲۳۳۱۷ طبرانی)

---

(۱) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سرکار اقدس ﷺ کی شفاعت حق ہے وہ بروز محشر انشاء اللہ اپنے گنہگار امتیوں کی شفاعت فرمائیں گے۔۱۲

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو اذان سنے تو اللہ کے داعی کا جواب دے۔ (طبرانی کبیر) (بہار شریعت ۳/۳۰)

۴۵۴ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقُوْلُوْا : مِثْلَ قَوْلِهِ . (السنن لابن ماجه باب مَايُقَالُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ ج ۱ ص ۵۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں جب مؤذن کو اذان کہتے سنو تو جو وہ کہتا ہے تم بھی کہو۔ (ابن ماجہ) (بہار شریعت ۳/۳۰)

۴۵۵ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ ﷺ قَالَ : حَسْبُ الْمُؤْمِنِ مِنَ الشَّقَاقِ وَالْخَيْبَةِ أَنْ يَسْمَعَ الْمُؤَذِّنَ يُثَوِّبُ فَلَايُجِيْبُهُ . طبرانی

(كَنْزُ الْعُمَّالِ الْإِكْمَالُ فِي اٰدَابِ الْمُؤَذِّنِ ج۴/۱۴۹ . حديث ۲۱۳۲۱)

حضرت معاذ بن انس سے مروی فرماتے ہیں مومن کو بدبختی و نامرادی کے لیے کافی ہے کہ مؤذن کو تکبیر کہتے سنے اور اجابت نہ کرے۔ (طبرانی) (بہار شریعت ۳/۳۰)

۴۵۶ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اَلْجَفَاءُ وَكُلُّ الْجَفَاءِ وَالْكُفْرُ وَالنِّفَاقُ مَنْ سَمِعَ مُنَادِيَ اللّٰهِ يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ وَيَدْعُوْ اِلَى الْفَلَاحِ فَلَايُجِيْبُهُ . طبرانی (كَنْزُ الْعُمَّالِ فِي آدَابِ الْمُؤَذِّنِ ج۴/۱۴۹ . حديث ۲۱۳۱۱)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں ظلم ہے پورا ظلم اور کفر ہے اور نفاق ہے یہ کہ اللہ کے منادی کو اذان کہتے سنے اور حاضر نہ ہو۔ (اذان کے جواب کا نہایت عظیم ثواب ہے)۔ (طبرانی) (بہار شریعت ۳/۳۰)

۴۵۷ : عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَالَ : حِيْنَ يُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ مِثْلَ قَوْلِهِ غُفِرَ لَهُ (ابوالشيخ فى كتاب الاذان)

(كَنْزُ الْعُمَّالِ ج۴/۱۵۰ باب اداب المؤذن حديث ۲۳۲۰)

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ جس نے مؤذن کی طرح کہا (اذان کا جواب دیا) اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (ابوالشیخ) (بہار شریعت ۳/۳۰)

۴۵۸ : عَنِ ابْنِ عَسَاكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : يَامَعْشَرَ النِّسَاءِ : إِذَا سَمِعْتُنَّ هٰذَا الْحَبَشِيَّ (بِلَالًا) يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ فَقُلْنَ : كَمَايَقُوْلُ : فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْتُبُ لَكُنَّ بِكُلِّ كَلِمَةٍ

مِـاْۃَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَّیَرْفَعُ لَکُنَّ اَلْفَ دَرَجَۃٍ وَیَحُطُّ عَنکُنَّ اَلْفَ سَیِّئَۃٍ قُلْنَ : ھٰذِہٖ لِلنِّسَاءِ فَمَا لِلرِّجَالِ؟ قَالَ : لِلرِّجَالِ ضِعْفَانِ. (ابن عساکر)

(کنز العمال الاکمال فی آداب المؤذن ج۴/۱۵۰. حدیث ۳۳۲۱)

ابن عساکر نے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے گروہ زناں! جب تم بلال کو اذان واقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ محو کرے گا۔ عورتوں نے عرض کی یہ تو عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے کیا ہے؟ فرمایا مردوں کے لیے دونا۔

(بہار شریعت ۳/۲۸)

۴۵۹ : عَنْ مَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اِذَا سَمِعْتُنَّ اَذَانَ ھٰذَا الْحَبْشِیِّ وَاِقَامَتَہٗ وَقُلْنَ کَمَا یَقُوْلُ : فَاِنَّ لَکُنَّ بِکُلِّ حَرْفٍ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَۃٍ قَالَ عُمَرُ : ھٰذَا لِلنِّسَاءِ فَمَا لِلرِّجَالِ؟ قَالَ لِلرِّجَالِ ضِعْفَانِ یَا عُمَرُ.

(طبرانی) کنز العمال الاکمال فی اداب المؤذن. ۴/۱۵۰. حدیث ۳۳۲۲)

میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ عورتوں کے لیے ہر کلمہ کے مقابل دس لاکھ درجے بلند کیے جائیں گے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یہ عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے کیا ہے فرمایا مردوں کے لیے دونا۔ (بہار شریعت ۳/۲۸)

۴۶۰ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِمُؤَذِّنٍ فَضْلٌ عَلٰی مَنْ اَتٰی بِالصَّلٰوۃِ عِشْرِیْنَ وَمِأَتَیْ حَسَنَۃٍ اِلَّا مَنْ قَالَ : مِثْلَ مَا یَقُوْلُ : فَاِنْ اَقَامَ فَاَرْبَعُوْنَ وَمِأَۃُ اَلْفِ حَسَنَۃٍ اِلَّا مَنْ قَالَ : مِثْلَ مَا یَقُوْلُ (کنز العمال الاکمال فی اداب المؤذن ج۴/۱۵۰. حدیث ۳۳۲۴)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا کہ مؤذن کو نماز پڑھنے والے پر دوسو بیس حسنہ زیادہ ہے مگر وہ جو اسکی مثل کہے اور اقامت کہے تو ایک لاکھ چالیس نیکی ہے مگر وہ جو اسکی مثل کہے۔ (بہار شریعت ۳/۲۸)

۴۶۱ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ : اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ : اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ : اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ : اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ : اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ

اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ : اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ : حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ : لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ : حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ : لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ : اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ : لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (الصحيح لمسلم ج١ ١٦٧ باب فضل الأذان)

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جب مؤذن اذان دے تو جو شخص اس کی مثل کہے یعنی مؤذن الله اکبر. الله اکبر کہے تو یہ بھی الله اکبر الله اکبر کہے پھر مؤذن أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہے تو یہ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا الله کہے وہ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو یہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله کہے اور جب وہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کہے تو یہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے جنت میں داخل ہوگا۔ (بہار شریعت ٢٨/٣)

٤٦٢: عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ : اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ . (جامع الترمذي ج١ ص ٥٠. باب ماجاء أنّ من أذّن فهو يقيم)

زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں نماز فجر میں رسول اللہ ﷺ نے اذان کہنے کا مجھے حکم دیا میں نے اذان کہی بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے اقامت کہنی چاہی فرمایا صدائی نے اذان کہی اور جو اذان دے وہی اقامت کہے۔ (١)(رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ) (بہار شریعت ٣١/٣)

(١) اذان اسلام کا خاصہ اور شعار ہے۔ ہجرت کے پہلے سال شروع ہوئی، روزمرہ کی پانچ نمازوں اور جمعہ کے لیے اذان سنت مؤکدہ ہے جب مسجد میں نمازیں جماعت سے پڑھی جائیں ☆ مسجد میں بلا اذان واقامت جماعت مکروہ ہے ☆ وتر، جنازہ، عیدین، نذر، سنن، تراویح، استسقا، چاشت، کسوف، خسوف، نوافل کے لیے اذان نہیں، عورت کی اذان، اقامت مکروہ تحریمی ہے۔ اذان کا وقت مستحب وہی ہے جو نماز کا ہے ☆ وقت نماز شروع ہونے سے پہلے اذان دینا جائز نہیں اور وقت سے پہلے اذان دے دی جائے تو دہرائی جائے ☆ بے وضو اذان مکروہ ہے ☆ سمجھدار بچہ (سات سال یا اس سے اوپر کا نابالغ بچہ) اندھے، ولد الزنا کی اذان بھی صحیح ہے ☆ ایک شخص کا ایک وقت کی نماز کی اذان دو مسجدوں میں دینا مکروہ ہے ☆ امام ہی اذان دے تو اور بہتر ہے ☆ بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے ☆ قبلہ کے علاوہ کسی اور رخ پر اذان کہنا مکروہ ہے، چلتے ہوئے اذان کہنا یا دوران اذان بلا عذر کھنکارنا مکروہ ہے، مسجد (مسجد کا اندرونی حصہ یا اس صحن) میں اذان کہنا مکروہ ہے لہذا مسجد کے باہر کہی جائے۔ فاسق اذان کہہ دے تو دہرائی جائے۔ (فتاوی رضویہ دوم باب الاذان)

نماز پڑھنے کا طریقہ

۴۶۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : وَعَلَیْکَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ : وَعَلَیْکَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ : فِی الثَّالِثَةِ اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَهَا عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! فَقَالَ : اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلٰوتِکَ .

(مشکوۃ المصابیح باب صفۃ الصلوۃ الفصل الاول ص ۷۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد کی ایک جانب میں تشریف فرما تھے انہوں نے نماز پڑھی پھر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا! علیک السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی وہ گئے اور نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا وعلیک السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی تیسری بار اس کے بعد عرض کی یا رسول اللہ مجھے تعلیم فرمائیے ارشاد فرمایا جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو کامل وضو کرو پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہو پھر قرآن پڑھو جتنا میسر آئے پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اطمینان ہو پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح نماز

پوری کرو۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۶۰/۳)

٤٦٤: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَاسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَاسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ: فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى اَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ۔ (مشکوۃ المصابیح باب صفۃ الصلوۃ الفصل الاول ص ۷۵)

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ اللہ اکبر سے نماز شروع کرتے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے قراءت اور جب رکوع کرتے سر کو نہ اٹھائے ہوتے نہ جھکائے بلکہ متوسط حالت میں رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدہ کو نہ جاتے تاوقتیکہ سیدھے کھڑے نہ ہو لیں اور سجدہ سے اٹھ کر سجدہ نہ کرتے تاوقتیکہ سیدھے نہ بیٹھ لیں اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھتے اور بایاں پاؤں بچھاتے اور داہنا کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور درندوں کی طرح کلائیاں بچھانے سے منع فرماتے (یعنی سجدے میں مردوں کو) اور سلام کے ساتھ نماز ختم کرتے۔ (صحیح مسلم) (بہار شریعت ۶۰/۳۔۶۱)

٤٦٥: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ.

(صحیح البخاری ج۱ ص۱۰۲ باب وضع الیمنی علی الیسری)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ لوگوں کو حکم کیا جاتا کہ نماز میں مرد داہنا ہاتھ بائیں کلائی پر رکھے۔ (بہار شریعت ۶۱/۳)

٤٦٦: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادٰى رَجُلًا كَانَ فِيْ آخِرِ الصُّفُوْفِ فَقَالَ: يَا فُلَانُ! أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ؟ أَلَا تَنْظُرُ كَيْفَ تُصَلِّيْ؟ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّيْ إِنَّمَا يَقُوْمُ يُنَاجِيْ رَبَّهُ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ

يُنَاجِيهِ ؟ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ إِنِّي لَا أَرَاكُمْ إِنِّي وَاللهِ لَأَرَىٰ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِيْ كَمَا أَرَىٰ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ. (الترغيب والترهيب ج۱/۳۴۲،۳۴۳،۳۴۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے ہم کو نماز پڑھائی اور پچھلی صف میں ایک شخص تھا جس نے نماز میں کچھ کمی کی جب سلام پھیرا تو اسے پکارا اے فلاں تو اللہ سے نہیں ڈرتا کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے تم یہ گمان کرتے ہوگے کہ جو تم کرتے ہو اس میں سے کچھ مجھ پر پوشیدہ رہ جاتا ہوگا خدا کی قسم میں پیچھے سے ویسا ہی دیکھتا ہوں جیسا سامنے سے۔

(۱) (امام احمد) (بہار شریعت ۳/۶۱)

۴۶۷: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَصَدَّقَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رواه ابوداؤد وروى الترمذى وابن ماجه والدارمى نحوه.

(مشكوة المصابيح باب صفة الصلوة الفصل الثانى ص ۷۸)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو مقام پر رسول اللہ ﷺ کا سکتہ فرمانا یاد کیا ایک اسوقت جب تکبیر تحریمہ کہتے دوسرا جب "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ" پڑھ کر فارغ ہوتے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تصدیق کی۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ۳/۶۱)

۴۶۸: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَقُوْلُ آمِيْنَ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُوْلُ: آمِيْنَ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (سنن الدارمى ج ۱/ص ۲۲۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے تو آمین کہو بے شک فرشتے آمین

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعطائے الٰہی عالم غیب ہیں آگے پیچھے برابر دیکھتے ہیں یعنی ان کی نگاہوں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں لہذا دیوبندیوں، وہابیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم کو پیٹھ پیچھے کی خبر نہیں سراسر غلط اور ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح خلاف ہے مسلمانان کرام اس قسم کے عقیدہ والوں سے بچیں ان سے دور رہیں۔ ۱۲ مرتب غفرلہ

کہتے ہیں اور امام آمین کہتا ہے تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو جائے اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مرتب)

٤٦٩: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا: آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. (صحيح البخاري باب جهر الإمام بالتأمين ج١/١٠٨)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو آمین کہو کہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری) (بہار شریعت ۳/۶۱۔۶۲)

٤٧٠: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا: آمِينَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ قَالَ: وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ.

(مشكوة المصابيح باب القراءة في الصلوة الفصل الاول ص٧٩)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ارشاد فرماتے ہیں ﷺ جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی کر لو پھر تم میں سے جو کوئی امامت کرے وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو اللہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع میں جائے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کہ امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے اٹھے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو یہ اس کا بدلہ ہو گیا اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اللہ تمہاری سنے گا۔ (بہار شریعت ۳/۶۲)

٤٧١: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا (شرح معاني الآثار كتاب الصلوة باب القراءة خلف الإمام ج١/١٢٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امام تو اس

لیے بنایا گیا کہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب وہ قراءت کرے تو چپ رہو۔ (بہار شریعت ج ۶۲/۳)

٤٧٢: رَوىٰ شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَرَأَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ آمِیْن وَخَفِضَ بِهَا صَوْتَه.

(جامع الترمذی باب ماجاء فی التأمین . ج ۵۸/۱)

حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ پڑھا تو آمین کہی اور آواز پست کی۔

٤٧٣: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا وَإِذَا قَالَ: غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا: آمِیْنَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَإِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعِیْنَ.

(السنن لابن ماجه ج ۶۱/۱ باب إذا قرأ الإمام فأنصتوا وصحیح البخاری ج ۱ ص ۹۵ عن عائشة رضی الله عنها)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام تو اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب قراءت کرے تم چپ رہو اور جب غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو اور جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور جب بیٹھ کر پڑھے تو بیٹھ کر پڑھو۔ (بہار شریعت ۶۲/۳)

٤٧٤: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّمَا الْإِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا. (السنن للنسائی ج ۱/ باب القراءة خلف الإمام ص ۱۴۶)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام تو اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تم چپ رہو۔ (بہار شریعت ۶۲/۳)

۴۷۵ : عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ : اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِيْ أَوَّلِ مَرَّةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اُخْرىٰ لَمْ يَرْفَعْ اِلَّا فِيْ أَوَّلِ مَرَّةٍ. (جامع الترمذی ج۱، ۵۹ بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَالرُّكُوْعِ)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ راوی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کیا تمہیں وہ نماز نہ پڑھاؤں جو رسول اللہ ﷺ کی نماز تھی؟ پھر نماز پڑھی اور ہاتھ نہ اٹھائے مگر پہلی بار یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھایا پھر نہیں۔ (۱)

(بہار شریعت ۳/۶۲، ۶۳)

۴۷۶ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَلَمْ يَرْفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ اِلَّا عِنْدَالتَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى فِيْ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ. (سنن الدارقطنی ج ۱ ص ۲۹۵ بَابُ ذِكْرِ التَّكْبِيْرِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ.)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی تو ان حضرات نے ہاتھ نہ اٹھائے مگر نماز شروع کرتے وقت۔ (بہار شریعت ۳/۶۳)

۴۷۷ : عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ رَافِعِيْ أَيْدِيْنَا فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ: مَالِيْ أَرَاكُمْ رَافِعِيْ أَيْدِيَكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ؟ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ. (مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۵/۱۰۷. مرویات جابر بن سمرة)

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ یہ کیا بات ہے کہ تمہیں ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں جیسے چنچل گھوڑے کی دُمیں نماز میں سکون کے ساتھ رہو۔ (بہار شریعت ۳/۶۳)

---

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہ حدیث اس پر نص ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی ہاتھ کانوں کی طرف اٹھاتے تھے بار بار نہیں اٹھاتے تھے لہذا غیر مقلدوں کا رفع یدین کرنا یعنی ہر رکوع اور اس سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھانا سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے خلاف ہے اور اہل حدیث ہونے کا ان دعوی غلط ہے۔ ۱۲ مرتب غفرلہ

۴۷۸: عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ اَلسُّنَّةُ وَضْعُ الْاَكُفِّ عَلَى الْاَكُفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ. رواه ابو داؤد والامام احمد. (رسائل الارکان ص ۷۳،۷۴)

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سنت سے ہے کہ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے (۱) رکھے جائیں۔ (بہار شریعت ۶۳/۳)

(۱) اس حدیث سے کھلے طور پر معلوم ہوا کہ مردوں کے لیے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہی سنت ہے لہذا غیر مقلدین کا ہاتھ سینے پر باندھنا خلاف سنت ہے اور سینے پر ہاتھ باندھنے ہی کو عمل بالحدیث کہنا سفید جھوٹ ہے اور ان کا کہنا کہ ہاتھ ناف کے اوپر یعنی سینے پر باندھنے کا حکم بخاری میں ہے تو عرض کہ حکم تو ضرور ہے مگر وہ عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے نہیں حیرت ہے کہ عورتوں کا حکم غیر مقلدوں نے مردوں کے لیے بھی سمجھ لیا ہے۔ ۱۲ مرتب غفرلہ

درود شریف پڑھنے کے فضائل

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۶۲: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (احزاب / ۱۶۱)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود پڑھتے ہیں نبی پر اے ایمان والو! ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام۔

احادیث

۴۷۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. (الصحیح لمسلم ج ۱۷۵/۱. بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ومشکوۃ المصابیح ص ۸۶)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود نازل فرمائے گا۔ (بہار شریعت ۸۴/۳)

۴۸۰: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۸٦ الفصل الثانی)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ عزوجل اس پر دس درودیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں محو فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔ (بہار شریعت ۸۴/۳)

۴۸۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ سَبْعِيْنَ صَلٰوةً. (مسند الامام بن حنبل فی مرویات عبداللہ بن عمرو ج ۱۷۲/۲ و مشکوۃ المصابیح ص ۸۷ باب الصلوۃ علی النبی ﷺ)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرماتے ہیں جو نبی ﷺ پر ایک بار درود بھیجے اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر ستر بار درود بھیجتے ہیں۔ (بہار شریعت ۸۴/۳۔۸۵)

۴۸۲: عَنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَتُقُبِّلَتْ مِنْهُ مَحَا اللّٰهُ عَنْهُ ذُنُوْبَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً.

(الدر المختار علی هامش ردالمحتار. ج۳۸۴/۱)

اصبہانی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی برس کے گناہ محو فرما دے گا۔

(بہار شریعت ۸۵/۳)

۴۸۳: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً.

(مشکوة المصابیح ص۸٦ الفصل الثانی باب الصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ قیامت کے دن مجھ سے سب میں زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہے۔ (بہار شریعت ۸۵/۳)

۴۸۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِي السَّلَامَ. (السنن للنسائی ۱۸۹/۱. باب التسلیم علی النبی ﷺ. ومشکوة المصابیح ص ۸٦. بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الفصل الثانی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کے کچھ فارغ فرشتے ہیں جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ (بہار شریعت ۸۵/۳)

۴۸۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهُ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ

يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ. (مشکوٰة المصابيح ص ٨٦ بَابُ الصَّلٰوة عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الفصل الثانى)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ اسکی ناک خاک میں ملے جسکے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس کی ناک خاک میں ملے جسکو رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی مغفرت سے پہلے چلا گیا اور اس کی ناک خاک میں ملے جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو ان کے بڑھاپے میں پایا اور انھوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا یعنی ان کی خدمت واطاعت نہ کی کہ جنت کا مستحق ہو جاتا۔ (بہار شریعت ۸۵/۳)

٤٨٦: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. (مشكوة المصابيح بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الفصل الثالث ص ٨٧)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں پورا بخیل وہ ہے جسکے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (بہار شریعت ۸۵/۳)

٤٨٧: عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ: اِنَّهُ جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ: اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ: اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ؟ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَّلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا. رواه النسائى والدارمى

(سنن الدارمى ج ٢/٢٢٤ ومشكوة المصابيح ص ٨٦ بَابُ الصَّلٰوةِ الفصل الثانى)

ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ تشریف لائے اور بشاشت چہرۂ اقدس میں نمایاں تھی فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ راضی نہیں؟ کہ آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس بار درود بھیجوں گا اور آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر ایک بار سلام بھیجے میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔

(بہار شریعت ۸۵/۳۔۸۶)

٤٨٨: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِيْ؟ فَقَالَ: مَاشِئْتَ. قُلْتُ: اَلرُّبُعَ قَالَ: مَاشِئْتَ. فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ: اَلنِّصْفَ قَالَ: مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ:

فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ : مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌلَّکَ قُلْتُ : اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّهَا قَالَ: اِذًا یُکْفٰی هَمُّکَ وَیُکَفَّرُلَکَ ذَنْبُکَ. رواه الترمذی .

(مشکوۃ المصابیح ص ۸۶ باب الصلوۃ الفصل الثانی)

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں بکثرت دعا مانگتا ہوں تو اس میں سے حضور پر درود کے لیے وقت کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا جو تم چاہو عرض کی چوتھائی؟ فرمایا جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتری ہے میں نے عرض کی نصف؟ فرمایا جو تم چاہو اور زیادہ کرو تو تمہارے لیے بھلائی ہے میں نے عرض کی دو تہائی؟ فرمایا جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تمہارے لیے بہتری ہے میں نے عرض کی تو کل درود ہی کیلیے مقرر کروں؟ فرمایا ایسا ہے تو تمہارے کاموں کی کفایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

(بہار شریعت ۸۶/۳)

۴۸۹ : عَنْ رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّقَالَ : اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ . (مسند امام احمد بن حنبل مرویات رویفع بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ ج ۱۰۸/۴ مشکوۃ المصابیح بَابُ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ الفصل الثالث ص ۸۷)

رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو درود پڑھے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (بہار شریعت ۸۶/۳)

۴۹۰ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَایَصْعَدُ مِنْهَا شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ. رواہ الترمذی

(مشکوۃ ۸۷ باب الصلوۃ علی النبی الفصل الثالث)

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے چڑھ نہیں سکتی جب تک نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے۔ (بہار شریعت ۸۶/۳)

نماز کے بعد ذکر و دعا

۴۹۱ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مِنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَۃً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَۃً. (مشکوۃ المصابیح ص ۸۹ بَابُ الذِّکْرِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ)

انس رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا رہنا ذکر میں اور عصر کے بعد غروب تک اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ ذکر میں بیٹھنا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ چار چار غلام بنی اسمٰعیل سے آزاد کیے جائیں۔ (بہار شریعت ۹۱/۳)

۴۹۲ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ صَلَّی الْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَۃٍ ثُمَّ قَعَدَ یَذْکُرُ اللّٰہَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَانَتْ لَہٗ کَاَجْرِ حَجَّۃٍ وَّعُمْرَۃٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم : تَامَّۃٍ تَامَّۃٍ تَامَّۃٍ. (مشکوۃ المصابیح باب الذکر بعد الصلوۃ ص ۸۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ ارشاد ہوا کہ فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر آفتاب نکلنے تک ذکر کرے پھر بعد بلندی آفتاب دو رکعت نماز پڑھے تو ایسا ہے جیسے حج و عمرہ کیا پورا پورا پورا۔ (بہار شریعت ۹۲/۳)

۴۹۳ : عَنْ وَرَّادٍ کَاتِبِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ : اَمْلٰی عَلَیَّ الْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ فِیْ کِتَابٍ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَقُوْلُ : فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ.

(صحیح البخاری ص ۱۱۷. بَابُ الذِّکْرِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ)

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ کے کاتب وراد کا بیان ہے انہوں نے فرمایا کہ مغیرہ بن

شعبہ نے مجھے معاویہ کے پاس ایک خط لکھایا اس میں تھا کہ حضور اقدس ﷺ ہر نماز فرض کے بعد یہ دعا پڑھتے لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰى کُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَايَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ.

(بہار شریعت ۹۲)

۴۹۴: عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ قَالَ : کَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ : فِيْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ حِيْنَ يُسَلِّمُ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰى کُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ ط. لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَلَانَعْبُدُ اِلَّااِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْکَرِهَ الْکَافِرُوْنَ .

(الصحيح لمسلم ج١/٢١٨. بَابُ اِسْتِحْبَابِ الذِّکْرِ بَعْدَالصَّلٰوةِ وَبَيَانِ صِفَتِهٖ)

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور سلام پھیر کر بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْکَرِهَ الْکَافِرُوْنَ ۔ (بہار شریعت ۳/۹۲)

۴۹۵: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا : قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ : وَمَاذَاکَ ؟ قَالُوْا: يُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَيَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَانُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : أَفَلَا أُعَلِّمُکُمْ شَيْئًا تُدْرِکُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَکُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَکُمْ وَلَايَکُوْنُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْکُمْ اِلَّامَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَاصَنَعْتُمْ؟ قَالُوْا : بَلٰى : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ: تُسَبِّحُوْنَ وَتُکَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلٰثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْصَالِحٍ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا : سَمِعَ اِخْوَانُنَااَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ .

(الصحيح لمسلم ج١/٢١٩. بَابُ اِسْتِحْبَابِ الذِّکْرِ بَعْدَالصَّلٰوةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی فقرائے مہاجرین حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی مالداروں نے بڑے بڑے درجے اور لازوال نعمت حاصل کی ارشاد فرمایا کیا سبب

ہے؟ لوگوں نے عرض کی جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے ہیں وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے ارشاد فرمایا کیا تمھیں ایسی بات نہ سکھادوں جس سے ان لوگوں کو پالو جو تم سے آگے بڑھ گئے اور بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو مگر وہ جو تمہاری طرح کرے؟ لوگوں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ ارشاد فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ بار سُبْحٰنَ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیا کرو ابو صالح کہتے ہیں کہ پھر فقرائے مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کی ہم نے جو کیا اس کو ہمارے بھائی مالداروں نے سنا تو انھوں نے بھی ویسا ہی کیا ارشاد فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۳/۹۳)

۴۹۶: عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : مُعَقِّبَاتٌ لَایَخِیْبُ قَائِلُھُنَّ اَوْفَاعِلُھُنَّ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ تَسْبِیْحَۃً وَّثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ تَحْمِیْدَۃً وَّاَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ تَکْبِیْرَۃً۔

(الصحیح لمسلم ج ۱/۲۱۹ . بَابُ اِسْتِحْبَابُ الذِّکْرِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ وَبَیَانِ صِفَتِہٖ)

کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ارشاد فرماتے ہیں ﷺ کچھ اذکار نماز کے بعد کے ہیں جن کا کہنے والا نامراد نہیں رہتا فرض نماز کے بعد سُبْحٰنَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار۔ (بہار شریعت ۳/۹۳)

۴۹۷: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنْ سَبَّحَ اللّٰہَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَحَمِدَ اللّٰہَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰہَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ فَتِلْکَ تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ : تَمَامُ الْمِائَۃِ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

(الصحیح لمسلم ص ۲۱۹ ص ۱۴ ج ۱ ۔ بَابُ اِسْتِحْبَابُ الذِّکْرِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ وَبَیَانِ صِفَتِہٖ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳ بار اللہ اکبر کہے کہ یہ کل ننانوے ہوئے اور یہ کلمہ کہہ کر سو پورے کرے۔ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ تو اس کے

خطائیں بخش دی جائیں گی اگرچہ دریا کے جھاگ کے مثل ہوں۔ (بہار شریعت ۹۳/۳)

۴۹۸: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ قَرَأَ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ مَکْتُوْبَةٍ لَمْ یَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ وَلَا یُوَاظِبُ عَلَیْهَا اِلَّا صِدِّیْقٌ اَوْ عَابِدٌ وَمَنْ قَرَأَهَا اِذَا اَخَذَ مِنْ مَضْجَعِهٖ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَجَارِهٖ وَجَارِ جَارِهٖ وَالْاَبْیَاتِ حَوْلَهٗ رواہ البیہقی

(التفسیر للبیضاوی الایۃ الکرسی فی البقرہ ص ١٦٥)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی منبر پر فرماتے سنا جو ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لے اسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں سوا موت کے مرتے ہی جنت میں چلا جائے اور لیٹتے وقت جو اسے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے اور اسکے پڑوسی کے گھر کو اور آس پاس کے گھر والوں کو شیطان اور چور سے امن دے گا۔

(بہار شریعت ۹۳/۳)

۴۹۹: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ (الْاَشْعَرِیِّ) رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ: مَنْ قَالَ: قَبْلَ اَنْ یَّنْصَرِفَ وَیَثْنِیَ رِجْلَیْهِ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کُتِبَ لَهٗ بِکُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِیَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَکَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنْ کُلِّ مَکْرُوْهٍ وَحِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَلَمْ یَحِلَّ لِذَنْبٍ یُدْرِکُهٗ اِلَّا الشِّرْکُ وَکَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا یَّفْضُلُهٗ یَقُوْلُ: اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ. (مسند الإمام احمد بن حنبل مرویات عبدالرحمن بن غنم الاشعری ج ٤/٢٢٧ ومشکوۃ المصابیح باب الذِّکْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الفصل الثالث ص ٩٠) وروی الترمذی نَحْوَهٗ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اِلٰی قَوْلِهٖ اِلَّا الشِّرْکَ وَلَمْ یَذْکُرْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ. (مشکوۃ المصابیح ٩٠)

عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور صبح کے بعد بغیر جگہ بدلے اور پاؤں موڑے دس بار جو یہ پڑھے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" اس کے لیے ہر ایک کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ محو کیے جائیں گے اور دس درجے بلند کیے جائیں گے اور یہ دعا اس کے لیے ہر برائی اور شیطان رجیم سے محافظ ہے اور کسی گناہ کو حلال نہیں کہ اسے

پہنچے سوائے شرک کے اور وہ سب سے عمل میں اچھا ہے مگر وہ جو اس سے افضل کہے تو یہ بڑھ جائے گا۔ دوسری روایت میں فجر وعصر آیا اور حنفیہ کے مذہب سے زیادہ مناسب یہی ہے۔
(بہار شریعت ۹۳/۳)

۵۰۰: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: قَالَ اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ: وَاَنَا اُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.
(السنن للنسائی ج ۱۹۲/۱. بَابُ الْفَضْلِ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ومشکوۃ المصابیح بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ الفصل الثانی ص ۸۸)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا اے معاذ میں تجھے محبوب رکھتا ہوں! میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں بھی حضور کو محبوب رکھتا ہوں فرمایا تو ہر نماز کے بعد اسے کہہ لینا چھوڑ نا نہیں "رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ"۔ (بہار شریعت ۹۴/۳)

۵۰۱: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَاَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ: مِنَّا لَمْ يَخْرُجْ مَا رَاَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً؟ وَلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَاَفْضَلَ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰٓئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَاَفْضَلُ غَنِيْمَةً. رواه الترمذی.
(مشکوۃ المصابیح بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الفصل الثالث ص ۹۰)

امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے نجد کی جانب ایک لشکر بھیجا وہ جلد واپس ہوا اور غنیمت بہت لایا ایک صاحب نے کہا اس لشکر سے بڑھ کر ہم نے کوئی لشکر نہیں دیکھا جو جلد واپس ہوا ہو اور غنیمت زیادہ لایا ہو اس پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا وہ قوم نہ بتادوں جو غنیمت اور واپسی میں ان سے بڑھ کر ہیں جو لوگ نماز صبح میں حاضر ہوئے پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ آفتاب طلوع کر آئے وہ جلد واپس ہونے والے اور زیادہ غنیمت والے ہیں۔ (بہار شریعت ۹۴/۳)

قرآن مجید پڑھنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

١٦٣: فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا وَّاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (مُزّمّل ٢٠/٧٣)

اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہوا تنا پڑھو اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

١٦٣: وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. (اعراف ٢٠٤/٧)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

(کنزالایمان)

احادیث

٥٠٢: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. (صحيح البخاري ج ١٠٤/١. بَابُ وُجُوْبِ الْقِرَاءَةِ لِلْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا وجامع الترمذي ج ٧٠/١. باب ماجاء في القراءة خلف الإمام)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں یعنی کامل نہیں۔ (بہارشریعت ج ٩٥/٣)

٥٠٣: رَوَى أَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَيْرُ تَمَامٍ. (جامع الترمذی ج ١/٧١ . بَابُ مَاجَاءَ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ إِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ والموطا للإمام محمد بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ الْإِمَامِ ص ٩٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے یعنی نماز کامل (١) نہیں۔ (مرتب)

٥٠٤: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ.

(الموطا للإمام محمد بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ الْإِمَامِ ص ٩٨، ٩٩)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے۔ (مرتب)

٥٠٥: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُقْسِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالُوْا: لَاتَقْرَؤُا خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ.

(شرح معانی الآثار ج ١ ص ١٢٨)

عبداللہ بن عمر و زید بن ثابت و جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے امام کے پیچھے قراءت کے بارے میں سوال ہوا ان سب حضرات نے فرمایا امام کے پیچھے کسی نماز میں قراءت نہ کر۔ (بہار شریعت ج ٣/٩٥)

٥٠٦: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ: وَدِدْتُ الَّذِيْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ فِيْهِ جَمْرَةٌ. (رَسَائِلُ الْأَرْكَانِ. بَيَانُ أَنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ قِرَاءَةُ الْمُقْتَدِيْ ص ١٠٢. لملک العلماء عبدالعلی محمد بحر العلوم قدس سرہ)

(١) اس حدیث سے شوافع نے یہ ثابت کیا ہے کہ سورہ فاتحہ کی قراءت فرض ہے مگر احناف کے نزدیک سورہ فاتحہ کی قراءت فرض نہیں صرف واجب ہے اس لیے کہ مطلق قراءت کی فرضیت پر آیت کریمہ "فاقرؤا ما تیسر من القرآن" دلیل ہے اگر اس حدیث سے سورہ فاتحہ کی تعیین کے ساتھ فرضیت کا قول کیا جائے تو نص قرآنی پر زیادتی لازم آئے گی اس لیے احناف اس سے وجوب کا قول کرتے ہیں۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے اس کے منہ میں انگارہ ہو۔ (بہارشریعت ۹۵/۳)

۵۰۷: رَوىٰ ذٰلِکَ الْاِمَامُ مُحَمَّدٌ وَعَبْدُالرَّزَّاقِ اَنَّ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ قَالَ: لَیْتَ فِیْ فَمِ الَّذِیْ یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ حَجَرًا. (رَسَائِلُ الْاَرْکَانِ .بَیَانُ اَنَّ قِرَاءَۃَ الْاِمَامِ قِرَاءَۃُ الْمُقْتَدِیْ ص ۱۰۲. لملک العلماء عبدالعلی محمد بحر العلوم قدس سرہ)

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے کاش اس کے منہ میں پتھر ہو۔ (بہارشریعت ۹۵/۳)

۵۰۸: رَوىٰ عَبْدُالرَّزَّاقِ مِنْ قَوْلِ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قال: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَخْطَأَالْفِطْرَۃَ . (شرح معانی الاثار ۱۲۹/۱ . کتاب الصلوۃ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا جس نے امام کے پیچھے قراءت کی اس نے فطرت سے خطا کی۔ (بہارشریعت ۹۵/۳)

امامت کا بیان

۵۰۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ لِيَؤُمَّكُمْ قُرَّاءُكُمْ. (ابوداؤد بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ ج ۸۷/۱ ومشکوۃ باب الامامۃ الفصل الثانی ص ۱۰۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کے اچھے لوگ اذان کہیں اور قراء امامت کریں۔ (اس زمانے میں جو زیادہ قرآن پڑھا ہوتا وہی علم میں زیادہ ہوتا) (بہار شریعت ۱۰۷/۳)

۵۱۰: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَأُهُمْ.

(الصحیح لمسلم بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ كِتَابُ الصَّلٰوةِ ج ۲۳۶/۱)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا امامت کا زیادہ مستحق اقرأ ہے یعنی قرآن زیادہ پڑھا ہوا۔ (بہار شریعت ۱۰۷/۳)

۵۱۱: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: اَلْإِمَامُ وَالْمُؤَذِّنُ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ صَلّٰى مَعَهُمَا (کنز العمال ج ۲۸/۴ اِبَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الْإِمَامَةِ وَالْفَصْلُ الثَّانِيْ حدیث ۲۶۹۳)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا امام و مؤذن کو ان سب کے برابر ثواب ہے جنہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ (بہار شریعت ۱۰۷/۳)

۵۱۲: عَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِيْنَا إِلٰى مُصَلَّانَا هٰذَا فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ، فَصَلِّهِ فَقَالَ لَنَا: قَدِّمُوْا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّيْ بِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا أُصَلِّيْ بِكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ. (السنن لابی داؤد۔ بَابُ إِمَامَةِ الزَّائِرِ ۸۸/۱ كِتَابُ الصَّلٰوةِ ومشکوۃ المصابیح بَابُ الْإِمَامَةِ الفصل الثانی ص ۱۰۰)

ابوعطیہ عقیلی کہتے ہیں کہ مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے یہاں آیا کرتے

تھے ایک دن نماز کا وقت آ گیا ہم نے کہا آگے بڑھیے نماز پڑھایئے۔ فرمایا اپنے میں سے کسی کو آگے کرو کہ نماز پڑھائے اور بتادوں گا کہ میں کیوں نہیں پڑھاتا؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں جو کسی قوم کی ملاقات کو جائے تو ان کی امامت نہ کرے اور یہ چاہیے کہ انہیں میں کا کوئی امامت کرے۔ (بہار شریعت ۱۰۷/۳)

۵۱۳: عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ : اَبُوْ اُمَامَةَ یَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ثَلٰثَةٌ لَاتُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ اٰذَانَهُمْ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَیْهَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ. (جَامِعُ التِّرْمِذِیْ بَابُ مَاجَاءَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ ۸۳/۱ ومشکوۃ المصابیح باب الامامۃ الفصل الثانی ص ۱۰۰)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخصوں کی نماز کانوں سے متجاوز نہیں ہوتی (۱) بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس آئے (۲) اور جو عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے (۳) اور کسی گروہ کا امام کہ وہ لوگ اس کی امامت سے کراہت کرتے ہوں۔ (یعنی کسی شرعی قباحت کی وجہ سے)۔

(بہار شریعت ۱۰۷/۳)

۵۱۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : ثَلَاثَةٌ لَا تَرْفَعُ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُسِهِمْ شِبْرًا رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ اَوْ اِمْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَیْهَا سَاخِطٌ وَاَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ. (جامع صغیر ج ۱ ص ۵۴۳ ومشکوۃ المصابیح بَابُ الْاِمَامَةِ الفصل الثالث ص ۱۰۰، ۱۰۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں کی نماز سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی (۱) وہ شخص کہ قوم کی امامت کرے اور وہ لوگ اس کو برا جانتے ہوں (۲) وہ عورت جس نے اس حالت میں رات گزاری کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے (۳) اور دو مسلمان بھائی باہم جو ایک دوسرے کو کسی دنیاوی وجہ سے چھوڑے ہوں۔ (بہار شریعت ۱۰۸/۳)

۵۱۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ : ثَلٰثَةٌ

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَلٰوةً مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ اَنْ يَّأْتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهُ وَرَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً.

(السنن لابی داؤد ١/٨٨، بَابُ الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی (١) جو شخص قوم کے آگے ہو یعنی امام ہو اور وہ لوگ اس سے کراہیت کرتے ہوں (٢) وہ شخص کہ نماز کو پیٹھ دے کر آئے یعنی نماز فوت ہونے کے بعد پڑھے (٣) اور وہ شخص جس نے آزاد کو غلام بنایا۔ (بہار شریعت ٣/١٠٨)

٥١٦: عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ أُخْتِ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ الْفَزَارِيِّ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَوْ فِيْ شِدَارِ الْخَلْقِ أَنْ يَّتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ إِمَامًا يُصَلِّيْ بِهِمْ. (السنن لابی داؤد ١/٨٦ باب كراهية التدافع عن الإمامة ومسند الإمام أحمد بن حنبل ٦/٣٨١ ومشكوة المصابيح باب الإمامة الفصل الثانی ص ١٠٠)

سلامہ بنت الحر رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ قیامت کی علامات سے ہے کہ باہم اہل مسجد امامت ایک دوسرے پر ڈالیں گے کسی کو امام نہیں پائیں گے کہ ان کی نماز پڑھادے یعنی کسی میں امامت کی صلاحیت نہ ہوگی۔ (بہار شریعت ٣/١٠٨)

٥١٧: عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُوْدِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ إِلَّا بِإِذْنِهٖ.

(جامع الترمذی ١/٥٥، بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ ومشكوة المصابيح بَابُ الْإِمَامَةِ الفصل الاول ص ١٠٠)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ کہ سب سے زیادہ اللہ کی کتاب پڑھنے والا امامت کرے اور قراءت میں سب برابر ہوں تو سب سے زیادہ حدیث وسنت کا جانکار، اگر اس میں سب برابر ہوں تو ہجرت کرنے میں جو پہلے ہو، اگر ہجرت میں سب

برابر ہوں تو سب سے عمر دراز، امامت کسی کے گھر یا اس کی سلطنت میں نہ کی جائے نہ اس کی مسند پر بیٹھا جائے مگر اس کی اجازت سے۔ (بہار شریعت ۱۰۸/۳)

۵۱۸: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلّٰی أَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَإِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَالْکَبِیْرَ وَإِذَا صَلّٰی أَحَدُکُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَاشَاءَ. (صحیح البخاری ۹۷/۱ باب إذا صلی لنفسه فلیطوّل ماشآء ومشکوۃ المصابیح باب ما علی الإمام الفصل الاول ص۱۰۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جب کوئی اوروں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کہ ان میں بیمار اور کمزور اور بوڑھا ہوتا ہے اور جب اپنی پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔ (بہار شریعت ۱۰۸/۳)

۵۱۹: عَنْ أَبِیْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِکٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّیْ لَأَدْخُلُ فِی الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِیْدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَأَتَجَوَّزُ فِیْ صَلَاتِیْ مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهٖ مِنْ بُکَائِهٖ.

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۹۸ باب مَنْ أَخَفَّ الصَّلٰوةَ عِنْدَ بُکَاءِ الصَّبِیِّ ومشکوۃ المصابیح بَابُ مَا عَلَی الْإِمَامِ الفصل الاول ص۱۰۱)

ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں کہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور طویل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ بچہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں لہذا نماز میں اختصار کر دیتا ہوں۔ (کہ جانتا ہوں کہ اس کے رونے سے اس کی ماں کو غم لاحق ہوتا ہے)۔

(بہار شریعت ۱۰۸/۳)

۵۲۰: عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوةَ أَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: أَیُّهَا النَّاسُ إِنِّیْ إِمَامُکُمْ فَلَاتَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَابِالسُّجُوْدِ وَلَابِالْقِیَامِ وَلَابِالْاِنْصِرَافِ فَإِنِّیْ أَرَاکُمْ أَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ رَأَیْتُمْ مَا رَأَیْتُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا قَالُوْا وَمَا رَأَیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: قَالَ: رَأَیْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ.

(الصحیح لمسلم ج۱ /۱۸۰ باب تحریم سبق الامام برکوع اوسجود ونحوها)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی جب پڑھ چکے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ رکوع وسجود وقیام اور نماز سے پھرنے میں مجھ پر سبقت نہ کرو کہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔(۱)

(بہار شریعت۳/۱۰۸-۱۰۹)

۵۲۱: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ : اَلَّذِیْ یَرْفَعُ رَاسَهٗ وَیَخْفِضُهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ فَاِنَّمَا نَاصِیَتُهٗ بِیَدِ الشَّیْطَانِ . (موطا للامام مالک علی هامش ابن ماجه باب مَایُفْعَلُ مَنْ رَفَعَ رَاسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ ج۱/۲۳ ومشکوة باب مَا عَلَی الْمَاْمُوْمِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَحُکْمِ الْمَسْبُوْقِ الفصل الثانی ص۱۰۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے اسکی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں۔ (بہار شریعت۳/۱۰۹)

۵۲۲: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَمَا یَخْشٰی اَوْلَا یَخْشٰی اَحَدُکُمْ اِذَا رَفَعَ رَاسَهٗ وَالْاِمَامُ سَاجِدٌ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ اَوْصُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ. (السنن لابی داؤد. باب التشدید فی من یرفع قبل الامام او یضع قبله ج۱/۹۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں کیا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر یا اس کی شکل گدھے کی شکل کر دے۔

(بہار شریعت۳/۱۰۹)

۵۲۳: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ثَلَاثٌ لَایَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَّفْعَلَهُنَّ لَایَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَیَخُصُّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَایَنْظُرُ فِیْ قَعْرِ بَیْتٍ قَبْلَ اَنْ یَّسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَایُصَلِّ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰی یَتَخَفَّفَ. (السنن لابی داؤد ۱/۱۲. بَابُ یُصَلِّی الرَّجُلُ وَهُوَ حَاقِنٌ ومشکوة باب الجماعة وفضلها الفصل الثانی ص۹۶)

---

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے آگے، پیچھے، داہیں، بائیں ہر طرف یکساں دیکھتے رہے ان سے کوئی شئی پوشیدہ نہ تھی یہاں تک کہ جنت دوزخ بھی ہر وقت مشاہدہ میں تھے لہٰذا جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کو پیٹھ پیچھے کی خبر نہیں وہ جھوٹے اور گمراہ گر ہیں۔ ۱۲ امرتب غفرلہ

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں کہ تین باتیں کسی کو حلال نہیں جو کسی قوم کی امامت کرے تو ایسا نہ کرے کہ خاص اپنے لیے دعا کرے انھیں چھوڑ دے ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور کسی کے گھر کے اندر بغیر اجازت نظر نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور پاخانہ پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے بلکہ ہلکا ہو لے یعنی فارغ۔(۱) (بہار شریعت ۱۰۹/۳)

(۱) کہ شدت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبۂ ریاح کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اس حالت میں پڑھی نماز کا اعادہ واجب ہے۔ (بہار شریعت حصہ سوم و فتاویٰ رضویہ جلد سوم)

جماعت کا بیان

۵۲۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً. (السنن للنسائی ۱/۱۳۴، بَابُ فَضْلِ الْجَمَاعَۃِ. وجامع الترمذی ۱/۳۰ باب ماجاء فی فضل الجماعۃ وابن ماجہ باب فضل الجماعۃ ۵۷ مطبع نظامی دھلی ومشکوۃ باب الجماعۃ وفضلھا الفصل الاول ص ۹۵)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں نماز جماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔ (بہار شریعت ۳/۱۲۲)

۵۲۵: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَیْثُ یُنَادٰی بِھِنَّ فَاِنَّھُنَّ سُنَنُ الْھُدٰی وَاِنَّ اللّٰہَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْھُدٰی وَلَعَمْرِیْ وَلَوْاَنَّ کُلَّکُمْ صَلّٰی فِیْ بَیْتِہٖ لَتَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْتَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ وَلَقَدْ رَأَیْتُنَا وَمَایَتَخَلَّفُ عَنْھَا اِلَّامُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ رَأَیْتُ الرَّجُلَ یُھَادٰی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یَدْخُلَ فِی الصَّفِّ وَمَامِنْ رَجُلٍ یَتَطَھَّرُ فَیُحْسِنُ الطُّھُوْرَ فَیَعْمِدُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیُصَلِّیْ فِیْہِ فَمَا یَخْطُوْ خُطْوَۃً اِلَّارَفَعَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا دَرَجَۃً وَّحَطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً. (السنن لا بن ماجہ باب المشی الی الصلوۃ ج ۱ ص ۵۷ مطبع نظامی دھلی ومشکوۃ المصابیح باب الجماعۃ وفضلھا ص ۹۷)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جسے یہ اچھا معلوم ہو کہ کل خدا سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے تو پانچوں نمازوں پر محافظت کرے جب ان کی اذان کہی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لیے سنن الہدیٰ مشروع فرمائی اور یہ سنن الہدیٰ سے ہے اور اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی (جیسے یہ پیچھے رہجانے والا اپنے گھر میں پڑھ لیا کرتا ہے) تو تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی اور اگر اپنے نبی کی سنت چھوڑ دوگے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور ہم نے اپنے کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز سے پیچھے نہیں رہتا مگر کھلا منافق اور

بیمار کی یہ حالت ہوتی کہ دو شخصوں کے درمیان میں چلا کر نماز کو لائے یہاں تک کہ صف میں داخل ہو جائے اور جو شخص اچھی طرح طہارت کرے پھر مسجد کو جائے تو جو قدم چلتا ہے ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ نیکی لکھتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۳/۱۲۲)

۵۲۶: عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَامِنِ امْرِئٍ یَتَوَضَّأُ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ یُصَلِّی الصَّلٰوۃَ اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَابَیْنَهٗ وَبَیْنَ الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی حَتّٰی یُصَلِّیَهَا.

(السنن للنسائی باب ثواب من توضا کما امرج ۱/۳٤)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران سے مروی کہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ کہ جو شخص اچھا وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس نماز اور دوسری نماز کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۳/۱۲۲)

۵۲۷: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَوْ یَعْلَمُ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الْجَمَاعَةِ مَا لِهٰذَا الْمَاشِیْ اِلَیْهَا؟ لَاَتَاهَا وَلَوْحَبْوًا عَلٰی یَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ. رواہ الطبرانی (الترغیب والترهیب ج ۱/۲٦۳ باب فی صلاۃ الجماعة)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اگر یہ نماز جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ اس جانے والے کے لیے کیا ہے؟ تو گھسٹتا ہوا حاضر ہوتا۔

(بہار شریعت ۳/۱۲۲)

۵۲۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰی لِلّٰهِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَةٍ یُدْرِکُ التَّکْبِیْرَةَ الْاُوْلٰی کُتِبَ لَهٗ بَرَاءَ تَانِ بَرَاءَ ةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَ ةٌ مِّنَ النِّفَاقِ

رواہ الترمذی (مشکوۃ المصابیح باب ما علی الماموم من المتابعة وحکم المسبوق ص ۱۰۲)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو اللہ کے لیے چالیس دن باجماعت پڑھے اور تکبیرہ اولیٰ پائے اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی ایک نار سے دوسری نفاق سے۔ (بہار شریعت ۳/۱۲۳)

۵۲۹: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی فِیْ

مَسْجِدٍ جَمَاعَةً اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً لَاتَفُوْتُهُ الرَّكْعَةُ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا عِتْقًا مِّنَ النَّارِ. (السنن لابن ماجه ص ۵۸ ج ۱ مطبع نظامی دهی باب التغليظ في التخلف عن الجماعة)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو شخص چالیس راتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھے کہ عشا کی تکبیرۂ اولیٰ فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔ (بہار شریعت ۱۲۳/۳)

۵۳۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَتَانِيَ اللَّيْلَةَ آتٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَاَيْتُ رَبِّيْ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ لِيْ: يَامُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ وَ سَعْدَيْكَ قَالَ: هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ اَوْ قَالَ فِيْ نَحْرِيْ لَااَعْلَمُ فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ: فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اَوْقَالَ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قَالَ: يَامُحَمَّدُ! اَتَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ: نَعَمْ: فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَنَقْلِ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ فِي السَّبْرَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ قَالَ: يَامُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ: اِذَا صَلَّيْتَ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ: وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. رواه الترمذي. (ترغيب في صلاة الجماعة ترغيب وترهيب ج ۲۶۲/۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرماتے ہیں ﷺ رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا ایک روایت میں ہے میں نے اپنے رب کو نہایت جمال کے ساتھ تجلی فرمائے ہوئے دیکھا اس نے فرمایا اے محمد میں نے عرض کی "لبيك وسعديك" اس نے فرمایا تمہیں معلوم ہے ملاء اعلیٰ (یعنی ملائکہ مقربین) کس امر میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی نہیں جانتا اس نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے میں نے جان لیا اور ایک روایت میں

ہے جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے جان لیا فرمایا اے محمد جانتے ہو ملأ اعلیٰ کس چیز میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی ہاں درجات و کفارات اور جماعتوں کی طرف چلنے میں اور سخت سردی میں پورا وضو کرنے اور نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں اور جس نے ان پر محافظت کی خیر کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر کے ساتھ مرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسے اس دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اس نے فرمایا اے محمد میں نے عرض کی "لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ" فرمایا جب نماز پڑھو تو یہ کہہ لو "اَللّٰهُمَّ إِنِّىْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَ إِذَا أَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِىْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ" فرمایا اور درجات یہ ہیں سلام عام کرنا اور کھانا کھلانا اور رات میں نماز پڑھنا جب لوگ سوتے ہوں۔ (بہار شریعت ۳/۱۲۲)

۵۳۱: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهُ قَالَ: اُحْتُبِسَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا لَنَتَرَاءٰى قَرْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ وَصَلّٰى وَتَجَوَّزَ فِىْ صَلَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: كَمَا اَنْتُمْ عَلٰى مَصَافِّكُمْ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ: اِنِّىْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَاحَبَسَنِىْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ إِنِّىْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِىْ فَنَعَسْتُ فِىْ صَلَاتِىْ حَتّٰى اسْتَيْقَظْتُ. فَاِذَا اَنَا بِرَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ فِىْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَتَدْرِىْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاءُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ: لَاأَدْرِىْ يَارَبِّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى قُلْتُ: لَاأَدْرِىْ رَبِّ فَرَأَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَىَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ صَدْرِىْ فَتَجَلّٰى لِىْ كُلُّ شَىْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاءُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ: فِى الْكَفَّارَاتِ قَالَ وَمَا الْكَفَّارَاتُ قُلْتُ نَقْلُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَجُلُوْسٌ فِى الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ الْكَرِيْهَاتِ قَالَ: وَمَا الدَّرَجَاتُ؟ قُلْتُ: اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ: سَلْ قُلْتُ؟ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِىْ وَتَرْحَمَنِىْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِىْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِىْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِىْ اِلٰى حُبِّكَ وَقَالَ رَسُوْلُ

اللهِ ﷺ: إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا وَتَعَلَّمُوْهَا ۔ (مسند الإمام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۲۴۳)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن صبح کی نماز کے لیے سرکار دو عالم ﷺ کو تشریف لانے میں دیر ہوئی یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہم آفتاب کو دیکھنے لگیں کہ جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے اقامت ہوئی اور مختصر نماز پڑھی سلام پھیر کر بلند آواز سے فرمایا سب اپنی اپنی جگہ پر رہو! میں تمہیں خبر دوں گا کہ کس چیز نے صبح کی نماز میں آنے سے روکا؟ میں رات میں اٹھا وضو کیا اور جو مقدر تھا نماز پڑھی پھر میں نماز میں اونگھا یہاں تک کہ بیدار ہوا تو اپنے رب کو جمیل صورت میں دیکھا تو رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محمد کیا تو جانتا ہے کہ ملائکہ مقربین کس امر میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا اے رب میں نہیں جانتا (پھر) رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محمد ملائکۂ مقربین کس امر میں بحث کررہے ہیں؟ میں نے عرض کیا اے رب میں نہیں جانتا، میں نے دیکھا کہ اس نے اپنا دستِ قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا حتی کہ میں نے اس کی خنکی اپنے سینے میں پائی تو مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی پھر ارشاد فرمایا کہ ملائکۂ مقربین کس امر میں بحث کررہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کفارات کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا کفارات کیا ہے؟ میں نے عرض کی جماعت کے طرف چلنا اور مسجدوں میں نمازوں کے بعد بیٹھنا اور سختیوں کے وقت کامل وضو کرنا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا درجات کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کھانا کھلانا، نرم کلام کرنا، اور نماز پڑھنا جب لوگ سو رہے ہوں، اللہ عزوجل نے فرمایا مانگو! میں نے عرض کی أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَإِذَا أَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِيْ إِلٰى حُبِّكَ۔ (امام احمد، ترمذی) (بہار شریعت ۱۲۳/۳)

۵۳۲: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا عَلٰى شَرْطٍ.

(المستدرک للحاکم مع التلخیص ج ۲۰۸/۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو اچھی طرح وضو کر کے مسجد کو جائے اور لوگوں کو اس حالت میں پائے کہ نماز پڑھ چکے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی جماعت سے پڑھنے والوں کے مثل ثواب دے گا اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔ (بہار شریعت ۳/۱۲۴)

۵۳۳: عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا: لَا قَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا: لَا قَالَ: اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوٰاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَافِيْهِمَا لَا تَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ فَضِيْلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَاِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتَهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

(السنن لابی داؤد، باب فضل صلوة الجماعة ج ۱/۸۲)

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا آیا فلاں حاضر ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں فرمایا فلاں حاضر ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں فرمایا یہ دونوں نمازیں منافقین پر بہت گراں ہیں اگر جانتے کہ ان میں کیا ثواب ہے؟ تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے آتے اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اور اگر تم جانتے کہ اس کی فضیلت کیا ہے؟ تو اس کی طرف سبقت کرتے مرد کی ایک مرد کے ساتھ نماز بہ نسبت تنہا کے زیادہ پاکیزہ ہے اور دو کے ساتھ بہ نسبت ایک کے زیادہ اچھی اور جتنے زیادہ ہوں اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں۔ (بہار شریعت ۳/۱۲۵)

۵۳۴: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَّمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ۔ (جامع الترمذی ج ۱/۵۳، باب ماجاء فی فضل العشاء والفجر فی جماعة)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے باجماعت عشا کی نماز پڑھی گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے عشا اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھی گویا پوری رات قیام کیا۔ (بہار شریعت ۳/۱۲۵)

۵۳۵: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اَثْقَلَ الصَّلٰوةِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ (وَعَنْهُ) لَوْیَعْلَمُوْنَ مَافِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَبِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیُصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ بِرِجَالٍ مَّعَهُمْ حُزَمٌ مِّنْ حَطَبٍ اِلٰی قَوْمٍ لَّایَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ بِالنَّارِ. (السنن لابن ماجه ج ۱ ص ۵۸ بَابُ التَّغْلِیْظِ فِی التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ بَابُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِیْ جَمَاعَةٍ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں ﷺ منافقین پر سب سے زیادہ گراں نماز عشاو فجر ہے اور جانتے کہ اس میں کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بیشک میں نے قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو امر فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھر ہوں ان کے پاس لے کر جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے ان کے گھر اوران کو آگ سے جلادوں۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۳)

۵۳۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لَوْلَا مَا فِی الْبُیُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّیَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْیَانِیْ یُحْرِقُوْنَ مَا فِی الْبُیُوْتِ بِالنَّارِ. رواہ احمد.

(مشکوۃ المصابیح باب الجماعۃ وفضلھا والفصل الثالث ص ۹۷)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کائنات ﷺ نے فرمایا اگر گھروں میں عورتیں (۱) اور بچے نہ ہوتے تو عشا کی نماز قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جو کچھ گھروں میں ہے آگ سے جلادیں۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۳)

۵۳۷: عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَیْمَانَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَدَا اِلَی السُّوْقِ وَمَسْکَنُ سُلَیْمَانَ بَیْنَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدِ فَمَرَّعَلَی الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَیْمَانَ فَقَالَ: لَهَا لَمْ اَرَسُلَیْمَانَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَالَتْ: اِنَّهٗ بَاتَ یُصَلِّیْ فَغَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ: لَاَنْ

---

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ جماعت عورتوں پر واجب نہیں اس لیے کہ اگر عورتوں پر بھی جماعت واجب ہوتی تو ان کی رعایت نہ کی جاتی البتہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ظاہر میں عورتوں کو جماعت میں حاضر ہونے کی اجازت تھی مگر اب چوں کہ خوف فتنہ، اندیشۂ فساد مظنون بظن غالب ہے اس لیے جماعت میں ان کی حاضری مطلقاً ممنوع ہے ۱۲ مرتب غفرلہ۔

اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِیْ الْجَمَاعَةِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَیْلَةً .

(موطاللامام مالک علی هامش ابن ماجه باب ماجاء فی العتمة والصبح ج١ ص٣٣)

ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابوحثمہ رضی اللہ تعالی عنہ کو نہیں دیکھا بازار تشریف لے گئے راستہ میں سلیمان کا گھر تھا ان کی ماں شفا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا صبح کی نماز میں میں نے سلیمان کو نہیں پایا انھوں نے کہا رات میں نماز پڑھتے رہے پھر نیند آ گئی فرمایا صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں قیام کروں۔

(بہارشریعت ۱۲۶،۱۲۵/۳)

٥٣٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیَ فَلَمْ یَمْنَعْهُ مِنْ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قَالُوْا : وَمَاالْعُذْرُ قَالَ : خَوْفٌ اَوْمَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِیْ صَلّٰی. (السنن لابی داؤد باب التشدید فی ترک الجماعة ج ٨١/١)

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما راوی فرماتے ہیں ﷺ جس نے اذان سنی آنے سے کوئی عذر مانع نہیں اس کی وہ نماز مقبول نہیں لوگوں نے عرض کی عذر کیا ہے؟ فرمایا خوف یا مرض۔

(بہارشریعت ۱۲۶/۳)

٥٣٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ یُجِبْ فَلَا صَلَاةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ . (الترغیب والترهیب ج ٢٧٢/١)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو اذان سنے اور بلا عذر حاضر نہ ہو اس کی نماز ہی نہیں۔ (بہارشریعت ۱۲۶/۳)

٥٤٠: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَامِنْ ثَلٰثَةٍ فِیْ قَرْیَةٍ وَلَابَدْوٍ لَا تُقَامُ فِیْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّاقَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطَانُ فَعَلَیْکَ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَةَ. رواه احمد وابوداؤد ونسائی .

(مشکوة المصابیح ص٩٦ باب الجماعة وفضلها الفصل الثانی)

ابوالدرداء رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ کسی گاؤں یا بادیہ میں تین شخص ہوں اور نماز نہ قائم کی گئی مگر ان پر شیطان مسلط ہو گیا تو جماعت کو لازم جانو کہ بھیڑیا اسی بکری کو

کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو۔ (بہار شریعت ۳/۱۲۶)

۵٤۱: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمَدِیْنَۃَ کَثِیْرَۃُ الْھَوَامِ وَالسِّبَاعِ وَاَنَا ضَرِیْرُ الْبَصَرِ فَھَلْ تَجِدُ لِیْ مِنْ رُخْصَۃٍ؟ قَالَ: ھَلْ تَسْمَعُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَحَیَّ ھَلًا وَلَمْ یُرَخِّصْ. رواہ ابوداؤد والنسائی. (مشکوۃ المصابیح باب الجماعۃ الفصل الثالث ص ۹۷)

عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مدینہ میں موذی جانور بکثرت ہیں اور میں نابینا ہوں تو کیا مجھے رخصت ہے کہ گھر پڑھ لوں فرمایا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ سنتے ہو؟ عرض کی ہاں فرمایا تو حاضر ہو۔(۱)

(بہار شریعت ۳/۱۲۶)

۵٤۲: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰی ﷺ فَقَالَ: اَیُّکُمْ یَتَّجِرُ عَلٰی ھٰذَا؟ فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلّٰی مَعَہٗ.

(جامع الترمذی ج ۱/۵۳، بَابُ مَاجَاءَ فِی الْجَمَاعَۃِ فِیْ مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّیَ فِیْہِ مَرَّۃً)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک صاحب مسجد میں حاضر ہوئے اس وقت کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے فرمایا ہے کوئی؟ کہ اس پر صدقہ کرے (یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھ لے کہ اسے جماعت کا ثواب مل جائے) ایک صاحب (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ (بہار شریعت ۳/۱۲۶)

۵٤۳: عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَھُمَا جَمَاعَۃٌ (السنن لابن ماجۃ، باب الاثنان جماعۃ ج ۱ ص ٦۹)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں دو اور دو سے زیادہ جماعت ہے۔ (بہار شریعت ۳/۱۲۷)

۵٤٤: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَوْتَعْلَمُوْنَ اَوْیَعْلَمُوْنَ مَافِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَکَانَتْ قُرْعَۃٌ وَقَالَ ابْنُ حَرْبٍ: اَلصَّفُّ الْاَوَّلُ مَاکَانَتْ اِلَّا قُرْعَۃً. (الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۱۸۲)

---

(۱) نابینا کہ انگل نہ رکھتا ہو کوئی لے جانے والا نہ ہو خصوصاً درندوں کا خوف ہو تو اسے ضرور رخصت ہے مگر حضور نے انہیں افضل پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی کہ اور لوگ سبق لیں جو بلا عذر گھر میں پڑھ لیتے ہیں۔ ۱۲

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ راوی حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صف اول میں کیا ہے پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے تو اس پر قرعہ اندازی کرتے۔ (بہار شریعت ۳/۱۲۷)

٥٤٥: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِیْ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِیْ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِیْ قَالَ: وَعَلَى الثَّانِیْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِيْنُوْا فِیْ اَيْدِیْ اِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذْفِ يَعْنِیْ اَوْلَادَ الضَّانِ الصِّغَارَ. رواه احمد. (مشكوة المصابيح ص ۹۸-۹۹ باب تسوية الصف الفصل الثالث)

ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے فرشتے صف اول (۱) پر درود بھیجتے ہیں لوگوں نے عرض کی اور دوسری صف پر؟ فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے صف اول پر درود بھیجتے ہیں لوگوں نے عرض کی اور دوسری پر؟ فرمایا اور دوسری پر اور فرمایا صفوں کو برابر کرو اور مونڈھوں کو مقابل کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور کشادگیوں کو بند کرو کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۳/۱۲۷)

٥٤٦: عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّیْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ: عِبَادَ اللّٰهِ! لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ. (الصحيح لمسلم. بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ ج۱ ص ۱۸۲)

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے یہاں تک کہ خیال فرمایا کہ اب ہم سمجھ لیے پھر ایک دن تشریف لائے اور کھڑے

---

(۱) صف لگانے میں چار باتوں کا اہتمام ضروری ہے (۱) صف برابر ہو اور سیدھی ہو مقتدی آگے نہ ہو سب کی گردنیں شانے ٹخنے آپس میں مقابل ایک خط مستقیم پر واقع ہوں (۲) اتمام کہ جب تک ایک صف پوری نہ ہو جائے دوسری نہ کریں (۳) تراص یعنی خوب مل کر کھڑے ہوں کہ شانہ سے شانہ مل جائے (۴) تقارب کہ صفیں پاس پاس ہوں بیچ میں قدر سجدہ سے زیادہ فاصلہ نہ ہو۔ (فتاوی رضویہ مترجم ج ۷ ص ۲۱۹ تا ۲۲۳)

ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا سینہ صف سے نکلا دیکھا فرمایا اے اللہ کے بندو! صفیں برابر کرو یا تمہارے اندر اللہ تعالی اختلاف ڈال دے گا۔ (بہار شریعت ۳/۱۲۷)

۵۴۷: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ.

(الصحيح لمسلم ج۱ ص ۱۸۲ باب تسوية الصفوف وإقامتها)

انس رضی اللہ تعالی عنہ راوی فرماتے ہیں صفیں برابر کرو کہ صفیں برابر کرنا تمام نماز سے ہے۔ (بہار شریعت ۳/۱۲۷)

۵۴۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِأَيْدِيْ إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ.

(السنن لابی داؤد ۹۷/۱ ,باب تسوية الصفوف والسنن للنسائی ۱۳۱/۱ ,فضل الصف الاول على الثانی)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی کہ حضور نے فرمایا صفیں سیدھی کرو اور مونڈھوں کو مقابل کرو اور کشادگیوں کو بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لیے کشادگی نہ چھوڑو اور جو صف کو ملائے گا اللہ اسے ملائے گا اور جو صف کو قطع کرے گا اللہ تعالی اسے قطع کرے گا۔ (ابوداؤد، حاکم، نسائی) (بہار شریعت ۳/۱۲۷)

۵۴۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ: يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْمُقَدَّمَةَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ (الصحيح لمسلم ج ۱۸۱/۱ ,باب الأمر بالسكون فی الصلوة، ابوداؤد ۹۷/۱ باب تسوية الصفوف)

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں کیوں نہیں اسطرح صف باندھتے ہو جیسے ملائکہ اپنے رب کے حضور باندھتے ہیں عرض کی یا رسول اللہ کس طرح ملائکہ اپنے رب کے حضور صف باندھتے ہیں؟ فرمایا اگلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں ملکر کھڑے

ہوتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۳)

۵۵۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً.

(السنن لابن ماجة كتاب الصلوة باب اقامة الصفوف ج ۱ ص ۷۱)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں اللہ اور اسکے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفیں ملاتے ہیں اور جو کشادگی بند کرے اللہ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۳)

۵۵۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَبَنىٰ لَهُ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ . رواه الطبرانى فى الاوسط

(الترغيب والترهيب ج ۱/ ص ۳۲۲ بَابٌ فِىْ وَصْلِ الصُّفُوْفِ وَسَدِّ الْفُرَجِ)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کشادگی بند کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمائے گا۔ (اور طبرانی کی روایت میں اتنا اور بھی ہے کہ اس کے لیے جنت میں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک گھر بنائے گا) (بہار شریعت ۱۲۸/۳)

۵۵۲: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوْفَ مِنْ نَاحِيَةٍ اِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُوْرَنَا يَقُوْلُ: لَاتَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ .

(السنن للنسائى ۱۳۰/۱ . بَابُ كَيْفَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ الصُّفُوْفَ)

برا ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور ہمارے مونڈھے یا سینے پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے مختلف کھڑے نہ ہو کہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۳)

۵۵۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : مَا مِنْ خُطْوَةٍ اَعْظَمَ اَجْرًا مِّنْ خُطْوَةٍ مَشَاهَا رَجُلٌ اِلَى صَفٍّ يَسُدُّهُ.

(كنزالعمال الاكمال فى اداب تسوية الصفوف ج ۱۳۵/٤ حديث ۲۹٤٥)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اس قدم سے بڑھ کر کسی قدم کا

ثواب نہیں جو اس لیے چلا کہ صف میں کشادگی کو بند کرے۔ (بہار شریعت ۳/۱۲۸)

٥٥٤: عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ سَدَّ فُرْجَةً فِی الصَّفِّ غُفِرَ لَهٗ. (کنز العمال ج۴/۱۳۵ حدیث ۲۹۴۴)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا جو صف کی کشادگی بند کرے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ج۳/۱۲۸)

٥٥٥: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ خُطْوَةٍ یَمْشِیْهَا یَصِلُ بِهَا صَفًّا. (کنز العمال ج۴/۱۳۵ حدیث ۲۹۳۸)

حضرت برا ابن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو پہلی صفوں کو ملاتے ہیں اور اس قدم سے بڑھ کر کسی قدم کا ثواب نہیں جو اس لیے چلا کہ صف کو ملائے۔ (مرتب)

٥٥٦: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی مَیَامِنِ الصُّفُوْفِ (السنن لابی داؤد ص۹۸. بَابُ مَنْ یُسْتَحَبُّ اَنْ یَلِیَ الْاِمَامَ فِی الصَّفِّ وَکَرَاهِیَةِ التَّاخِیْرِ)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ اور اس کے فرشتے صف کے داہنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ (بہار شریعت ۳/۱۲۸)

٥٥٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ عَمَّرَ جَانِبَ الْمَسْجِدِ الْاَیْسَرَ لِقِلَّةِ اَهْلِهٖ فَلَهٗ اَجْرَانِ. رواہ الطبرانی فی الکبیر

(الترغیب والترهیب ۱/۳۲۴)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور فرماتے ہیں جو مسجد کی بائیں جانب کو اس لیے آباد کرے کہ ادھر لوگ کم ہیں اسے دونا ثواب ہے۔

٥٥٨: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا.

(السنن لابی داؤد ج۱ ص۹۹ بَابُ صَفِّ النِّسَاءِ وَالتَّاَخُّرِ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ مردوں کی سب صفوں میں بہتر پہلی صف ہے اور سب میں کمتر پچھلی اور عورتوں کی سب صفوں میں بہتر پچھلی ہے اور کمتر پہلی۔

(بہار شریعت ۱۲۹/۳)

۵۵۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَايَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ.

(السنن لابی داؤد ج ۹۹/۱ باب صف النساء والتاخر عن الصف الاول)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ ہمیشہ صف اول سے لوگ پیچھے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالی انہیں اپنی رحمت سے موخر کرکے نار میں ڈال دے گا۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۳)

۵۶۰: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى فِيْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ: لَهُمْ تَقَدَّمُوْا فَائْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَايَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

(الصحیح لمسلم ج ۱۸۲/۱) (باب تسویۃ الصفوف وابوداؤد ج ۹۹/۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو صف سے پیچھے ہوتے دیکھا تو ارشاد فرمایا آگے بڑھو اور میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد کے تمہاری پیروی کریں اور لوگ ہمیشہ پیچھے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ عزوجل اپنی رحمت سے انہیں موخر کردے گا۔ (مرتب)

۵۶۱: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ. (ابوداؤد ج ۱ ص ۹۸ باب تسویۃ الصفوف)

انس رضی اللہ تعالی عنہ راوی فرماتے ہیں صف مقدم کو پورا کرو پھر اس کو جو اس کے بعد ہو اگر کچھ کمی ہو تو پچھلی میں ہو۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۳)

۵۶۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صَلٰوةُ الْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ بَيْتِهَا.

(السنن لابی داؤد قبیل باب السعی الی الصلوۃ ج ۸۴/۱)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ عورت کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں دالان سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۳)

٥٦٣: عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِیَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِیْ زَانِيَةً.

(جامع الترمذی ج۲ ص ۱۰۶، ۱۰۷)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (یعنی جو اجنبی کی طرف نظر کرے) اور بے شک عورت عطر لگا کر مجلس میں جائے تو ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۳)

٥٦٤: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيَلِنِیْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰی ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلَاثًا وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ.

(الصحیح لمسلم ۱۸۱/۱ باب تسویۃ الصفوف وابوداؤد ج ۹۸/۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں تم میں عقل مند لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ جوان کے قریب ہوں (اسے تین بار فرمایا) اور بازاروں کی چیخ وپکار سے بچو۔ (بہار شریعت ج ۱۲۹/۳)

نماز میں بے وضو ہونے کا بیان

٥٦٥ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم : إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ. (السنن لابی داؤد باب استیذان المحدث للامام ج ۱۰۹/۱ ومشکوۃ المصابیح باب مالایجوز فی الصلوۃ ص ۹۲)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے تو ناک پکڑ لے اور چلا جائے۔ (بہار شریعت ۱۴۱/۳)

٥٦٦ : عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : إِذَا قَاءَ أَحَدُكُمْ أَوْ قَلَسَ أَوْ وَجَدَ مَذِيًا وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَرْجِعْ عَلٰى صَلَاتِهِ مَالَمْ يَتَكَلَّمْ.

(سنن الدارقطنی باب فی الوضوء من الخارج من البدن کالرعاف والقئ ج ۱۵۵/۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جس کو قے آئے یا نکسیر پھوٹے یا مذی نکلے تو چلا جائے اور وضو کرکے اسی پر بنا کرے بشرطیکہ کلام نہ کیا ہو۔(۱)

(بہار شریعت ۱۴۱/۳)

(۱) یوں ہی نماز کے منافی کوئی اور عمل نہ کیا ہو۔ ۱۲

نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان

٥٦٧: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ (النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ): إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. (الصحیح لمسلم ج ۱/ ۲۰۳. باب تحریم الکلام فی الصلوۃ ونسخ ماکان من اباحته)

معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں نماز میں آدمیوں کا کوئی کلام درست نہیں وہ تو نہیں مگر تسبیح وتکبیر وقراءت قرآن۔ (بہار شریعت ۳/ ۱۴۷)

٥٦٨: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ: إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا متفق عليه.

(مشکوۃ المصابیح ص ۹۰. باب مالایجوز من العمل فی الصلوۃ ومایباح منه الفصل الاول)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نماز میں ہوتے اور ہم حضور کو سلام کیا کرتے اور حضور جواب دیتے جب نجاشی کے یہاں سے ہم واپس ہوئے سلام عرض کیا جواب نہ دیا عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم سلام کرتے تھے اور حضور جواب دیتے تھے (اب کیا بات ہے کہ جواب نہ ملا) فرمایا نماز میں مشغولی ہے۔ (بہار شریعت ۳/ ۱۸۳)

٥٦٩: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَّا تَكَلَّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ وَقَالَ: إِنَّمَا الصَّلٰوةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَإِذَا كُنْتَ فِيهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَانَكَ. رواه ابوداؤد.

(مشکوۃ المصابیح باب مالایجوز من العمل فی الصلوۃ ومایباح منه ص ۹۱. فصل ثانی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی سرکار نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اپنا حکم جو چاہتا ہے ظاہر فرماتا ہے اور جو ظاہر فرمایا ہے اس میں سے یہ ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو اس کے بعد سلام کا

جواب دیا اور فرمایا نماز قراءتِ قرآن اور ذکرِ خدا کے لیے ہے تو جب تم نماز میں ہو تمہاری یہی شان ہونی چاہیے۔ (بہار شریعت ۳/۱۴۸)

۵۷۰: عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوةِ الْحَیَّةَ وَالْعَقْرَبَ. (مشکوۃ المصابیح باب مالایجوز من العمل فی الصلوۃ ومایباح منہ، مشکوۃ المصابیح ص ۹۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں دو سیاہ چیزیں سانپ اور بچھو کو نماز میں قتل کرو۔(۱) (بہار شریعت ۳/۱۴۸)

(۱) سانپ بچھو وغیرہ موذی جانور کو نماز کی حالت میں اس وقت مارنا مباح ہے جب کہ سامنے سے گزرے اور ایذا دینے کا خوف ہو اور اگر تکلیف پہونچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے اور اندیشۂ ایذا کی صورت میں اس طرح مارے کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ فاسد ہو جائے۔

مکروہات کا بیان

۵۷۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا.

(جامع الترمذی ج ۱/۸۷. باب ماجاء فی النهی عن الاختصار فی الصلوة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور اقدس ﷺ نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۳/۱۶۰)

۵۷۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلٰوةِ رَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ. رواه فی شرح السنة

(مشکوة المصابیح ۹۲ باب مالایجوز من العمل فی الصلوة الفصل الثانی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ کمر پر نماز میں ہاتھ رکھنا جہنمیوں کی راحت ہے۔ (بہار شریعت ج ۳/۱۶۰)

۵۷۳: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ: إِخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلٰوةِ.

(السنن للنسائی ج ۱۷۷/۱ باب التشدید فی الالتفات فی الصلوة)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے اندر ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا فرمایا یہ اچک لینا ہے کہ بندہ کو نماز میں سے شیطان اچک لے جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۳/۱۶۰)

۵۷۴: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَالَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا الْتَفَتَ اِنْصَرَفَ عَنْهُ. (السنن لابی داؤد باب الالتفات فی الصلوة ج ۱/۱۳۱)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں ﷺ جو بندہ نماز میں ہو اللہ عزوجل کی رحمت خاصہ اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے جب اس نے اپنا مونہ

پھیر ااس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۰/۳)

۵۷۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ وَنَهَانِي عَنْ ثَلَاثٍ نَهَانِي عَنْ نَقْرَةٍ كَنَقْرَةِ الدِّيْكِ وَإِقْعَاءٍ كَإِقْعَاءِ الْكَلْبِ وَالْتِفَاتٍ كَالْتِفَاتِ الثَّعْلَبِ. (رواه أحمد وأبو يعلى

(الترغيب والترهيب مانهي عنه في الصلوة ج۱/۳۷۰)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ کہتے ہیں مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں کا حکم فرمایا اور تین باتوں سے منع فرمایا مرغ کی طرح ٹھونگ مارنے اور کتے کی طرح بیٹھنے اور ادھر ادھر لومڑی کی طرح دیکھنے سے۔ (بہار شریعت ۱۶۱/۳)

۵۷۶: رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ أَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَإِذَا الْتَفَتَ قَالَ: يَا ابْنَ آدَمَ إِلٰى مَنْ تَلْتَفِتُ إِلٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنِّي أَقْبِلْ إِلَيَّ فَإِذَا الْتَفَتَ الثَّانِيَةَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَإِذَا الْتَفَتَ الثَّالِثَةَ صَرَفَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَجْهَهُ عَنْهُ.

(الترغيب والترهيب باب مانهي عنه في الصلوة ج۱/۳۷۰)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ جب آدمی نماز کو کھڑا ہوتا ہے اللہ عزوجل اپنی خاص رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب ادھر ادھر دیکھتا ہے فرماتا ہے اے ابن آدم کس طرف التفات کرتا ہے کیا مجھ سے کوئی بہتر ہے جس کی طرف التفات کرتا ہے پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے ایسا ہی فرماتا ہے پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے اللہ عزوجل اپنی اس خاص رحمت کو اس سے پھیر لیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۱/۳)

۵۷۷: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا بُنَيَّ! إِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ. (مشكوة المصابيح

الفصل الثاني باب مالايجوز من العمل في الصلوة ومايباح منه ص ۹۱)

انس بن مالک سے مروی کہ حضور ﷺ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے لڑکے نماز میں التفات سے بچ کہ نماز میں التفات ہلاکت ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۱/۳)

۵۷۸: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَابَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ : لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْلَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ . (صحيح البخاری باب رفع البصر الی السماء فی الصلوٰة ج۱/۱۰۳، ۱۰۴، السنن للنسائی ۱/۱۷۷)

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کیا حال ہے؟ ان لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں اس سے باز رہیں یا ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔

(بخاری وابوداؤد) (بہار شریعت ۳/۱۶۱)

۵۷۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَاتَرْفَعُوْا اَبْصَارَكُمْ اِلَى السَّمَاءِ فَتُلْتَمَعَ، يَعْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ. (السنن لابن ماجه ج۱/۷۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نگاہیں آسمان کی طرف نہ اٹھاؤ کہ اچک لی جائیں گی۔ (مرتب)

۵۸۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ . رواه مسلم و النسائي (الترغيب والترهيب ج۱/۳۵۸ باب الترهيب فى رفع البصر الى السماء فى الصلوٰة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ نماز میں دعا کے وقت اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آئیں گے یا ان کی نگاہیں اچک لی جائیں۔ (مرتب)

۵۸۱: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ لَايُلْتَمَعُ . رواه الطبرانى فى الاوسط. (الترغيب والترهيب ج۱ ص۳۵۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی نماز میں ہو تو نگاہ آسمان کی طرف نہ اٹھائے کہ اچک نہ لی جائے۔ (مرتب)۔

٥٨٢: عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ اَوْ لَا تَرْجِعُ اَبْصَارُهُمْ.

(السنن لابن ماجه ج١/٧٤ باب الخشوع فی الصلوٰة)

جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا لوگ اپنی نگاہیں آسمان کیطرف اٹھانے سے باز آجائیں ورنہ واپس نہ ہوں گی۔ (مرتب)

٥٨٣: عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ. (جامع الترمذی ١/٨٧ باب ماجاء فی کراهیة مسح الحصی فی الصلوة. مشکوة ص ٩١ باب مالایجوز من العمل فی الصلوة)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جب کوئی تم میں کا نماز کو کھڑا ہو تو کنکری نہ چھوئے کہ رحمت اس کے مواجہہ میں ہے۔ (بہار شریعت ١٦١)

٥٨٤: عَنْ مُعَيْقِيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً. (مشکوة المصابیح الفصل الثانی باب مالایجوز من العمل فی الصلوة وما یباح منه ص ٩٠ (جامع الترمذی باب ماجاء فی کراهیة مسح الحصی فی الصلوة ج١/٨٧)

معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کنکری نہ چھو اور اگر تجھے ناچار کرنا ہی ہے تو ایک بار۔ (بہار شریعت ٣/١٦١)

٥٨٥: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ "وَاحِدَةً،، وَلَوْ تُمْسِكْ عَنْهَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ نَاقَةٍ مِائَةٍ كُلُّهَا سُوْدُ الْحَدَقِ. (صحیح ابن خزیمة باب الرخصة فی مسح الحصی فی الصلوة مرة واحدة ج٢/٥١)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ سے نماز میں کنکری چھونے کا سوال کیا فرمایا ایک بار اور اگر تو اس سے بچے تو یہ سو اونٹنیوں سیاہ آنکھ والیوں سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ٣/١٦١)

٥٨٦: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ.

(مشکوة المصابیح ص ٩٠ باب مالا یجوز من العمل فی الصلوة)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں ﷺ جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

۵۸۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِیْ الصَّلٰوةِ فَلْیَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُلْ "ها" فَإِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ یَضْحَكُ مِنْهُ.

(مشکوۃ باب مالا یجوز من العمل فی الصلوۃ ومایباح منه الفصل الاول ص ۹۰)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار ﷺ فرماتے ہیں جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے اور ''ہا'' نہ کہے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے۔ (بہار شریعت ۳/۱۶۱)

۵۸۸: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَی الصَّلٰوةِ فَلَا یُشَبِّكَنَّ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِیْ الصَّلٰوةِ.

وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ هٰذَا الْحَدِیْثُ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۸۸ باب ماجاء فی کراهیة التشبیک بین الاصابع فی الصلوۃ ومسند امام احمد بن حنبل احادیث کعب عجرۃ ج ۲۴۱/٤ ،مشکوۃ ص ۹۱)

کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جب کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے قصد سے نکلے تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ ڈالے کہ وہ نماز میں ہے اور اسی کے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (بہار شریعت ۳/۱۶۲)

۵۸۹: عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا لَا یُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَهٗ قَالَ لَهٗ حُذَیْفَةُ : مَا صَلَّیْتَ قَالَ : وَاَحْسِبُهٗ قَالَ: لَوْمُتَّ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِیْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

(صحیح البخاری ۱۰۹، ۱۱۲ ،باب اذالم یتم سجوده)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع وسجود پورا نہیں کرتا جب اس نے نماز پڑھ لی تو بلایا اور کہا تیری نماز نہ ہوئی راوی کہتے ہیں میرا گمان

ہے کہ یہ بھی کہا اگر تو مرا تو فطرت محمد ﷺ کے غیر پر مرے گا۔ (بہار شریعت ۱۶۲/۳)

۵۹۰ إلى ۵۹۲: عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰی رَجُلًا لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهٗ وَیَنْقُرُ فِیْ سُجُوْدِهٖ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ مَاتَ هٰذَا عَلٰی حَالِهٖ هٰذِهٖ مَاتَ عَلٰی غَیْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الَّذِیْ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهٗ وَیَنْقُرُ فِیْ سُجُوْدِهٖ مَثَلُ الْجَائِعِ یَأْکُلُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَیْنِ لَا تُغْنِیَانِ عَنْهُ شَیْئًا قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: قُلْتُ: لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ حَدَّثَ بِهٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَشُرَحْبِیْلُ بْنُ حَسَنَةَ سَمِعُوْهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رواه الطبرانی فی الکبیر وابو یعلی باسناد حسن.

(الترغیب والترهیب ج۱ ص۳۳۶ باب الترهیب من عدم اتمام الرکوع)

حضرت ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا کہ رکوع تمام نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے (حکم فرمایا کہ پورا رکوع کرے) اور فرمایا یہ اگر اسی حالت میں مرا تو ملت محمد ﷺ کے غیر پر مرے گا پھر فرمایا جو رکوع پورا نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے اس کی مثال اس بھوکے کی ہے کہ ایک دو کھجوریں کھالیتا ہے جو کچھ کام نہیں دیتیں ابوصالح نے کہا میں نے ابوعبداللہ سے عرض کیا کہ کس نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ سپہ سالار عمرو بن عاص، خالد بن ولید، شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی۔ (بہار شریعت ۱۶۲/۳)

۵۹۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ! قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَکَیْفَ یَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ؟ قَالَ: لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا. (مسند الامام احمد بن حنبل ج۵ ۳۱۰، سنن دارمی باب فی الذی لایتم الرکوع والسجود ج۱/۲۴۷ و مشکوٰة باب الرکوع الفصل الثانی ص ۸۳)

ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ سب میں برا وہ چور ہے جو اپنی نماز سے چراتا ہے۔ صحابہ نے فرمایا یا رسول اللہ نماز سے کیسے چراتا ہے؟ فرمایا کہ رکوع وسجود پورا نہیں کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۲/۳)

۵۹۴: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا تَرَوْنَ فِی الشَّارِبِ

وَالزَّانِيْ وَالسَّارِقِ وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ فِيهِمُ الْحُدُوْدُ قَالُوْا : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ: هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيهِنَّ عُقُوْبَةٌ وَاَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِيْ يَسْرِقُ صَلٰوتَهٗ قَالُوْا : وَكَيْفَ؟ يَسْرِقُ صَلٰوتَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَاسُجُوْدَهَا رواه مالک واحمدوروى الدارمي نحوه. (مشكوة المصابيح باب الركوع الفصل الثانى ص ۸۳)

نعمان بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے حدود نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام سے فرمایا کہ شرابی اورزانی اور چور کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ سب نے عرض کی اللہ ورسول خوب جانتے ہیں فرمایا یہ بہت بُری باتیں ہیں اوران میں سزا ہے اورسب میں بُری چوری وہ ہے کہ اپنی نماز سے چرائے عرض کی یارسول اللہ ﷺ نماز سے کیسے چرائے گا؟ فرمایا یوں کہ رکوع وسجود تمام نہ کرے۔

۵۹۵ : عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَايَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى صَلٰوةِ عَبْدٍ لَايُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهٗ بَيْنَ رُكُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا. (مسند الامام احمد بن حنبل ج۴، ۲۲ ومشكوة المصابيح باب السجود وفضله الفصل الثالث ص ۸۴)

طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا اللہ عزوجل بندہ کی اس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں رکوع وسجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۳)

۵۹۶ : عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ: صَلَّيْنَا خَلْفَ أَمِيْرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : كُنَّا نَتَّقِيْ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

(جامع الترمذى ۱ ص ۵۳_۵۴، باب ماجاء فى كراهية الصف بين السوارى)

عبدالحمید بن محمود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے کسی امیر کے پیچھے نماز پڑھی تو مجبوری کے سبب دروں میں نماز پڑھی تو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دروں میں کھڑے ہونے سے بچتے تھے۔(۱) (بہار شریعت ۱۶۳/۳)

۵۹۷ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : رَاَى النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهٗ اَفْلَحُ اِذَا

(۱) بے حاجت دروں میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اوراگر ازدحام ہے جگہ کی تنگی ہے تو دروں میں نماز پڑھنے میں حرج نہیں۔۱۲

سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ : يَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَکَ.

(جامع الترمذی باب ماجاء فی کراهية النفخ فی الصلوة ج ۸۷/۱)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں ہمارا ایک غلام افلح نامی جب سجدہ کرتا تو پھونک مارتا سرکار نے فرمایا اے افلح اپنا منھ خاک آلودہ کر۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۳)

۵۹۸: عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا تُفَقِّعْ اَصَابِعَکَ وَاَنْتَ فِی الصَّلٰوةِ

(السنن لابن ماجه مايكره فی الصلوة ٦٩)

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں جب تو نماز میں ہو تو انگلیاں نہ چٹکا۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۳)

۵۹۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ : اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَلَا اَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا. (صحيح البخاری ۱۱۲/۱ باب لايكف ثوبه فی الصلوة. دارمی ۲۴۴/۱ باب السجود علی سبعة اعظم. ابن ماجه ج۱ ص ٦٣ باب السجود)

حضور فرماتے ہیں مجھے حکم ہوا کہ سات اعضا پر سجدہ کروں اور بال یا کپڑا نہ سمیٹوں۔(۱)

(بہار شریعت ۱۶۳/۳)

٦٠٠: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ عَلٰی اَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ. (صحيح البخاری ج ۱۱۲/۱ باب السجود علی الانف. دارمی ج ۲۴۴/۱ـ۲۴۵)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں منھ اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔

(بہار شریعت ۱۶۳/۳)

٦٠١: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ ثَلٰثٍ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ. وَاَنْ يُّوْطِنَ الرَّجُلُ الْمَقَامَ لِلصَّلٰوةِ كَمَا يُوْطِنُ

---

(۱) نماز میں کپڑے سمیٹنا مکروہ تحریمی ہے۔ (بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۶۵) ۱۲

الْبَعِيْرُ. (السنن للنسائي بَابُ النَّهْيِ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ ج ١ ص ١٦٧)

عبد الرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے کوے کی طرح ٹھونگ مارنے اور درندے کی طرح پاؤں پھیلانے سے منع فرمایا اور اس سے منع فرمایا کہ مسجد میں کوئی شخص جگہ مقرر کرلے جیسے اونٹ جگہ مقرر کر لیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۳)

٦٠٢: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَاعَلِيُّ أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَاتُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

(جامع الترمذی ج ٦٣/١ ،باب ماجاء كراهية الاقعاء بين السجدتين)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی میں اپنے لیے جو پسند کرتا ہوں تمہارے لیے پسند کرتا ہوں اور اپنے لیے جو مکروہ جانتا ہوں تمہارے لیے مکروہ جانتا ہوں دونوں سجدوں کے درمیان اقعانہ کرنا۔ (یعنی اس طرح نہ بیٹھنا کہ سرین زمین پر ہوں اور گھٹنے کھڑے) (بہار شریعت ۱۶۴/۳)

٦٠٣: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، أَنْ يُصَلِّيَ فِيْ لِحَافٍ لَايَتَوَشَّحُ بِهٖ وَالْاٰخَرُ أَنْ يُصَلِّيَ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ.

(السنن لابی داؤد ،باب من قال يتزربه اذاكان ضيقا ج ٩٣/١)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے اس سے منع فرمایا کہ مرد صرف پاجامہ پہن کر نماز پڑھے اور چادر نہ اوڑھے۔ (بہار شریعت ۱۶۴/۳)

٦٠٤: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَايُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ شَيْئٌ. (صحيح البخاري ج ١ ص ٥٢ باب اذاصلى في الثوب الواحد فليجعل على عاتقيه و مشكوة المصابيح باب الستر فصل ١ ص ٧٢)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں تم میں کوئی ایک کپڑا پہن کر اس طرح ہرگز نماز نہ پڑھے کہ مونڈھوں پر کچھ نہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۶۴/۳)

٦٠٥: قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ. (صحيح البخاري ،باب اذاصلى في الثوب الواحد فليجعل

علی عاتقیہ ج۱/۵۲ ومشکوۃ المصابیح باب الستر الفصل الاول ج۱ ص۷۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے (یعنی وہی چادر وہی تہبند ہو تو ادھر کا کنارہ ادھر اور ادھر کا ادھر کرلے)۔ (بہار شریعت ۳/۶۴)

۶۰۶: أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اِبْنُ عُمَرَ كَسَاهُ ثَوْبَيْنِ وَهُوَ غُلَامٌ قَالَ: فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّيْ مُتَوَشِّحًا بِهِ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ: أَلَيْسَ لَكَ ثَوْبَانِ تَلْبَسُهُمَا؟ فَقُلْتُ: بَلٰى أَرَأَيْتَ لَوْ أَنِّيْ أَرْسَلْتُكَ إِلٰى وَرَاءِ الدَّارِ لَكُنْتَ لَابِسَهُمَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَتَزَيَّنَ لَهُ أَمِ النَّاسُ؟ قَالَ نَافِعٌ: فَقُلْتُ: بَلِ اللّٰهُ.

(المصنف لعبد الرزاق ج۱/۳۵۸_۳۵۷ ,باب مایکفی الرجل من الثیاب)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نافع کو دو کپڑے پہننے کو دیے اور اس وقت لڑکے تھے اس کے بعد مسجد میں گئے اور ان کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اس پر فرمایا کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں؟ کہ انھیں پہنتے عرض کی ہاں ہیں تو فرمایا بتاؤ اگر مکان سے باہر تمھیں بھیجوں تو دونوں پہنو گے؟ عرض کی ہاں فرمایا تو کیا اللہ عزوجل کے دربار کے لیے زینت زیادہ مناسب ہے یا آدمیوں کے لیے؟ عرض کی اللہ کے لیے۔

(بہار شریعت ۳/۶۴)

۶۰۷: قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: اَلصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ: إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ إِذْ كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ فَأَمَّا إِذْ وَسَّعَ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكٰى. (مسند الامام احمد بن حنبل ج۵/۱۴۱)

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک کپڑے میں سنت ہے یعنی جائز ہے کہ ہم حضور کے زمانہ میں ایسا کرتے اور ہم پر اس بارے میں عیب نہ لگایا جاتا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ اس وقت ہے کہ کپڑوں میں کمی ہو اور جو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہو تو دو کپڑوں میں نماز زیادہ پاکیزہ ہے۔ رواہ احمد۔ (بہار شریعت ۳/۱۵۶)

۶۰۸: عن ابن مسعودٍ قال: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: من

اسبَلَ إزَارَهُ فِيْ صَلاتِهِ خُيَلاءَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ فِيْ حِلٍّ وَّلا حَرَامٍ.

(السنن لابی داؤد ج ۱ ص ۹۳ باب الاسبال)

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں تکبر سے تہبند لٹکائے اسے اللہ کی رحمت حل میں ہے نہ حرم میں۔ (بہار شریعت ۱۶۵/۳)

۶۰۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّيْ مُسْبِلًا إزَارَهُ إذْ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ ثُمَّ قَالَ: اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالَكَ اَمَرْتَهُ اَنْ يَّتَوَضَّأَ؟ قَالَ: إنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ إزَارَهُ وَإنَّ اللّٰهَ جَلَّ ذِكْرُهُ لَايَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إزَارَهُ.

(السنن لابی داؤد ص ۹۳ باب الاسبال فی الصلوٰۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک صاحب تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہے تھے۔ ارشاد فرمایا جاؤ وضو کرو وہ گئے اور وضو کر کے واپس آئے کسی نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہوا کہ حضور نے وضو کا حکم فرمایا ارشاد فرمایا وہ تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور بے شک اللہ عزوجل اس شخص کی نماز نہیں قبول فرماتا جو تہبند لٹکائے ہوئے ہو۔(۱) (بہار شریعت ۱۶۵/۳)

۶۱۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَلا عَنْ يَسَارِهِ فَتَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِ غَيْرِهِ إلَّا اَنْ لَّا يَكُوْنَ عَنْ يَسَارِهِ اَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

(السنن لابی داؤد ج ۱ ص ۹۶ باب المصلی اذا خلع نعلیہ این یضعھما)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی نماز پڑھے تو داہنی طرف جوتیاں نہ رکھے اور بائیں طرف نہیں کہ کسی اور کی داہنی جانب ہوں گی مگر اس وقت کہ بائیں جانب کوئی نہ ہو بلکہ جوتیاں دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔

(بہار شریعت ۱۶۵/۳)

---

(۱) اتنا نیچا کہ پاؤں کے گٹے چھپ جائیں) شیخ محقق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لمعات میں فرماتے ہیں کہ وضو کا حکم اس لیے دیا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ یہ معصیت ہے کہ سب لوگوں کو بتا دیا تھا کہ وضو گناہوں کا کفارہ ہے اور گناہ کے اسباب کا زائل کرنے والا)

احکام مسجد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

١٦٤: اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ. (التوبة/١٨)

اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔ (کنز الایمان)

احادیث

٦١١: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهِ فِيْ بَيْتِهِ وَفِيْ سُوْقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَإِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوة المصابیح باب المساجد ومواضع الصلوة الفصل الاول ص ٦٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مرد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ گھر اور بازار میں پڑھنے سے پچیس درجے زائد ہے اور یہ یوں ہے کہ جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لیے نکلا تو جو قدم چلتا ہے اس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ مٹتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو ملائکہ برابر اس پر درود بھیجتے ہیں جب تک اپنے مصلے پر ہے اور ہمیشہ نماز میں ہے جب تک نماز کا انتظار کر رہا ہے۔ (بہار شریعت ١٦٧/٣)

٦١٢. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَجَمَعَ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ كُتِبَ، لَهُ كَاتِبٌ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَالْمَرْءُ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ يُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ. (كنز العمال ج ١٢٢/٤-١٢٣ حديث ٢٦٣٩ والترغيب والترهيب ج١/٢٠٦،٢٠٧ باب الترغيب في المشى الى المساجد)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو وضو کرے اور کپڑے پہن کر تیار ہو اور مسجد کو نکلے ہر قدم کے بدلے فرشتہ دس نیکیاں لکھتا ہے اور نمازی جب گھر سے نکلتا ہے واپسی تک نماز پڑھنے والوں میں لکھا جاتا ہے۔ (بہار شریعت ١٧٦/٢)

٦١٣: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ رَاحَ اِلٰى مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَخُطْوَةٌ تَمْحُوْ سَيِّئَةً وَخُطْوَةٌ تُكْتَبُ لَهُ حَسَنَةً ذَاهِبًا وَرَاجِعًا. (الترغيب والترهيب ج١ ص٢٠٧ باب الترغيب في المشى الى المساجد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جماعت کو مسجد جاتا ہے اس کے ہر قدم اس کا ایک گناہ مٹاتا ہے اور ہر قدم کے بدلے آتے جاتے ایک نیکی اس کے لیے لکھی جاتی ہے۔ (مرتب)

٦١٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى كُلِّ مِيْسَمٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ صَلٰوةٌ كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هٰذَا مِنْ اَشَدِّ مَا اُوْتِيْنَا بِهٖ قَالَ: اَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَلٰوةٌ وَحِلْمُكَ عَلَى الضَّعِيْفِ صَلَاةٌ وَاِنْحَاءُكَ الْاَقْذَرَ عَنِ الطَّرِيْقِ صَلَاةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلَاةِ صَلَاةٌ. رواه ابن خزيمة

(الترغيب والترهيب ج١ ص٢٠٧ باب الترغيب في المشى الى المسجد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے ہر عضو پر روزانہ ایک نماز (نفل) ہے تو ایک صاحب نے عرض کی یہ بڑا دشوار اور مشکل ہے فرمایا بھلائی کا حکم دینا، برائی سے روکنا نماز ہے اور کمزور پر بردباری کرنا نماز ہے

راستے سے گندگی ہٹا دینا نماز ہے اور نماز کے لیے جو بھی قدم تو اٹھائے وہ نماز ہے۔ (مرتب)

٦١٥ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ فَاَسْبَغَ الْوَضُوْءَ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ اَوْمَعَ الْجَمَاعَةِ اَوْفِى الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ.

(الصحيح لمسلم ج١ ص١٢٢ . باب الذكر المستحب عقب الوضوء)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں جو اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کو گیا اور مسجد میں نماز پڑھی اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۱۷۷/۳)

٦١٦ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْا سَلِمَةَ اَنْ يَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ : بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوْا : نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ : يَا بَنِيْ سَلِمَةَ ! دِيَارَكُمْ تُكْتَبُ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبُ اٰثَارُكُمْ.

(مشكوة المصابيح باب المساجد ص ٦٨ الفصل الاول والصحيح لمسلم ج١ ص ٢٣٥ . بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں مسجد نبوی کے گرد کچھ زمینیں خالی ہوئیں بنی سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آ جائیں یہ خبر نبی ﷺ کو پہونچی فرمایا مجھے خبر پہونچی ہے کہ تم مسجد کے قریب اٹھ آنا چاہتے ہو عرض کی یارسول اللہ ہاں ارادہ تو ہے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدم لکھے جائیں گے دوبار اس کو فرمایا بنی سلمہ کہتے ہیں لہذا ہم کو گھر بدلنا پسند نہ آیا۔

(بہار شریعت ۱۷۷/۳)

٦١٧ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَتِ الْاَنْصَارُ بَعِيْدَةً مَنَازِلُهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادُوْا اَنْ يَّقْتَرِبُوْا فَنَزَلَتْ وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوْا آثَارَهُمْ قَالَ : فَثَبَتُوْا.

(السنن لابن ماجه ج١ ص٥٧ باب الابعد فالابعد من المسجد اعظم اجرا)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں انصار کے گھر مسجد سے دور تھے انھوں نے قریب آنا چاہا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ونکتب ماقدموا واثارھم" (جو انھوں نے

نیک کام آگے بھیجے وہ اوران کے نشان قدم ہم لکھتے ہیں) تو ابن عباس فرماتے ہیں تو وہ وہیں رہ گئے۔ (بہار شریعت ۳/۱۷۷)

۶۱۸: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْرًا فِی الصَّلٰوۃِ اَبْعَدُھُمْ اِلَیْھَا مَمْشًی فَاَبْعَدُھُمْ وَالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یُصَلِّیَھَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْھَا ثُمَّ یَنَامُ. (الصحیح لمسلم ج۱، ۲۳۵، باب فضل الصلوۃ المکتوبۃ فی جماعۃ وفضل انتظار الصلوۃ وکثرۃ الخطا الی المساجد وفضل المشی الیھا)

ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سب سے بڑھ کر نماز میں اس کا ثواب ہے جو زیادہ دور سے چل کر آ ے۔ (بہار شریعت ۳/۱۷۷)

۶۱۹: عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ: کَانَ رَجُلٌ (انصاری) لَا اَعْلَمُ رَجُلًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَکَانَ لَا تُخْطِئُهٗ صَلٰوۃٌ قَالَ: فَقِیْلَ: لَهٗ اَوْقُلْتُ: لَوِ اشْتَرَیْتَ حِمَارًا تَرْکَبُهٗ فِی الظَّلْمَاءِ وَفِی الرَّمْضَاءِ قَالَ: مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ مَنْزِلِیْ اِلٰی جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ یُّکْتَبَ لِیْ مَمْشَایَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِیْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰی اَھْلِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: قَدْ جَمَعَ اللّٰہُ لَکَ ذٰلِکَ کُلَّهٗ. (الجامع الصحیح لمسلم ۱/۲۳۵، باب فضل الصلوۃ المکتوبۃ فی جماعۃ وفضل انتظار الصلوات وکثرۃ الخطا الی المسجد وفضل المشی الیھا)

ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں ایک انصاری کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا اور کوئی نماز ان کی خطا نہ ہوتی ان سے کہا گیا کاش تم کوئی سواری خرید لو کہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آؤ جواب دیا میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کو جانا اور پھر گھر کو واپس آنا لکھا جائے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ نے تجھے یہ سب جمع کر کے دیدیا۔

(بہار شریعت ۳/۱۷۷)

۶۲۰: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِہِ وَاِعْمَالُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ تَغْسِلُ الْخَطَایَا غَسْلًا. رواہ ابویعلی والبزار

(الترغیب والترھیب ج۱/۲۱۱، باب ماجاء فی فضل المشی الی المساجد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں تکلیف میں پورا وضو کرنا اور مسجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔

(بہار شریعت ۱۷۷/۳)

٦٢١: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْغُدُوُّ وَالرَّوَاحُ إِلَى الْمَسْجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. رواه الطبرانی فی الكبير.

(الترغيب والترهيب ج ١ ص ٢١٢. باب فضل المشى الى المساجد)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں صبح و شام مسجد کو جانا از قسم جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۷۷/۳)

٦٢٢: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ. (الجامع الصحيح لمسلم ج ١ ص ٢٣٥. باب فضل الجلوس فى مصلاه بعض الصبح وفضل المساجد)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جو مسجد کو صبح یا شام کو جائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے جتنی بار جائے۔ (بہار شریعت ۱۷۷/۳۔۱۷۸)

٦٢٣: عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(السنن لابى داؤد ج ١ ص ٨٣ باب ماجاء فى المشى الى الصلوة فى الظلم)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جو لوگ اندھیروں میں مساجد کو جانے والے ہیں انہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری سنا دے۔

٦٢٤: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

(ابن ماجة ج ١ ص ٥٧ باب المشى الى الصلوة)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ جو لوگ اندھیروں میں مساجد کو جانے والے ہیں انہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری سنادے۔ (بہار شریعت ۳/۷۸)

۶۲۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ لَیُضِیْئُ لِلَّذِیْنَ یَتَخَلَّلُوْنَ اِلَی الْمَسَاجِدِ فِی الظُّلَمِ بِنُوْرٍ سَاطِعٍ یَّوْمَ الْقِیَامَةِ.

(الترغیب والترهیب ج ۱/۲۱۲ باب ماجاء فی فضل المشی الی المساجد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اندھیرے میں مساجد جانے والوں کو قیامت کے دن چمکتے نور سے روشن فرمائے گا۔ (مرتب)

۶۲۶: عَنْ اَبِی الدَّرْدَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : مَنْ مَشٰی فِیْ ظُلْمَةِ لَیْلٍ اِلٰی صَلٰوةٍ آتَاهُ اللّٰهُ نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ.

(السنن للدارمی ۱ ص ۲۷۱ باب فضل المشی الی المساجد فی الظلم)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اندھیری رات میں نماز پڑھنے آئے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن نور عطا فرمائے گا۔ (مرتب)

۶۲۷: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ بَشِّرِ الْمُدْلِجِیْنَ اِلَی الْمَسَاجِدِ فِی الظُّلَمِ بِمَنَابِرَ مِنَ النُّوْرِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا یُفْزَعُوْنَ.

(الترغیب والترهیب ج ۱ ص ۲۱۲-۲۱۳)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اندھیری رات میں مساجد کو جانے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبر کی خوشخبری سنادے۔ (مرتب)

۶۲۸: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِیُبَشَّرِ الْمَشَّاءُوْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِنُوْرٍ تَامٍّ یَّوْمَ الْقِیَامَةِ. (ابن ماجه ج ۱/۵۷)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اندھیرے میں مساجد جانے والوں کو بروز قیامت کامل نور کی خوش خبری سنادی جائے۔ (مرتب)

۶۲۹: عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ نِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ لِلصَّلٰوةِ فِي جَمَاعَةٍ بِالنُّوْرِ التَّامِّ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(کنز العمال ج ۴، ۱۲۰، حدیث ۲۶۰۰۳)

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اندھیروں میں مساجد کو جماعت کے لیے جانے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوش خبری سنادو۔ (مرتب)

۶۳۰: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ إِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ وَإِنْ مَاتَ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَرَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلُ الْجَنَّةَ أَوْ رَدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلُ الْجَنَّةَ أَوْ رَدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ. (كنز العمال ج ۱۵، ۱۸۰۴ حديث ۲۶۴۹. كتاب الثالث من حرف الميم في المواعظ والحكم)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں تین شخص اللہ عزوجل کی ضمان میں ہیں اگر زندہ رہیں تو روزی دے اور کفایت کرے مرجائیں تو جنت میں داخل کرے۔ (۱) جو شخص راہ خدا میں جنگ کرنے نکلے یا اس کی ملی ہوئی اجرت وغنیمت واپس کردے وہ اللہ کی ضمان میں ہے مرے گا تو اللہ جنت میں داخل فرمائے گا۔ (۲) اور جو شخص مسجد کو جائے وہ اللہ کی ضمان میں ہے یہاں تک کہ وفات پاجائے اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (۳) جو شخص گھر میں داخل ہو اور گھر والوں کو سلام کرے وہ اللہ کی ضمان میں ہے۔ (بہار شریعت ۳/۱۷۸)

۶۳۱: عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللّٰهِ وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ أَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ. رواه الطبراني في الكبير. (الترغيب والترهيب ج ۱، ۲۱۴ باب من خرج الى المسجد فهو ضامن على الله)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جس نے گھر میں اچھی طرح

وضو کیا پھر مسجد کو آیا وہ اللہ کا زائر ہے اور جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہے کہ زائر کا اکرام کرے۔

(بہار شریعت ۱۷۸/۳)

۶۳۲: عَنْ أَبِی سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ اِلَی الصَّلٰوةِ فَقَالَ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَاَسْأَلُکَ بِحَقِّ مَمْشَایَ هٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سُخْطِکَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْأَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بِوَجْهِهٖ وَاسْتَغْفَرَلَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ۔

(السنن لابن ماجه ج ۱ ص ۵۷ باب المشی الی الصلوة)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو گھر سے نماز کو جائے اور یہ دعا پڑھے "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ وَ بِحَقِّ مَمْشَایَ هٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَاَسْأَلُكَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ" اس کی طرف اللہ عزوجل اپنے وجہ کریم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۷۸/۳-۱۷۹)

۶۳۳: عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔ (الصحیح لمسلم ج ۱/ ۲۴۸ باب ما یقول اذا دخل المسجد و ابو داؤد ج ۱/ ۶۷)

ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی مسجد میں جائے تو کہے اللهم افتح لی ابواب رحمتك اور جب نکلے تو کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔ (بہار شریعت ج ۳/)

۶۳۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ قَالَ: اَقَطُّ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَاِذَا قَالَ ذٰلِکَ: قَالَ الشَّیْطَانُ حُفِظَ مِنِّیْ

سَائِرَ الْیَوْمِ. (ابوداؤد ج ۱/۶۷ باب مایقول الرجل عند دخوله المسجد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ جب مسجد میں جاتے تو یہ کہتے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اسے کہہ لو تو شیطان کہتا ہے مجھ سے تمام دن محفوظ رہا۔ (بہار شریعت ج ۳/)

۶۳۵: عَنْ فَاطِمَةَ الْکُبْرٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ. (جامع الترمذی ج ۱/۷۱ باب مایقول عند دخوله المسجد)

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب مسجد میں حضور ﷺ داخل ہوتے تو درود پڑھتے اور کہتے رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک اور جب نکلتے تو درود پڑھتے اور کہتے رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ.

۶۳۶: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ یَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ.

(السنن لابن ماجه ج ۱/۵۶ باب الدعا عند دخول المسجد)

حضرت فاطمہ شہزادیٔ رسول ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد جاتے اور نکلتے وقت بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ کہتے اس کے بعد وہ دعا پڑھتے۔ (بہار شریعت ج ۳/)

۶۳۷: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا. رواہ مسلم (الترغیب والترھیب ج ۱/۲۶۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل کو سب جگہ سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض بازار ہیں۔ (بہار شریعت ج ۳/)

۶۳۸: عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَیُّ

اَلْبُلْدَانِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ وَاَیُّ الْبُلْدَانِ اَبْغَضُ اِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ : لَا اَدْرِیْ حَتّٰی اَسْاَلَ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاَتَاهُ فَاَخْبَرَهُ جِبْرِیْلُ اَنَّ اَحْسَنَ الْبِقَاعِ اِلَى اللّٰهِ الْمَسَاجِدُ وَاَبْغَضَ الْبِقَاعِ اِلَى اللّٰهِ الْاَسْوَاقُ . (الترغیب والترهیب ج ۱ ص ۲۱۵، ۲۱۶)

۶۳۹: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ایک شخص نے سرکار اقدس ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کے یہاں سب سے زیادہ محبوب کون سا شہر ہے؟ اور سب سے زیادہ مبغوض کون سا شہر ہے؟ سرکار ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا جب تک جبریل سے نہ پوچھ لوں۔ حضرت جبریل حاضر ہوئے اور خبر دی کہ اللہ کے یہاں سب جگہ سے زیادہ اچھی جگہ مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض بازار ہیں۔ (مرتب)

۶۴۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ اَیُّ الْبِقَاعِ خَیْرٌ وَ اَیُّ الْبِقَاعِ شَرٌّ؟ قَالَ : لَا اَدْرِیْ حَتّٰی اَسْاَلَ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَسَاَلَ جِبْرِیْلَ فَقَالَ : لَا اَدْرِیْ حَتّٰی اَسْاَلَ مِیْكَائِیْلَ فَجَاءَ فَقَالَ : خَیْرُ الْبِقَاعِ الْمَسَاجِدُ وَشَرُّ الْبِقَاعِ الْاَسْوَاقُ.

(الترغیب والترهیب ج ۱/ ۲۱۶ باب الترغیب فی لزوم المساجد والجلوس فیها)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا کہ کون سی جگہ اچھی اور کون سی جگہ بری ہے؟ تو فرمایا مجھے نہیں معلوم جبریل سے پوچھ لوں، تو جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے عرض کیا میں نہیں جانتا میکائیل سے پوچھ لوں اور میکائیل علیہ السلام کے پاس سے آئے پھر فرمایا سب سے اچھی جگہ مساجد اور بری جگہ بازار ہیں۔ (مرتب)

۶۴۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِجِبْرِیْلَ اَیُّ الْبِقَاعِ خَیْرٌ ؟ قَالَ : لَا اَدْرِیْ قَالَ : فَاسْاَلْ عَنْ ذٰلِكَ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَبَكٰی جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَقَالَ : یَا مُحَمَّدُ! وَلَنَا اَنْ نَسْاَلَهُ هُوَ الَّذِیْ یُخْبِرُنَا بِمَا یَشَاءُ فَعَرَجَ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ : خَیْرُ الْبِقَاعِ بُیُوْتُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ قَالَ : فَاَیُّ الْبِقَاعِ شَرٌّ ؟ فَعَرَجَ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ : شَرُّ الْبِقَاعِ الْاَسْوَاقُ. رواه الطبرانی

فی الاوسط. (الترغیب والترھیب ج ۲۱٦/۱ باب الترغیب فی لزوم المساجد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کون سی جگہ سب سے اچھی ہے؟ انہوں نے عرض کی میں نہیں جانتا سرکار نے ارشاد فرمایا رب عزوجل سے پوچھو فرمایا پھر جبریل رو پڑے اور عرض کیا اے محمد ﷺ ہمیں اس سے وہی پوچھنا چاہئے جو حسب مشیت ہمیں خبر دیتا ہے تو آسمان پر چڑھے پھر آئے اور عرض کی سب سے بہتر اور اچھی جگہیں زمین پر اللہ کے گھر ہیں سرکار نے فرمایا تو سب سے بری جگہ کون سی ہے؟ تو پھر جبریل آسمان پر چڑھے اور واپس آئے اور عرض کی کہ سب سے بری جگہیں بازار ہیں۔ (مرتب)

٦٤٢: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ: اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَالشَّابُّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ، وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اِجْتَمَعَا فِیْ ذٰلِکَ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ اِمْرَأَۃٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ. (الترغیب والترھیب ج ۲۱٦/۱، ۲۱۷ باب الترغیب فی لزوم المساجد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں سات شخص ہیں جن پر اللہ عزوجل سایہ کرے گا اس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں (۱) امام عادل (۲) اور وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ عزوجل کی عبادت سے ہوئی (۳) اور وہ شخص جس کا دل مسجد کو لگا ہوا ہے (۴) اور وہ شخص کہ باہم اللہ کے لیے دوستی رکھتے ہیں اور اسی پر جمع ہوئے اور اسی پر متفرق ہوئے (۵) اور وہ شخص جسے کسی عورت صاحب منصب وجمال نے بلایا اس نے کہہ دیا میں اللہ سے ڈرتا ہوں (٦) اور وہ شخص جس نے کچھ صدقہ کیا اور اسے اتنا چھپایا کہ بائیں کو خبر نہ ہوئی کہ داہنے نے کیا خرچ کیا (۷) اور وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور آنکھوں سے آنسو بہے۔ (بہار شریعت ج ۳/۰)

٦٤٣: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِذَا رَأَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ

الآية. (التوبة : ۱۷) (السنن لابن ماجه ج ۱/ ۵۸ باب لزوم المسجد و انتظار الصلوة)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ تم جب کسی کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے تو اس کے ایمان پر گواہ ہو جاؤ کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے۔ (بہار شریعت ج ۳/ ۱۷۹)

۶۴۴: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا . (الترغيب والترهيب ج ۱/ ۲۰۱ باب الترهيب من البصاق في القبلة والصحيح لمسلم ج ۱/ ۲۰۷ باب النهي عن البصاق في المسجد)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں مسجد میں تھوکنا خطا ہے اور اس کا کفارہ زائل کر دینا ہے۔ (بہار شریعت ۳/ ۱۸۰)

۶۴۵: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِيْ مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُ فِيْ مَسَاوِيْ أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا تُدْفَنُ . (والصحيح لمسلم ج ۱/ ۲۰۷ باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلوة وغيرها والنهي عن بصاق المصلي بين يديه وعن عينه)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں مجھ پر میری امت کے اعمال اچھے برے سب پیش کیے گئے نیک کاموں میں اذیت کی چیز کا راستہ سے دور کرنا پایا اور برے اعمال میں مسجد میں تھوک کہ زائل نہ کیا گیا۔ (بہار شریعت ۳/ ۱۸۰)

۶۴۶: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُوْرُ أُمَّتِيْ حَتَّى الْقَذَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ أُمَّتِيْ فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا . رواه ابوداؤد والترمذي وابن ماجة ابن خزيمة في صحيحه.

(الترغيب والترهيب ص ۱۹۷۔۱۹۸ باب الترغيب في تنظيف المساجد)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں مجھ پر امت کے ثواب پیش کیے گئے یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے کوئی باہر کر دے اور گناہ پیش کیے گئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ

نہیں دیکھا کہ کسی کو آیت یا سورت قرآن دی گئی اور اس نے بھلا دی۔

٦٤٧: عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ اَخْرَجَ اَذًی مِّنَ الْمَسْجِدِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ. رواہ ابن ماجہ وفی اسنادہ احتمال للتحسین. (الترغیب والترہیب. باب فی تنظیف المساجد وتطہیرہا وماجاء فی تجمیرہا ص١٩٨ ج١ وابن ماجۃ. ص٥٥ ج١ مطبع نظامی)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور فرماتے ہیں جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔ (بہارشریعت ١٨٠/٣۔١٨٠)

٦٤٨: رُوِیَ عَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: جَنِّبُوْا مَسَاجِدَکُمْ صِبْیَانَکُمْ وَمَجَانِیْنَکُمْ وَشِرَائَکُمْ وَبَیْعَکُمْ وَخُصُوْمَاتِکُمْ وَرَفْعَ اَصْوَاتِکُمْ وَاِقَامَۃَ حُدُوْدِکُمْ وَسَلَّ سُیُوْفِکُمْ وَاتَّخِذُوْا عَلٰی اَبْوَابِہَا الْمَطَاہِرَ وَجَمِّرُوْہَا فِی الْجُمَعِ. رواہ الطبرانی فی الکبیر ابن ماجہ ج٥٥/١ و الترغیب والترہیب ج٩٩/١ باب الترغیب فی تنظیف المساجد)

واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں مساجد کو بچوں اور پاگلوں اور بیع وشرا اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ (بہارشریعت ١٨٠/٣۔١٨١)

٦٤٩: عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ وَأَبِیْ أُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: جَنِّبُوْا مَسَاجِدَکُمْ صِبْیَانَکُمْ وَمَجَانِیْنَکُمْ وَسَلَّ سُیُوْفِکُمْ وَاِقَامَۃَ حُدُوْدِکُمْ وَرَفْعَ اَصْوَاتِکُمْ وَخُصُوْمَاتِکُمْ وَاجْمِرُوْہَا فِی الْجُمَعِ وَاجْعَلُوْا عَلٰی اَبْوَابِہَا الْمَطَاہِرَ.

(کنزالعمال ج١٤٢:٤ باب اکمال محظورات متفرقۃ فی المسجد حدیث ٣١٤٥)

حضرت ابودرداو ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مساجد کو بچوں، پاگلوں اور تلوار کھینچنے اور حدود قائم کرنے اور آواز بلند کرنے اور جھگڑنے سے بچاؤ اور جمعہ کے روز اکٹھا ہو اور دروازوں پر طہارت خانے (وضوخانے) بناؤ۔ (مرتب)

٦٥٠: عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: جَنِّبُوْا مَسَاجِدَکُمْ مَجَانِیْنَکُمْ وَصِبْیَانَکُمْ وَرَفْعَ اَصْوَاتِکُمْ وَسَلَّ سُیُوْفِکُمْ وَبَیْعَکُمْ وَشِرَاءَکُمْ وَاِقَامَۃَ حُدُوْدِکُمْ وَخُصُوْمَاتِکُمْ وَجَمِّرُوْہَا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاجْعَلُوْا مَطَاہِرَکُمْ عَلٰی اَبْوَابِہَا. (کنز العمال

ج ۱۴۲/۴باب اکمال محظورات متفرقة فی المسجد حدیث ۳۱۴۶)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسجدوں کو پاگلوں ،بچوں اورآواز بلند کرنے اورتلوار کھینچنے ،بیع وشرااور حدود قائم کرنے ،جھگڑنے سے بچاؤ اور جمعہ کے روز اکٹھا ہواور طہارت خانے مساجد کے دروازوں پر بناؤ۔ (مرتب)

۶۵۱ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ أَوْيَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا : لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ .

(الترغیب والترهیب ج۲۰۲/۱،۲۰۳)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں جب کسی کو مسجد میں خرید یا فروخت کرتے دیکھوتو کہوخدا تیری تجارت میں نفع نہ دے۔ (بہارشریعت ۱۸۱/۳)

۶۵۲ :عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ . رواه البيهقي في شعب الايمان

(مشكوة المصابيح بـاب السماجد و مواضع الصلوة الفصل الثالث)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسلا مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو کہ ان کو خدا سے کچھ کام نہیں۔(بہارشریعت ج۱۸۱/۳)

۶۵۳ : عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ الْعَرَاجِيْنُ أَنْ يُمْسِكَهَا بِيَدِهٖ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ ذَاتَ يَوْمٍ وَفِي يَدِهٖ وَاحِدٌ مِّنْهَا فَرَأَى نُخَامَاتٍ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَتَّهُنَّ حَتّٰى أَنْقَاهُنَّ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ: أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَسْتَقْبِلَهٗ رَجُلٌ فَيَبْصُقَ فِي وَجْهِهٖ؟ . رواه ابن خزيمة (في صحيحه الترغيب والترهيب ج۲۰۰/۱باب الترهيب من البصاق في المسجد)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے ایک دن مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا اسے صاف کیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے کھڑا ہوکر کوئی شخص اس کے منہ کی طرف تھوک دے؟۔ (بہارشریعت ۱۸۱/۳)

٦٥٤ : عَنْ حُذَيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعالىٰ عَنهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَفَلَ تِجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَتَفْلَتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ. (رواه ابوداؤد وابن خزيمة وابن حبان (الترغيب والترهيب ج ۲۰۱/۱ باب الترهيب من البصاق في المسجد)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ جو قبلہ کی جانب تھوکے قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا تھوک دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔ (بہار شریعت ج ۱۸۱/۳)

٦٥٥ : عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلتَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ سَيِّئَةٌ وَ دَفْنُهُ حَسَنَةٌ. وابن خزيمة

(الترغيب والترهيب ۲۰۱/۱ باب الترهيب من البصاق)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ اور اسے زائل کر دینا بھلائی ہے۔ (مرتب)

٦٥٦ : عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ : اِذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتُمَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا ؟ قَالَا : مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ : لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (صحيح البخاري ج ۷/۱ باب رفع الصوت في المسجد ومشكوة المصابيح ص ۷۱ باب المساجد)

سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں میں مسجد میں سویا تھا ایک شخص نے مجھ پر کنکری پھینکی دیکھا تو امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں فرمایا جاؤ ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ میں ان دونوں کو حاضر لایا فرمایا تم کس قبیلہ کے ہو، یا کہاں کے رہنے والے ہو؟ انھوں نے عرض کی ہم طائف کے رہنے والے ہیں فرمایا اگر تم اہل مدینہ سے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا (کہ وہاں کے لوگ آداب سے واقف تھے) مسجد رسول اللہ ﷺ میں آواز بلند کرتے ہو۔ (بہار شریعت ۱۸۱/۳)

وتر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۶۵: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ. (بقرۃ ۲/۱٦٤)

بیشک آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات دن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان وزمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کے لیے ضرور نشانیاں ہیں۔ (کنزالایمان)

احادیث

٦٥٧: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُوْلُ: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ (البقرۃ: ۱٦٤) فَقَرَأَ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكْعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ.

(الصحیح لمسلم ج۱ ص ۲٦۱ باب صلوۃ النبی ﷺ ودعائہ باللیل)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے یہاں میں سویا تھا حضور بیدار ہوئے مسواک کی اور وضو کیا اور اسی حالت میں آیۂ "ان فی خلق السموات والارض" ختم سورہ تک پڑھی پھر کھڑے ہوکر دو رکعتیں پڑھیں جن میں قیام ورکوع وسجود کو

طویل کیا پھر پڑھ کر آرام فرمایا یہاں تک کہ سانس کی آواز آئی یوہیں تین بار میں چھ رکعتیں پڑھیں ہر بار مسواک دوضوکرتے اور ان آیتوں کی تلاوت فرماتے پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ (بہار شریعت ۴/۲)

٦٥٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِجْعَلُوا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا وَقَالَ: مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلٰوتِهِ وِتْرًا قَبْلَ الصُّبْحِ كَذٰلِكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُهُمْ. (والصحيح لمسلم ج ٢٥٧/١ .باب صلوة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ في الليل فان الوتر ركعة وان الركعة صلوة صحيحة)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی فرماتے ہیں ﷺ رات کی نمازوں کے آخر میں وتر پڑھو۔ اور فرماتے ہیں صبح سے پیشتر وتر پڑھو۔ (بہار شریعت ۴/۲)

٦٥٩: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ اَنْ لَّا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِهِ وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِيْ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ (تحضرها الملئكة) وهي افضل.

(جامع الترمذی ج ١٠٣/١ .باب ماجاء فی کراهية النوم قبل الوتر)

جابر رضی اللہ تعالی عنہ راوی فرماتے ہیں ﷺ جسے اندیشہ ہو کہ پچھلی رات میں نہ اٹھے گا وہ اول میں پڑھ لے اور جسے امید ہو کہ اٹھے گا وہ پچھلی رات میں پڑھے کہ آخر رات کی نماز مشہود ہے۔ (یعنی اس میں ملائکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل ہے۔ (بہار شریعت ۴/۲)

٦٦٠: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ (جامع الترمذی ج ١٠٣/١ .باب ماجاء فی فضل الوترابوداؤد ج ٢٠٠/١)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ اَوْتِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ.

(نسائی ج ٢٤٦/١ .باب ماجاء ان الوتر ليس بحتم)

مولی علی رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ وتر ہے وتر کو محبوب رکھتا ہے لہذا اے قرآن والو وتر پڑھو۔ (بہار شریعت ۴/۳)

٦٦١: عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یَا اَهْلَ الْقُرْآنِ اَوْتِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ.

(الترغیب والترهیب ج ٤٠٧/١ باب الترغیب فی صلوة الوتر)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے قرآن والو وتر پڑھو بے شک اللہ وتر ہے اور وتر کو محبوب رکھتا ہے۔ (مرتب)

٦٦٢: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ. (الترغیب والترهیب ج ٤٠٧/١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ اللہ وتر ہے وتر کو محبوب رکھتا ہے۔ (مرتب)

٦٦٣: عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ اَنَّهٗ قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّکُمْ بِصَلَاةٍ هِیَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَکُمْ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰی اَنْ یَّطْلَعَ الْفَجْرُ. (جامع الترمذی ج ١٠٣/١ باب ماجاء فی فضل الوتر ابوداؤد ج ٢٠١/١)

خارجہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی کہ وہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ وتر ہے اللہ تعالیٰ نے اسے عشا و طلوع فجر کے درمیان میں رکھا ہے۔ (بہار شریعت ۳/۴)

٦٦٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ صَلَّی الضُّحٰی وَصَامَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَلَمْ یَتْرُکِ الْوِتْرَ فِیْ سَفَرٍ وَّلَا حَضَرٍ کُتِبَ لَهٗ اَجْرُ شَهِیْدٍ. (الترغیب والترهیب ج ٤٠٧/١ باب فی صلوة الوتر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے چاشت کی نماز پڑھی اور مہینے میں تین دن روزہ رکھے اور وتر کو سفر و حضر میں نہ چھوڑے اس کے لیے شہید کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مرتب)

٦٦٥: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ زَادَکُمْ صَلٰوةً فَصَلُّوْهَا فِیْمَا بَیْنَ الْعِشَاءِ اِلَی الصُّبْحِ الْوِتْرَ. وروی هذا الحدیث معاذ بن جبل

وعبد الله بن عمر وابن عباس وعقبة بن عامر.

(الترغيب والترهيب ج ١/٤٠٧-٤٠٨)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے صحابہ کرام میں سے ایک صاحب نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ایک نماز زائد فرمائی ہے یعنی وتر تو اسے عشاء سے صبح تک پڑھو۔ (مرتب)

٦٦٦: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ إِذَا اَصْبَحَ. (جامع الترمذی ج ١/١٠٦، باب ماجاء فی الرجل نام عن الوتر او نسی)

زید بن اسلم راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو وتر سے سو جائے تو صبح کو پڑھ لے۔

(بہار شریعت ٤/٣)

٦٦٧: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَآاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ.

(السنن للنسائی ج ١/٢٥١ والسنن لابن ماجه ١/٨٣ باب القراءة فی الوتر)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔ (مرتب)

٦٦٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَآاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. (سنن الدارمی ج ١/٣١١ باب القراءة فی الوتر)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے۔ (مرتب)

٦٦٩: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

(جامع الترمذی ج ١/١٠٦، باب ماجاء مایقرأ فی الوتر)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے تھے۔ (مرتب)

٦٧٠: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزىٰ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَ يَقُوْلُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ.

(نسائی ج ١/٢٥٢، التسبيح بعد الفراغ)

عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے۔ (بہار شریعت ۳/۴)

٦٧١: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا ثَلَاثًا. رواه ابوداؤد والحاكم. (الترغيب والترهيب ج ١/٤٠٨، بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ صَلٰوةِ الْوِتْرِ وَمَاجَاءَ فِيْ مَنْ لَّمْ يُوْتِرْ)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بہار شریعت ۳/۴)

٦٧٢: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ اَوْ اِذَا اسْتَيْقَظَ.

(جامع الترمذی ص ١٠٦، باب ماجاء في الرجل ينام عن الوتر)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جو وتر سے سو جائے یا بھول جائے تو جب بیدار ہو یا یاد آئے پڑھ لے۔ (بہار شریعت ۳/۴)

٦٧٣: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزیٰ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ: سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یَمُدُّ صَوْتَهٗ فِی الثَّالِثَةِ.

(السنن للنسائی ج ۱/۲۵۲ ,بَابُ التَّسْبِیْحِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوِتْرِ)

عبدالرحمٰن بن ابزی عن ابیہ مروی کہ حضور اقدس ﷺ جب وتر میں سلام پھیرتے تین بار سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔ (بہار شریعت ۳/۴)

٦٧٤: عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمِ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ: سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. (السنن للنسائی ج ۱/۲۵۱ باب القراءة فی الوتر)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور قُلْ یَا اَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے اور جب سلام پھیرتے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کہتے۔ (مرتب)

﴿سنن ونوافل کا بیان﴾

٦٧٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ قَالَ : مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَاتَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْئٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَلَایَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنْ اِسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَاتَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْئٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ۔ (صحیح البخاری ج۲/۲ ۹٦۳ باب التواضع)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے اسے میں نے لڑائی کا اعلان کردیا اور میرا بندہ کسی شی سے اس قدر تقرب حاصل نہیں کرتا جتنا فرائض سے ہوتا ہے اور نوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے محبوب بنالیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے دوں گا اور پناہ مانگے تو پناہ دوں گا۔ (بہار شریعت ۴/۳)

٦٧٦: عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً بُنِیَ لَهٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَهَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَاةَ الْغَدَاةِ۔ (جامع الترمذی ج ۱ ص ۹٤ باب ماجاء من صلی فی یوم ولیلة ثنتی عشرة رکعة من السنة والسنن للنسائی ج۱ ص۲۵٦، ۲۵۷)

ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان بندہ اللہ کے لیے ہر روز فرض کے علاوہ تطوع (نفل) کی بارہ رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو بعد مغرب اور دو بعد عشا اور دو قبل نماز فجر۔ (بہار شریعت ۴/۳)

٦٧٧: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ ثَابَرَ عَلٰی ثِنْتَیْ عَشْرَةَ

رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ۔

(السنن لابن ماجه ج١/٨١ باب ماجاء في ثنتي عشرة ركعة من السنة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بارہ رکعت سنت کو پابندی کے ساتھ ادا کرے اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر ہوگا۔ ظہر سے پہلے چار ظہر کے بعد دو مغرب کے بعد دو عشا کے بعد دو فجر سے پہلے۔ (مرتب)

٦٧٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اِدْبَارُ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاِدْبَارُ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ. رواه الترمذی

(مشكوة المصابيح الفصل الثانی باب السنن وفضائلها ص١٠٤-١٠٥)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (ادبار نجوم) فجر کے پہلے دو رکعتیں ہیں اور ادبار سجود مغرب کے بعد کی دو۔ (بہار شریعت ٨/٤)

٦٧٩: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا . (جامع الترمذی ج١ ص٩٤-٩٥ والسنن للنسائی ج١ ص١٥٣)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ (بہار شریعت ٩/٤)

٦٨٠: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ : لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. رواه البخاری مسلم وابوداؤد والنسائی وابن خزيمة في صحيحه. (الترغيب والترهيب الجزء الاول ص٢٩٧. بَابٌ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ .صحيح البخاری ج١ ص١٥٦. باب تعاهد ركعتى الفجر)

حضرت عائشہ سے مروی کہتی ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جتنی محافظت فرماتے کسی اور نفل نماز کی نہیں کرتے۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ٩/٤)

٦٨١: رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَارَسُوْلَ

اللّٰہِ! دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یَّنْفَعُنِی اللّٰہُ بِہٖ ؟ قَالَ : عَلَیْکَ بِرَکْعَتَی الْفَجْرِ فَاِنَّ فِیْھَا فَضِیْلَۃً .

رواہ الطبرانی فی الکبیر (الترغیب والترھیب ج ۱ ص ۳۹۷ .باب الترغیب فی المحافظۃ علی رکعتین قبل الصبح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی ایسا عمل ارشاد فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع دے فرمایا فجر کی دونوں رکعتوں کو لازم کرلو کہ ان میں بڑی فضیلت ہے۔ (طبرانی) (بہار شریعت ۹/۴)

٦٨٢ : عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : " قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ وَکَانَ یَقْرَؤُھُمَا فِیْ رَکْعَتَی الْفَجْرِ وَقَالَ : ھَاتَانِ الرَّکْعَتَانِ فِیْھِمَا رُغْبُ الدَّھْرِ .رواہ ابویعلی باسناد حسن والطبرانی فی الکبیر واللفظ لہ.

(الترغیب والترھیب ج ۳۹۸/۱ .باب المحافظ علی رکعتین قبل الصبح)

حضرت ابن عمر راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ " قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ، تہائی قرآن کے برابر ہے اور " قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ " چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور ان دونوں کو فجر کی سنتوں میں پڑھتے اور یہ فرماتے کہ ان میں زمانہ کی رغبتیں ہیں۔ (بہار شریعت ۹/۴)

٦٨٣ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : لَا تَدَعُوْا رَکْعَتَی الْفَجْرِ وَلَوْ طَرَدَتْکُمُ الْخَیْلُ . رواہ ابوداؤد (الترغیب والترھیب ج ۳۹۹/۱ .بَابُ التَّرْغِیْبِ فِی الْمُحَافَظَۃِ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں ﷺ فجر کی سنتیں نہ چھوڑو اگرچہ تم پر دشمنوں کے گھوڑے آپڑیں۔ (بہار شریعت ۹/۴)

٦٨٤ : اُمِّ حَبِیْبَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : مَنْ حَافَظَ عَلٰی اَرْبَعِ رَکْعَاتٍ قَبْلَ الظُّھْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَھَا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ .قال ابوعیسی ھذاحدیث حسن صحیح غریب.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۵۷ والسنن للنسائی ج ۱ ص ۱۵۸)

ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو شخص ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعتوں پر محافظت کرے اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام فرمادے گا۔

(بہار شریعت ۹/۴)

٦٨٥: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ (الْأَنْصَارِيِّ) اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ وَقَالَ: أَبْوَابُ السَّمَاءِ تُفْتَحُ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ. (ابن ماجة بَابٌ فِي الْأَرْبَعِ الرَّكْعَاتِ قَبْلَ الظُّهْرِ ج ١ ص ٨٢ مطبع نظامي دهلی)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے ان میں سلام سے فصل نہ فرماتے اور فرماتے کہ سورج ڈھلنے کے بعد آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

٦٨٦: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ. (السنن لابی داؤد باب الأربع قبل الظهر وبعدها ج ١ ص ١٨٧)

ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں جن کے درمیان میں سلام نہ پھیرا جائے ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

(بہار شریعت ۹/۴)

٦٨٧: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ: إِنَّمَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ. (جامع الترمذی ج ١ ص ٦٣ بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الزَّوَالِ)

عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور اقدس ﷺ آفتاب ڈھلنے کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور فرماتے یہ ایسی ساعت ہے کہ اس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں لہذا میں محبوب رکھتا ہوں کہ اس میں میرا کوئی عمل صالح بلند کیا جائے۔ (بہار شریعت ۹/۴)

٦٨٨: رُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي

اَرَاکَ تَسْتَحِبُّ الصَّلٰوۃَ ھٰذِہِ السَّاعَۃَ ؟ قَالَ : تُفْتَحُ فِیْھَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَیَنْظُرُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی بِالرَّحْمَۃِ اِلٰی خَلْقِہٖ وَھِیَ صَلَاۃٌ کَانَ یُحَافِظُ عَلَیْھَا آدَمُ وَنُوْحٌ وَاِبْرَاھِیْمُ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ. رواہ البزار.

(الترغیب والترھیب ج۱ ص ٤٠٠ باب فی الصلوۃ قبل الظھر وبعدھا)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دوپہر کے بعد چار رکعت پڑھنے کو حضور ﷺ محبوب رکھتے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ میں دیکھتی ہوں کہ اس وقت میں حضور نماز کو محبوب رکھتے فرمایا اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ مخلوق کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور اس نماز پر آدم ونوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام محافظت کرتے۔ (بہار شریعت ۱۰/۴)

٦٨٩ : رُوِیَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَنْ صَلّٰی قَبْلَ الظُّھْرِ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ کَاَنَّمَا تَھَجَّدَ بِھِنَّ مِنْ لَیْلَتِہٖ وَمَنْ صَلَّاھُنَّ بَعْدَ الْعِشَاءِ کَمِثْلِھِنَّ مِنْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ. رواہ الطبرانی فی الأوسط.

(الترغیب والترھیب ج ٤٠٦/١ . بَابٌ فِی الصَّلٰوۃِ قَبْلَ الظُّھْرِ)

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جس نے ظہر کے پہلے چار رکعتیں پڑھیں گویا اس نے تہجد کی چار رکعتیں پڑھیں اور جس نے عشا کے بعد چار پڑھیں تو یہ شب قدر میں چار کے مثل ہیں۔ (بہار شریعت ۱۰/۴)

٦٩٠ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَۃَ فِیْ جَمَاعَۃٍ وَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ قَبْلَ اَنْ یَّخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ کَانَ کَعَدْلِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ.

(الترغیب والترھیب ج ٤٠٦/١ باب فی الصلوۃ قبل الظھر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عشا کی نماز باجماعت پڑھی اور مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں تو وہ شب قدر میں چار رکعت کے برابر ہوں گی۔ (مرتب)

٦٩١ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : رَحِمَ اللّٰہُ اِمْرَأً صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۹۸ باب ما جاء فی الاربع قبل العصر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرماتے ہیں ﷺ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔ (بہار شریعت ۴/۱۰)

۶۹۲: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۹۸ باب ماجاء فی الاربع قبل العصر)

مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے۔

(بہار شریعت ۴/۱۰)

۶۹۳: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلّٰى أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الْعَصْرِ حَرَّمَ اللّٰهُ بَدَنَهُ عَلَى النَّارِ.

(الترغیب والترهیب ج ۱/ ص ۴۰۳ باب فی الصلوة قبل العصر)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو آگ پر حرام فرمادے گا۔ (بہار شریعت ۴/۱۰)

۶۹۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَأَدْرَكْتُ مِنْ آخِرِ الْحَدِيْثِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الْعَصْرِ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ.

(الترغیب والترهیب ج ۱ ص ۴۰۳ .باب فی الصلوة قبل العصر)

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں آیا سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے اندر تشریف فرما تھے ان میں حضرت عمر بھی تھے میں گفتگو کے آخر میں پہونچا سرکار فرمارہے تھے جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے اسے آگ نہ چھوئے گی۔

(بہار شریعت ۴/۱۰)

۶۹۵: عَنْ مَكْحُوْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ. رُفِعَتْ صَلٰوتُهُ فِي عِلِّيِّيْنَ. (الترغیب والترهیب ج ۱/ ۴۰۵ .باب فی الصلاة بین المغرب والعشاء)

مکحول سے مرسلا روایت ہے کہ فرماتے ہیں جو شخص بعد مغرب کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے اور ایک روایت میں چار رکعت پڑھے تو اس کی نماز علیین میں اٹھائی جاتی ہے۔

(بہار شریعت ج ۴/۱۰)

۶۹۶: عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عَجِّلُوْا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَاِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ رَوَاهُمَا رَزِيْنُ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

(مشكوة المصابيح ص ۱۰۵ باب السنن الفصل الثالث)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس ﷺ فرماتے مغرب کے بعد کی دونوں رکعتیں جلد پڑھو کہ وہ فرض کے ساتھ پیش ہوتی ہیں۔ (بہار شریعت ج ۴/۱۰)

۶۹۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكْعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۹۸ باب ماجاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بری بات نہ کہے تو بارہ برس کی عبادت کے برابر کی جائے گی۔

(بہار شریعت ۴/۱۰)

۶۹۸: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكْعَاتٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

(الترغيب والترهيب ج ۱، ۴۰۴ باب في الصلاة بين المغرب والعشاء)

عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(بہار شریعت ۴/۱۱)

۶۹۹: عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

(جامع الترمذی ج ۱/۵۸ باب ما جاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب)

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو مغرب کے بعد بیس

رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔ (بہار شریعت ۴/۱۱)

۷۰۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ التَّطَوُّعِ فَقَالَتْ : كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكْعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ.

(السنن لابی داؤد ج۱/۱۷۸ . بَابُ تَفْرِيْعِ اَبْوَابِ التَّطَوُّعِ وَرَكْعَاتِ السُّنَّةِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ فرماتی ہیں عشا کی نماز پڑھ کر نبی ﷺ میرے مکان میں تشریف لاتے تو چار یا چھ رکعتیں پڑھتے۔ (بہار شریعت ۴/۱۱)

تحیۃ الوضو(۱)

۷۰۱: قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَامِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

(والصحيح لمسلم ج۱۲۲/۱، باب الذکر المستحب عقب الوضوء)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۲۱/۴)

نماز اشراق(۲)

۷۰۲: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ.

(جامع الترمذی ج۷۶/۱، بَابُ مَا ذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکر خدا کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (بہار شریعت ۲۶/۴)

---

(۱) وضو کے بعد اعضا سوکھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہے۔ ۱۲

(۲) آفتاب بلند ہونے کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھی جاتی ہے اسی کو نماز اشراق کہتے ہیں۔ ۱۲

نماز چاشت (١)

٧٠٣: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : مَنْ صَلَّی الضُّحٰی ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ قَصْرًا مِّنْ ذَہَبٍ فِی الْجَنَّۃِ.

(السنن لابن ماجۃ بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صَلٰوۃِ الضُّحٰی ج١ ص٩٩ مطبع نظامی دھلی)

انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ سرکار نے فرمایا جس نے چاشت کی نماز بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالٰی اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (بہار شریعت ٢١/٤)

٧٠٤: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ : یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَہْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُہُمَا مِنَ الضُّحٰی. (الصحیح لمسلم ج١/ ٢٥٠، استحباب الصلوۃ الضحی)

ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے (اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اور اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔

(بہار شریعت ٢١/٤)

٧٠٥ و ٧٠٦: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ: ابْنَ آدَمَ ! اِرْکَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّہَارِ اَکْفِکَ آخِرَہٗ.

(جامع الترمذی ج١/ ١١٠ باب ماجاء فی صلوۃ الضحی)

حضرت ابوالدرداء اور حضرت ابوذر سے مروی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل فرماتا ہے اے ابن آدم ! شروع دن میں میرے لیے چار رکعتیں پڑھ آخر دن تک میں تیری کفایت فرماؤں گا۔ (بہار شریعت ٢٢/٤)

(١) وقت زوال شروع ہونے سے پہلے کم از کم دو رکعت زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت نماز نفل پڑھی جاتی ہے اس کا نام نماز چاشت ہے۔ ١٢

۷۰۷: عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارِ نِ الْغَطْفَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ابْنَ آدَمَ! صَلِّ لِيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ.

(سنن الدارمی ۲۷۸/۱ باب فی اربع رکعات فی اول النهار)

حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابن آدم! شروع دن میں میرے لیے چار رکعت پڑھ میں آخر دن تک تیری کفایت کروں گا۔ (مرتب)

۷۰۸: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الضُّحٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ صَلّٰى أَرْبَعًا كُتِبَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ وَمَنْ صَلّٰى سِتًّا كُفِيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَمَنْ صَلّٰى ثَمَانِيًا كَتَبَهُ اللّٰهُ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ صَلّٰى ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَمَا مِنْ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ إِلَّا لِلّٰهِ مَنٌّ يَمُنُّ بِهِ عَلٰى عِبَادِهِ وَصَدَقَةٌ وَمَا مَنَّ اللّٰهُ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ عِبَادِهِ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يُلْهِمَهُ ذِكْرَهُ. رواه الطبرانی فی الکبیر. (الترغیب الترهیب ج۱/۴۶۵ و ۴۶۶ باب الترغیب فی صلوۃ الضحی)

ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جس نے دو رکعتیں چاشت کی پڑھیں غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو چار پڑھے عابدین میں لکھا جائے گا اور جس نے چار رکعتیں پڑھیں وہ عابدین میں لکھا جائے گا اور جو چھ پڑھے اس دن اس کی کفایت کی گئی اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قانتین میں لکھے گا اور جو بارہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل بنائے گا اور کوئی دن یا رات نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندوں پر احسان و صدقہ نہ کرے اور اس بندہ سے بڑھ کر کسی پر احسان نہ کیا جسے اپنا ذکر الہام کیا۔ (بہار شریعت ۴/۲۶)

۷۰۹: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

(السنن لابن ماجة ج۱ ص۹۹ باب ماجاء فی صلوۃ الضحی مطبع نظامی دهلی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں۔

(بہار شریعت ۴/۲۶)

نماز واپسی سفر

۷۱۰: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدِمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ.

(الصحيح لمسلم ج ۱/۲۴۸. باب استحباب ركعتين في المسجد لمن قدم من سفر اول قدومه)

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ سفر کے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے اور ابتداءً مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں اس میں نماز پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔ (بہار شریعت ۴/۲۲)

صلاۃ اللیل (۱)

۷۱۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ.

(جامع الترمذی ج ۱/۹۹. باب ماجاء فی فضل صلاة الليل)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ سرکار ﷺ نے فرمایا کہ فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔ (بہار شریعت ۴/۲۲)

۷۱۲: عَنْ اَيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَابُدَّ مِنْ صَلَاةٍ بِلَيْلٍ وَلَوْ حَلْبَ شَاةٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَهُوَ مِنَ اللَّيْلِ.

رواه الطبراني. (الترغيب والترهيب ۱/۳۰۱. في قيام الليل)

ایاس بن معاویہ مزنی سے مروی کہ سرکار ﷺ نے فرمایا کہ رات میں کچھ نماز ضروری ہے اگر چہ اتنی ہی دیر جتنی دیر میں بکری دوہ لیتے ہیں اور فرض عشا کے بعد جو نماز پڑھی وہ صلاۃ اللیل ہے۔ (بہار شریعت ۴/۲۲)

---

(۱) رات میں بعد نماز عشاء جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلاۃ اللیل کہتے ہیں۔ ۱۲

۷۱۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ : إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ إِمْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ وَالذَّاكِرَاتِ ۔

(السنن لابن ماجة ج۱، ص۹۵ ماجاء فيمن أيقظ أهله من الليل مطبع نظامی دهلی)

حضرت ابوسعید وحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد خدا کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۴/۲۳)

۷۱۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم : إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ : هَلْ مِنْ سَائِلٍ ؟ يُعْطَى هَلْ مِنْ دَاعٍ ؟ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ ؟ يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ.

(الصحيح لمسلم ج۱/۲۵۸. باب صلوة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ رب عزوجل ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے آسمان دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرماتا ہے، ہے کوئی دعا کرنے والا؟ کہ اس کی دعا قبول کروں ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دوں؟ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی بخشش کر دوں؟ یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۴/۲۳)

۷۱۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : لَهُ أَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا. (صحيح البخاری ج۱/۱۵۲ باب من نام عند السحر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب نمازوں میں اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب نماز داؤد ہے کہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات عبادت کرتے پھر چھٹے حصہ میں سوتے۔ (بہار شریعت ۴/۲۳)

۷۱۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم : يَا عَبْدَ اللّٰهِ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ.

(صحيح البخاری ج۱/۱۵۴. بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا اے عبداللہ تو فلاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اٹھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔ (بہار شریعت ۴/۲۳)

۷۱۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ. (الصحيح لمسلم ج ١ ص ٢٦٦ باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال میں زیادہ پسند اللہ عزوجل کو وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔ (بہار شریعت ۴/۲۳)

۷۱۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْمَدِيْنَةَ اِسْتَشْرَفَهُ النَّاسُ فَقَالُوْا: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَخَرَجْتُ فِيْمَنْ خَرَجَ فَلَمَّا رَاَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ مَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

(سنن الدارمی ج ۲/۱۸۸ .بَابٌ فِيْ اِفْشَاءِ السَّلَامِ)

عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو کثرت سے لوگ حاضر خدمت ہوئے میں بھی حاضر ہوا جب میں نے حضور کے چہرہ کو غور سے دیکھا پہچان لیا کہ یہ مونھ جھوٹوں کا مونھ نہیں کہتے ہیں پہلی بات جو میں نے حضور سے سنی یہ ہے فرمایا اے لوگو! سلام شائع کرو اور کھانا کھلاؤ اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو اور رات میں نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوگے۔ (بہار شریعت ۴/۲۳)

۷۱۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنِّیْ اِذَا رَاَيْتُكَ طَابَتْ نَفْسِیْ وَقَرَّتْ عَيْنِیْ، اَنْبِئْنِیْ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ فَقُلْتُ : اَخْبِرْنِیْ بِشَيْءٍ اِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ : اَطْعِمِ الطَّعَامَ وَاَفْشِ السَّلَامَ وَصِلِ الْاَرْحَامَ وَصَلِّ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ .

(الترغيب والترهيب ج ١/٤٢٤ باب الترغيب فی قيام الليل)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول

اللہ! آپ کو دیکھ کر میرا دل خوش ہوا اور آنکھ ٹھنڈی ہوئی مجھے ہر چیز کے بارے میں بتائیے سرکار نے فرمایا ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے پانی سے پیدا کیا پھر عرض کی کوئی ایسی چیز ارشاد ہو کہ اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہوں ارشاد فرمایا کھانا کھلا، سلام پھیلا، رشتہ داروں سے نیک سلوک کر اور رات میں نماز پڑھ، جب لوگ سورہے ہوں جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (بہارشریعت ۴/۲۳)

۷۲۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ غُرْفَةٌ يُرىٰ ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا فَقَالَ: اَبُوْمَالِكٍ نِالْاَشْعَرِيُّ لِمَنْ هِيَ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ قَائِمًا وَالنَّاسُ نِيَامٌ. (الترغيب والترهيب ج۱/۴۲۳-۴۲۴، باب الترغيب في قيام الليل)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور فرماتے ہیں جنت میں ایک بالاخانہ ہے کہ باہر کا اندر سے دکھائی دیتا ہے اور اندر کا باہر سے ابومالک اشعری نے عرض کی یارسول اللہ! وہ کس کے لیے ہے؟ فرمایا اس کے لیے جو اچھی بات کرے اور کھانا کھلائے اور رات میں قیام کرے جب لوگ سوتے ہوں۔ (بہارشریعت ۴/۲۳)

۷۲۱: عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ نِالْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرىٰ ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَفْشَى السَّلَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. رواه ابن حبان.

(الترغيب والترهيب ج۱/۴۲۴ باب قيام الليل)

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک بالاخانہ ہے کہ باہر کا اندر سے دکھائی دیتا ہے اور اندر کا باہر سے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے یہ تیار فرمایا ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کو شائع کرے اور رات میں نماز پڑھے جب کہ لوگ سورہے ہوں۔ (مرتب)

۷۲۲: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ: اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ

يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ .

(الترغيب والترهيب ج ١/٢٥-٤٢٦-٤ ـ باب فى قيام الليل)

حضرت اسما بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کیے جائیں گے اس وقت منادی پکارے گا کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں خوابگاہوں سے جدا ہوتی تھیں؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے پھر اور لوگوں کے لیے حساب کا حکم ہوگا۔ (بہار شریعت ۲۴/۴-۲۵)

۷۲۳: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَايُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ (الترغيب والترهيب ج ١/٤٢٧ .باب الترغيب فى قيام الليل)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مرد مسلمان اس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے وہ اسے دے گا اور یہ ہر رات میں ہے۔ (صحیح مسلم) (بہار شریعت ۲۵/۴)

۷۲۴: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ. رواه الترمذي.

(مشكوة المصابيح باب التحريض على قيام الليل الفصل الثانى ص ٩٠ و ٩١)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ اور سیآت کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا ہے۔

۷۲۵: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَمَقْرَبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ مَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ. رواه الطبراني

(الترغيب والترهيب ج ١/٤٢٨ .باب الترغيب فى قيام الليل)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کرلو! کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ، سیئات کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا، بدن سے بیماری دفع کرنے والا ہے۔

(بہار شریعت ۴/۲۵)

۷۲۶: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ.

(صحیح البخاری ج۱ ۱۵۵ باب فضل من تعارّ من اللیل فصلی)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو رات میں اٹھے اور یہ دعا پڑھے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ" پھر جو دعا کرے مقبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز پڑھے تو اسکی نماز مقبول ہوگی۔ (بہار شریعت ۴/۲۵)

۷۲۷: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ "اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَائُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ.

(صحیح البخاری ج۱ ص ۱۵۱ .باب التهجد)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کو تہجد کے لیے اٹھتے

تو یہ دعا پڑھے "اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مٰلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ آمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ. (بہار شریعت ۴/۲۵)

نماز استخارہ کا بیان

۷۲۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَۃَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ : اِذَا ھَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ لِیَقُلْ : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ : عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ : عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ قَالَ : وَیُسَمِّیْ حَاجَتَہٗ. رواہ البخاری

(الترغیب والترھیب ج۱؍۴۸۱ـ۴۸۰ ،باب فی صلاۃ الاستخارۃ وماجاء فی ترکھا)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے فرماتے ہیں جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے پھر کہے "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ قَالَ : وَیُسَمِّیْ حَاجَتَہٗ. (بہار شریعت ۴؍۲۶)

یعنی اے اللہ میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے اور میں جانتا نہیں اور تو غیبوں کو جاننے والا ہے اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے اور آسان کر پھر میرے لیے یہ کام برا ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لیے خیر کو مقدر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اس سے راضی کر۔

صلاۃ التسبیح

۷۲۹: عَنْ اَبِیْ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : یَاعَمَّاہُ اَلَااُعْطِیْکَ؟ اَلَا اَمْنَحُکَ ؟ اَلَا اَحْبُوْکَ؟ اَلَا اَفْعَلُ بِکَ؟ عَشْرُ خِصَالٍ اِذْ اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ غَفَرَاللّٰہُ لَکَ ذَنْبَکَ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ. قَدِیْمَہٗ وَحَدِیْثَہٗ خَطَاءَہٗ وَعَمَدَہٗ صَغِیْرَۃٌ وَکَبِیْرَۃٌ سِرَّہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ عَشْرُ خِصَالٍ. (کنزالعمال ج۷۵۰/٤ .صلوۃ التسبیح حدیث ۲۸۶۰۰)

نبی ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے چچا! کیا میں تم کو عطا نہ کروں کیا میں تم کو بخشش نہ کروں؟ کیا میں تم کو نہ دوں؟ کیا تمہارے ساتھ احسان نہ کروں؟ دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارا گناہ بخش دے گا۔ (بہار شریعت ج۴/ ۲۷۔۲۸)

۷۳۰: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ عَنِ الصَّلٰوۃِ الَّتِیْ یُسَبَّحُ فِیْہَا قَالَ : یُکَبِّرُ ثُمَّ یَقُوْلُ : سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ خَمْسَ عَشْرَۃَ مَرَّۃً سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَتَعَوَّذُ وَیَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَفَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃً ثُمَّ یَقُوْلُ: عَشْرَمَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَرْکَعُ فَیَقُوْلُہَا :عَشْرًا ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ فَیَقُوْلُہَا : عَشْرًا ثُمَّ یَسْجُدُ فَیَقُوْلُہَا : عَشْرًا ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ وَیَقُوْلُہَا: عَشْرًا ثُمَّ یَسْجُدُ الثَّانِیَۃَ فَیَقُوْلُہَا : عَشْرًا یُصَلِّیْ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ عَلٰی ھٰذَا فَذٰلِکَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ تَسْبِیْحَۃً فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ یَبْدَأُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بِخَمْسَ عَشْرَۃَ تَسْبِیْحَۃً ثُمَّ یَقْرَأُ ثُمَّ یُسَبِّحُ عَشْرًا فَاِنْ صَلّٰی لَیْلًا فَاَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یُسَلِّمَ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَ اِنْ صَلّٰی نَہَارًا فَاِنْ شَاءَ سَلَّمَ وَاِنْ شَاءَ لَمْ یُسَلِّمْ اِنَّمَا ہِیَ ثَلٰثُمِائَۃِ تَسْبِیْحَۃٍ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ یَبْدَأُ فِی الرُّکُوْعِ بِسُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَفِی السُّجُوْدِ بِسُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلٰثًا ثُمَّ یُسَبِّحُ التَّسْبِیْحَاتِ.

(جامع الترمذی ج۱/ ۱۰۹ .باب ماجاء فی صلوۃ التسبیح)

عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر کہہ کر "سُبْحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ" پڑھے پھر یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ بار پھر اعوذ اور بسم اللہ اور الحمد اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور بعد تسمیع اور تحمید دس بار تسبیح کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور جلسہ میں دس بار پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں تسبیح کے بعد دس بار پڑھے یوہیں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں ۷۵ بار تسبیح اور چاروں میں تین سو ہوئیں اور رکوع وسجود میں "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔ (بہار شریعت ۴/۲۸)

۷۳۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَا غُلَامُ اَلَا اَحْبُوْکَ اَلَا اَنْحَلُکَ اَلَا اُعْطِیْکَ اَرْبَعَ تُصَلِّیْھِنَّ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ فَتَقْرَأُ اُمَّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَۃً ثُمَّ یَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ خَمْسَ عَشْرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ تَرْکَعُ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ تَفْعَلُ فِیْ صَلٰوتِکَ مِثْلَ ذٰلِکَ فَاِذَا فَرَغْتَ قُلْتَ بَعْدَ التَّشَھُّدِ وَقَبْلَ التَّسْلِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَۃَ اَھْلِ التَّوْبَۃِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَوَجْدَ اَھْلِ الْخَشْیَۃِ وَطَلَبَۃَ اَھْلِ الرَّغْبَۃِ وَتَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مَخَافَۃً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْکَ وَحَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِہٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ فِی التَّوْبَۃِ خَوْفًا مِّنْکَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَۃَ حُبًّا لَّکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی الْاُمُوْرِ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ ذُنُوْبَکَ صَغِیْرَھَا وَکَبِیْرَھَا وَقَدِیْمَھَا وَحَدِیْثَھَا وَسِرَّھَا وَعَلَانِیَتَھَا وَعَمْدَھَا وَخَطَاھَا۔

(کنز العمال ص ۱۷۶ ج ٤ حدیث ۳۸٦۳ کتاب الکسوف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اے بچے کیا میں تجھے نہ دوں تجھے عطا نہ کروں نہ بخشوں چار چیزیں ہیں جنہیں تم روزانہ ضرور پڑھو پس ام قرآن (سورہ فاتحہ) اور ایک سورہ پھر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ مرتبہ پڑھو پھر رکوع کرو تو اسے دس مرتبہ پڑھو پھر رکوع سے اٹھو تو اسے دس مرتبہ پڑھو پھر اسی طرح اپنی نماز میں کرو جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے اس نماز (صلوۃ التسبیح) میں یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَا صَحَۃَ اَھْلِ التَّوْبَۃِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَوَجْدَ اَھْلِ الْخَشْیَۃِ وَطَلَبَۃَ اَھْلِ الرَّغْبَۃِ وَتَعَبُّدَ اَھْلِ الرُّکُوْعِ وَعِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مَخَافَۃً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْکَ وَحَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلاً اَسْتَحِقُّ بِہٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ فِی التَّوْبَۃِ خَوْفًا مِّنْکَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَۃَ حُبًّا لَّکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی الْاُمُوْرِ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ تو اے ابن عباس جب تم اسے کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے صغیرہ وکبیرہ پرانے و نئے پوشیدہ و اعلانیہ قصدو سہو والے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

﴿نماز حاجت﴾

۷۳۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ کَانَتْ لَهٗ اِلَی اللّٰهِ حَاجَةٌ اَوْاِلٰی اَحَدٍ مِّنْ بَنِیْ آدَمَ فَلْیَتَوَضَّأْ وَلْیُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ لِیُثْنِ عَلَی اللّٰهِ وَلْیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ لِیَقُلْ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّاغَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَاحَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

(جامع الترمذی ۱۰۹-۱۰۸/۱، باب ماجاء فی صلوۃ الحاجة)

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس کی کوئی حاجت اللہ کی طرف ہو یا کسی بنی آدم کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ عزوجل کی ثنا کرے اور نبی ﷺ پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے "لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّاغَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَاحَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًا اِلَّاقَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ (بہار شریعت ۲۹/۴)

۷۳۳: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ رَجُلًا ضَرِیْرَ الْبَصَرِ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : اُدْعُ اللّٰهَ لِیْ اَنْ یُّعَافِیَنِیْ فَقَالَ : اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتُ لَکَ وَهُوَ خَیْرٌ وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ فَقَالَ اُدْعُهْ : فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّتَوَضَّأَ فَیُحْسِنَ وُضُوْءَهٗ وَیُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ وَیَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔

(السنن لابن ماجه . باب ماجاء فی صلوۃ الحاجة ج۱ ص ۱۰۰ . مطبع نظامی دهلی)

عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب حاضر خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور عرض کی اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھے عافیت دے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو دعا کردوں اور چاہے صبر کر اور یہ تیرے لیے بہتر ہے انھوں نے عرض کی حضور دعا کریں انھیں حکم فرمایا کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔ ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ . (۱) (بہار شریعت ۴/۳۰)

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ لینا جائز مشروع ہے اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ رب کی بارگاہ میں قبولیت دعا میں معاون ہے۔ ۱۲

نمازتوبہ کا بیان

۷۳۴: عَنْ اَبِی بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَهَّرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ

(ال عمران:۱۲۵) الخ (جامع الترمذی ج ۹۲/۱. باب ماجاء فی الصلوة عندالتوبة)

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وضو کر کے نماز پڑھے پھر استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا پھر یہ آیت پڑھے "وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ" جنھوں نے بے حیائی کا کوئی کام کیا یا اپنی جانوں پر ظلم کیا پھر اللہ کو یاد کیا اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگی اور کون گناہ بخشے اللہ کے سوا اور اپنے کیے پر دانستہ ہٹ نہ کی۔ (بہار شریعت ۳۱/۴)

تراویح کا بیان

۷۳۵: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ .

(الصحیح لمسلم ج ۲۵۹/۱. باب الترغیب فی قیام رمضان وهو التراویح)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرماتے ہیں جو رمضان میں قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کے لیے اس کے اگلے سب گناہ بخش دیے جائیں گے۔

(بہار شریعت ۳۲/۴)

منفرد کا فرضوں کی جماعت پانا

۷۳۶: عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِی الدِّیْلِ یُقَالُ لَهٗ بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِیْهِ مِحْجَنٍ اَنَّهٗ کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰی ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ جَالِسٌ فِیْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ ؟ فَقَالَ : بَلٰی ! یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَلٰکِنِّیْ قَدْصَلَّیْتُ فِیْ اَهْلِیْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَاجِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ کُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ . (مؤطا امام مالک علی هامش ابن ماجه ج ۱ ص ۳۳)

ایک صحابی محجن نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر تھے اذان ہوئی حضور کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی وہ بیٹھے رہ گئے ارشاد فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع ہوئی کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ عرض کی یارسول اللہ! ہوں تو مگر میں نے گھر پڑھ لی تھی ارشاد فرمایا جب نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ اور نماز قائم کی جائے تو لوگوں کے ساتھ پڑھ لو اگر چہ پڑھ چکے ہو۔(۱) (بہار شریعت ۴/۳۷)

۷۳۷: عَنْ عُثْمَانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ اَدْرَکَهُ الْاَذَانُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ یَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَایُرِیْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ. (السنن لابن ماجة ج ۱/ ۵۴ بَابُ اِذَا اُذِّنَ وَاَنْتَ فِی الْمَسْجِدِ فَلَاتَخْرُجْ)

عثمان رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اذان کے بعد جو مسجد سے چلا گیا اور کسی

---

(۱) یہ حکم صرف نماز ظہر اور عشا کے لیے ہے کہ اگر کوئی فرض تنہا پڑھ چکا پھر جماعت قائم ہوئی تو جماعت میں نفل کی نیت سے شامل ہو جائے اور فجر، عصر، مغرب میں اس کی اجازت نہیں کہ فجر و عصر کی فرض کے بعد نفل مشروع نہیں بلکہ نفل پڑھنا ممنوع ہے اس لیے فجر و عصر جو تنہا پڑھ چکا وہ ان کی جماعت میں نفل کی نیت سے شامل نہیں ہو سکتا یوں ہی نفل تین رکعت مشروع ہی نہیں اس لیے جس نے مغرب کی تنہا پڑھ لی وہ نفل کی نیت سے اس کی جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا۔ ۱۲

حاجت کے لیے نہیں گیا اور نہ واپس ہونے کا ارادہ ہے وہ منافق ہے۔ (بہار شریعت ۳۹/۴)

۷۳۸: عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ أَدْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يُعِدْ لَهُمَا. (موطا للامام مالک علی هامش ابن ماجة ج ۱/ ۳۴)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے جو مغرب یا صبح کی نماز پڑھ چکا ہے پھر جب امام کے ساتھ پائے اعادہ نہ کرے۔

(بہار شریعت ۳۸/۴)

۷۳۹: عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: كُنَّا مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَجُلٌ حِينَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى اَبَاالْقَاسِمِ ﷺ. (السنن لابی داؤد باب الخروج عن المسجد بعد الاذان ج ۱ ص ۷۹)

ابراہیم بن مہاجر سے مروی کہ ابوشعثا کہتے ہیں ہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے جب مؤذن نے عصر کی اذان کہی اس وقت ایک شخص چلا گیا اس پر فرمایا کہ اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ (بہار شریعت ۳۹/۴)

قضا نماز کا بیان

۷۴۰: قَالَ عَبْدُاللّٰہِ : اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوٰتٍ یَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰی ذَھَبَ مِنَ اللَّیْلِ مَاشَاءَ اللّٰہُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعِشَاءَ .

(جامع الترمذی ج ۱/۴۳ ،باب ماجاء فی الرجل تفوته الصلوة بایتهن یبدأ)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ خندق میں حضور اقدس ﷺ کی چار نمازیں مشرکین کی وجہ سے جاتی رہیں یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم فرمایا انھوں نے اذان واقامت کہی حضور اقدس ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی تو عصر کی پڑھی پھر اقامت کہی تو مغرب کی پڑھی پھر اقامت کہی تو عشا کی پڑھی۔ (بہار شریعت ۴/۳۱)

۷۴۱: عَنْ اَبِیْ جُمْعَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ صَلَّی الْمَغْرِبَ وَنَسِیَ الْعَصْرَ فَقَالَ: لِاَصْحَابِہٖ ھَلْ رَاَیْتُمُوْنِیْ صَلَّیْتُ الْعَصْرَ قَالُوْا : لَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ وَنَقَضَ الْاُوْلٰی ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ.

(کنز العمال ج ۴/۲۳۸ ، باب فی قضاء الصلوة حدیث ۴۹۹۸)

ابی جمعہ حبیب بن سباع سے روایت ہے کہ غزوۂ احزاب میں مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو فرمایا کسی کو معلوم ہے میں نے عصر کی پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں پڑھی مؤذن کو حکم فرمایا اس نے اقامت کہی حضور نے عصر کی پڑھی پھر مغرب کا اعادہ کیا۔

(بہار شریعت ۴/۳۱)

۷۴۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلَمْ یَذْکُرْھَا اِلَّا وَھُوَ مَعَ الْاِمَامِ فَلْیُصَلِّ مَعَ الْاِمَامِ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِہٖ

فَلْيُعِدِ الصَّلٰوۃَ الَّتِیْ نَسِیَ ثُمَّ لْيُعِدِ الصَّلٰوۃَ الَّتِیْ صَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ.

(السنن الکبری ج۲/۲۲۱، باب من ذکر صلوۃ وھو فی اخری)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی نماز کو بھول جائے اور یاد اس وقت آئے کہ امام کے ساتھ ہو تو پوری کرے پھر بھولی ہوئی پڑھے پھر اسے پڑھے جس کو امام کے ساتھ پڑھا۔ (بہار شریعت ۴/۴۱)

۷٤۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَکَرَ لَا کَفَّارَۃَ لَهَا اِلَّا ذٰلِکَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ. (صحیح البخاری ج۱/۸٤ باب من نسی صلوۃ فلیصل اذا ذکرھا ولا یعید الا تلک الصلوۃ)

حضرت انس بن مالک سے مروی کہ سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں جو نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے وہی اس کا وقت ہے۔ (بہار شریعت ۴/۴۱)

سجدہ سہو کا بیان

۷٤٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِیِّ حَلِيْفِ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَامَ فِیْ صَلَاۃِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ سَجْدَۃٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ. (جامع الترمذی ج۱/۸۹ باب ماجاء فی سجدتی السھو قبل السلام)

حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی سے مروی کہ حضور ﷺ ظہر کی نماز دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں پھر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا۔ (بہار شریعت ۴/۴۸)

نماز مریض کا بیان

۷۴۵: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : كَانَتْ بِيْ بَوَاسِيْرُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : قَائِمًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ .

(السنن الكبرى للبيهقي ج۲/۳۰۴)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے حضور اقدس ﷺ سے نماز کے بارے میں سوال کیا فرمایا کھڑے ہوکر پڑھو اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو لیٹ کر اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی کہ اس کی وسعت ہو۔ (بہار شریعت ۴/۵۸)

۷۴۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ مَرِيْضًا فَرَاٰهُ يُصَلِّيْ عَلٰى وِسَادَةٍ فَأَخَذَهَا فَرَمٰى بِهَا فَأَخَذَ عُوْدًا لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ فَرَمٰى بِهٖ وَقَالَ : صَلِّ عَلَى الْأَرْضِ إِنِ اسْتَطَعْتَ وَإِلَّا فَأَوْمِ إِيْمَاءً وَاجْعَلْ سُجُوْدَكَ وَاخْفِضْ مِنْ رُكُوْعِكَ . (السنن الكبرى مع الجواهر النقى (بيهقى) ج ۲/۳۰۶، باب الايماء بالركوع والسجود)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی ﷺ ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے دیکھا کہ تکیہ پر نماز پڑھتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے اسے پھینک دیا اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر نماز پڑھے اسے بھی لے کر پھینک دیا اور فرمایا زمین پر نماز پڑھ اگر استطاعت ہو ورنہ اشارہ کرے اور سجدہ کو رکوع سے پست کرے۔ (بہار شریعت ۴/۵۸)

سجدہ تلاوت کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۶۶. اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ.

(الاعراف ۷/۲۰۶)

بیشک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بولتے اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۶۷. وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ. (رعد ۱۳/۱۵)

اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ خوشی سے اور خواہ مجبوری سے اور ان کی پرچھائیاں ہر صبح و شام۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۶۸: وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِکَةُ وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ. (نحل ۱۶/۴۹)

اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں چلنے والا ہے اور فرشتے اور وہ غرور نہیں کرتے۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۶۹: اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا. (اسرائیل ۱۷/۱۰۷)

بیشک وہ جنہیں اس کے اترنے سے پہلے علم ملا جب ان پر پڑھا جاتا ہے ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں پاکی ہے ہمارے رب کو بیشک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونا تھا اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں۔ روتے ہوئے اور قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۰: "اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا. (مریم ۱۹/۵۸)

جب ان پر رحمٰن کی آیتیں پڑھی جائیں گر پڑتے، سجدہ کرتے اور روتے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۱: اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ. (حج ۲۲/۱۸)

کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کے لیے سجدہ کرتے ہیں وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت آدمی اور بہت وہ ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا اور جسے اللہ ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں بیشک اللہ جو چاہے کرے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۲: وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا. (فرقان ۲۵/۶۰)

اور جب ان سے کہا جائے رحمٰن کو سجدہ کرو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے کیا ہم سجدہ کرلیں جسے تم کہو اور اس حکم نے انہیں اور بدکنا بڑھایا۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۳: اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. (نمل ۲۷/۲۶)

کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو نکالتا ہے آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں اور جانتا ہے

جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷٤ : اِنَّمَا یُؤمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِھَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَھُمْ لَایَسْتَکْبِرُوْنَ ۔ (سجدہ ۱۵/۳۲)

ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ انہیں یاد دلائی جاتی ہیں سجدہ میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۵ : فَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ ۔ فَغَفَرْنَا لَہٗ ذٰلِکَ وَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۔ (صٓ ۲٤/۳۸)

تو اب رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر اور رجوع لایا تو ہم نے اسے یہ معاف فرمایا اور بیشک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷٦ : وَمِنْ اٰیٰتِہِ الَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَھُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ۔ فَاِنِ اسْتَکْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ یُسَبِّحُوْنَ لَہٗ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَھُمْ لَا یَسْئَمُوْنَ۔ (حٰمٓ سجدہ ۳۸/٤۱)

اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند، سجدہ نہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا۔ اگر تم اس کے بندے ہو تو اگر یہ تکبر کریں تو وہ جو تمہارے رب کے پاس ہیں رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور اکتاتے نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۱۷۷ : فَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ وَاعْبُدُوْا ۔ (نجم ٦۲/۵۳)

تو اللہ کے لئے سجدہ اور اس کی بندگی کرو۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۸ : فَمَالَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُوْنَ .

(انشقاق ۲۱/۸٤)

تو کیا ہوا انہیں ایمان نہیں لاتے اور جب قرآن پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے۔

(کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۹ : وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ . (علق ۱۹/۹٦)

اور سجدہ کرو اور ہم سے قریب ہو جاؤ۔ (کنز الایمان)

۷٤۷ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ : يَاوَيْلَه اُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ .

(السنن الكبرى ج۲/۳۱۲، باب فضل سجودة التلاوة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے ہائے بربادی میری ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا اس کے لیے جنت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لیے دوزخ ہے۔ (بہار شریعت ۶۲/۴)

نماز مسافر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

١٨٠: وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا. (النساء ١٠١/٤)

اور جب تم زمین میں سفر کرو تم پر اس کا گناہ نہیں کہ بعض نماز میں قصر کرو اگر تمہیں خوف ہو کہ کافر تمہیں فتنہ میں ڈالیں گے بیشک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (کنزالایمان)

احادیث

٧٤٨: عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ: قُلْتُ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (النساء:١٠١) فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْہُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ: صَدَقَۃٌ تَصَدَّقَ اللّٰہُ بِھَا عَلَیْکُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَہٗ. (الصحیح لمسلم ج١ص ٢٤١، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا)

یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے میں نے عرض کی کہ اللہ عزوجل نے تو یہ فرمایا "ان تقصروا من الصلوۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا" (نساء ١٠١/٤) اور اب تو لوگ امن میں ہیں (یعنی امن کی حالت میں قصر نہ ہونا چاہیے) فرمایا اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا ارشاد فرمایا یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالی نے تم پر تصدق فرمایا اس کا صدقہ قبول کرو۔ (بہار شریعت ٧٥/٤)

٧٤٩: عَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ قَالَ: صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِمِنًی اٰمَنَ مَا کَانَ النَّاسُ وَاَکْثَرُہٗ رَکْعَتَیْنِ.

(الصحیح لمسلم ج١/٢٤٣، باب کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا)

حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی حالانکہ نہ ہماری اتنی زیادہ تعداد کبھی تھی نہ اس قدر امن۔ (بہار شریعت ۴؍۷۴)

۷۵۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعاً وَالْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ. (صحيح البخاری ج١ ١٤٨، باب فی کم يقصر الصلوة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذی الحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں۔ (بہار شریعت ۴؍۷۴)

۷۵۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِىِّ ﷺ فِى الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِى الْحَضَرِ الظُّهْرِ اَرْبَعاً وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِى السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئاً وَالْمَغْرِبَ فِى الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءٌ ثَلٰثُ رَكْعَاتٍ لَا يَنْقُصُ فِى الْحَضَرِ وَلَا فِى السَّفَرِ وَهِىَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. (جامع الترمذی ١؍١٢٣، باب ماجاء فی التطوع فی السفر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حضر و سفر دونوں میں نمازیں پڑھیں حضر میں حضور ﷺ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت اور سفر میں ظہر کی دو اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر کی دو اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب کی حضر و سفر میں برابر تین رکعتیں سفر و حضر کی نماز مغرب میں قصر نہ فرماتے اور اس کے بعد دو رکعت۔ (بہار شریعت ۴؍۷۴، ۷۵)

۷۵۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَلصَّلٰوةُ اَوَّلُ مَافُرِضَتْ رَكْعَتَانِ (قَصْرٌ بَعْدَمَا خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَبِهِ الْمُتَابَعَةُ) فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ.

(صحيح البخاری ج١ ١٤٨، باب يقصر اذا خرج من موضعه)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں پہلے نماز دو رکعت فرض کی گئی پھر جب حضور نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کردی گئیں اور سفر کی نماز اسی پہلے فرض پر چھوڑی گئی۔

(بہار شریعت ۴؍۷۴)

۷۵۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِى

الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْخَوْفِ رَكْعَـةً .

(الصحيح لمسلم ج ١ ص ٢٤١، كتاب الصلوة)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی حضر میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک یعنی امام کے ساتھ۔

(بہار شریعت ۷۵/۴)

٧٠٤: عَنْ عُمَرَ قَالَ : صَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَالْجُمُعَةُ رَكْعَتَانِ وَالْعِيْدُ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم . (باب تقصير الصلوة في السفر ٧٤، سنن ابن ماجه ج ١)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں (یعنی اگرچہ بظاہر دو رکعتیں کم ہوگئیں مگر ثواب میں یہ دو ہی چار کے برابر ہیں) (بہار شریعت ۷۵/۴)

فضائل روز جمعہ

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۸۱: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِندَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ. (سورۃ الجمعۃ الآیۃ ۹/ ۱۰، ۱۱)

اے ایمان والو! جب نماز کے لیے جمعہ کے دن اذان دی جائے تو ذکر خدا کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیے اور تمہیں خطبے میں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا۔

احادیث

۷۵۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ يَعْنِي الْجُمُعَةَ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ وَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ. (مشکوۃ المصابیح ص ۱۱۹ باب الجمعۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ہم پچھلے ہیں یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے دن پہلے اور جنت میں ہم پہلے جائیں گے سوا اس کے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد یہی جمعہ وہ دن ہے کہ ان پر فرض کیا گیا یعنی یہ کہ اس کی تعظیم کریں وہ اس سے خلاف ہو گئے اور ہم کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا دوسرے لوگ ہمارے تابع

ہیں یہود نے دوسرے دن کو وہ دن مقرر کیا یعنی ہفتہ کو اور نصاریٰ نے تیسرے دن کو یعنی اتوار کو۔

٧٥٦: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ.

(الصحيح لمسلم ج١ ٢٨٢ باب في فضيلة يوم الجمعة)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اعظم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے اگلوں کو جمعہ سے نا آشنا رکھا تو یہودیوں کے لیے سنیچر کا دن اور نصرانیوں کے لیے اتوار کا دن تھا پھر اللہ تعالیٰ ہمیں لایا تو جمعہ کے دن کی ہمیں ہدایت دی تو جمعہ، سنیچر، اتوار مقرر فرمایا ایسے ہی وہ قیامت کے دن ہم سے پیچھے ہوں گے ہم اہل دنیا سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن پہلے کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لیے فیصلہ ہو جائے گا۔ (بہار شریعت ۸۵/۴)

٧٥٧: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. (جامع الترمذي ج١ ١١٠_١١١ ابواب الجمعة باب فضل يوم الجمعة)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں ﷺ بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کیے گئے اور اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور اسی میں جنت سے اترنے کا انہیں حکم ہوا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ (بہار شریعت ۸۵/۴)

٧٥٨: عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ (١) قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ فَقَالَ رَجُلٌ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! كَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ؟ وَقَدْ اَرِمْتَ يَعْنِیْ بَلِيْتَ فَقَالَ : اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ

(السنن للنسائي ج١ ٢٠٣، ٢٠٤ باب فضل يوم الجمعة والترغيب والترهيب ج١ ٤٩١/١ والسنن لابن ماجة ج١ ص٧٧ باب في فضل الجمعة)

(١) مشکوٰۃ شریف باب الجمعہ ص ۱۲۰ میں راوی کا نام اوس بن اوس ہے جب کہ اصل کتاب ابن ماجہ میں شداد بن اوس ہے۔ ۱۲

شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ تمہارے افضل دنوں سے جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انتقال کیا اور اسی میں نفخہ ہے (دوسری بار صور پھونکا جانا) اور اسی میں صعقہ ہے (پہلی بار صور پھونکا جانا) اس دن میں مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اس وقت حضور پر ہمارا درود کیوں پیش کیا جائے گا جب حضور انتقال فرما چکے ہوں گے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیا کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے۔(۱) (بہار شریعت ۴/۸۵)

۷۵۹: عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ: وَقَدْ اَرِمْتَ يَعْنِيْ بَلِيْتَ؟ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ.

(السنن للنسائي ج ١/ ٢٠٣-٢٠٤ باب فضل يوم الجمعة ابن ماجه ج ١ ص ٧٧ باب في فضل يوم الجمعة الترغيب والترهيب ج ١ ص ٤٩١)

حضرت شداد بن اوس سے مروی سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہور ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر جو درود پڑھے گا پیش کیا جائے گا۔ ابو داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی اور موت کے بعد فرمایا بے شک اللہ نے زمین پر انبیا کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے اللہ کا نبی زندہ ہے روزی دیا جاتا ہے۔

۷۶۰: عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَالَمْ يَسْئَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا وَهُنَّ

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ انبیائے کرام زندہ ہیں وہ جیسے اپنے سراپا کے ساتھ دنیا میں تھے قبر میں بھی ویسے ہی ہیں نہ ان کے جسم پر کوئی فرق پڑا ہے نہ ان کے اعمال میں جیسے پہلے غذا کھاتے کلام کرتے آج بھی۔ ۱۲

يُشْفِقْنَ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ. (السنن لابن ماجة ج ١ ص ٧٧ باب في فضل الجمعة)

ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ وعید الفطر سے بڑا ہے اس میں پانچ خصلتیں ہیں (۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا (۲) اور اسی میں زمین پر انہیں اتارا (۳) اور اسی میں انہیں وفات دی (۴) اور اسی میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے (۵) اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی کوئی فرشتہ مقرب و آسمان و زمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔

٧٦١: عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ رَوَى اَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيْهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ: فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ وَسَاقَ اِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ. (مشكوة المصابيح ١٢٠ الفصل الثالث باب الجمعة السنن لابن ماجة ج ١ ص ٧٦ باب في فضل الجمعة)

ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ و عید الفطر سے بڑا ہے اس میں پانچ خصلتیں ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ (۲) اور اسی میں زمین پر انہیں اتارا۔ (۳) اور اسی میں انہیں وفات دی۔ (۴) اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔ (۵) اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی فرشتہ مقرب و آسمان و زمین اور

ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔

۷۶۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَ وَهِیَ سَاعَةٌ خَفِیْفَةٌ. (مشکوۃ المصابیح ۱۱۹ الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی فرماتے ہیں ﷺ جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ اگر اسے پالے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو وہ اسے دے گا اور وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ (بہار شریعت)

۷۶۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ : خَرَجْتُ اِلَی الطُّوْرِ فَلَقِیْتُ كَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهٗ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ التَّوْرَاةِ وَحَدَّثْتُهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ فِیْمَا حَدَّثْتُهٗ اَنْ قُلْتُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُهْبِطَ وَفِیْهِ تِیْبَ عَلَیْهِ وَفِیْهِ مَاتَ وَفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِیَ مُصِیْخَةٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِیْنَ تُصْبِحُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِّنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَفِیْهِ سَاعَةٌ لَا یُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ یُصَلِّیْ یَسْأَلُ اللّٰهَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۱۹، ۱۲۰ باب الجمعة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی وہ کہتے ہیں میں کوہ طور کی طرف گیا اور کعب احبار سے ملا ان کے پاس بیٹھا انہوں نے مجھے توریت کی روایتیں سنائیں اور میں نے ان سے رسول اللہ کی حدیثیں بیان کیں ان میں ایک حدیث یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انہیں اترنے کا حکم ہوا اور اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں ان کا انتقال ہوا اور اسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو سوا آدمی اور جن کے اور اس میں ایک ایسا وقت ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پالے تو اللہ تعالیٰ سے جس شی کا سوال کرے وہ اسے دے گا۔ (بہار شریعت ۴/۸۶)

۷۶۴: قَالَ كَعْبٌ : ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ یَوْمٌ فَقُلْتُ : بَلْ فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَأَ

كَعْبُ التَّوْرَاةَ فَقَالَ : صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ : فَلَقِيْتُ بُصْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُصْرَةَ الْغِفَارِيَّ فَقَالَ : مِنْ اَيْنَ أَقْبَلْتَ ؟ فَقُلْتُ : مِنَ الطُّوْرِ فَقَالَ : لَوْ اَدْرَكْتُكَ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ اِلَيْهِ مَا خَرَجْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا تَعْمَلُ الْمَطِيُّ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِلٰى مَسْجِدِيْ هٰذَا وَ اِلٰى مَسْجِدِ اِيْلِيَاءَ اَوْبَيْتِ الْمَقْدِسِ يَشُكُّ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ : ثُمَّ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِيْ مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ وَمَاحَدَّثْتُهُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ : قَالَ كَعْبٌ : ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ : كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ : ثُمَّ قَرَأَ التَّوْرَاةَ فَقَالَ : بَلْ هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ : صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: قَدْ عَلِمْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ : فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ : فَقُلْتُ: وَكَيْفَ تَكُوْنُ آخِرَ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلِّيْ فِيْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ فِيْهِ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ؟ قَالَ : اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقُلْتُ : بَلٰى . قَالَ : فَهُوَ ذٰلِكَ.

(مؤطا للامام مالک علی ہامش السنن لابن ماجہ ج ۱/ ۲۸)

کعب نے کہا سال میں ایسا ایک دن ہے میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے کعب نے توریت پڑھ کر کہا رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں پھر میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ سے ملا اور کعب احبار کی مجلس اور جمعہ کے بارے میں جو حدیث بیان کی تھی اس کا ذکر کیا اور یہ کہ کعب نے کہا تھا یہ ہر سال میں ایک دن ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کعب نے غلط کہا میں نے کہا پھر کعب نے توریت پڑھ کر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے کہا کعب نے سچ کہا پھر عبداللہ بن سلام نے کہا تمہیں معلوم ہے یہ کونسی ساعت ہے؟ میں نے کہا مجھے بتاؤ اور بخل نہ کرو کہا جمعہ کے دن کی پچھلی ساعت ہے میں نے کہا پچھلی ساعت کیسے ہو سکتی ہے حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا ہے؟ کہ جو کسی مجلس میں انتظار نماز بیٹھے وہ نماز میں ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تو ہے، کہا

تو وہ یہی ہے یعنی نماز پڑھنے سے نماز کا انتظار مراد ہے۔ (بہار شریعت ۴/۸۶،۸۷)

۷۶۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِلْتَمِسُوْا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ.

(جامع الترمذی ج ۱/۱۱ بَابُ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اسے عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔ (بہار شریعت ۴/۸۷)

۷۶۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِتَارِكٍ اَحَداً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا غَفَرَ لَهٗ. رواه الطبراني في الاوسط مرفوعا فيما اری باسناد حسن

(الترغيب والترهيب ج ۱/۴۹۲ بَابُ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالسَّعْيِ اِلَيْهَا)

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بے مغفرت کیے نہ چھوڑے گا۔ (بہار شریعت ۴/۸۷)

۷۶۷: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ سَاعَةً لَيْسَ فِيْهَا سَاعَةٌ اِلَّا وَلِلّٰهِ فِيْهَا سِتُّ مِائَةِ اَلْفِ عَتِيْقٍ مِّنَ النَّارِ. قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهٖ فَدَخَلْنَا عَلَى الْحَسَنِ فَذَكَرْنَا لَهٗ حَدِيْثَ ثَابِتٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُهٗ وَزَادَ فِيْهِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ. رواه ابو يعلى والبيهقی

(الترغيب والترهيب بَابُ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالسَّعْيِ اِلَيْهَا ج ۱/۴۹۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹہ ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہوں جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔ (بہار شریعت ۴/۸۷)

۷۶۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ.

(جامع الترمذی ج ۱/۲۰۵ بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يَّمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا اللہ تعالیٰ اسے فتنہ قبر سے بچالے گا۔ (بہار شریعت ۴/۸۷)

۷۶۹: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اُجِيْرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهِ طَابِعُ الشُّهَدَاءِ

(كنز العمال ج٤/١٥٤ حديث ٣٣٩٦ باب في فضائل الجمعة والترغيب فيه)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا عذاب قبر سے بچالیا جائے گا اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔ (بہار شریعت ۴/۸۷)

۷۷۰: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : كَانَ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ اَغَرُّ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ اَزْهَرُ . رواه البيهقي

(مشكوة المصابيح باب الجمعة فصل ثالث ص ١٢١)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکدار دن ہے۔ (بہار شریعت ۴/۸۸)

۷۷۱: عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ : قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا" (مائدہ ۵/ آیت ۳) وَعِنْدَهٗ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَوْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ . (جامع الترمذی ج٢/١٣٠ فی تفسير سورة المائدة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ آیت پڑھی "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا" (مائدہ ۵/آیت ۳) آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا (کنز الایمان) ان کی خدمت میں ایک یہودی حاضر تھا اس نے کہا یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ آیت دو عیدوں کے دن اتری

جمعہ اور عرفہ کے دن۔ (۱) (بہار شریعت ۸۸/۴)

۷۷۲: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَلَهٗ مَابَیْنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَزِیَادَةَ ثَلٰثَةِ أَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا.

(السنن لابی داؤد ١٥١/١ وترمذی ج١١٢/١. بابٌ فِی الْوُضُوْءِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور خطبہ سنا اور چپ رہا اس کے لیے مغفرت ہو جائے گی ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لغو میں داخل ہے کہ کنکری پڑی ہوا سے ہٹا دے۔

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۸۸/۴)

۷۷۳: عَنْ أَبِیْ مَالِكِ نِ الْأَشْعَرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْجُمُعَةُ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِیْ تَلِیْهَا، وَزِیَادَةِ ثَلَاثَةِ أَیَّامٍ وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا. (الترغیب والترهیب ج١: ٤٨٤-٤٨٥. كتَابُ الْجُمُعَةِ اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَالسَّعْیِ إِلَیْهَا)

ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور فرماتے ہیں جمعہ کفارہ ہے ان گناہوں کے لیے جو اس جمعہ اور اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن زیادہ اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے اس کے لیے اس کی دس مثل ہے۔

(طبرانی) (بہار شریعت ۸۸/۴)

۷۷٤: عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: خَمْسٌ مَّنْ عَمِلَهُنَّ فِیْ یَوْمٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا، وَشَهِدَ جَنَازَةً وَصَامَ یَوْمًا. وَرَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَعْتَقَ رَقَبَةً. رواه ابن حبان فی صحیحه.

(الترغیب والترهیب ج١ ٤٨٥. بابٌ فِیْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَالسَّعْیِ إِلَیْهَا)

(۱) یعنی ہمیں اس دن کو عید بنانے کی ضرورت نہیں کہ اللہ عزوجل نے جس دن یہ آیت اتاری اس دن دوہری عید تھی کہ جمعہ و عرفہ یہ دونوں دن مسلمانوں کی عید کے ہیں اور اس دن یہ دونوں جمع تھے کہ جمعہ کا دن تھا اور نویں ذی الحجہ۔

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنتی لکھ دے گا جو مریض کو پوچھنے جائے، اور جنازے میں حاضر ہو، اور روزہ رکھے، اور جمعہ کو جائے، اور غلام آزاد کرے۔ (ابن حبان) (بہار شریعت ۸۹/۴)

۷۷۵: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : لَحِقَنِيْ عُبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَا أَمْشِيْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ : أَبْشِرْ فَإِنَّ خُطَاكَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَمِعْتُ أَبَا عَبْسٍ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ . رواه الترمذي و البخاري

(الترغيب والترهيب ج١ ص ٤٨٥ بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الْجُمُعَةِ وَالسَّعْيِ إِلَيْهَا)

یزید بن ابی مریم کہتے ہیں میں جمعہ کو جاتا تھا عبایہ بن رفاعہ بن رافع ملے انھوں نے کہا تمہیں بشارت ہو کہ تمھارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں میں نے ابو عبس کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے قدم اللہ کی راہ میں گرد آلودہ ہوں وہ آگ پر حرام ہیں۔

(بہار شریعت ۸۹/۴)

۷۷۶: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ عُبَايَةُ : أَدْرَكَنِيْ أَبُوْ عَبْسٍ وَأَنَا ذَاهِبٌ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ .

(الترغيب والترهيب ج١/٤٨٦ بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالسَّعْيِ إِلَيْهَا)

حضرت یزید بن ابی مریم سے مروی کہ عبایہ کہتے ہیں میں جمعہ کو جارہا تھا ابو عبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے تو کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں گرد آلود ہوں وہ آگ پر حرام ہیں۔ (مرتب)

☆☆☆

نماز جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں

احادیث

۷۷۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: عَلٰی اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَیَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ.

(الترغیب والترهیب ج ۱/ ۵۰۸ باب الترهیب من ترک الجمعة من غیر عذر)

حضرت ابوہریرہ وابن عمر سے مروی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کردے گا پھر غافلوں میں سے ہوجائیں گے۔

۷۷۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ یُحَدِّثَانِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَهُوَ عَلٰی اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَلَیَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ. (السنن للنسائی ج ۱ ۲۰۲. بَابُ التَّشْدِیْدِ فِی التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ. الترغیب والترهیب مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ لِغَیْرِ عُذْرٍ ج ۱/ ۵۰۸. رواه مسلم، ابن ماجه وغیرهما)

ابن عباس وابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم راوی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں لوگ جمعہ چھوڑنے سے بعض آئیں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کردے گا پھر غافلین میں سے ہوجائیں گے۔ (بہار شریعت ۴/ ۸۹)

۷۷۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلٰی اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَیَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ.

(الترغیب والترهیب ج۱ ص۵۰۸ باب الترهیب من ترک الجمعة لغیر عذر)

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے سنا کہ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ ان کے دلوں پر مہر کردے گا پھر وہ غافلوں میں ہو جائیں گے۔

٧٨٠: عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ.

(الترغيب والترهيب ج١/٥٠٩ باب الترهيب من ترك الجمعة من غير عذر)

حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ سے مروی سرور عالم ﷺ فرماتے ہیں جو تین جمعہ سستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کردے گا۔ (بہار شریعت ٤/٨٩)

٧٨١: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ.

(الترغيب والترهيب ج١/٥٠٩)

حضرت ابو قتادہ سے مروی کہ رسول اللہ تعالیٰ ﷺ نے فرمایا جس نے تین جمعہ بے ضرورت چھوڑ االلہ اس کے دل پر مہر کردے گا۔ (مرتب)

٧٨٢: عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمُعَاتٍ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ كُتِبَ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ. (الترغيب والترهيب ج١/٥٠٩)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ تعالیٰ ﷺ نے فرمایا کہ جو بلا عذر تین جمعہ چھوڑ دے اسے منافقوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ (مرتب)

٧٨٣: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلَا عِلَّةٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ

(مؤطا امام مالک علی هامش ابن ماجه ج١/٢٩)

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے تین جمعہ بلا عذر و بے سبب چھوڑ االلہ اس کے دل پر مہر کردے گا۔ (مرتب)

٧٨٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ

ضَرُوْرَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِيْ كِتَابٍ لَايُمْحٰى وَلَايُبَدَّلُ . رواه الشافعی

(کنزالعمال ج٤/١٥٦ حدیث ٣٤٥٧ مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے وہ منافق لکھ دیا گیا اس کتاب میں جو نہ محو ہو نہ بدلی جائے۔

٧٨٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ جُمَعٍ مُتَوَالِيَاتٍ فَقَدْ نَبَذَ الْإِسْلَامَ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ . رواه ابویعلی موقوفا باسناد صحیح

(الترغیب والترهیب ج١/٥١١ . بَابُ تَرْكِ الْجُمُعَةِ بِغَيْرِ عُذْرٍ)

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی جس نے تین جمعہ پے در پے چھوڑ دیا اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ (بہار شریعت ٤/٨٩)

٧٨٦: فِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ وَابْنِ حِبَّانَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِّنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَهُوَ مُنَافِقٌ . (الترغیب والترهیب ج١/٥٠٩ باب ترک الجمعة بغیر عذر)

ابن خزیمہ وابن حبان کی ایک روایت ہے کہ جو تین جمعہ بلا عذر چھوڑ دے وہ منافق ہے۔

٧٨٧: وَفِيْ رِوَايَةٍ ذَكَرَهَا رَزِيْنٌ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ

(الترغیب والترهیب ج١/٥٠٩)

اور رزین کی روایت میں ہے کہ وہ (تین جمعہ بے عذر چھوڑنے والا) اللہ سے بے علاقہ ہے۔

٧٨٨: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ .

(السنن لابی داؤد ج١ ص ١٥١ . بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَهَا)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں جو بغیر عذر جمعہ چھوڑے ایک دینار صدقہ دے اور اگر نہ پائے تو آدھا دینار۔

(احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ) (بہار شریعت ٤/٩٠)

٧٨٩: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ

يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ. رواه مسلم والحاكم باسناد على شرطهما.

(الترغيب والترهيب ج ۱/۸ ۵ ۰. بَابُ التَّرْهِيْب مِنْ ترك الجمعة بغيرِ عُذرٍ)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں نے قصد کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے ان کے گھروں کو جلا دوں۔ (بہار شریعت ۹۰/۴)

۷۹۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا وَصِلُوا الَّذِيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعِلَانِيَةِ تُرْزَقُوْا وَتُنْصَرُوْا وَتُجْبَرُوْا اِعْلَمُوْا! اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا، فِيْ يَوْمِيْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِيْ هٰذَا مِنْ عَامِيْ هٰذَا، اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فِيْ حَيَاتِيْ اَوْبَعْدِيْ وَلَهُ اِمَامٌ عَادِلٌ اَوْجَائِرٌ اِسْتِخْفَافًا بِهَا اَوْجُحُوْدًا لَّهَا فَلَا جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ شَمْلَهُ وَلَا بَارَكَ لَهُ فِيْ اَمْرِهٖ اَلَا وَلَا صَلٰوةَ لَهُ وَلَا زَكٰوةَ لَهُ وَلَا حَجَّ لَهُ وَلَا صَوْمَ لَهُ وَلَا بِرَّ لَهُ حَتّٰى يَتُوْبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

(السنن لابن ماجه ج۱/۷۷. بَابُ فرض الْجُمُعَة)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ فرمایا اور فرمایا اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ کی طرف توبہ کرو اور مشغول ہونے سے پہلے نیک کاموں کی طرف سبقت کرو اور یاد خدا کی کثرت اور ظاہر پوشیدہ صدقہ کی کثرت سے جو تعلقات تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہیں ملاؤ ایسا کرو گے تو تمہیں روزی دیجائے گی اور تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری شکستگی دور فرمائی جائے گی اور جان لو! کہ اس جگہ اس دن اس سال میں قیامت تک کے لیے اللہ نے تم پر جمعہ فرض کیا جو شخص میری حیات میں یا میرے بعد ہلکا جان کر یا بطور انکار جمعہ چھوڑے اور اس کے لیے امام یعنی حاکم اسلام ہو، عادل یا ظالم تو اللہ تعالیٰ نہ اس کی پراگندگی کو جمع فرمائے گا نہ اس کے کام میں برکت دے گا آگاہ ہو اس کے لیے نہ نماز ہے نہ زکوۃ

نہ حج نہ روزی نہ نیکی جب تک توبہ نہ کرے اور جو توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

(ابن ماجہ) (بہار شریعت ۹۰/۴)

۷۹۱: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوْ امْرَأَةٌ اَوْ صَبِيٌّ اَوْ مَمْلُوْكٌ فَمَنْ بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اِسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ.

(سنن الدارقطني ج۲/۳ . بَابُ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتا ہے اس پر جمعہ کے دن (نماز) جمعہ فرض مگر مریض یا مسافر یا عورت یا بچہ یا غلام پر اور جو شخص کھیل یا تجارت میں مشغول رہا تو اللہ اس سے بے پرواہ ہے اور اللہ غنی حمید ہے۔

(دار قطنی) (بہار شریعت ۹۰/۴)

جمعہ کے دن نہانے خوشبو لگانے کا بیان

احادیث

۷۹۲: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم : مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ أَوْمَسَّ مِنْ طِيْبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلّٰى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى. (صحيح البخارى ج ١٢٤/١ .باب لا يفرق بين اثنين يوم الجمعة. (الترغيب والترهيب ج ٤٨٧/١)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس کو طہارت کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے (یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں انھیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے) اور جو نماز اس کے لیے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے اس کے لیے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی۔

(بخاری) (بہار شریعت ۹۰/۴)

۷۹۳: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَسِوَاكٌ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيْبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ. رواه مسلم وغيره . (الترغيب والترهيب ج١ ص٤٩٨)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر محتلم پر بروز جمعہ غسل واجب ہے اور مسواک، اور حسب وسعت خوشبو لگائے۔

۷۹٤: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَاغْتَسَلَ الرَّجُلُ وَغَسَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ تَطَيَّبَ مِنْ أَطْيَبِ طِيْبِهِ

وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ اسْتَمَعَ الْاِمَامَ غُفِرَ لَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ. رواه ابن خزيمة في صحيحه

(الترغيب والترهيب ج ١ ص ٤٩٧، ٤٩٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جمعہ کے دن نہائے اپنا سر دھوئے پھر عمدہ خوشبو ملے اور اچھا لباس پہنے اس کے بعد نماز کو نکلے اور دو شخصوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے، خطبہ سنے تو جمعہ سے جمعہ اور مزید تین دن کے اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

٧٩٥ : عَنْ اَوْسِ بْنِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا. رواه احمد، وابو داؤد والترمذى وقال حديث حسن.

(الترغيب والترهيب ج ١ ص ٤٨٨)

حضرت اوس بن ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ جو جمعہ کے دن نہلائے اور نہائے اور اول وقت میں نماز کو جائے اور پیدل جائے امام سے قریب ہو کر خطبہ سنے اور کوئی لغو بات نہ کرے تو اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کا عمل یعنی اس کے روزے اور نفل کا ثواب ہے۔

٧٩٦ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ ثُمَّ مَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِمَا وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ. (الترغيب والترهيب ج ١ ص ٤٨٨، بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالسَّعْيِ اِلَيْهَا ـــــــــ. وجامع الترمذى ج ١، ١١١، وابو داؤد ج ١، ٥٠، وابن ماجه ص ٧٧)

حضرت ابن عباس سے مروی سرور دو عالم ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کے دن جو نہلائے

اور نہائے اور اول وقت آئے اور شروع خطبہ میں شریک ہو اور چل کر آئے سواری پر نہ آئے اور امام سے قریب اور کان لگا کر خطبہ سنے اور لغو کام نہ کرے اس کے لیے ہر قدم کے بدلے سال بھر کا عمل ہے ایک سال کے دنوں کے روزے اور راتوں کے قیام کا اس کے لیے اجر ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، طبرانی) (بہار شریعت ۴/۹۱)

۷۹۷: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : حَقٌّ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ كُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَوْمًا یَغْسِلُ فِیْهِ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ.

(صحیح البخاری ج۱/۱۲۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن غسل ہے کہ اس دن میں سر دھوئے اور بدن۔

(بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۴/۹۱-۹۲)

۷۹۸: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ تَوَضَّأَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ. (جامع الترمذی ج ۱/۱۱۱. بَابٌ فِی الْوُضُوْءِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وبیهقی ج ۳/۱۹۰. كتاب الجمعة)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے جمعہ کے دن وضو کیا فبہا اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی) (بہار شریعت ۴/۹۱)

۷۹۹: عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اُنَاسًا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوْا فَقَالُوْا: یَا ابْنَ عَبَّاسٍ! اَتَرٰی الْغُسْلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا، وَلٰكِنَّهٗ اَطْهَرُ وَخَیْرٌ لِّمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَّمْ یَغْتَسِلْ فَلَیْسَ عَلَیْهِ بِوَاجِبٍ .

(السنن لابی داؤد ج۱/۵۱. بَابُ الرُّخْصَةِ فِیْ تَرْكِ الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ)

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عراق سے کچھ لوگ آئے انھوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا کہ جمعہ کے دن آپ غسل واجب جانتے ہیں فرمایا نہ، ہاں یہ زیادہ طہارت ہے اور جو نہائے اس کے لیے بہتر ہے اور جو غسل نہ کرے تو اس پر واجب نہیں۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ۴/۹۱)

۸۰۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ، فَمَنْ جَاءَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ، وَاِنْ كَانَ عِنْدَهُ طِيْبٌ ،فَلْيَمَسَّ مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ .رواه ابن ماجه باسناد حسن.

(الترغيب والترهيب ج۱/۴۹۸. بَابٌ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اس دن کو اللہ نے مسلمانوں کے لیے عید کیا تو جو جمعہ کو آئے وہ نہائے اور اگر خوشبو ہو تو لگائے اور اپنے اوپر مسواک لازم کر لو۔ (ابن ماجہ) (بہار شریعت ۹۱/۴)

۸۰۱: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا الْجُمُعَةَ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهٗ طِيْبٌ.

(جامع الترمذی ج۱/۱۱۸. بَابٌ فِي السِّوَاكِ وَالطِّيْبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)

برا ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں مسلمان پر حق ہے کہ جمعہ کے دن نہائے اور گھر میں جو خوشبو ہو لگائے اور خوشبو نہ پائے تو پانی یعنی نہانا بجائے خوشبو ہے۔ (احمد، ترمذی) (بہار شریعت ۹۱/۴)

۸۰۲ و ۸۰۳: عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كُفِّرَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ وَخَطَايَاهُ فَاِذَا اَخَذَ فِي الْمَشْيِ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً فَاِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلٰوةِ اُجِيْزَ بِعَمَلِ مِائَتَيْ سَنَةٍ .رواه الطبرانی الكبير والأوسط وفی الأوسط أيضا عن أبی بكر رضی الله تعالى عنه وحده .

(الترغيب والترهيب ج۱/۴۸۸. بَابٌ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَالسَّعْيِ اِلَيْهَا)

صدیق اکبر و حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب نماز سے فارغ ہوا تو دو سو سال کے عمل کا ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی) (بہار شریعت ۹۲/۴)

٨٠٤: عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ کُفِّرَتْ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ وَخَطَایَاہُ فَاِذَا اَخَذَ فِی الْمَشْیِ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ خَطْوَةٍ عَمَلُ عِشْرِیْنَ سَنَةً فَاِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلٰوةِ اُجِیْزَ بِعَمَلِ مِائَةِ سَنَةٍ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط (الترغیب والترہیب ج١ ٤٨٨)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہوتو اسے سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔ (بہار شریعت ٤/٩٢)

٨٠٥: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ کُفِّرَتْ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ وَخَطَایَاہُ، فَاِذَا اَخَذَ فِی الْمَشْیِ کُتِبَ لَہٗ بِکُلِّ خَطْوَةٍ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً ، فَاِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ اُجِیْزَ بِعَمَلِ مِائَتَیْ سَنَةٍ. وَفِیْہِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَحْدَہٗ وَقَالَ فِیْہِ : کَانَ لَہٗ بِکُلِّ خَطْوَةٍ عَمَلُ عِشْرِیْنَ سَنَةً. رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط

(الترغیب والترہیب ج١ ص٤٨٨ باب فی صلاۃ الجمعۃ والسعی بہا الخ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب نماز سے فارغ ہوتو اسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔ اور ایک روایت میں حضرت ابوبکر سے ہے کہ اسے بیس سال کے عمل کا اجر ملتا ہے۔

(بہار شریعت ج٤ ص٩٢)

٨٠٦: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اِنَّ الْغُسْلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ لَیَسُلُّ الْخَطَایَا مِنْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ اِسْتِلَالًا. (رواہ الطبرانی فی الکبیر ورواہ ثقات

(الترغیب الترہیب ج١/٤٩٦ .بَابٌ فِی الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کا غسل بال کی جڑوں سے خطائیں کھینچ لیتا ہے۔ (طبرانی کبیر) (بہار شریعت ٤/٩٢)

جمعہ کے لیے اول جانے کا ثواب اور گردن پھلانگنے کی ممانعت

احادیث

۸۰۷: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بُدْنَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِیَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَیْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ یَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ

(جامع الترمذی ج۱/۱۱۲، باب ماجاء فی التبکیر الی الجمعة وابوداؤد ج۱/۵۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے جیسے جنابت کا غسل ہے پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا اس نے گائے کی قربانی کی اور تیسری ساعت میں گیا گویا اس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی کی اور جو چوتھی ساعت میں گیا گویا اس نے مرغی نیک کام میں خرچ کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا گویا انڈا خرچ کیا پھر جب امام خطبہ کو نکلا ملائکہ ذکر سننے حاضر ہو جاتے ہیں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، مالک، نسائی) (بہار شریعت ۴/۹۲)

۸۰۸: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : إِذَا كَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰی كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ یَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ مَنَازِلِهِمْ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ فَالْمُهَجِّرُ إِلَی الصَّلٰوةِ كَالْمُهْدِیْ بُدْنَةً ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْهِ كَمُهْدِیْ بَقَرَةٍ وَالَّذِیْ یَلِیْهِ كَمُهْدِیْ كَبْشٍ حَتّٰی ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَیْضَةَ زَادَ سَهْلٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ فَمَنْ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا یَجِیْءُ لِحَقٍّ إِلَی الصَّلٰوةِ . (السنن لابن ماجه ج۱/۷۸، باب ماجاء فی الهجیر الی الجمعة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور فرماتے ہیں جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ہونے والوں کو لکھتے ہیں سب میں پہلا پھر اس کے بعد والا (اس کے بعد وہی ثواب جو اوپر کی روایت میں مذکور ہوئے ذکر کئے) پھر امام جب خطبہ کو نکلا فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں تو نماز کو پہلے آنے والا ایسا ہے جیسے اس نے اونٹ کی قربانی کی اس کے بعد والا ایسا ہے جیسے اس نے گائے کی قربانی کی اس کے بعد والا ایسا ہے جیسے اس نے مینڈھے کی قربانی کی یہاں تک کہ مرغی اور انڈا کا ذکر کیا اور سہل نے اپنی حدیث میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اس کے بعد آنے والا محض نماز کے لیے آئے گا۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۹۲/۴)

٨٠٩: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَرَبَ مَثَلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ثُمَّ التَّبْكِيْرِ كَاَجْرِ الْبَقَرَةِ كَاَجْرِ الشَّاةِ حَتّٰى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ.

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۵۰۰)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے روز جمعہ کی مثل بیان فرمائی پھر پہلے آنے کا اجر گائے قربان کرنے، بکری قربان کرنے کی طرح ہے یہاں تک مرغی کو ذکر فرمایا۔ (مرتب)

٨١٠: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ فَيَكْتُبُوْنَ مَنْ جَاءَ مِنَ النَّاسِ عَلٰى مَنَازِلِهِمْ فَرَجُلٌ قَدَّمَ جَزُوْرًا وَرَجُلٌ قَدَّمَ بَقَرَةً وَرَجُلٌ قَدَّمَ شَاةً وَرَجُلٌ قَدَّمَ دَجَاجَةً وَرَجُلٌ قَدَّمَ بَيْضَةً قَالَ: فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَجَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَدَخَلُوا الْمَسْجِدَ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ. رواه احمد بسند حسن

(الترغیب والترہیب ج ۵۰۲/۱ بَابٌ فِي التَّبْكِيْرِ اِلَى الْجُمُعَةِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ کر آنے والوں کو دیکھتے ہیں کوئی ایسا ہوتا ہے جیسے اس نے اونٹ پیش کیا کسی نے گائے کسی نے بکری کسی نے مرغی تو کسی نے انڈا۔

فرمایا جب موذن اذان پڑھتا اور امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے فرشتے دفتر لپیٹ دیتے اور مسجد میں ذکر سننے داخل ہو جاتے ہیں۔

٨١١: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ مَعَهُمُ الصُّحُفُ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ قُلْتُ : يَا اَبَا اُمَامَةَ ! لَيْسَ لِمَنْ جَاءَ بَعْدَ خُرُوْجِ الْإِمَامِ جُمُعَةٌ ؟ قَالَ بَلٰى. وَلٰكِنْ لَيْسَ مِمَّنْ يُكْتَبُ فِي الصُّحُفِ. رواه احمد والطبرانی فی الکبیر. (الترغیب والترھیب ج١ ص ٥٠٠. بَابٌ فِي التَّكْبِيْرِ اِلَى الْجُمُعَةِ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب امام خطبہ کو نکلتا ہے تو فرشتے دفتر طے کر لیتے ہیں کسی نے ان سے کہا تو جو شخص امام کے نکلنے کے بعد آئے اس کا جمعہ نہ ہو کہا ہاں ہوا تو لیکن وہ دفتر میں نہیں لکھا گیا۔ (احمد، طبرانی) (بہار شریعت ٩٢/٤)

٨١٢: عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسِ نِ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ. (جامع الترمذی باب كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ ج١ ص ١١٤. الترغیب والترھیب ج١/ ٥٠٤ باب من تخطی الرقاب یوم الجمعة)

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم کی طرف پل بنایا۔

(بہار شریعت ٩٢/٤)

٨١٣: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : اِجْلِسْ فَقَدْ اٰذَيْتَ وَاٰنَيْتَ. (ابوداؤد باب تَخَطِّي رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ج١/ ١٥٩. الترغیب والترھیب ج١ ص ٥٠٣)

عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے اور حضور خطبہ فرما رہے تھے ارشاد فرمایا بیٹھ جا، تو نے ایذا پہونچائی۔

(بہار شریعت ٩٣/٤)

٨١٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةٌ

نَفَرٍ رَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُوْ وَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَدْعُوْ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَسُكُوْتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَبِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ : مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا.

(السنن لابی داؤد بَابُ الْكَلَامِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ ج١ ص١٥٨)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں ایک وہ کہ لغو کے ساتھ حاضر ہوا (یعنی کوئی ایسا کام کیا جس سے ثواب جاتا رہا مثلاً خطبہ کے وقت کلام کیا کنکریاں چھوئیں) تو اس کا حصہ جمعہ سے وہی لغو ہے اور ایک وہ شخص کہ اللہ سے دعا کی اگر چاہے دے اور چاہے نہ دے اور ایک وہ کہ سکوت اور انصات کے ساتھ حاضر ہوا اور کسی مسلمان کی نہ گردن پھلانگی نہ کسی کو ایذا دی تو جمعہ اسکے لیے کفارہ ہے آئندہ جمعہ اور تین دن زائد تک۔ (بہار شریعت ۹۳/۴)

عیدین کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۸۲: وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ (سورة البقرة الآية/۱۸۵)

روزوں کی گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو کہ اس نے تمہیں ہدایت فرمائی۔

اور فرماتا ہے:

۱۸۳: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ. (سورة الكوثر/۲)

اپنے رب کے لیے نماز پڑھ کر اور قربانی کر۔

احادیث

۸۱۵: عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ : مَنْ قَامَ لَيْلَتِىِ الْعِيْدَيْنِ مُحْتَسِبًا لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ .رواه السنن لابن ماجه. (الترغيب والترهيب ج۲ص۱۵۲ .كِتَابُ الْعِيْدَيْنِ وَالْاُضْحِيَّةِ)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو عیدین کی راتوں میں قیام کرے اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔ (بہار شریعت ۱۰۵/۴)

۸۱۶: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم : مَنْ اَحْيَى اللَّيَالِىَ الْخَمْسَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ لَيْلَةُ التَّرْوِيَةِ ،وَلَيْلَةُ عَرَفَةَ، وَلَيْلَةُ النَّحْرِ، وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ .رواه الاصبهانى .

(الترغيب والترهيب ج۲ص۱۵۲ .كِتَابُ الْعِيْدَيْنِ وَالْاُضْحِيَّةِ)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لیے جنت واجب ہے ذی الحجہ کی آٹھویں نویں دسویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب براءت۔

(بہار شریعت ۱۰۵/۴)

٨١٧: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَلْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ : مَاهٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا : كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِيْ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ.

(السنن لابی داؤد ج ١ ص ١٦١. باب صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں اہل مدینہ سال میں دو دن خوشی کرتے تھے (مہرگان ونیروز) فرمایا یہ کیا دن ہیں؟ لوگوں نے عرض کی جاہلیت میں ہم ان دنوں میں خوشی کرتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلہ میں ان سے بہتر دو دن تمہیں دیے عید الاضحیٰ وعید الفطر کے دن۔ ابوداود (بہار شریعت ۴/۱۰۵)

٨١٨: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَايَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَايَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ.

(جامع الترمذی ج ١ ص ١٢٠. بَابٌ فِي الْاَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ. وسنن الدارمی ج ١ ص ٣١٤. باب فی الاكل قبل الخروج يوم العيد)

عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور عید الاضحیٰ کو نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔

(بہار شریعت ۴/۱۰۵)

٨١٩: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ. (صحيح البخاری ج ١ ص ١٣٠ بَابُ الْاَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ ومشكوة المصابيح ص ١٢٦)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرما لیتے۔ (بہار شریعت ج ۴/۱۰۵)

٨٢٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهٖ. (جامع الترمذی ج ١/١٢٠. بَابُ مَاجَاءَ فِيْ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اِلَى الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ)

ترمذی ودارمی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

عید کے دن ایک راستہ سے تشریف لیجاتے اور دوسرے سے واپس ہوتے۔ (بہار شریعت ۴/۱۰۵)

۸۲۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : أَصَابَ النَّاسَ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيْدٍ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ.

(السنن لابن ماجه ج١ ص ٩٤ .باب ماجاء في صلوة العيد في المسجد اذا كان مطر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوئی تو مسجد میں حضور ﷺ نے عید کی نماز پڑھائی۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۴/۱۰۵)

۸۲۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ اَضْحٰى اَوْفِطْرٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا. (الصحيح لمسلم ج١ ص ٢٩١ . كِتَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور نے عید کی نماز دو رکعت پڑھی نہ اس کے قبل نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ۴/۱۰۵)

۸۲۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ. (الصحيح لمسلم ج١ ص ٢٩٠ . كِتَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ)

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ بارہا نہ اذان ہوئی نہ اقامت۔ (مسلم) (بہار شریعت ۴/۱۰۵)

گہن کی نماز کا بیان

احادیث

٨٢٤: عَنْ أَبِي مُوسیٰ قَالَ : خَسِفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَزِعًا يَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوعٍ وَّسُجُوْدٍ مَارَاَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ : هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَاتَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ . (صحيح البخاري ج ١ ص ١٤٥ باب الذكر في الكسوف)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ کے عہد کریم میں ایک مرتبہ آفتاب میں گہن لگا مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام اور رکوع وسجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور یہ فرمایا کہ اللہ عزوجل کسی کی موت وحیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا لیکن ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے لہٰذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر ودعا واستغفار کی طرف گڑگڑا کر اٹھو۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۴/۱۱۱)

٨٢٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ : اِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا وَلَوْاَصَبْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَابَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَمَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ وَرَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا : بِمَ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : بِكُفْرِهِنَّ ، قِيْلَ : يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ : يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْاَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ : مَارَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ . (صحيح البخاري ج ١ ص ١٤٤ ، صحيح المسلم ج ١ ص ١٩٨)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! ہم نے حضور

کو دیکھا کہ کسی چیز کے لینے کا قصد فرماتے ہیں پھر پیچھے ہٹتے دیکھا فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر لے لیتے تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اس سے کھاتے اور دوزخ کو دیکھا اور آج کے مثل کوئی خوفناک منظر کبھی نہ دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر دوزخی عورتیں ہیں عرض کی کہ کیوں یارسول اللہ؟ فرمایا کہ عورتیں کفر کرتی ہیں، عرض کی گئی اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا کفران کرتی ہیں اگر تو اس کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر کوئی بات بھی (خلاف مزاج) دیکھے گی تو کہے گی میں نے کبھی کوئی بھلائی تم سے دیکھی ہی نہیں۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۱۱۲/۴)

۸۲۶: عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: لَقَدْ اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعِتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ.

(صحيح البخاری ج ۱/ ص ۱٤٤ باب من احب التاقة فی کسوف الشمس)

حضرت اسما بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں حضور ﷺ نے آفتاب گہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۱۲/۴)

۸۲۷: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۲٦ باب کیف القراءۃ فی الکسوف)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے گہن کی نماز پڑھائی اور ہم حضور کی آواز نہیں سنتے تھے یعنی قراءت آہستہ کی۔

(سنن اربعہ) (بہار شریعت ۱۱۲/۴)

آندھی وغیرہ کی حدیثیں

احادیث

۸۲۸: عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ : إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا خَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ .

(الصحیح لمسلم ج۱ص ۲۹۴ . بَابُ فِي الْخَوْفِ بِرُؤْيَةِ الرِّيْحِ وَالسَّحَابِ حَتّٰى يُمْطِرَ)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں جب تیز ہوا چلتی تو حضور یہ دعا پڑھتے " اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا خَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ (بخاری و مسلم وغیرہما) (بہار شریعت ۱۱۳/۴)

۸۲۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ : الرِّيْحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَأْتِيْ بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوْهَا وَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا وَعُوْذُوْا بِهٖ مِنْ شَرِّهَا .

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۳۲ . بَابُ الرِّيَاحِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے رحمت وعذاب لاتی ہے اسے بُرا نہ کہو اور اللہ سے اس کے خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۴)

۸۳۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : لَا تَلْعَنُوا الرِّيْحَ فَإِنَّهَا مَأْمُوْرَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ.

رواہ الترمذی . (مشکوۃ المصابیح بَابُ فِي الرِّيَاحِ الفصل الثانی ص ۱۳۲، ۱۳۳)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ایک شخص نے حضور کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی فرمایا ہوا پر لعنت نہ بھیجو کہ وہ مامور ہے اور جو شخص کسی شی پر لعنت بھیجے اور وہ لعنت کا

مستحق نہ ہو تو وہ لعنت اسی بھیجنے والے پر لوٹ آتی ہے۔ (بہار شریعت ۴۔ ص ۱۱۴)

۸۳۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبْصَرَ نَاشِئًا مِنَ السَّمَاءِ تَعْنِي السَّحَابَ تَرَكَ عَمَلَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ فَإِنْ كَشَفَهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَإِنْ مَطَرَتْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ سَقْيًا نَافِعًا. رواہ ابو داؤد

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۳۲ باب الریاح)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتی ہیں جب آسمان پر ابر آتا تو حضور کلام ترک فرما دیتے اور اس کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا پڑھتے اللهم انی اعوذبک من شر ما فیہ اگر کھل جاتا اور برستا تو یہ دعا پڑھتے اللهم سقیا نافعا.

۸۳۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ"

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲/۱۰۰، دار الفکر بیروت)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے تو یہ کہتے "اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ"

(بہار شریعت ۴/۱۱۴)

۸۳۳: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ثُمَّ يَقُولُ: إِنَّ هٰذَا الْوَعِيدَ لِأَهْلِ الْأَرْضِ شَدِيدٌ. (مؤطا امام مالک علی هامش السنن لابن ماجه ج ۲ ص ۲۷۴)

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور جب بادل کی آواز سنتے تو کلام ترک فرما دیتے اور کہتے "سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلٰئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" پھر فرماتے کہ یہ اہل زمین کے لیے سخت وعید ہے۔

(بہار شریعت ۴/۱۱۴)

نماز استسقا کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

١٨٤: وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ.
(الشوریٰ/٣٠)

اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا۔

اور فرماتا ہے:

١٨٥: لَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ. (الفاطر/٤٥)

اگر اللہ لوگوں کو ان کے فعلوں پر پکڑتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا۔

اور فرماتا ہے:

١٨٦: اِسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنّٰتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ اَنْهَارًا. (النوح/١٠،١١)

اپنے رب سے استغفار کرو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے موسلا دھار پانی تم پر بھیجے گا اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں باغ دے گا اور تمہیں نہریں دے گا۔

احادیث

٨٣٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَامَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ خَمْسٌ اِذَا ابْتُلِيْتُمْ بِهِنَّ وَاَعُوذُ بِاللّٰهِ اَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ لَمْ يَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰى يُعْلِنُوْا بِهَا اِلَّا فَشَى فِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْاَوْجَاعُ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِيْ اَسْلَافِهِمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا اُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ

وَشِـدَّةِ الْمُؤْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَمْنَعُوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِهِمْ اِلَّامُنِعُوْاالْقَطْرَمِنَ السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوْا وَلَمْ يَنْقُضُوْا عَهْدَاللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُوْلِهٖ اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَاَخَذُوْا بَعْضَ مَافِیْ اَيْدِيْهِمْ وَمَالَمْ تَحْكُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَيَتَخَيَّرُوْا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّاجَعَلَ اللّٰهُ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ .

(السنن لابن ماجه ج٢ ص ٣٠٠ .باب العقوبات)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے ہماری طرف توجہ فرمائی۔ پھر فرمایا اے مہاجرین کی جماعت پانچ چیزوں میں جب مبتلا ہو اللہ کی پناہ، جس قوم میں بے حیائی کھلم کھلا پائی جائے اس میں طاعون اور ایسی گرسنگی آئے گی کہ اگلوں میں نہ آئی، فرماتے ہیں جو لوگ ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں وہ قحط اور شدت موت میں اور ظلم بادشاہ میں گرفتار ہوتے ہیں اور اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتے تو آسمانی بارش سے محروم ہوجاتے ہیں اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی، اور جب اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتے ہیں تو اللہ ان کے دشمنوں کو ان پر مسلط فرمادیتا ہے پھر وہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے کچھ چیزیں چھین لیتے ہیں اور امام لوگ جب اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے اور اس کے اتارے ہوئے کو اختیار نہیں کرتے تو اللہ ان میں عذاب ڈال دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۵/۴)

٨٣٥: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَّاتُمْطَرُوْا وَلٰكِنَّ السَّنَةَ اَنْ تُمْطَرُوْا وَلَاتُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا .رواه مسلم

(مشكوة المصابيح ص١٣٢ .باب فی الرياح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں قحط اسی کا نام نہیں کہ بارش نہ ہو بڑا قحط تو یہ ہے کہ بارش ہو اور زمین کچھ نہ اگائے۔ (بہار شریعت ۱۱۵/۴)

٨٣٦: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ لَايَرْفَعُ يَدَيْهِ فِیْ شَيْئٍ مِّنْ دُعَائِهٖ اِلَّا فِی الْاِسْتِسْقَاءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ.

(الصحيح لمسلم ج١/٢٩٣ . كِتَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ .السنن لابن ماجه ج١ ص٨٣)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں حضور اقدس ﷺ کسی دعا میں اس قدر ہاتھ نہ اٹھاتے

جتنا استسقا میں اٹھاتے یہاں تک بلند فرماتے کہ بغلوں کی سپیدی ظاہر ہوتی۔

(بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۴/۱۱۵)

٨٣٧: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِسْتَسْقٰى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ. (الصحيح لمسلم ج ١ ص ٢٩٣. كِتَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے بارش کے لیے دعا کی اور پشتِ دست سے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی اور دعاؤں میں تو قاعدہ یہ ہے کہ ہتھیلی آسمان کی طرف ہو اس میں ہاتھ لوٹ دیں کہ حال بدلنے کی فال ہو)۔

(مسلم) (بہار شریعت ۴/۱۱۶)

٨٣٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا.

(السنن لابی داؤد ج ١ ص ١٦٥. جماع ابواب صلوٰة الاستسقاء وتفريعها)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پرانے کپڑے پہن کر استسقا کے لیے تشریف لے گئے تواضع وخشوع وتضرع کے ساتھ۔

(بہار شریعت ۴/۱۱۶)

٨٣٩: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ: إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَأَنْشَأَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ، فَلَمَّا رَأٰى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ

نَوَاجِذُهُ فَقَالَ : أَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ.

(السنن لابی داؤد ج ١٦٥/١ .باب رفع الیدین فی الاستسقاء)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں لوگوں نے حضور کی خدمت میں قحط باراں کی شکایت پیش کی حضور نے منبر کے لیے حکم فرمایا عیدگاہ میں رکھا گیا اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ اس روز سب لوگ چلیں جب آفتاب کا کنارہ چمکا اس وقت حضور تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھے تکبیر کہی اور حمد الٰہی بجالائے پھر فرمایا تم لوگوں نے اپنے ملک کے قحط کی شکایت کی اور یہ کہ مینھ اپنے وقت سے موخر ہوگیا اور اللہ عزوجل نے تمھیں حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے وعدہ کر دیا ہے کہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور اس کے بعد فرمایا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ" پھر ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سپیدی ظاہر ہوئی پھر لوگوں کی طرف پشت کی اور ردائے مبارک لوٹ دی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ابر پیدا کیا وہ گرجا اور چمکا اور برسا اور حضور ابھی مسجد کو تشریف بھی نہ لائے تھے کہ نالے بہہ گئے تو جب سرکار نے لوگوں کو گھر کی طرف جلدی کرتے دیکھا مسکرا اٹھے یہاں تک دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور ارشاد فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔

(ابوداؤد) (بہار شریعت ۱۲۶/۴)

٨٤٠: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَسْقٰى قَالَ : اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ بَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ. (السنن لابی داؤد ج١ ص١٦٦ . بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ).

عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ حضور استسقا کی دعا میں یہ کہتے اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ بَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ. (بہار شریعت ۱۲۷/۴)

٨٤١: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بَوَاكِيْ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا

غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مُرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ قَالَ : فَاطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ.

(السنن لابی داؤد ص ١٦٥. بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کیا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مُرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ قَالَ فَاطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ۔ حضور نے دعا پڑھی تھی کہ آسمان گھر آیا۔

(سنن ابوداؤد) (بہار شریعت ۴/۱۱۷)

٨٤٢: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ اِذَا قُحِطُوْا اِسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا ﷺ وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ : فَيُسْقَوْنَ.

(صحیح البخاری ج١ ص ١٣٧)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو امیر المومنین فاروق اعظم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسل سے طلبِ باراں کرتے عرض کرتے اے اللہ تیری طرف ہم اپنے نبی کا وسیلہ کیا کرتے تھے اور تو برساتا تھا اب ہم تیری طرف نبی ﷺ کے عم کرم کو وسیلہ کرتے ہیں تو بارش بھیج انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جب یوں کرتے تو بارش ہوتی (یعنی حضور اقدس ﷺ کی حیات ظاہری میں حضور آگے ہوتے اور ہم حضور کے پیچھے صفیں باندھ کر دعا کرتے اب کہ یہ میسر نہیں حضور کے چچا کو آگے کر کے دعا کرتے ہیں کہ یہ بھی توسل حضور سے ہے صورۃً میسر نہیں تو معنًی۔ (بخاری) (بہار شریعت ۴/۱۱۷)

نماز خوف کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۸۷: فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ. (سورۃ البقرۃ ۲ آیت ۲۳۹)

پھر اگر خوف ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کو یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۸۸: وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا.

(سورۃ النساء آیت ۱۰۱،۱۰۲،۱۰۳)

تو چاہیے کہ ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں۔ پھر جب وہ سجدہ کرلیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور چاہیے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر

جھک پڑیں اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں مینھ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو بے شک اللہ نے کافروں کے لیے خواری کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

احادیث

٨٤٣: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَازِلًا بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ مُحَاصِرَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ : اِنَّ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَبْنَائِهِمْ وَأَبْكَارِهِمْ اَجْمِعُوْا أَمْرَكُمْ ثُمَّ مِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً فَجَآءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ بِصِنْفَيْنِ فَيُصَلِّيْ بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ وَطَائِفَةٌ مُقْبِلُوْنَ عَلٰى عَدُوِّهِمْ قَدْ أَخَذُوْا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يَتَأَخَّرُ هٰؤُلَاءِ وَيَتَقَدَّمُ أُولٰئِكَ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً تَكُوْنُ لَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَةً، رَكْعَةً وَلِلنَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَانِ .

(السنن للنسائی ج١/٢٣٠، بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ ضجنان، عسفان کے درمیان اترے مشرکین نے کہا ان کے لیے ایک نماز ہے جو باپ اور بیٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے اور وہ نماز عصر ہے لہذا سب کام ٹھیک رکھو جب نماز کو کھڑے ہوں ایک دم حملہ کرو جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور اپنے اصحاب کے دو حصے کریں ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھیں اور دوسرا گروہ ان کے پیچھے سپر اور اسلحہ لیے کھڑا رہے تو انکی ایک ایک رکعت ہوگی یعنی حضور کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں۔

(ترمذی ونسائی) (بہار شریعت ۴/۱۲۰)

٨٤٤: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَاَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ ﷺ فَاخْتَرَطَهُ

فَقَالَ : لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَتَخَافُنِيْ؟ قَالَ : لَا. قَالَ : فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ : اَللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ قَالَ : فَتَهَدَّدَهُ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَغَمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ قَالَ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ: فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعُ رَكْعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشكوة المصابيح ص١٢٤-١٢٥. بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ الفصل الاول)

جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے جب ذات الرقاع میں پہنچے تو ایک سایہ دار درخت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دیا اس پر حضور ﷺ نے اپنی تلوار لٹکا دی تھی ایک مشرک آیا اور تلوار لے لیا اور کھینچ کر کہنے لگا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ فرمایا نہیں اس نے کہا تو آپ کو کون مجھ سے بچائے گا؟ فرمایا اللہ، صحابۂ کرام نے جب دیکھا تو اسے ڈرایا اس نے میان میں تلوار رکھ کر لٹکا دی اس کے بعد اذان ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ پیچھے ہٹا اور دوسرے کے ساتھ دو رکعت پڑھی تو حضور کی چار ہوئیں اور لوگوں کی دو دو (یعنی حضور کے ساتھ)۔(۱)

(بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۱۲۰/۴)

بیماری کا بیان

احادیث

٨٤٥، ٨٤٦: عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ وَأَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَايُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَاهَمٍّ وَّلَاحُزْنٍ وَّلَا اَذًی وَّلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَةِ يُشَاکُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ متفق عليه.

(مشکوۃ المصابیح بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابِ الْمَرِيْضِ ص ١٣٤)

ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں مسلمان کو جو تکلیف وہم وحزن واذیت وغم پہنچے یہاں تک کہ کانٹا جو اس کے چبھے اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۴/۱۴۳)

٨٤٧: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُصِيْبُهُ اَذًی مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّاحَطَّ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا متفق عليه.

(مشکوۃ المصابیح بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابِ الْمَرِيْضِ ص ١٣٤)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں مسلمان کو جو اذیت پہنچتی ہے۔ مرض ہو یا اس کے سوا کچھ اور اللہ تعالیٰ اس کے سیئات (گناہوں، برائیوں) کو گرا دیتا ہے جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۴/۱۴۳)

٨٤٨: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی اُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ: مَالَكِ تُزَفْزِفِيْنَ؟ قَالَتْ: اَلْحُمّٰی لَابَارَکَ اللّٰهُ فِيْهَا، فَقَالَ: لَاتَسُبِّی الْحُمّٰی فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِیْ آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ. رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ١٣٥. بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ام السائب کے پاس تشریف لے گئے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے جو کانپ رہی ہے؟ عرض کی بخار ہے خدا اس میں برکت نہ کرے، فرمایا، بخار کو برا نہ کہہ کہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے۔ جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔

(مسلم) (بہار شریعت ۴/۱۴۲-۱۴۳)

٨٤٩: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: ذُكِرَتِ الْحُمّٰى عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبَّهَا فَاِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ. رواه ابن ماجة.

(مشكوة المصابيح ص١٣٨ الفصل الثالث باب عيادة المريض)

حضرت ابوہریرہ سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بخار کا ذکر ہوا ایک شخص نے بخار کو گالی دی سرکار نے فرمایا اس کو گالی نہ دو اس لیے کہ وہ گناہوں کو ایسے صاف کرڈالتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کو۔ (مرتب)

٨٥٠: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ.

(صحيح البخاري ج٢ ص٨٤٤. باب فضل من ذهب بصره)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جب اپنے بندہ کی آنکھیں لے لوں پھر وہ صبر کرے تو آنکھوں کے بدلے اسے جنت دوں گا۔

(بخاری) (بہار شریعت ۴/۱۴۲)

٨٥١: عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: إِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ وَعَنْ قَوْلِهِ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً يُّجْزَ بِهٖ فَقَالَتْ: مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهُ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى اَنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ. رواه الترمذي

(مشكوة المصابيح باب عيادة المريض وثواب المريض الفصل الثاني ص١٣٦)

حضرت امیہ نے صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان دو آیتوں کا مطلب دریافت کیا

"اِنْ تُبْدُوْا مَافِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ" جو تمہارے نفس میں ہے اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا اور "مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً یُّجْزَ بِہٖ" جو کسی قسم کی برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا (کہ جب ہر برائی کی جزا ہے اور جو خطرہ دل میں گذرے اس کا بھی حساب ہے تو بڑی مشکل ہے کہ اس سے کون بچے گا؟) صدیقہ نے فرمایا جب سے میں نے اس کا سوال حضور ﷺ سے کیا کسی نے بھی مجھ سے نہ پوچھا حضور نے فرمایا اس سے مراد عتاب ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں پر کرتا ہے کہ اسے بخار اور تکلیف پہونچاتا ہے یہاں تک کہ مال جو کرتے کی آستین میں ہو اور گم جائے اور اس کی وجہ سے گھبرا جائے ان امور کی وجہ سے گناہوں سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے بھٹی سے سرخ سونا نکلتا ہے (یعنی گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا بھٹی سے سونا میل سے پاک ہو جاتا ہے۔ (ترمذی) (بہار شریعت ۱۴۴/۴)

۸۵۲: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : لَا یُصِیْبُ عَبْدًا نَکْبَۃٌ فَمَا فَوْقَھَا اَوْدُوْنَھَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا یَعْفُوْ اللّٰہُ عَنْہُ اَکْثَرُ وَقَرَأَ وَمَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ . رواہ الترمذی.

(مشکوۃ المصابیح بَابُ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَثَوَابِ الْمَرِیْضِ الفصل الثانی ص ۱۳٦)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ بندہ کو کوئی تکلیف کم وبیش نہیں پہونچتی مگر گناہ کے سبب اور جو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے وہ بہت زیادہ ہے اور یہ آیت پڑھی "وَمَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ" جو تمہیں مصیبت پہنچی وہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا اور بہت سی معاف فرمادیتا ہے۔

(بہار شریعت ۱۴۴/۴)

۸۵۳: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا کَانَ عَلٰی طَرِیْقَۃٍ حَسَنَۃٍ مِّنَ الْعِبَادَۃِ ثُمَّ مَرِضَ قِیْلَ : لِلْمَلَکِ الْمُوَکَّلِ بِہٖ اُکْتُبْ لَہٗ مِثْلَ عَمَلِہٖ اِذَا کَانَ طَلِیْقًا حَتّٰی اُطْلِقَہٗ اَوْ اَکْفِتَہٗ اِلَیَّ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۳٦ بَابُ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں بندہ جب عبادت کے اچھے طریقہ پر ہو پھر بیمار ہو جائے تو جو فرشتہ اس پر موکل ہے اس سے فرمایا جاتا

ہے اس کے لیے ویسے ہی اعمال لکھ جب مرض میں مبتلا نہ تھا یہاں تک کہ میں اسے مرض سے رہا کروں یا اپنی طرف بلالوں یعنی موت دوں۔

٨٥٤: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : إِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِيْ جَسَدِهٖ قِيْلَ : لِلْمَلَكِ أُكْتُبْ لَهٗ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهٗ وَطَهَّرَهٗ وَإِنْ قَبَضَهٗ غَفَرَلَهٗ وَرَحِمَهٗ .رواه فی شرح السنة.

(مشکوۃ المصابیح بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابِ الْمَرِيْضِ الفصل الثانی ص١٣٦)

انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں جب مسلمان بلائے بدن میں مبتلا ہوتا ہے فرشتہ کو حکم ہوتا ہے لکھے جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا تو اگر شفا دیتا ہے تو دھو دیتا ہے اور پاک کر دیتا ہے اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا ہے اور رحم فرماتا ہے۔ (شرح السنہ) (بہار شریعت ۱۲۵/۴)

٨٥٥: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً ؟ قَالَ الْأَنْبِيَاءُ : ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الْعَبْدُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَإِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ صَلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَإِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ أُبْتُلِيَ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهٗ يَمْشِيْ عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ.

(السنن لابن ماجه باب الصبر علی البلاء ج٢ ص ٣٠٠)

سعد رضی اللہ تعالی عنہ راوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کس پر بلا زیادہ سخت ہوتی ہے فرمایا انبیا پر پھر جو بہتر ہیں آدمی جتنا دیندار ہوتا ہے اسی کے اندازہ سے بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر دین میں قوی ہے بلا بھی اس پر سخت ہوگی اور دین میں ضعیف ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے تو ہمیشہ بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں رہا۔

(ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) (بہار شریعت ۱۲۵/۴)

٨٥٦: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهٗ قَالَ : عِظَمُ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضٰى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ . (السنن لابن ماجه بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ ص ٣٠١)

انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جتنی بلا زیادہ اتنا ہی ثواب زیادہ اور اللہ عزوجل جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو اسے بلا میں ڈالتا ہے جو راضی ہوا اس

کے لیے رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لیے ناخوشی ہے۔ (بہار شریعت ۴/۱۲۵)

۸۵۷: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِعَبْدِہِ الْخَیْرَ عَجَّلَ لَہُ الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدِہِ الشَّرَّ اَمْسَکَ عَنْہُ بِذَنْبِہٖ حَتّٰی یُوَافِیَہٖ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ. رواہ الترمذی (مشکوۃ المصابیح ج۱ ص۱۳۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے دنیا ہی میں سزا دے دیتا ہے اور جب شر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے گناہ کا بدلہ نہیں دیتا اور قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دے گا۔ (بہار شریعت ۴/۱۲۵)

۸۵۸: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : لَایَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِالْمُؤْمِنَۃِ فِیْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ تَعَالٰی وَمَاعَلَیْہِ مِنْ خَطِیْئَۃٍ. رواہ الترمذی وروی مالک نحوہ قال الترمذی ھذاحدیث حسن صحیح.

(مشکوۃ المصابیح بَابُ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَثَوَابِ الْمَرِیْضِ الفصل الثانی ص۱۳۶، ۱۳۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہے مسلمان مرد وعورت کے جان ومال واولاد میں ہمیشہ بلا رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر خطا کچھ نہیں۔ (مالک، ترمذی) (بہار شریعت ۴/۱۲۵)

۸۵۹: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ نِ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃٌ لَمْ یَبْلُغْھَا بِعَمَلِہٖ ابْتَلَاہُ اللّٰہُ فِیْ جَسَدِہٖ اَوْ فِیْ مَالِہٖ اَوْ فِیْ وَلَدِہٖ ثُمَّ صَبَّرَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ حَتّٰی یُبْلِغَہُ الْمَنْزِلَۃَ الَّتِیْ سَبَقَتْ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ . رواہ احمد و ابو داؤد

احمد وابوداؤد بروایت محمد بن خالد عن ابیہ عن جدہ راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندہ کے لیے علم الٰہی میں کوئی مرتبہ مقرر ہوتا ہے اور وہ اعمال کے سبب اس رتبہ کو نہ پہنچا تو بدن یا مال یا اولاد میں اس کا ابتلا فرماتا ہے پھر اسے صبر دیتا ہے کہ یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے جو اس کے لیے علم الٰہی میں ہے۔

۸۶۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوَدُّ اَھْلُ الْعَافِیَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حِیْنَ یُعْطٰی اَھْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَھُمْ کَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا

بِالْمَقَارِيْضِ. رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب . (مشکوۃ المصابیح ج۱ ص۱۳۷)

ترمذی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور فرماتے ہیں جب قیامت کے دن اہل بلا کو ثواب دیا جائے گا تو عافیت والے تمنا کریں گے کاش دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالیں کاٹی جاتیں۔

۸٦۱: عَنْ عَامِرِ بْنِ الرَّامِ أَخِي الْخِضْرِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السُّقْمُ ثُمَّ أَعْفَاهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِهٖ وَمَوْعِظَةً لَّهٗ فِيْمَا أَنْ يَّسْتَقْبِلَ وَ إِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مَرِضَ ثُمَّ أُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيْرِ عَقَلَهٗ أَهْلُهٗ ثُمَّ أَرْسَلُوْهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوْهُ وَلَمْ يَدْرِ لِمَ أَرْسَلُوْهُ فَقَالَ رَجُلٌ : مِمَّنْ حَوْلَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِ وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللّٰهِ مَامَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا.

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ٤٤٠. بَابُ كِتَابِ الْجَنَائِزِ)

عامر الرام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ مومن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے اس کی بیماری گناہ ہونے سے کفارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت اور منافق جب بیمار ہوا پھر اچھا ہوا اس کی مثال اونٹ کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا نہ یہ کہ کیوں کھولا؟ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ بیماری کیا چیز ہے؟ میں تو کبھی بیمار نہ ہوا فرمایا تو ہمارے پاس سے اٹھ جا کہ تو ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ۴/۱۲۶)

۸٦۲: عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: إِنِّيْ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِيْ عَلٰى مَا ابْتَلَيْتُهٗ فَإِنَّهٗ يَقُوْمُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُوْلُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ أَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِيْ وَابْتَلَيْتُهٗ وَأَجْرُوْا لَهٗ كَمَا كُنْتُمْ تَجْرُوْنَ لَهٗ وَهُوَ صَحِيْحٌ. (مسند الإمام احمد بن حنبل ج٤ ص١٢٣)

شداد بن اوس رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے جب میں اپنے مومن بندہ کو بلا میں ڈالوں اور وہ اس ابتلا پر میری حمد کرے تو وہ اپنی خواب گاہ سے گناہوں سے ایسا پاک ہو کر اٹھے گا جیسے اس دن کہ اپنی ماں سے پیدا ہوا اور رب تبارک وتعالٰی فرماتا ہے میں نے اپنے بندہ کو مقید و مبتلا کیا اس کے لیے عمل ویسا ہی جاری رکھو جیسا صحت میں تھا۔ (بہار شریعت ۴/۱۲۶)

عیادت کے فضائل

احادیث

٨٦٣: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَمْسٌ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ رَدُّ التَّحِیَّةِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَشُهُوْدُ الْجَنَازَةِ وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللّٰهَ. (بَابُ مَاجَاءَ فِیْ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ السنن لابن ماجه ج ١ ص ١٠٥)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں۔ (١) سلام کا جواب دینا (٢) مریض کو پوچھنے جانا (٣) جنازے کے ساتھ جانا (٤) دعوت قبول کرنا (٥) چھینکنے والے کا جواب دینا جب الحمد للہ کہے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۱۲۶/۴)

٨٦٤: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِیُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِیَادَةِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِیْ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِیْرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْمِیْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّیِّ وَآنِیَةِ الْفِضَّةِ فِیْ رِوَایَةٍ عَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِیْهَا فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْ فِیْهَا فِی الْآخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

(صحیح البخاری ج ٢ ص ٨٤٣. بَابُ وُجُوْبِ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ ص ٨٤٣ مشکوة المصابیح ص ١٣٣. بَابُ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ)

براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہمیں سات باتوں کا حضور نے حکم دیا مریض کو پوچھنے جانا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کا جواب دینا، سلام کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنا، مظلوم کی مدد کرنا اور سات باتوں سے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشم، استبرق، دیباج کا کپڑا استعمال کرنے، اور شوخ سرخ رنگ کے کپڑے پہننے،

چاندی کے برتن استعمال کرنے سے، چاندی (چاندی کے برتن) میں پینے سے منع فرمایا اس لیے کہ جو دنیا میں چاندی کے برتن میں پیے گا آخرت میں نہیں پیے گا۔ (بہار شریعت ۴/۱۲۶)

٨٦٥ : عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ . رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۳۳ . بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہا۔

(بہار شریعت ۴/۱۲۷)

٨٦٦ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ : يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا اِبْنَ آدَمَ ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ : يَارَبِّ كَيْفَ أَعُوْدُكَ ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ : اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اِنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ ! اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ : يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ؟ قَالَ : اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اِسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ : يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ : اِسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ . رواه مسلم.

(مشکوۃ المصابیح بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابُ الْمَرِيْضِ الفصل الاول ص ۱۳۳، ۱۳۴)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل روز قیامت فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی بندہ عرض کرے گا تیری عیادت کیسے کرتا؟ تو رب العلمین ہے (یعنی خدا کیسے بیمار ہو سکتا ہے کہ اس کی عیادت کی جائے) فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں؟ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور اس کی تو نے عیادت نہ کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا؟ اور فرمائے گا اے ابن آدم

!میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کس طرح کھانا دیتا تو تو رب العالمین ہے؟ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں؟ کہ اگر تو دیا ہوتا تو اسکو (یعنی اسکے ثواب کو) میرے پاس پاتا فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے نہیں دیا عرض کرے گا تجھے کیسے پانی دیتا تو تو رب العالمین ہے؟ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسے نہ پلایا اگر پلایا ہوتا تو میرے یہاں پاتا۔ (مسلم) (بہار شریعت ۴/۱۲۷)

۸۶۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى أَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهُ قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهُ قَالَ: لَهُ لَابَأْسَ طُهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

(صحيح البخاري ج۲ص ۸٤٤ . بَابُ عِيَادَةِ الْأَعْرَابِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے اور عادت کریمہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے "لَابَأْسَ طُهُوْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى"۔ (بخاری) (بہار شریعت ۴/۱۲۷)

۸۶۸: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَامِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ.

(مشكوة المصابيح بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابُ الْمَرَضِ الفصل الثاني ص ۱۳۵ . جامع الترمذي ج۱/ ۱۹۱ . باب ماجاء في عيادة المريض)

امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔ (ابوداود، ترمذی) (بہار شریعت ۴/۱۲۷)

۸۶۹: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

(السنن لابي داؤد ج۲ص ٤٤١، ٤٤٢ . بَابٌ فِي فَضْلِ الْعِيَادَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں جو اچھی طرح وضو کرکے بغرض

ثواب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کردیا گیا۔ (ابوداؤد)

(بہارشریعت ۴/۱۲۷)

۸۷۰: عَنْ أَبِيْ هُرَيْـرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادىٰ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا .

(السنن لابن ماجه ج۱ ص ۱۰۵ .باب عيادة المريض)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے۔ آسمان سے منادی ندا کرتا ہے اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا اور جنت کی ایک منزل کو تو نے ٹھکانہ بنا لیا۔ (ترمذی، ابن ماجہ) (بہارشریعت ۴/۱۲۸)

۸۷۱: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ : إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ أَنْ يَدْعُوَ لَكَ فَإِنَّ دُعَاءَهٗ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ .

(السنن لابن ماجه ج۱ ص۱۰۵ . بَابُ مَاجَاءَ فِيْ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ)

امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لیے دعا کرے کہ اس کی دعا دعائے ملائکہ کی مانند ہے۔ (ابن ماجہ) (بہارشریعت ۴/۱۲۸)

۸۷۲: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا اَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ . رواه البيهقي. (مشكوة المصابيح بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ ص۱۳۸)

حضرت سعید بن میسب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں افضل عیادت یہ ہے کہ جلد اٹھ جائے۔ (بہارشریعت ج۴/ص۱۲۷)

۸۷۳: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِي الْأَجَلِ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَهُوَ يَطِيْبُ بِنَفْسِ الْمَرِيْضِ .

(السنن لابن ماجه ج۱ ص۱۰۵ .باب عيادة المريض)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب مریض کے پاس جاؤ تو عمر کے بارے میں دل خوشی کی بات کرو کہ یہ کسی چیز کو دور نہ کردے

گا اور اس کے جی کو اچھا معلوم ہوگا۔ (بہار شریعت ۴/۱۲۸)

٨٧٤ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : خَمْسٌ مَنْ عَمِلَھُنَّ فِیْ یَوْمٍ کَتَبَہُ اللّٰہُ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا وَشَھِدَ جَنَازَۃً وَصَامَ یَوْمًا وَرَاحَ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَاَعْتَقَ رَقَبَۃً . رواہ ابن حبان

(الترغیب والترھیب بَابٌ فِیْ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ ج ۱ ص ٤٨٥)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنتیوں میں لکھ دے گا۔ (۱) مریض کی عیادت کرے (۲) جنازہ میں حاضر ہو (۳) روزہ رکھے (۴) جمعہ کو جائے (۵) غلام آزاد کرے۔

(بہار شریعت ج ۴/ص ۱۲۷)

٨٧٥ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : عَھِدَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ خَمْسٍ مَنْ فَعَلَ وَاحِدَۃً مِّنْھُنَّ کَانَ ضَامِنًا عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا اَوْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَۃٍ اَوْ خَرَجَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ دَخَلَ عَلٰی اِمَامٍ یُرِیْدُ بِذٰلِکَ تَعْزِیْرَہٗ وَتَوْقِیْرَہٗ اَوْ قَعَدَ فِیْ بَیْتِہٖ فَسَلِمَ وَسَلِمَ النَّاسُ مِنْہُ. رواہ احمد

(الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۲۷۱)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں پانچ چیزیں ہیں کہ جو ان میں سے ایک بھی کرے اللہ عزوجل کے ضمان میں آجائے گا۔ (۱) مریض کی عیادت کرے یا (۲) جنازہ کے ساتھ جائے (۳) یا راہ خدا میں جنگ کو نکلے (۴) امام کے پاس اس کی تعظیم وتوقیر کے ارادہ سے جائے (۵) یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے کہ لوگ اس سے سلامت رہیں اور وہ لوگوں سے۔ (بہار شریعت ج ۴/ص ۱۲۸)

٨٧٦ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ : اَنَا قَالَ : فَمَنْ تَبِعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَۃً ؟ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا. قَالَ : فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا ؟ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ : اَنَا قَالَ : فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا، قَالَ اَبُوْبَکْرٍ : اَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ اِمْرِیٍٔ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ.

(الصحیح لمسلم ج۱ ص ۳۳۰ ،باب فضل من ضم الی الصدقۃ غیرھا من انواع البر)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا آج تم میں کون روزہ دار ہے؟ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی میں، فرمایا آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ عرض کی میں نے، فرمایا کون آج جنازہ کے ساتھ گیا؟ عرض کی میں، فرمایا کس نے آج مریض کی عیادت کی؟ عرض کی میں نے، فرمایا یہ خصلتیں کسی میں کبھی جمع نہ ہوں گی مگر جنت میں داخل ہوگا۔ (بہار شریعت ج ۴/۱۲۸)

۸۷۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا فَیَقُوْلُ: سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ اِلَّا شُفِیَ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ قَدْ حَضَرَ اَجَلُہٗ. رواہ ابوداؤد وجامع الترمذی

(مشکوۃ المصابیح باب الْمَرِیْضِ وَثَوَابُ الْمَرِیْضِ الفصل الثانی ص ۱۳۵)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑھے "اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ" اگر موت نہیں آئی ہے تو اسے شفا ہو جائے گی۔

(بہار شریعت ۴/۱۲۸)

موت آنے کا بیان

احادیث

٨٧٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِیْ فَقَالَ! یَا عَبْدَ اللّٰہِ! کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَاَنَّکَ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ. (السنن لابن ماجه ٢ ص ٣١٣. باب الزُّهد فِی الدُّنْیَا)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے مجھے پکڑ کر فرمایا دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر بلکہ راہ چلتا۔ خود کو قبر والوں میں سے شمار کرو۔

(بہار شریعت ۱۲۸/۴)

٨٧٩: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ. (مشکوة المصابیح ص ١٤٠ الفصل الثانی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار ﷺ نے فرمایا کہ لذتوں کو توڑ دینے والی موت کو کثرت سے یاد کرو۔

٨٨٠: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَہٗ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلْ: اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ. (جامع الترمذی ج ١ ص ١٩١. بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّھْیِ عَنِ التَّمَنِّیْ لِلْمَوْتِ. مشکوة المصابیح ص ١٣٩. الفصل الاول. السنن لابی داؤد ج ٢ ص ٤٤٤. مَا یُحِبُّ مِنْ حُسْنِ الظَّنِّ عِنْدَ اللّٰہِ عِنْدَ الْمَوْتِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی کسی مصیبت پر موت کی آرزو نہ کرے (کہ اسکی ممانعت آئی ہے) اور ناچار کرنی ہی ہے تو یوں کہے الٰہی مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے خیر ہو اور موت دے جب میرے لیے بہتر ہو۔

(بخاری، مسلم، ترمذی) (بہار شریعت ۱۲۹/۴)

۸۸۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُوْلُ: لَايَمُوْتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَيُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ . رواه مسلم

(مشكوة المصابيح ج۱ص۱۳۹.الفصل الاول)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے وصال سے تین روز پہلے فرماتے سنا کہ کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ اللہ عزوجل سے نیک گمان رکھتا ہو۔ (بہار شریعت ج ۱۲۹/۴)

۸۸۲: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ : كَيْفَ تَجِدُ قَالَ : أَرْجُوْاللّٰهَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَإِنِّيْ أَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهٗ مِمَّايَخَافُ . (مشكوة المصابيح ١٤٠ . بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ وَذِكْرِهٖ الفصل الثانی. جامع الترمذی ج١٩٢/١ . بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ عِنْدَ الْمَوْتِ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ قریب الموت تھے فرمایا تو اپنے کو کس حال میں پاتا ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ! اللہ سے امید ہے اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں فرمایا یہ دونوں خوف ورجا اس موقع پر جس بندہ کے دل میں ہونگے اللہ اسے وہ دے گا جسکی امید رکھتا ہے اور اس سے امن میں رکھے گا جس سے خوف کرتا ہے۔ (بہار شریعت۱۲۹/۴)

۸۸۳: رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ كَانَ اٰخِرُ قَوْلِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

(جامع الترمذی ج ١٩٢.١ . بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَلْقِيْنِ الْمَرِيْضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهٗ .السنن لابی داؤد ج۲ص٤٤٤ . بَابُ فِي التَّلْقِيْنِ)

ارشاد فرماتے ہیں ﷺ جس کا آخر کلام "لااله الاالله" ہو یعنی کلمہ طیبہ وہ جنت میں داخل ہوا۔ (بہار شریعت۱۲۹/۴)

دعائے ماثورہ برائے نماز جنازہ کا بیان

احادیث

٨٨٤: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَاتَفْتِنَّا بَعْدَهُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِي إِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَاِنْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ اُنْثَانَا وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِيْمَانِ وَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِسْلَامِ وَفِيْ آخِرِهِ وَلَاتُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

(مشکوۃ المصابیح بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ الفصل الثانی ص ١٤٦ جامع الترمذی ج ١٩٨/١ باب ما یقول فی الصلوۃ علی المیت)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی سرکار ﷺ جب جنازہ پڑھتے تو یہ کہتے اے اللہ بخش دے ہمارے زندہ اور مردہ اور ہمارے حاضر وغائب کو اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے کو اور ہمارے مرد اور عورت کو اے اللہ ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے تو جس کو وفات دے اسے ایمان پر وفات دے اے اللہ تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ (بہار شریعت ج ١٣٦/٤)

٨٨٥: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلَى الْمَيِّتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَاَوْسِعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ. (مشکوۃ المصابیح ص ١٤٥. بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ. وکنز العمال

ج٨/١١٤ بابُ صَلوٰةِ الْجَنازَةِ حديث ٢١٤٤)

أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ (لَهُ، لَهَا) وَارْحَمْهُ، هَا وَعَافِهِ، هَا وَاعْفُ (عَنْهُ، عَنْهَا) وَأَكْرِمْ نَزُلَهُ، هَا وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، هَا وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ أَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ. (بہار شریعت ۴/۱۴۹)

اے اللہ اس کو بخش دے اور رحم کر اور عافیت دے اور معاف کر اور عزت کی مہمانی عطا کر اور اس کی جگہ کو کشادہ کر اور اس کو پانی اور برف اور اولے سے دھودے اور اس کی خطا سے پاک کر جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا۔ اور اس کو گھر کے بدلے میں بہتر گھر دے اور اہل کے بدلے میں بہتر اہل دے اور بی بی کے بدلے میں بہتر بی بی اور اس کو جنت میں داخل کر اور عذاب قبر و فتنہ قبر و عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔ (بہار شریعت ۴/۱۴۸)

٨٨٦: عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيِّ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَضَرْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى بِنَا عَلَى جَنَازَةٍ بِالْأَبْوَاءِ وَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ رَافِعًا صَوْتَهُ بِهَا ثُمَّ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَيَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَصْبَحَ فَقِيرًا إِلٰى رَحْمَتِكَ وَأَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهِ يُخَلِّي مِنَ الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا إِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهِ وَإِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ. (المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۳۵۹. كِتَابُ الْجَنَائِزِ)

حضرت موسیٰ بن یعقوب زمعی سے مروی کہ شرحبیل بن سعد نے بیان کیا کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس حاضر ہوا انہوں نے مقام ''ابواء'' میں ایک جنازہ کی نماز پڑھائی اور تکبیر کہی پھر سورہ فاتحہ بلند آواز سے پڑھا اس کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھا پھر کہا اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے گواہی دیتا ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔ یہ تیری رحمت کا محتاج

ہے اور تو اس کے عذاب سے غنی ہے۔ دنیا اور دنیا والوں سے جدا ہوا۔ اگر یہ پاک ہے تو تو اسے پاک وصاف کر اور اگر خطا کار ہے تو بخش دے۔ اے اللہ! اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔

۸۸۷: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ : دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: یَاعَلِیُّ إِذَا صَلَّیْتَ عَلٰی جَنَازَۃِ رَجُلٍ فَقُلْ : اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُکَ، إِبْنُ عَبْدِکَ، إِبْنُ أَمَتِکَ مَاضٍ فِیْہِ حُکْمُکَ خَلَقْتَہٗ وَلَمْ یَکُ شَیْئًا مَذْکُوْرًا نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ، اَللّٰھُمَّ لَقِّنْہُ حُجَّتَہٗ وَأَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ ﷺ وَثَبِّتْہُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فَاِنَّہٗ افْتَقَرَ إِلَیْکَ وَإِسْتَغْنَیْتَ عَنْہُ کَانَ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَاغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَلَاتَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَاتَفْتِنَّا بَعْدَہٗ، اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ زَاکِیًا فَزَکِّہٖ وَاِنْ کَانَ خَاطِئًا فَاغْفِرْلَہٗ.

(کَنْزُ الْعُمَّالِ ج۸ص ۱۱۵. بَابُ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ حدیث ۲۱۶۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا تو فرمایا جب کسی آدمی کی نماز جنازہ پڑھو تو یہ کہو۔ اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے۔ اس کے متعلق تیرا حکم نافذ ہے تو نے اسے پیدا کیا حالانکہ یہ قابل ذکر سے نہ تھا۔ تیرے پاس آیا تو ان سب سے بہتر ہے جن کے پاس اتر جائے۔ اے اللہ! حجت کی تو اس کو تلقین کر اور اس کو اس کے نبی محمد ﷺ کے ساتھ ملا دے۔ اور قول ثابت پر اسے ثابت رکھ اس لیے کہ یہ تیری طرف محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے۔ یہ شہادت دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اسے بخش دے اور رحم کر اور اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ اے اللہ اگر یہ پاک ہے تو پاک کر اور اگر بدکار ہے تو بخش دے۔

۸۸۸: عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ رُکَانَۃَ بْنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَۃِ یُصَلِّیْ عَلَیْھَا قَالَ: اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَإِبْنُ أَمَتِکَ إِحْتَاجَ اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِہٖ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ إِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ.

(المستدرک للحاکم ج۱ص ۳۵۹. باب الجنائز)

یزید بن عبداللہ بن رکانہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز جنازہ پڑھنے کھڑے

ہوتے تو فرماتے اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کے عذاب سے غنی ہے اگر نیکوکار ہے تو تو اس کی خوبی میں زیادہ کر اور اگر گنہگار ہے تو درگذر فرما۔ (بہار شریعت ج۴/۱۵۰)

۸۸۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ کَانَ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ ﷺ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ۔

اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندہ کا بیٹا ہے گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور تو ہم سے زیادہ اسے جانتا ہے اگر نیکوکار ہے تو نیکی میں زیادہ کر اور اگر گنہگار ہے تو اسے بخش دے اور اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ (بہار شریعت ج۴/۱۴۸)

۸۹۰: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ: کَانَ عُمَرُ اِذَا صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ قَالَ: اَصْبَحَ عَبْدُکَ هٰذَا قَدْ تَخَلّٰی عَنِ الدُّنْیَا وَتَرَکَهَا لِاَهْلِهَا وَافْتَقَرَ اِلَیْکَ وَاسْتَغْنَیْتَ عَنْهُ وَقَدْ کَانَ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَاَلْحِقْهُ بِنَبِیِّهٖ۔ (کنز العمال ج۸ ۱۱۳۔ باب صلوٰۃ الجنازۃ حدیث ۲۱۲۲)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ پڑھتے تو کہتے آج تیرا یہ بندہ دنیا سے نکلا اور دنیا کو اہل کے لیے چھوڑا تیری طرف محتاج ہے اور تو غنی اور وہ گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں اے اللہ تو اس کو بخش دے اور اس سے درگذر فرما اور اس کو اس کے نبی محمد ﷺ کے ساتھ لاحق کر دے۔

۸۹۱: قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا اَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَیْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِیَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا۔

(السنن لابی داؤد ج۲ ص۴۵٦۔ باب الدعاء للمیت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ وہ نماز جنازہ پڑھ کر کہتے اے اللہ تو اس کا رب ہے اور تو نے اس کو پیدا کیا اور تو نے اس کو اسلام کی طرف ہدایت کی۔ اور تو نے اس کی روح کو قبض کیا تو اس کے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے۔ ہم سفارش کے لیے حاضر ہوئے اسے بخش دے۔ (بہار شریعت ج۴/۱۴۸)

۸۹۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُمُ الصَّلٰوةَ عَلَى الْمَيِّتِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاِخْوَانِنَا وَأَخَوَاتِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا، اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَلَانَعْلَمُ إِلَّاخَيْرًا وَ أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَلَهُ. رواه ابونعيم. (كَنْزُ الْعُمَّالِ ج ۱۱٤/۸ ،بَابُ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ حديث ۲۱٤۳)

حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی ﷺ نے نماز جنازہ سکھائی، اے اللہ ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو تو بخش دے اور ہمارے آپس کی حالت درست کر، اور ہمارے دلوں میں الفت پیدا کردے، اے اللہ یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے ہم اس کے متعلق خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے اور تو اس کو ہم سے زیادہ جانتا ہے تو ہم کو اور ان کو بخش دے۔ (بہار شریعت ج۴/۱۴۹)

۸۹۳: عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَأَسْمَعُهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَاغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. (السنن لابن ماجه ج۱ ص ۱۰۹. بَابُ مَاجَاءَ فِي الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ)

واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلم مرد کی نماز جنازہ پڑھائی تو گویا میں آپ کو فرماتے ہوئے سن رہا ہوں اے اللہ فلاں بن فلاں تیرے ذمہ اور تیری حفاظت میں ہے اس کو فتنہ اور عذاب جہنم سے بچا تو وفا اور حمد کا حاصل ہے اے اللہ! اس کو بخش اور رحم کر بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

۸۹٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: يَقُوْلُ النَّبِيُّ ﷺ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا وَصَعِّدْ رُوْحَهَا

وَأَلْقِهَا مِنْكَ رِضْوَانًا. (كَنْزُ الْعُمَّالِ ج ٨، ٨٥. بَابُ فِي الصَّلوٰةِ عَلَى الْمَيِّتِ حديث ١٦٠٨)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ کہتے اے اللہ اس کو شیطان سے اور عذاب قبر سے بچا اے اللہ زمین کو اس کی دونوں کروٹوں سے کشادہ کر دے اور اس کی روح کو بلند کر اور اپنی خوشنودی دے۔ (بہار شریعت ۱۴۹/۴)

۸۹۵: عَنْ اَبِیْ حَاضِرٍ اَنَّهُ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ عَلَی الْجَنَازَةِ؟ کَانَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ خَلَقْتَنَا وَنَحْنُ عِبَادُکَ اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْکَ مَعَادُنَا. رواه الدیلمی.

(کَنْزُ الْعُمَّالِ ج ٨، ١١٤. بَابُ صَلوٰةِ الْجَنَازَةِ حدیث ٢١٤٨)

حضرت ابو حاضر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ انہوں نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی پھر کہا اے لوگو! کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے نماز جنازہ پڑھتے تھے؟ وہ کہتے تھے اے اللہ تو نے ہم کو پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں تو ہمارا رب ہے اور تیری طرف ہم کو لوٹنا ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۴۹/۴)

۸۹۶: عَنْ اِبْرَاهِیْمَ الْاَشْهَلِیِّ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ. (کَنْزُ الْعُمَّالِ ج ٨، ٨٤ حدیث ١٥٩٨. بَابُ فِی الصَّلوٰةِ عَلَی الْمَیِّتِ. (بہار شریعت ۱۵۰/۴)

حضرت ابراہیم اشہلی اپنے والد سے راوی کہ نبی ﷺ نماز جنازہ پڑھتے وقت کہتے تھے اے اللہ بخش دے ہمارے اگلے اور پچھلے کو اور ہمارے زندہ اور مردہ کو اور ہمارے مرد و عورت کو اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے حاضر و غائب کو، اے اللہ اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں نہ ڈال۔

جنازہ کا بیان

۸۹۷: عَنْ مَالِکِ بْنِ هُبَیْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : مَاصَلّٰی ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی رَجُلٍ مُسْلِمٍ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ اِلَّا غُفِرَلَهٗ.

(کنزالعمال ج ۸۵/۸ . بَابُ الْاِکْمَالِ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْمَیِّتِ حدیث ۱٦۰۷)

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کی نماز تین صفوں نے پڑھی اس کی مغفرت ہوجائے گی۔ (بہارشریعت ۱۵۲/۴)

دفن کے بعد تلقین کا بیان

۸۹۸: عَنْ أَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: إِذَا مَاتَ أَحَدٌ مِنْ إِخْوَانِکُمْ فَنَثَرْتُمْ عَلَیْهِ التُّرَابَ فَلْیَقُمْ رَجُلٌ مِنْکُمْ عِنْدَ رَأْسِهٖ ثُمَّ لِیَقُلْ یَافُلَانُ ابْنُ فُلَانَةٍ ! فَإِنَّهٗ یَسْمَعُ وَلٰکِنْ لَایُجِیْبُ ثُمَّ لِیَقُلْ یَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانَةٍ فَإِنَّهٗ لَیَسْتَوِیْ جَالِسًا ثُمَّ لِیَقُلْ یَافُلَانُ بْنُ فُلَانَةٍ فَإِنَّهٗ یَقُوْلُ : اَرْشِدْنَا رَحِمَکَ اللّٰهُ وَلٰکِنْ لَاتَشْعُرُوْنَ ثُمَّ لِیَقُلْ اُذْکُرْمَاخَرَجْتَ عَلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا شَهَادَةَ أَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا فَإِنَّهٗ إِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ أَخَذَ مُنْکَرٌ وَنَکِیْرٌ أَحَدُهُمَا بِیَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ لَهٗ : اُخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ هٰذَا مَا تَصْنَعُ بِهٖ؟ فَقَدْ لُقِّنَ حُجَّتَهٗ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حُجَّتُهٗ دُوْنَهُمْ قَالَ رَجُلٌ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَاِنْ لَمْ اَعْرِفْ اُمَّهٗ قَالَ : اِنْسِبْهُ إِلٰی حَوَّاءَ .روی الطبرانی والدیلمی

(کنزالعمال ج ۸۹/۸ .بَابُ التَّلْقِیْنِ مِنَ الْاِکْمَالِ حدیث ۱۷۰۵)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کی مٹی دے چکو تو تم میں ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہوکر کہے یافلاں بن فلانہ وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے یافلاں بن فلانہ سیدھا ہوکر بیٹھ جائے گا پھر کہے یافلاں بن فلانہ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر اللہ تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اسکے

کہنے کی خبر نہیں ہوتی پھر کہے " اُذْکُرْ مَاخَرَجْتَ عَلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْآنِ اِمَامًا " نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں؟ جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے اس پر کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو فرمایا حوا کی طرف نسبت کرے۔(۱) (طبرانی کبیر، دیلمی) (بہار شریعت ۱۶۲/۴، ۱۶۳)

---

(۱) اس حدیث سے واضح طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ مردہ تلقین کرنے والے کا کلام سنتا اور جواباً بولتا بھی ہے یہ اور بات ہے کہ تلقین کرنے والا اس کی بات اور جواب نہیں سنتا تو معلوم ہوا کہ جسم سے روح جدا ہو جانے کے سبب قوت سماعت و گویائی زائل نہیں ہوتی بلکہ مرنے کے بعد بھی مردہ بولتا، سنتا، پہچانتا ہے۔ ۱۲

شہید کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۸۹: وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ٥ (سورة البقرة الأية/ ٥٤)

جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تمہیں خبر نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۱۹۰: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ٥ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥ (سورة ال عمران الأية ١٦٩، ١٧٠، ١٧١)

جو لوگ راہ خدا میں قتل کیے گئے انہیں مردہ نہ گمان کر بلکہ وہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں انہیں روزی ملتی ہے اللہ نے اپنے فضل سے جو انہیں دیا اس پر خوش ہیں اور جو لوگ بعد والے ان سے ابھی نہ ملے ان کے لیے خوشخبری کے طالب کہ ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ کی نعمت اور فضل کی خوشخبری چاہتے ہیں اور یہ کہ ایمان والوں کا اجر اللہ ضائع نہیں فرماتا۔

احادیث

۸۹۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: اَلشَّهَادَةُ لِسَبْعٍ سِوَى الْقَتْلِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْمَقْتُوْلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَ صَاحِبُ الْحَرِيْقِ شَهِيْدٌ وَالَّذِىْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدَةٌ.

رواه الامام مالک والامام احمد وغیرهما (کنز العمال ج۲ ص۲۸۲ الفصل الثانی فی الشهادة الحکمیة حدیث ۲۰۳۷ والسنن لابن ماجه ج ۲ ص ۲۰۶ باب فضل الشهادة والسنن للنسائی ج۲ ص۶۶)

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہ خدا میں مقتول کے علاوہ سات شہادتیں اور ہیں جو طاعون میں مرا شہید ہے جو ڈوب کر مرا شہید ہے، جو ذات الجنب میں مرا شہید ہے جو پیٹ (۱) کی بیماری میں مرا شہید ہے جو جل کر مرا شہید ہے، جس کے اوپر دیوار وغیرہ ڈھ پڑے اور مر جائے شہید ہے، عورت کہ بچہ پیدا ہونے یا کوآرے پن میں مر جائے شہید ہے۔ (بہار شریعت ج۴ ص۱۶۷، ۱۶۸)

۹۰۰: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ کَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَمَنْ صَبَرَ فِیْهِ کَانَ لَهٗ اَجْرُ شَهِیْدٍ. رواه الامام احمد (کنز العمال ج۵ ص۱۸۷ الباب الثالث فی الطاعون من کتاب الطب والرقی حدیث ۳۸۲۶)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون سے بھاگنے والا اس کی مثل ہے جو جہد سے بھاگا اور جو صبر کرے اس کے لیے شہید کا اجر ہے۔

۹۰۱: عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰی فُرُشِهِمْ اِلٰی رَبِّنَا فِی الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَیَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ: اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا کَمَا قُتِلْنَا وَیَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰی فُرُشِهِمْ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰی فُرُشِهِمْ کَمَا مُتْنَا فَیَقْضِی اللّٰهُ بَیْنَهُمْ فَیَقُوْلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی انْظُرُوْا اِلٰی جِرَاحِهِمْ فَاِنْ اَشْبَهَ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِیْنَ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَیَنْظُرُوْنَ اِلٰی جِرَاحِ الْمَطْعُوْنِیْنَ فَاِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ اَشْبَهَتْ جِرَاحَ الشُّهَدَاءِ فَیُلْحَقُوْنَ بِهِمْ. رواه الامام احمد والنسائی (کنز العمال ج۵ ص۱۸۶ الباب الثالث فی الطاعون حدیث ۳۸۱۲)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ

(۱) اس سے مراد استسقا ہے یا دست آنا دونوں قول ہیں اور یہ لفظ دونوں کو شامل ہو سکتا ہے لہذا اس کے فضل سے امید ہے کہ دونوں کو شہادت کا اجر ملے گا۔ (صدر الشریعہ علیہ الرحمہ)

تعالیٰ علیہ وسلم جو طاعون میں مرے ان کے بارے میں اللہ عزوجل کے دربار میں مقدمہ پیش ہوگا شہدا کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں یہ ویسے ہی قتل کیے گئے جیسے ہم اور بچھونوں پر وفات پانے والے کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں یہ اپنے بچھونوں پر مرے جیسے ہم اللہ عزوجل فرمائے گا ان کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم مقتولین کے مشابہ ہوں تو یہ انہیں میں ہیں اور انہیں کے ساتھ ہیں دیکھیں گے تو ان کے زخم شہداء کے زخم کے مشابہ ہوں گے شہدا میں شامل کردیے جائیں گے۔

(بہار شریعت ج ۴ ص ۱۶۸)

٩٠٢: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْغَرِيْبِ شَهَادَةٌ

(كنز العمال ج٢ ص٢٨٣ الفصل الثاني في الشهادة الحكمية حديث ٦٠٦٠)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسافرت کی موت شہادت ہے۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۱۶۸)

کعبہ معظّمہ میں نماز پڑھنے کا بیان

٩٠٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ثُمَّ اَغْلَقَ الْبَابَ فَلَبِثَ فِيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوْا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا. فَقَالَ: صَلّٰى فِيْهِ فَقُلْتُ: فِیْ اَیٍّ؟ فَقَالَ: بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَذَهَبَ عَلَیَّ اَنْ اَسْاَلَهُ كَمْ صَلّٰى؟

(الجامع الصحیح للبخاری ج۱ص ٦٧ باب الابواب و الغلق للکعبة و المساجد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسامہ بن زید وعثمان بن طلحہ وبلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہم کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کرلیا کچھ دیر تک وہاں ٹھہرے جب باہر تشریف لائے میں نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا حضور نے کیا کیا؟ کہا اس میں نماز پڑھی میں نے کہا کس حصے میں فرمایا دو ستونوں کے درمیان حضرت ابن عمر فرماتے ہیں پھر میں نہ پوچھ سکا کہ کتنی رکعت پڑھی۔ (بہار شریعت ج۴ص ۱۷۲)

زکوۃ کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۹۱: وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُوْنَ. (سورۃ البقرۃ ۲ آیت ۳)

اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۹۲: وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ. (السبا: ۳۹)

اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اور دے گا اور وہ بہتر روزی دینے والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۱۹۳: مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ، اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ o قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ط وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ. (البقرۃ. ۲٦۱)

جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ان کی کہاوت اس دانہ کی ہے جس سے سات بالیں نکلیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ جسے چاہتا ہے، زیادہ دیتا ہے اور اللہ وسعت والا اور بڑا علم والا ہے جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے نہ اذیت دیتے ہیں ان کے لیے ان کا ثواب ان کے رب کے حضور ہے اور نہ ان پر کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اچھی بات اور مغفرت اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد اذیت دینا ہو اور اللہ بے پرواہ اور حلم والا ہے۔

اورفرماتا ہے:

١٩٤: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْئٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ.

ہرگز نیکی حاصل نہ کروگے جب تک اس میں سے نہ خرچ کرو جسے محبوب رکھتے ہو اور جو کچھ خرچ کروگے اللہ اسے جانتا ہے۔ (سورہ آل عمران آیت نمبر ٩٢)

احادیث

٩٠٤: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ مَالُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِھْزِمَتَیْہِ یَعْنِیْ شِدْقَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ: اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ، ثُمَّ تَلَا وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ.

(مشکوۃ المصابیح کتاب الزکوۃ ص ١٥٥)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ تعالیٰ ﷺ فرماتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کی زکاۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں کردیا جائے گا۔ جس کے سر پر دو چوٹیاں ہوں گی، وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کرڈال دیا جائے گا۔ پھر اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی "ولایحسبن الذین یبخلون".

(الآیۃ/ ١٨٠ ال عمران) (بہار شریعت ٥/٤)

٩٠٥: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ اَحَدٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوۃَ مَالِہٖ اِلَّا مُثِّلَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ حَتّٰی یُطَوِّقَ بِہٖ عُنُقَہٗ ثُمَّ قَرَاَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ ﷺ مِصْدَاقَہٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتَاھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ الْاٰیَۃ. (الترغیب والترھیب ج١ ص ٥٣٨ باب الترھیب من منع الزکوۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اقدس ﷺ نے فرمایا جو اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتا بروز قیامت وہی گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور گردن میں طوق بن جائے گا پھر سرکار ﷺ نے اس کی مصداق آیت سنائی " ولایحسبن الذین

يبخلون بما اتاهم الله من فضله" (مرتب)

٩٠٦: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَكُوْنُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ أَصَابِعَهُ. رواه احمد

(مشکوة المصابيح كتاب الزكوة الفصل الثالث ص ١٥٧)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جس مال کی زکوۃ نہیں دی گئی قیامت کے دن وہ گنجا سانپ ہوگا، مالک کو دوڑائے گا وہ بھاگے گا یہاں تک کہ اپنی انگلیاں اس کے منھ میں ڈال دے گا۔ (بہار شریعت ج ۵/۳)

٩٠٧: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِيْنُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيْدَتْ لَهُ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَالْإِبِلُ قَالَ: وَلَا صَاحِبُ الْإِبِلِ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَاحِدًا يَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ أَوْ إِمَّا إِلَى النَّارِ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ: وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا.

(مشکوة المصابيح ج١ ص ١٥٥ كتاب الزكوة، الصحيح لمسلم ج١ ص ٣١٨)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا اس کے لیے آگ کے پتر بنائے جائیں گے اور ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور ان سے اس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی جب ٹھنڈے ہونے پر آئیں گے پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں گے یہ معاملہ اس

دن کا ہے جسکی مقدار پچاس ہزار برس ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے اب وہ اپنی راہ دیکھے گا خواہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف اور اونٹ کے بارے میں فرمایا جو اس کا حق ادا نہیں کرتا قیامت کے دن ہموار میدان میں لٹا دیا جائے گا اور وہ اونٹ سب کے سب نہایت فربہ ہو کر آئیں گے پاؤں سے اسے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے جب ان کی پچھلی جماعت گزر جائے گی پہلی لوٹے گی یہ معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے اب وہ اپنی راہ دیکھے گا خواہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف، پھر گائے اور بکری کے بارے میں پوچھا گیا تو گائے اور بکریوں کے بارے میں فرمایا کہ گائے اور بکری والا ان کی زکوۃ نہ دے گا اس شخص کو قیامت کے دن ہموار میدان میں لٹائیں گے اور وہ سب کے سب آئیں گی نہ ان میں مڑے ہوئے سینگ کی کوئی ہوگی نہ بے سینگ نہ ٹوٹے سینگ اور سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے روندیں گی۔

(بہار شریعت ۵/۴،۵)

۹۰۸: عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْظَمَ مَا يَكُونُ وَأَسْمَنَهُ تَطَأُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ. رواه البخاری والمسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۱۵۵ و ۱۵۶ باب الزکوۃ فصل ۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس اونٹ، یا گائے یا بکریاں ہیں اور وہ ان کا حق (زکوۃ) ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن بڑے اور موٹے اونٹ گائے، بکری کے پاس لایا جائے گا وہ تو اپنے کھروں سے اس کو روندیں گے اور سینگیں ماریں گی جب ایک سینگ ٹوٹے گی پہلی لوٹ آئے گی یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ (مرتب)

۹۰۹: عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ: قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا: فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهٖ

وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ : وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ : فَوَاللّٰهِ مَاهُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

(صحیح البخاری ج ۱/۱۸۸، کتاب الزکاۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے اس وقت اعراب میں کچھ لوگ کافر ہو گئے (کہ زکاۃ کی فرضیت سے انکار کر بیٹھے) صدیق اکبر نے ان پر جہاد کا حکم دیا امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ان سے آپ کیوں کر قتال کرتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے کہ مجھے حکم ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ " لاالٰہ الا اللہ " کہیں اور جس نے "لاالٰہ الا اللہ" کہہ لیا اس نے اپنی جان اور مال بچالیا مگر حق اسلام میں اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے (یعنی یہ لوگ "لاالٰہ الا اللہ" کہنے والے ہیں ان پر کیسے جہاد کیا جائے گا)

صدیق اکبر نے فرمایا خدا کی قسم میں ان سے جہاد کروں گا جو نماز و زکوۃ میں تفریق کرے (کہ نماز کو فرض مانے اور زکوۃ کی فرضیت سے انکار کرے) زکوۃ حق المال ہے خدا کی قسم بکری کا بچہ جو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر کیا کرتے تھے اگر مجھے دینے سے انکار کریں گے تو اس پر ان سے جہاد کروں گا فاروق اعظم فرماتے ہیں واللہ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق کا سینہ کھول دیا ہے۔ اس وقت میں نے بھی پہچان لیا کہ وہی حق ہے۔

(بخاری و مسلم) (بہار شریعت ۵/۶)

۹۱۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ : كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ : أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ، فَانْطَلَقَ فَقَالَ : يَانَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهُ كَبُرَ عَلٰى أَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ قَالَ : فَكَبَّرَ عُمَرُ . (السنن لابی داؤد ج ۱/ ص ۲۳۶. باب حُقُوْقِ الْمَالِ)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب آیت کریمہ " والـذیـن

یکنزون الذھب والفضۃ" نازل ہوئی مسلمانوں پر شاق ہوئی (سمجھے کہ چاندی سونا جمع کرنا حرام ہے تو بہت دقت کا سامنا ہوگا) فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا میں تم سے مصیبت دور کروں گا حاضر خدمت اقدس ہوئے عرض کی یارسول اللہ! یہ آیت حضور کے بعض اصحاب پر گراں معلوم ہوئی فرمایا اللہ تعالی نے زکوۃ تو اس لیے فرض کی کہ تمہارے باقی مال کو پاک کردے اور مواریث اس لیے فرض کیے کہ تمہارے بعد والوں کے لیے ہو (یعنی مطلقا مال جمع کرنا حرام ہوتا ہے تو زکوۃ سے مال کی طہارت کیوں کر ہوتی جمع کرنا حرام وہ ہے کہ زکوۃ نہ دے) اس پر فاروق اعظم نے تکبیر کہی۔ (بہار شریعت ۶/۵)

۹۱۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَاخَالَطَتِ الصَّدَقَةُ أَوْ قَالَ : الزَّكٰوةُ مَالًا إِلَّا أَفْسَدَتْهُ.

(الترغیب والترھیب ج۱ ص۵٤۳)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں زکوۃ کسی مال میں نہ ملے گی مگر اسے ہلاک کردے گی۔(۱) (تاریخ بخاری، بزار، بیہقی)

(بہار شریعت ۶/۵)

۹۱۲: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا مَنَعَ قَوْمٌ نِ الزَّكَاةَ إِلَّا إِبْتَلَاهُمُ اللّٰهُ بِالسِّنِيْنَ .رواه الطبرانی فی الأوسط

(الترغیب والترھیب ج۱ ص۵٤۳. بَابُ مَانِعِ الزَّكَاةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي النَّارِ)

بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو قوم زکاۃ نہ دے گی اللہ تعالی اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔ (طبرانی اوسط) (بہار شریعت ج ۶/۵، ۷)

۹۱۳: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاتَلِفَ مَالٌ فِيْ بَرٍّ وَّلَابَحْرٍ إِلَّابِحَبْسِ الزَّكَاةِ .رواه الطبرانی فی الاوسط.

(الترغیب والترھیب ج۱/۲ ٥٤. بَابُ التَّرْهِيْبِ مِنْ مَنْعِ الزَّكَاةِ)

حاشیہ: (بعض ائمہ نے اس حدیث کے یہ معنی بیان کیے کہ زکاۃ واجب ہوئی اور ادا نہ کی اور اپنے مال میں ملائے رہا یہ حرام اس حلال کو ہلاک کردے گا اور امام احمد نے یہ فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ مالدار شخص مال زکاۃ لے تو یہ مال زکاۃ اس کے مال کو ہلاک کردے گا کہ زکاۃ تو فقیروں کیلئے ہے اور دونوں معنی صحیح ہیں)۔

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں خشکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے۔ وہ زکوۃ نہ دینے سے تلف ہوتا ہے۔

(طبرانی، اوسط) (بہار شریعت ۵/۷)

٩١٤: عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَبَيْنَا أَنَا فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مَلَاءٌ مِّنَ الْقُرَيْشِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ أَخْشَنُ الثِّيَابِ أَخْشَنُ الْجَسَدِ أَخْشَنُ الْوَجْهِ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: بَشِّرْ كَانِزِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوْضَعُ عَلَى حُلْمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفَيْهِ وَيُوْضَعُ عَلَى نُغْضِ كَتِفَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حُلْمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُهُ. (الصحيح لمسلم ج ١ ص ٣٢١ باب تغليظ عقوبة من لا يودى الزكوة)

احنف بن قیس سے مروی سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان کے سر پیشانی پر جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا۔

٩١٥: عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ أَبُوْذَرٍّ وَهُوَ يَقُوْلُ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِكَيٍّ فِي ظُهُوْرِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ أَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ. (الصحيح لمسلم ج ١/ص ٣٢١ باب تغليظ عقوبة من لا يودى الزكوة)

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں قریش کی ایک جماعت میں تھا تو حضرت ابوذر گزرے وہ کہہ رہے تھے کہ مال جمع کرنے والوں کو سنادو کہ (جس مال کی زکوۃ نہ نکالی گئی) مال ان کی پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔ (بہار شریعت ۵/۷)

٩١٦: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلٰى أَغْنِيَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي أَمْوَالِهِمْ بِقَدْرِ الَّذِيْ يَسَعُ فُقَرَائَهُمْ وَلَنْ يُجْهَدَ الْفُقَرَاءُ إِذَا جَاعُوْا وَعَرُوْا إِلَّا بِمَا يَصْنَعُ أَغْنِيَاؤُهُمْ أَلَا، وَإِنَّ اللّٰهَ يُحَاسِبُهُمْ حِسَابًا شَدِيْدًا وَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا. (الترغيب والترهيب ج١/٥٣٨ .بَابُ التَّرْهِيْبِ مِنْ مَنْعِ الزَّكَاةِ)

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان مالداروں پر ان کے مال میں فقیروں کی قدر کفایت بھر زکوۃ فرض فرمائی ہے تو

فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر مالداروں کے ہاتھوں، سن لو، ایسے تونگروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انھیں دردناک عذاب دے گا۔ (بہار شریعت ۷/۵)

۹۱۷: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَيْلٌ لِلْاَغْنِيَاءِ مِنَ الْفُقَرَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ظَلَمُوْنَا حُقُوْقَنَا الَّتِيْ فَرَضْتَ لَنَا عَلَيْهِمْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَأُدْنِيَنَّكَ وَلَاُبَاعِدَنَّهُمْ. (الترغيب والترهيب ج ١ ص ٥٣٩)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن تونگروں کے لیے محتاجوں کے ہاتھوں سے خرابی ہے محتاج عرض کریں گے ہمارے حقوق جو تو نے ان پر فرض کیے تھے انھوں نے ظلماً نہ دیے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی کہ تمھیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھوں گا۔ (بہار شریعت ۷/۵)

۹۱۸: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَاَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ، فَاَمَّا اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَالشَّهِيْدُ وَعَبْدٌ مَمْلُوْكٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَنَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْعِيَالٍ وَاَمَّا اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ فَاَمِيْرٌ مُسَلَّطٌ وَذُوْ ثَرْوَةٍ مِّنْ مَالٍ لَايُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ مَالِهٖ وَفَقِيْرٌ فَخُوْرٌ. (الترغيب والترهيب ج١ ص٥٣٩۔ ٥٤٠ باب الترهيب من منع الزكوٰة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ فرماتے ہیں کہ جنت میں پہلے تین شخص جائیں گے (۱) شہید (۲) وہ غلام جس نے اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کی اور اپنے آقا کی خیر خواہی کی (۳) اہل وعیال والا پارسا اور دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے (۱) ظالم امیر (۲) وہ تونگر ہے کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا ہے (۳) فخر کرنے والا فقیر۔ (بہار شریعت ۷/۵)

۹۱۹: عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ فِي الْاِسْلَامِ فَمَنْ جَاءَ بِثَلَاثٍ لَمْ يُغْنِيْنَ عَنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يَاْتِيَ بِهِنَّ جَمِيْعًا اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ. رواه احمد.

(الترغيب والترهيب ج١/ ٥٤١ باب التَّرْهِيْب مِنْ مَّنْعِ الزَّكَاةِ)

عمار بن حزم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے گا وہ اسے کچھ کام نہ دیں گی جب تک پوری چاروں بجا نہ لائے۔ نماز، زکوۃ، روزہ رمضان، حج بیت اللہ۔ احمد

(بہار شریعت ۵/۷،۸)

٩٢٠: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: أُمِرْنَا بِإِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَمَنْ لَمْ يُزَكِّ فَلا صَلاةَ لَهُ.

(الترغيب والترهيب ج١/٥٤٠. بَابُ التَّرْهِيْبِ مِنْ مَنْعِ الزَّكَاةِ)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔ (طبرانی کبیر) (بہار شریعت ۵/۸)

٩٢١: عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَازَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ.

رواه مسلم (مسند الامام احمد ج٢ ص ١٦٧. بَابُ الصَّدَقَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی فرماتے ہیں ﷺ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا ہے اور بندہ کسی کا قصور معاف کرے تو اللہ تعالی اس کی عزت ہی بڑھائے گا۔ اور جو اللہ کے لیے تواضع کرے اللہ اسے بلند فرمائے گا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

(بہار شریعت ۵/۸)

٩٢٢: عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِىَ فِى الْجَنَّةِ يَاعَبْدَاللّٰهِ! هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ نِ الصِّدِّيْقُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا عَلٰى أَحَدٍ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَعَمْ، وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

(الصحيح لمسلم ج١/٣٣٠. بَابُ فَضْلِ مَنْ ضَمَّ إِلَى الصَّدَقَةِ غَيْرَهُ مشكوة المصابيح ج ١ ص ١٦٧ بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں ﷺ جو شخص اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرے وہ جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا اور جنت کے کئی دروازے ہیں جو نمازی ہے دروازۂ نماز سے بلایا جائے گا جو اہل جہاد سے ہے دروازہ جہاد سے بلایا جائے گا جو اہل صدقہ ہے وہ دروازۂ صدقہ سے بلایا جائے گا جو روزہ دار ہے باب الریان سے بلایا جائے گا۔ صدیق اکبر نے عرض کی اس کی تو کچھ ضرورت نہیں کہ ہر دروازے سے بلایا جائے؟۔ (یعنی مقصود دخول جنت ہے وہ ایک دروازہ سے حاصل ہے)۔ مگر کوئی ہے ایسا جو سب دروازوں سے بلایا جائے فرمایا ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم ان میں ہو۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۸/۵)

٩٢٣: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ

(صحيح البخاري ١ ص١٨٩ باب الصدقة من كسب طيب. والصحيح لمسلم ج١/٣٢٦ والسنن لابن ماجه ج١ ص١٣٣)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو شخص کھجور برابر حلال کمائی سے صدقہ کرے اور اللہ نہیں قبول فرماتا مگر حلال کو تو اسے اللہ تعالیٰ دست راست سے قبول فرماتا ہے پھر اسے اس کے مالک کے لیے پرورش کرتا ہے۔ جیسے تم میں کوئی اپنے بچھڑے کی تربیت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ برابر ہو جاتا ہے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی) (بہار شریعت ج۵ ص۸)

٩٢٤: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَا: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَكَبَّ فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِيْ لَا نَدْرِيْ عَلٰى مَاذَا حَلَفَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَفِيْ وَجْهِهِ الْبُشْرٰى وَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى إِنَّهَا لَتَصْطَفِقُ "ثُمَّ تَلَا إِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيْمًا".

(الترغيب والترهيب ج١ ص٢٣٧، ٢٣٨. فضائل الصلوات الخمس)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اسکو تین بار فرمایا پھر سر جھکا لیا تو ہم سب نے سر جھکا لیے اور رونے لگے یہ نہیں معلوم کہ کس چیز پر قسم کھائی پھر حضور ﷺ نے سر مبارک اٹھا لیا اور چہرۂ اقدس میں خوشی نمایاں تھی تو ہمیں یہ بات سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی اور فرمایا جو بندہ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اور رمضان کا روزہ رکھتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور ساتوں کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو۔

(نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان) (بہار شریعت ج ۸/۵۔۹)

۹۲۵: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَكَبَّ فَاَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا يَبْكِیْ لَا يَدْرِیْ عَلٰى مَاذَا حَلَفَ؟ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَفِیْ وَجْهِهِ الْبُشْرٰى فَكَانَتْ اَحَبَّ اِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَقِيْلَ لَهٗ اُدْخُلْ بِسَلَامٍ.

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۵۱۵ باب فی اداء الزکاۃ وتاکید وجوبہا)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور یہ فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کو تین بار فرمایا پھر سر جھکا لیا تو ہم سب نے سر جھکا لیے اور رونے لگے یہ نہیں معلوم کہ کس چیز پر قسم کھائی پھر حضور نے سر مبارک اٹھا لیا اور چہرہ اقدس میں خوشی نمایاں تھی تو ہمیں یہ بات سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی اور فرمایا جو بندہ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اور روزہ رمضان رکھتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور ساتوں کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو۔

۹۲۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ مِّنْ تَمِيْمٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ ذُوْمَالٍ كَثِيْرٍ وَذُوْاَهْلٍ وَمَالٍ وَحَاضِرَةٍ فَاَخْبِرْنِیْ كَيْفَ اَصْنَعُ وَكَيْفَ اُنْفِقُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تُخْرِجُ الزَّكَاةَ مِنْ

مَالِکَ، فَإِنَّهَا طُهْرَةٌ تُطَهِّرُکَ، وَتَصِلُ أَقْرِبَائَکَ وَتَعْرِفُ حَقَّ الْمِسْکِیْنِ وَالْجَارِ وَالسَّائِلِ. رواہ أحمد (الترغیب والترھیب ج١ص٥١٦. بَابُ فِیْ أَدَاءِ الزَّکَاۃِ وَتَاکِیْدِ وُجُوْبِھَا)

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ تمیم کے ایک شخص سرور دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! میں بہت مالدار ہوں تو مجھے بتائیں کہ کیا کروں کیسے خرچ کروں؟ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اپنے مال کی زکاۃ نکال کہ وہ پاک کرنے والی ہے تجھے پاک کردے گی اور رشتہ داروں سے سلوک کر اور مسکین پڑوسی اور سائل کا حق پہچان۔ (احمد) (بہار شریعت ج ٥/٩)

٩٢٧: عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الزَّکَاۃُ قَنْطَرَۃُ الْإِسْلَامِ. (رواہ الطبرانی فی الأوسط والکبیر.

(الترغیب والترھیب ج١ص٥١٧. بَابُ التَّرْغِیْبِ فِیْ أَدَاءِ الزَّکَاۃِ)

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا زکاۃ اسلام کا پل ہے۔

(بہار شریعت ٥/٩)

٩٢٨: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لِمَنْ حَوْلَهُ مِنْ أُمَّتِهِ اکْفُلُوْا لِیْ بِسِتٍّ أَکْفُلْ لَکُمْ بِالْجَنَّۃِ، قُلْتُ: مَا هِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الصَّلٰوۃُ وَالزَّکَاۃُ وَالْأَمَانَۃُ وَالْفَرْجُ وَالْبَطْنُ وَاللِّسَانُ. رواہ الطبرانی فی الاوسط

(الترغیب والترھیب ج١/٥١٨. بَابُ التَّرْغِیْبِ فِیْ أَدَاءِ الزَّکَاۃِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو میرے لیے چھ چیز کی کفالت کرے اسکے لیے جنت کا ضامن ہوں میں نے عرض کی وہ کیا ہیں؟ یارسول اللہ! فرمایا نماز، زکاۃ، امانت، شرمگاہ، شکم، زبان۔ (بہار شریعت ٥/٩)

٩٢٩: رُوِیَ عَنْ عَلْقَمَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّهُمْ أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَقَالَ لَنَا النَّبِیُّ ﷺ: إِنَّ تَمَامَ إِسْلَامِکُمْ أَنْ تُؤَدُّوْا زَکَاۃَ أَمْوَالِکُمْ (رواہ البزار)

(الترغیب والترھیب ج١/٥٢٠. بَابُ التَّرْغِیْبِ فِیْ أَدَاءِ الزَّکَاۃِ)

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکاۃ ادا کرو۔ (بزار) (بہار شریعت ٥/٩)

٩٣٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلْيُؤَدِّ زَكَاةَ مَالِهٖ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلْيَقُلْ : حَقًّا أَوْلِيَسْكُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ. (رواه الطبرانی فی الکبیر. (الترغیب والترھیب ج١ ص ٥٣٢، ٥٣٣. بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ أَدَاءِ الزَّكَاةِ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو اللہ اور رسول پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مال کی زکاۃ ادا کرے، اور جو اللہ ورسول پر ایمان لاتا ہے۔ وہ حق بولے یا سکوت کرے یعنی بُری بات زبان سے نہ نکالے اور جو اللہ ورسول پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ (طبرانی) (بہار شریعت ۹/۵)

٩٣١: عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : حَصِّنُوْا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وَدَاوُوْا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَاسْتَقْبِلُوْا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ. (رواه الطبرانی والبیھقی)

(الترغیب والترھیب ج١ ص ٥٢٠. بَابٌ فِيْ أَدَاءِ الزَّكَاةِ)

حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ زکاۃ دے کر اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلا نازل ہونے پر دعاو تضرع سے استعانت کرو۔ (بہار شریعت ۱۰/۵)

٩٣٢: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ أَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرَّهٗ. (المستدرک للحاکم ج١ ص ٣٩٠)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے اپنے مال کی زکاۃ ادا کردی بے شک اللہ تعالیٰ نے اُسکے شر سے دور فرمادیا۔

(ابن خزیمہ، طبرانی، مستدرک) (بہار شریعت ج۵ ص۱۰)

اونٹ کی زکوۃ کا بیان

۹۳۳: عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسٍ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ.

(صحیح البخاری ۱ ص ۱۹۴ . ابو داؤد ۱ ص ۲۱۷ . بَابُ مَاتَجِبُ فِیْهِ الزَّکٰوةُ)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں پانچ اونٹ سے کم میں زکوۃ نہیں۔ (بہار شریعت ۵/۲۷)

گائے کی زکوۃ کا بیان

۹۳۴: عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَی الْیَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ یَّأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ تَبِیْعًا أَوْ تَبِیْعَةً وَمِنْ کُلِّ أَرْبَعِیْنَ مُسِنًّا أَوْ مُسِنَّةً.

(السنن لابی داود ۱/۲۲۱، ۲۲۲ باب الزکوۃ)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب حضور اقدس ﷺ نے ان کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو یہ فرمایا کہ ہر تیس گائے سے ایک تبیع یا تبیعہ لیں اور ہر چالیس میں ایک مسن یا مسنہ۔ (بہار شریعت ۵/۲۷۔۲۸)

۹۳۵: عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوْا رُبْعَ الْعُشْرِ مِنْ کُلِّ أَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَیْسَ عَلَیْکُمْ شَیْءٌ حَتّٰی تَتِمَّ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَإِذَا کَانَتْ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَفِیْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰی حِسَابِ ذٰلِکَ وَفِی الْغَنَمِ فِیْ کُلِّ أَرْبَعِیْنَ شَاةً شَاةٌ إِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ إِلٰی مِائَتَیْنِ فَإِنْ زَادَتْ فَثَلٰثُ شِیَاهٍ إِلٰی ثَلٰثِ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰی ثَلٰثِ مِائَةٍ فَفِیْ کُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِنْ لَّمْ تَکُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ فَلَیْسَ عَلَیْکَ فِیْهَا شَیْءٌ وَفِی الْبَقَرِ فِیْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ تَبِیْعٌ وَفِی الْأَرْبَعِیْنَ مُسِنَّةٌ

وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْئٌ. (مشکوۃ المصابیح ج۱ ص۱۰۹ باب ما یجب فیه الزکوٰة)

حضرت علی سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ربع عشر لاؤ ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور تمہارے اوپر اور کچھ نہیں جب تک دو سو درہم پورے نہ ہو جائیں۔ اور جب دو سو درہم ہو جائیں تو پانچ درہم ہیں اور جو زائد ہوں تو اسی حساب سے ہے، اور بکریوں میں ہر چالیس بکری میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک پھر اس پر اگر ایک بھی زائد ہو جائے تو دو سو تک دو بکریاں، اور اگر دو سو سے زائد ہوں تو تین سو تک تین بکریاں ہیں، پھر تین سو سے زائد میں ہر سو میں ایک بکری تو اگر صرف انتالیس ہی بکریاں ہوں تو ان میں کچھ بھی نہیں اور گائے میں ہر تیس میں ایک تبیع اور چالیس میں ایک مسنہ اور کام کرنے والی گائیوں میں کچھ بھی زکوۃ نہیں۔

بکریوں کی زکاۃ کا بیان

٩٣٦: عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ رَسُولَهُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَثَلٰثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسِينَ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتَّةً وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا. (صحيح البخاري ١ ص ١٩٥-١٩٦. باب زكوة الغنم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو بحرین جب بھیجا تھا تو یہ لکھ کر دیا تھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ زکوٰۃ کی وہ مقدار ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر فرمائی اور جس کا اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے جس مسلمان سے اس کے مطابق مانگا جائے وہ دے، اور جس سے اس سے زیادہ مانگا جائے

وہ نہ دے، چوبیس اوراس سے کم اونٹ میں ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری ہے، پھر جب پچیس سے لے کر پینتیس تک ہو جائے تو ان میں ایک بنت مخاض مادہ ہے، پھر جب چھتیس سے لے کر پینتالیس تک پہنچ جائے تو ان میں ایک مادہ بنت لبون ہے، پھر جب چھیالیس سے لے کر ساٹھ تک پہنچ جائے تو ان میں ایک حقہ ہے جو نر کی جفتی کے لائق ہو، پھر جب اکسٹھ سے لے کر پچھتر تک پہنچ جائے تو ان میں ایک جذعہ ہے پھر جب چھہتر سے لے کر نوے تک پہنچ جائے تو ان میں دو بنت لبون ہے، پھر جب اکانوے سے لے کر ایک سو بیس تک پہنچ جائے تو ان میں جفتی کے لائق دو مادہ حقے ہیں، اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان میں زکوۃ واجب نہیں مگر یہ کہ مالک چاہے تو دے دے، جب پانچ اونٹ ہو جائیں تو ایک بکری ہے، اور چرنے والی بکری اگر چالیس ہوں تو ان میں ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو دو سو تک دو بکریاں، پھر جب دو سو سے زائد ہو کر تین سو ہو جائیں تو تین بکریاں پھر جب تین سو سے بڑھ جائیں تو ہر سو میں ایک بکری اور جب چرنے والی بکری چالیس سے ایک بھی کم ہو تو ان میں کچھ نہیں مگر یہ کہ مالک بخوشی کچھ دے دے، اور چاندی میں ربع عشر یعنی چالیسواں حصہ ہے، اور اگر چاندی ایک سو نوے درہم ہو تو اس میں کچھ نہیں مگر یہ کہ مالک بخوشی کچھ دے دے۔

(بہار شریعت ۳۰/۵)

٩٣٧: عَنْ ثُمَامَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَابَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَاللّٰهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَاشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ.

(صحیح البخاری ١ ص ١٩٦. و ابو داود ١/١٩)

حضرت ثمامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا کہ زکوۃ میں نہ بوڑھی بکری دی جائے نہ عیب والی نہ بکرا ہاں اگر مصدق (صدقہ وصول کرنے والا) چاہے تو لے سکتا ہے اور زکوۃ کے خوف سے نہ متفرق کو جمع کریں نہ مجتمع کو متفرق کریں۔ (بخاری) (بہار شریعت ۳۰/۵)

سونے چاندی مال تجارت کی زکاۃ

احادیث

۹۳۸: عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَھَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا وَلَیْسَ فِیْ تِسْعِیْنَ وَمِائَةٍ شَیْئٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَیْنِ فَفِیْھَا خَمْسَةُ دَرَاھِمَ. (السنن لابی داود ۱/ ۲۲۱ باب الزکوۃ)

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں گھوڑے اور لونڈی غلام کی زکوۃ میں نے معاف فرمائی تو اب چاندی کی زکاۃ ہر چالیس درہم سے ایک درہم ادا کرو مگر ایک سو نوے میں کچھ نہیں جب دوسو درہم ہوں تو پانچ درہم دو۔

(ابوداؤد وترمذی) (بہار شریعت ۵/ ۳۴)

۹۳۹: عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ : ھَاتُوْا رُبْعَ الْعُشُوْرِ مِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا دِرْھَمٌ وَلَیْسَ عَلَیْکُمْ شَیْئٌ حَتّٰی تَتِمَّ مِائَتَیْ دِرْھَمٍ فَاِذَا کَانَتْ مِائَتَیْ دِرْھَمٍ فَفِیْھَا خَمْسَةُ دَرَاھِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰی حِسَابِ ذٰلِکَ.

(السنن لابی داؤد ج۱ ص ۲۲۰ باب الزکوۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر چالیس درہم سے ایک درہم ہے مگر جب تک دوسو درہم پورے نہ ہوں تو کچھ نہیں جب دوسو پورے ہوں تو پانچ درہم اور اس سے زیادہ ہوں تو اسی حساب سے دیں۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ۵/ ۳۴)

۹۴۰: عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ اِمْرَاَتَیْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَفِیْ اَیْدِیْھِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَقَالَ : لَھُمَا اَتُؤَدِّیَانِ زَکٰوتَہٗ؟ فَقَالَتَا : لَا، فَقَالَ لَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اَتُحِبَّانِ اَنْ یُّسَوِّرَکُمَا اللّٰہُ بِسِوَارَیْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا : لَا. قَالَ : فَاَدِّیَا زَکٰوتَہٗ. (جامع الترمذی ۱ ص ۱۳۸. باب ماجاء فی زکوۃ الحُلی)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ دو عورتیں حاضر خدمت اقدس ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے ارشاد فرمایا تم ان کی زکوۃ ادا کرتی ہو عرض کی نہیں، فرمایا کیا تم اسے پسند کرتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ عرض کی نہ، فرمایا تو ان کی زکوۃ ادا کرو۔ (بہار شریعت ۳۴/۵)

۹٤۱: عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ : كُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اَكَنْزٌ؟ هُوَ فَقَالَ : مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدِّیْ زَكٰوتَهٗ فَزُكِّیَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ.

(السنن لابی داود ۲۱۸/۱، باب الکنز ماھو وزکوۃ الحُلی)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں سونے کے زیور پہنا کرتی تھی میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ کنز ہے (جس کے بارے میں قرآن میں وعید آئی ہے) ارشاد فرمایا جو اس حد کو پہونچے کہ اس کی زکوۃ ادا کی جائے اور ادا کر دی گئی تو کنز نہیں۔

(مالک، ابوداؤد) (بہار شریعت ۳۴/۵)

۹٤۲: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلْتُ اَنَا وَ خَالَتِیْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَعَلَيْهَا اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَنَا : اَتُعْطِيَانِ زَكَاتَهٗ؟ قَالَتْ : فَقُلْنَا : لَا، قَالَ : اَمَا تَخَافَانِ اَنْ يُّسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ اَسْوِرَةً مِّنْ نَارٍ اَدِّيَا زَكَاتَهٗ.

(مسند الامام احمد ج۶ ص ٤٦١، من احادیث اسماء بنت یزید رضی اللّٰہ تعالی عنہا)

اسما بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں میں اور میری خالہ حاضر خدمت اقدس ہوئیں اور ہم سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی زکاۃ دیتی ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کیا ڈرتی نہیں ہو کہ اللہ تعالی تمہیں آگ کے کنگن پہنائے اس کی زکوۃ ادا کرو۔ (بہار شریعت ۳۴/۵-۳۵)

۹٤۳: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِیْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ. رواہ ابو داؤد

(مشکوۃ المصابیح ص ۱٦٠ الفصل الثانی باب الزکوۃ)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ حکم دیا کرتے کہ جس کو ہم بیع (تجارت) کے لیے مہیا کریں اس کی زکوۃ نکالیں۔ (بہار شریعت ۳۵/۵)

کان اور دفینہ

٩٤٤: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : فِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ متفق علیه . (مشکوة المصابیح ص ١٥٩ باب ما یجب فیه الزکوة الفصل الاول)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رکاز (کان) میں خمس (پانچواں حصہ) ہے۔ (بہار شریعت ج ۵ ص ۴۶)

زراعت اور پھلوں کی زکاۃ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

١٩٥: وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ. (سورة الانعام ٦/ ١٤١)

اور اس کا حق دو جس دن کٹے۔ (کنز الایمان)

احادیث

٩٤٥: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ (١) عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: فِیْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُیُوْنُ اَوْ کَانَ عَثَرِیًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ (صحیح البخاری ج ١ ص ٢٠١ .بَابُ الْعُشْرِ فِیْمَا یُسْقٰی مِنْ مَّاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ الْجَارِیْ . ابو داؤد ج ١ ص ٢٢٥ . بَابُ صَدَقَةِ الزَّرْعِ)

(١) عبداللہ سے مراد عبداللہ بن عمر ہے۔ ١٢

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس زمین کو آسمان یا چشموں نے سیراب کیا یا عشری ہو (یعنی نہر کے پانی سے اسے سیراب کرتے ہوں) اس میں عشر ہے اور جس زمین کے سیراب کرنے کے لیے جانور پر پانی لاد کر لاتے ہوں اس میں نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ) (بہار شریعت ۴۸/۵)

٩٤٦: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فِيْ كُلِّ شَيْئٍ أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ الْعُشْرُ أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ.

(كنز العمال ج٣ص ٢٥٦ باب زكوة النبات والفواكه) (حديث ٢٩٠٢٩)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر اس شی میں جسے زمین نے نکالا عشر یا نصف عشر ہے۔ (بہار شریعت ۴۸/۵)

مال زکوۃ کن لوگوں پر صرف کیا جائے

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

١٩٦: اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِیْلِ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ.

(التوبہ ٩/٦٠)

زکوۃ تو انہیں لوگوں کے لیے ہے محتاج اور نرے نادار جو اسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم حکمت والا ہے۔ (کنزالایمان)

احادیث

٩٤٧: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زِیَادٍ اَنَّهُ سَمِعَ زِیَادَ بْنَ نُعَیْمِ الْحَضْرَمِیَّ اَنَّهُ سَمِعَ زِیَادَبْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِیَّ قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَبَایَعْتُهُ وَذَكَرَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اَعْطِنِیْ مِنَ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَرْضَ بِحُكْمِ نَبِیٍّ وَلَا غَیْرِهٖ فِی الصَّدَقَاتِ حَتّٰی حَكَمَ فِیْهَا فَجَزَّاَهَا ثَمَانِیَةَ اَجْزَاءٍ فَاِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ اَعْطَیْتُكَ حَقَّكَ. (السنن لابی داؤد ١ ص ٢٣٠، بَابُ مَنْ یُعْطیٰ مِنَ الصَّدَقَةِ)

حضرت عبدالرحمن بن زیاد سے مروی انہوں نے زیاد بن نعیم حضرمی سے سنا انہوں نے زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور بیعت ہوا اتنے میں ایک صاحب آئے اور سرکار اقدس ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے صدقہ دیجئے؟ تو سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صدقات کو نبی یا کسی اور کے حکم پر نہیں رکھا بلکہ اس نے اس کا حکم بیان فرمایا اور اس کے آٹھ حصے کیے تو اگر ان حصوں میں تم ہوگے تو تمہارا حق تمہیں دوں گا۔ (بہار شریعت ٥/٥٥)

۹۴۸: عَنْ عَطَا بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَاتَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْلِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْلِغَارِمٍ اَوْلِرَجُلٍ اِشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ اَوْلِرَجُلٍ كَانَ لَهٗ جَارٌمِسْكِيْنٌ فَتَصَدَّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدَاهَا الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ. (السنن لابی داؤد ۱ ص ۲۳۱ .بَابُ مَنْ يَّجُوْزُ لَهٗ اَخْذُ الصَّدَقَةِ وَهُوَغَنِيٌّ ومؤطا الامام مالک علی هامش السنن لابن ماجه ج ۸۲/۱ وفی المشکوة المصابیح "وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَوِ ابْنَ سَبِيْلٍ)

حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غنی کے لیے صدقہ حلال نہیں مگر پانچ شخص کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا یا صدقہ پر عامل یا تاوان والے کے لیے یا جس نے اپنے مال سے خرید لیا ہو یا مسکین کو صدقہ دیا گیا اور اس مسکین نے اپنے پڑوسی مالدار کو ہدیہ کیا۔ (بہارشریعت ۵/۵۵۔۵۶)

۹۴۹: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَيْسَ لِوَلَدٍ وَلَا لِوَالِدٍ حَقٌّ فِيْ صَدَقَةٍ مَفْرُوْضَةٍ. (كَنْزُ الْعُمَّال ۳ ص ۳۲۰. فَصْلٌ فِي الْمَصْرِفِ حديث ۵۲۹۶)

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا صدقہ مفروضہ میں اولاد اور والد کا حق نہیں۔ (بہارشریعت ۵/۵۶)

۹۵۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِصْبِرُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ! فَاِنَّمَا الصَّدَقَاتُ غُسَالَاتُ النَّاسِ. (الطبرانی) (کنزالعمال ج۳ ص ۲۸۵ .الفصل الرابع فی المصرف حدیث ۴۷۰۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور نے فرمایا اے بنی ہاشم تم اپنے نفس پر صبر کرو کہ صدقات آدمیوں کے دھوون ہیں۔ (بہارشریعت ۵/۵۶)

۹۵۱: عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِيْ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ.

(کنزالعمال ج۳ ص ۲۸۵ حدیث ۴۷۱۰)

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صدقہ جائز نہیں کہ یہ تو آدمیوں کے میل ہیں۔

(بہارشریعت ۵ص ۵۶)

٩٥٢: عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ عَلَيَّ الصَّدَقَةَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِيْ. (کنزالعمال ج۳/۲۸۵،حدیث۴۷۰۹)

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اور میری اہل بیت پر صدقہ حرام فرمایا ہے۔ (بہار شریعت ۵/۵۶)

٩٥٣: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ. (السنن للنسائی ج۱ص۳۶۶)

ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں اور جس قوم کا آزاد کردہ غلام ہو وہ انہیں میں سے ہے۔ (بہار شریعت ۵/۵۶)

٩٥٤: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَخْ كَخْ، اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اِنَّا لَا نَاكُلُ الصَّدَقَةَ. (الصحیح لمسلم ج۱/باب لمن اتی بصدقه ص۳۴۳،۳۴۴)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کا خرما لے کر منھ میں رکھ لیا اس پر حضور اقدس علیہ السلام نے فرمایا چھی، چھی کہ اسے پھینک دیں پھر فرمایا کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

٩٥٥: عَنْ طُهْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا طُهْمَانُ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِيْ وَلَا لِاَهْلِ بَيْتِيْ وَاِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ. رواه البغوی والباردی وابن عساکر کرعن طهان.

(کنز العمال ج۳ ص۲۸۶ باب من اکمال الفصل الرابع فی المصرف ۴۷۳۲)

حضرت طہمان سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے طہمان صدقہ نہ میرے لیے حلال نہ میرے اہل بیت کے لیے اور بے شک قوم کا آزاد کردہ غلام اسی قوم سے ہے۔

٩٥٦: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ. رواه الخطیب عن بهزبن الحکیم. (کنزالعمال ج۳ ص۲۸۶ حدیث۴۷۱۹)

بہز بن حکیم سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے انہوں نے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ محمد اور آل محمد کے لیے جائز نہیں ہے۔

٩٥٧ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : اِنِّیْ لَاَرَی التَّمْرَةَ فَمَا يَمْنَعُنِیْ مِنْ اَكْلِهَا اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ . رواه الطبرانی عنه

(كنزالعمال ج٣ ص٢٨٦ حديث ٤٧٣٦)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں کھجور دیکھتا ہوں تو اسے کھانے سے کوئی بات نہیں روکتی مگر یہ اندیشہ کہ کہیں صدقہ کی ہو۔

٩٥٨إلی ٩٦٠: روی الطبرانی عن البراء بن عازب وزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ والامام احمد عن عمرو بن خارجة اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِیْ وَلَا لِاَهْلِ بَيْتِیْ لَعَنَ اللّٰهُ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَيْرِ اَبِيْهِ وَلَعَنَ مَنْ تَوَلّٰی غَيْرَ مَوَالِيْهِ اَلْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰی كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهُ لَيْسَ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ . (كنزالعمال ج٣ ص٢٨٦)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ نہ میرے لیے حلال نہ میرے اہل بیت کے لیے حلال ہے اللہ کی اس پر لعنت ہے جو اپنے باپ کے علاوہ کی طرف خود کو منسوب کرے اور اس پر جو اپنے موالی کے سوا مولی ہونے کا قول کرے بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے بے شک اللہ نے ہر حق والے کو اس کا حق عطا فرمایا ہے وارث کے لیے وصیت نہیں ہے۔ (مرتب)

٩٦١ : عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّا نَاكُلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا نَاكُلُ الصَّدَقَةَ . (كنزالعمال ج٣ ص٢٨٦ حديث ٤٧٢٣)

حضرت سلمان سے مروی سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے ہدیہ کھاتے ہیں۔

٩٦٢ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ . رواه الطبرانی

(كنزالعمال ج٣ ص٢٨٦ حديث ٤٧٢٤)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ عن ابیہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اہل بیت ہیں ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں۔

٩٦٣: روى الامام احمد والبيهقي وابن مندة وابن عساكر عن ميمون مولى النبي صلى الله عليه وسلم الروياني وابن عساكر عن كيسان مولى النبي صلى الله عليه وسلم والروياني والبغوي وابن عساكر عن هرمز مولى النبي صلى الله عليه وسلم اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ نُهِيْنَا اَنْ نَاكُلَ الصَّدَقَةَ وَاِنَّ مَوَالِيَنَا مِنْ اَنْفُسِنَا فَلاَ يَاكُلِ الصَّدَقَةَ .

(كنزالعمال ج٣ ص٢٨٦ حديث ٤٧٢٦)

حضرت میمون اور کیسان اور ہرمز سے مروی کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اہل بیت کو صدقہ کھانا منع ہے اور بے شک ہمارا آزاد کردہ غلام بھی ہم میں سے ہے لہذا وہ بھی صدقہ نہ کھائے۔

٩٦٤: عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَمْرٍو حَلِيْفِ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِيْ وَلَا لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ اَلَا اِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِيْ وَلَا لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ مِنْ مَغَانِمِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا يَزِنُ بُرْدَةً . اخرجه الباوردی وابن مندة وابو نعيم

(كنزالعمال ج٣ ص٢٨٦ حديث٤٧٢٩)

حضرت خارجہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگوں میرے اور میرے اہل بیت میں کسی کے لیے صدقہ حلال نہیں، سنو! میرے لیے اور کسی بھی مسلمان (جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے) کے لیے مسلمانوں کی غنیمتیں ایک چادر کے برابر بھی حلال نہیں۔

٩٦٥: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اِيَّاكُمْ وَالصَّدَقَةَ لَا تَعْمَلُوْا عَلَيْهَا فَاِنَّهَا لَا تَصْلُحُ لَكُمْ وَاِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ . رواه ابونعيم (كنزالعمال ج٣ص٢٨٦ حديث٤٧٣١)

حضرت عبداللہ بن مغیرہ ہاشمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بنی ہاشم اپنے کو صدقہ (کھانے) سے بچاؤ اس کو استعمال نہ کرو کہ تمہارے لائق نہیں ہے بلکہ صدقہ لوگوں کا میل ہے۔

صدقۂ فطر کا بیان

احادیث

٩٦٦: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ. (صحيح البخاری ج ١ ص ٢٠٤، بَابُ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ ومشكوة المصابيح بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ الفصل الاول ١ ص ١٦٠)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ فطر ایک صاع خرما یا جو غلام وآزاد مرد وعورت چھوٹے بڑے مسلمانوں پر مقرر کی اور یہ حکم فرمایا کہ نماز کو جانے سے پیشتر ادا کردیں۔ (بہارشریعت ٦٦/٥)

٩٦٧: عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ آخِرِ رَمَضَانَ عَلٰى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْشَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ. (الصحيح لمسلم ج ١ ص ٢٢٩)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آخر رمضان میں بصرہ کے اندر منبر پر خطبہ دیا اور فرمایا اپنے روزے کا صدقہ ادا کرو۔ اس صدقہ کو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمایا ایک صاع خرما یا جو یا نصف صاع گیہوں۔ (بہارشریعت ٦٦/٥)

٩٦٨: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِیْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ.

(جامع الترمذی ج ١/١٤٦ باب الزكوة)

بروایت عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکہ کے کوچوں میں اعلان کر دے کہ صدقۂ فطر ہر مسلمان مرد، عورت آزاد، غلام، چھوٹے، بڑے پر دو مد (نصف صاع) گیہوں یا اس کے علاوہ ایک صاع غلہ واجب ہے۔

(بہار شریعت ٦٦/٥)

٩٦٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرًا لِصِيَامِ مِّنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ.

(مشكوة المصابيح بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ الفصل الاول ص ١٦٠)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ فطر مقرر فرمائی کہ لغو اور بے ہودہ کلام سے روزہ کی طہارت اور مساکین کی خورش ہو جائے۔

(بہار شریعت ٦٦/٥)

٩٧٠: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ صِيَامُ الرَّجُلِ مُعَلَّقٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتّٰى يُؤَدِّيَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ. (الديلمی)

(كنز العمال ج٤ ص ٣١٦. حديث ٤٦٤٥. باب صدقة الفطر)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا بندہ کا روزہ آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتا ہے جب تک صدقۂ فطر ادا نہ کرے۔ (بہار شریعت ٦٦/٥)

﴿سوال کسے حلال ہے کسے نہیں﴾

احادیث

٩٧١: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَايَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ. (صحيح البخاری ج١ص١٩٩. بَابُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا. الصحيح لمسلم ج١ص٣٣٣)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں آدمی سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا۔ یعنی نہایت بے آبرو ہو کر۔ (بہار شریعت ۵/۷۲)

٩٧٢: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ فَمَنْ اَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ اِلَّا اَنْ يَّسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَايَجِدُ مِنْهُ بُدًّا. (السنن للنسائی ج١ص٣٦٤. بَابُ مَسْئَلَةِ الرَّجُلِ فِيْ اَمْرٍ لَابُدَّ مِنْهُ. ابوداود ج١/٢٣١. بَابُ مَا تَجُوْزُ فِيْهِ الْمَسْئَلَةُ)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں سوال ایک قسم کی خراش ہے کہ آدمی سوال کر کے اپنے منھ کو نوچتا ہے تو جو چاہے اپنے منھ پر اس خراش کو باقی رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے ہاں اگر آدمی صاحب سلطنت سے اپنا حق مانگے یا ایسے امر میں سوال کرے کہ اس سے چارہ نہ ہو (تو جائز ہے) (بہار شریعت ۵/۷۲)

٩٧٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْمَسْئَلَةُ كُلُوْحٌ فِيْ وَجْهِ صَاحِبِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ شَاءَ اِسْتَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ. رواه احمد (الترغيب والترهيب ج١ص٥٧٢)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ سوال سائل کے چہرے میں بروز قیامت ایک قسم کی خراش ہوگا تو جو چاہے اپنے چہرے

پرخراش باقی رکھے۔

٩٧٤: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ سَأَلَ وَهُوَ غَنِیٌّ عَنِ الْمَسْئَلَةِ يُحْشَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِیَ خُمُوْشٌ فِیْ وَجْهِهٖ. رواه الطبرانی (الترغیب والترھیب ج ٥٧٣/١ بَابُ لَوْ يَعْلَمُ صَاحِبُ الْمَسْئَلَةِ مَالَهُ فِيْهَا لَمْ يَسْأَلْ)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بے حاجت سوال کرے گا قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ اس کے چہرے میں وہ سوال خراش ہوگا۔

٩٧٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ فِیْ غَيْرِ فَاقَةٍ نَزَلَتْ بِهٖ اَوْعِيَالٍ لَايُطِيْقُهُمْ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِوَجْهِهٖ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ.

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِهٖ بَابَ مَسْئَلَةٍ مِّنْ غَيْرِ فَاقَةٍ نَزَلَتْ بِهٖ اَوْعِيَالٍ لَايُطِيْقُهُمْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَاقَةٍ مِنْ حَيْثُ لَايَحْتَسِبُ.

(الترغیب والترھیب ج ٥٧٣/١)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ نہ اسے فاقہ پہنچا نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے منھ پر گوشت نہ ہوگا۔ اور حضور نے فرمایا جس پر نہ فاقہ گزرا اور نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں اور سوال کا دروازہ کھولے اللہ تعالیٰ اس پر فاقہ کا دروازہ کھول دے گا ایسی جگہ سے جو اس کے خیال میں بھی نہیں۔ (بہار شریعت ٧٢/٥)

٩٧٦: عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ يَسْأَلُهٗ فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰی اُسْكُفَّةِ الْبَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْيَعْلَمُوْنَ مَافِی الْمَسْأَلَةِ مَامَشٰی اَحَدٌ اِلٰی اَحَدٍ يَسْأَلُهٗ. (الترغیب والترھیب ج ٥٧٣/١ نسائی ٣٦٢/١. بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَی الْاَقَارِبِ)

عائذ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ سوال کرنے میں کیا ہے تو کوئی کسی کے پاس سوال کرنے نہ جاتا۔ (بہار شریعت ٧٢/٥-٧٣)

٩٧٧ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَوْ يَعْلَمُ صَاحِبُ الْمَسْئَلَةِ مَالَهُ فِيْهَا لَمْ يَسْئَلْ . (الترغيب والترهيب ج ١/ ٥٧٣)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر سوال کرنے والا جانتا سوال میں کیا ہے؟ تو سوال نہ کرتا۔ (مرتب)

٩٧٨ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ سُؤَالُ الْغَنِيِّ شَيْنٌ فِيْ وَجْهِهٖ اِنْ اُعْطِيَ قَلِيْلًا فَقَلِيْلٌ وَاِنْ اُعْطِيَ كَثِيْرًا فَكَثِيْرٌ . (کنز العمال ج٣/ ٢٩٦ ،حدیث ٤٩٣٧)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں غنی کا سوال کرنا قیامت کے دن اس کے چہرے میں عیب ہوگا تھوڑا دیا گیا تو تھوڑا زیادہ تو زیادہ۔ (بہار شریعت ٥/ ٧٣)

٩٧٩ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَسْئَلَةُ الْغَنِيِّ شَيْنٌ فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْئَلَةُ الْغَنِيِّ نَارٌ اِنْ اُعْطِيَ قَلِيْلًا فَقَلِيْلٌ وَاِنْ اُعْطِيَ كَثِيْرًا فَكَثِيْرٌ . (الترغیب والترھیب ١/ ٥٧٣)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی کہ غنی کا سوال کرنا قیامت کے دن اس کے چہرے میں عیب ہوگا اور غنی کا سوال آگ ہے اگر تھوڑے دیا گیا تو تھوڑی اور زیادہ تو زیادہ۔ (بہار شریعت ٥/ ٧٣)

٩٨٠ : عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْ سَاَلَ مَسْئَلَةً وَهُوَ عَنْهَا غَنِيٌّ كَانَتْ شَيْنًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (الترغیب والترھیب ج ١/ ٥٧٣ باب لَوْ يَعْلَمُ صَاحِبُ الْمَسْئَلَةِ مَالَهُ فِيْهَا لَمْ يَسْاَلْ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس نے بے حاجت سوال کیا اس کے چہرے میں قیامت کے دن وہ عیب ہوگا۔ (مرتب)

٩٨١ : عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رضي الله تعالىٰ عنه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَاتَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ فَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهٖ مَالَهُ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَاْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ : مَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ . (جامع الترمذی ج ١/ ٤١ ابواب الزکاۃ)

حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بغیر حاجت سوال کرتا ہے گویا وہ انگارہ کھاتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۵/۳۷)

٩٨٢: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ.

(الصحيح لمسلم ج ١/٣٣٣ باب النَّهْي عَنِ الْمَسْئَلَةِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو مال بڑھانے کے لیے سوال کرتا ہے وہ انگارے کا سوال کرتا ہے تو چاہے زیادہ مانگے یا کم سوال کرے۔ (بہار شریعت ۵/۳۷)

٩٨٣: عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا يُغْنِيهِ؟ قَالَ: قَدْرُ مَا يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ. (السنن لابی داود ج ١/٢٣٠، باب كتاب الزكوة)

سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سوال کرے اور اسکے پاس اتنا ہے جو اسے بے پرواہ کرے وہ آگ کی زیادتی کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی وہ کیا مقدار ہے؟ جس کے ہوتے سوال جائز نہیں فرمایا صبح و شام کا کھانا۔ (بہار شریعت ۵/۳۷)

٩٨٤: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ مَالَهُ فَإِنَّمَا هُوَ رَضْفٌ مِنَ النَّارِ يُلْقِمُهُ مَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ.

(كنز العمال ج ٣/٢٩٦، حديث ٤٩٤٩)

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرے اس لیے کہ وہ اپنے مال کو بڑھائے تو وہ جہنم کا گرم پتھر ہے اب اسے اختیار ہے چاہے تھوڑا مانگے یا زیادہ طلب کرے۔ (بہار شریعت ۵/۳۷)

٩٨٥: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ كُنْتُ لَحَالِفًا عَلَيْهِنَّ لَا يَنْقُصُ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ فَتَصَدَّقُوْا وَلَا يَعْفُو عَبْدٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ. (الترغيب والترهيب ج ١/٥٨١-٥٨٢ باب لا يفتح عبد

بَابَ مَسْئَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ)

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا اور حق معاف کرنے سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندہ کی عزت بڑھائے گا۔ اور بندہ سوال کا دروازہ کھولے گا مگر اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھولے گا۔

(بہار شریعت ۵/۲۳ـ۷۴)

۹۸۶ : عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ثَلٰثٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنْ كُنْتُ لَحَالِفًا عَلَيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ فَتَصَدَّقُوْا وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا فَاعْفُوْا يُعِزُّكُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ.

رواه الطبرانی فی الصغیر (الترغیب والترهیب ج۱/۵۸۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا تو صدقہ دو اور حق معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدمی کی عزت بڑھائے گا اور بندہ سوال کا دروازہ کھولے گا مگر اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھولے گا۔ (مرتب)

۹۸۷ : عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَقِمْ يَا قَبِيْصَةُ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ : يَا قَبِيْصَةُ! إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْلَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا.

(السنن لابی داود ج۱/۲۳۱ـ۲۳۲، بَابُ مَا تَجُوْزُ فِيْهِ الْمَسْأَلَةُ)

قبیصہ بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ کہتے ہیں مجھ پر ایک مرتبہ تاوان لازم آیا میں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر سوال کیا فرمایا ٹھہرو ہمارے پاس صدقہ کا مال

آئے گا تو تمہارے لیے حکم فرمائیں گے پھر فرمایا اے قبیصہ سوال حلال نہیں مگر تین باتوں میں کسی نے ضمانت کی ہو (یعنی کسی قوم کی طرف سے دیت کا ضامن ہوا یا آپس کی جنگ میں صلح کرائی اور اس پر کسی مال کا ضامن ہوا) تو ایسے کو سوال حلال ہیں یہاں تک کہ وہ مقدار پائے پھر باز رہے یا کسی شخص پر آفت آئی کہ اس کے مال کو تباہ کر دیا تو اسے سوال حلال ہے یہاں تک کہ بسر اوقات کے لیے پا جائے یا کسی کو فاقہ پہنچا اور اس کی قوم کے تین عقلمند شخص گواہی دیں کہ فلاں کو فاقہ پہنچا ہے تو اسے سوال حلال ہے یہاں تک کہ بسر اوقات کے لیے حاصل کرے اور ان تین باتوں کے سوا اے قبیصہ! سوال کرنا حرام ہے کہ سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔ (بہار شریعت ۷۴/۵)

۹۸۸: عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَاَنْ يَّاخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعُهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوْهُ. (صحيح البخاري ۱۹۹/۱. بَابُ الْاِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْاَلَةِ وَرَوَى مِثْلَهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ في الجزء الاول ص ۳۶۲)

زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص رسی لے کر جائے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لا کر بیچے اور سوال کی ذلت سے اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو بچائے یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے کہ لوگ اسے دیں یا نہ دیں۔ (بہار شریعت ۷۴/۵)

۹۸۹: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَاَنْ يَّحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ اَحَدًا فَيُعْطِيَهٗ أَوْ يَمْنَعُهٗ.

(الترغيب والترهيب ج ۵۹۲/۱ بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْعَمَلِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمَسْئَلَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لا کر بیچے یہ اس کے لیے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے اور وہ دے یا نہ دے۔ (مرتب)

۹۹۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ التَّعَفُّفَ مِنْهَا وَالْمَسْئَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى السَّائِلَةُ. (السنن لابی داؤد ۲۳۳/۱. بَابٌ فِي الْاِسْتِعْفَافِ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے صدقہ کا اور سوال سے بچنے کا ذکر فرمارہے تھے یہ فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا مانگنے والا۔ (بہار شریعت ۵/۷۴-۷۵)

۹۹۱: عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتّٰی إِذَا نَفِدَ مَاعِنْدَهٗ قَالَ: مَایَكُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهٗ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّهُ اللّٰهُ وَ مَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْهُ وَمَا أُعْطِیَ أَحَدٌ مِنْ عَطَاءٍ أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ. (السنن لابی داؤد ۲۳۳/۱. باب فی الاستعفاف والبخاری ج ۱۹۸/۱، ۱۹۹ والنسائی ۳۶۲/۱)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے سوال کیا حضور ﷺ نے عطا فرمایا پھر مانگا حضور نے عطا فرمایا پھر مانگا حضور نے عطا فرمایا یہاں تک کہ وہ مال جو حضور کے پاس تھا ختم ہوگیا پھر فرمایا جو کچھ میرے پاس مال ہوگا اسے میں تم سے اٹھا نہ رکھوں گا اور جو سوال سے بچنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا۔ اور جو غنی بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کردے گا۔ اور جو صبر کرنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر دے گا اور صبر سے بڑھ کر اور اس سے زیادہ وسیع عطا کسی کو نہ ملی۔ (بہار شریعت ۵/۷۵)

۹۹۲: عَنْ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَإِنَّ الْیَأْسَ غِنًا وَإِنَّ الْمَرْءَ إِذَا أَیِسَ عَنْ شَیْءٍ إِسْتَغْنٰی عَنْهُ. (کنز العمال ج ۱۶۹/۲. باب الطمع)

حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لالچ محتاجی ہے اور ناامیدی توانگری آدمی جب کسی چیز سے ناامید ہوجاتا ہے تو اس کی پرواہ نہیں رہ جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۷۵)

۹۹۳: عَنْ عُمَرَ یَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُعْطِیْنِیْ الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَیْهِ مِنِّیْ فَقَالَ: خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَیْءٌ وَأَنْتَ غَیْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَالَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ. (الصحیح للبخاری ۱۹۹/۱. باب من اعطاہ اللہ شیئًا من غیر مسألة والصحیح لمسلم ۳۳٤/۱)

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ مجھے عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کسی اور کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو ارشاد فرمایا اسے لو اور اپنا کرلو اور خیرات کردو جو مال تمھارے پاس بے طمع اور بے مانگے آجائے اسے لے لو اور جو یہ آئے اسے اپنے نفس کے پیچھے نہ ڈالو۔ (بہار شریعت ۵/۷۵)

۹۹۴: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَمَا فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: بَلَى. حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ: ائْتِنِي بِهِمَا قَالَ: فَأَتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ وَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِي هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ: أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ: مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ: أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلَى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُومًا فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَدَّ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عُودًا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيعُ فَجَاءَ وَقَدْ أَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: هٰذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَجِيءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ أَوْ لِذِي دَمٍ مُوجِعٍ.

(السنن لابی داؤد ج ۱/۲۳۲۔ باب ماتجوز فیہ المسألۃ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک انصاری نے حاضر خدمت اقدس ہوکر سوال کیا ارشاد فرمایا کیا تمہارے گھر میں کچھ نہیں ہے عرض کی ہے تو ایک ٹاٹ ہے جس کا ایک حصہ ہم اوڑھتے ہیں، اور ایک حصہ بچھاتے ہیں اور ایک لکڑی کا پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں ارشاد فرمایا میرے حضور دونوں چیزوں کو حاضر کروہ حاضر لائے حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک میں لے کر ارشاد فرمایا انہیں کون خریدتا ہے؟ ایک صاحب نے عرض کی ایک درہم کے عوض میں خریدتا ہوں ارشاد فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ دو یا تین بار فرمایا۔ تو کسی اور صاحب نے عرض کی میں دو درہم پر لیتا ہوں انہیں یہ دونوں چیزیں دیدیں اور درہم لے لیے اور

انصاری کو دونوں درہم دے کر ارشاد فرمایا ایک کا غلہ خرید کر گھر ڈال آؤ اور ایک کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ وہ حاضر لائے حضور علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے اس میں بینٹ ڈالا اور فرمایا جاؤ لکڑیاں کاٹو اور بیچو اور پندرہ دن تک تمہیں نہ دیکھوں (یعنی اتنے دنوں تک یہاں حاضر نہ ہونا) وہ گیے لکڑیاں کاٹ کر بیچتے رہے اب حاضر ہوئے تو ان کے پاس دس درہم تھے چند درہم کا کپڑا خریدا اور چند کا غلہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا یہ اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن سوال تمہارے منہ پر چھالا ہو کر آتا سوال درست نہیں مگر تین شخص کے لیے ایسی محتاجی والے کے لیے جو اسے زمین پر لٹا دے یا تاوان والے کے لیے جو رسوا کر دے یا خون والے (دیت) کے لیے جو اسے تکلیف پہنچائے۔ (بہار شریعت ٧٥/٥-٧٦)

٩٩٥: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ أَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنٰى إِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ أَوْغِنًى عَاجِلٍ. (السنن لابی داود ج ١/٢٣٣، بَابٌ فِي الْاِسْتِعْفَافِ)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا جسے فاقہ پہنچا اور اس نے لوگوں کے سامنے بیان کیا تو اس کا فاقہ بند نہ کیا جائے گا اور اگر اس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی تو اللہ عزوجل جلد اسے بے نیاز کر دے گا خواہ جلد موت دیدے یا جلد مالدار کر دے۔ (بہار شریعت ٧٦/٥)

٩٩٦: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ جَاعَ أَوْ إِحْتَاجَ فَكَتَمَهُ النَّاسَ أَوْ أَفْضَى بِهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَّفْتَحَ لَهُ قُوْتَ سَنَةٍ مِّنْ حَلَالٍ. رواه الطبرانی (الترغیب والترهیب ج ١ ص ٥٩٣-٥٩٤ باب الترهیب من المسئلة وتحریمها مع الغنی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور نے فرمایا جو بھوکا یا محتاج ہوا اور اس نے آدمیوں سے چھپایا اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ایک سال کی حلال روزی اس پر کشادہ فرمائے (ایک حدیث میں اسے ملعون فرمایا گیا ہے اور ایک حدیث میں بدترین خلائق)۔ (بہار شریعت ٧٦/٥)

صدقاتِ نفل کا بیان

احادیث

۹۹۷: عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِی مَالِی وَإِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنٰی أَوْ لَبِسَ فَأَبْلٰی أَوْ أَعْطٰی فَاقْتَنٰی مَاسِوٰی ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ. رواہ مسلم

(الترغیب والترہیب ج۲ ص۶ باب الترغیب فی الصدقۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں بندہ کہتا ہے میرا مال ہے میرا مال ہے اور اسے تو اسکے مال سے تین ہی قسم کا فائدہ ہے جو کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا عطا کر کے آخرت کے لیے جمع کیا اور اس کے سوا جانے والا کہ اوروں کے لیے چھوڑ جائے گا۔ (بہار شریعت ج۵/۷۸)

۹۹۸: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَیُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَیْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَامِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَیْهِ، قَالَ: فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ. رواہ البخاری والنسائی

(الترغیب والترہیب ج۲ ص۷)

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں تم میں کون ہے اسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ہم میں کوئی ایسا نہیں جسے اپنا مال زیادہ محبوب نہ ہو فرمایا اپنا مال تو وہ جو آگے روانہ کر چکا اور جو پیچھے چھوڑ گیا وہ وارث کا مال ہے۔ (بہار شریعت ۵/۷۸)

۹۹۹: عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَایَسُرُّنِی أَنَّ لِی أُحُدًا ذَهَبًا تَأْتِی عَلَیَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِی مِنْهُ دِیْنَارٌ إِلَّا دِیْنَارٌ أَرْصُدُهُ لِدَیْنٍ عَلَیَّ.

(الصحیح لمسلم ج۱/۳۲۰، باب تغلیظ عقوبۃ من لایؤدی الزکاۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اگر میرے پاس احد برابر سونا ہوتو مجھے یہی پسند آتا ہے کہ تین راتیں نہ گزرنے پائیں اور اس میں کا میرے پاس کچھ رہ جائے ہاں اگر مجھ پر دین ہوتو اسکے لیے کچھ رکھ لوں گا۔ (بہار شریعت ۵/۷۸)

۱۰۰۰ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَامِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّامَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا : اَللّٰهُمَّ ! أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ ! أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا. (صحیح البخاری ۱/۱۹۳_۱۹۴. بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کوئی دن ایسا نہیں کہ صبح ہوتی ہے مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان میں ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روکنے والے کے مال کو تلف کر۔ (بہار شریعت ۵/۷۸)

۱۰۰۱ : عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا وَبِجَنْبَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ اَللّٰهُمَّ ! مَنْ أَنْفَقَ فَأَعْقِبْهُ خَلَفًا وَمَنْ أَمْسَكَ فَأَعْقِبْهُ تَلَفًا. رواه ابن حبان (الترغیب والترهیب ج۲، ۴۹ بَابُ الْإِنْفَاقِ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اس کے دونوں طرف دو فرشتے ہوتے ہیں ندا دیتے ہیں اے اللہ! جو خرچ کرے اسے بدل عطا فرما اور جو روک رکھے اس کو تلف کردے۔ (مرتب)

۱۰۰۲ : عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِنْفَحِيْ أَوْ إِنْضَحِيْ أَوْ أَنْفِقِيْ وَلَاتُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَلَاتُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكَ.

(صحیح المسلم ج ۱/۳۳۱. بَابُ الْمَنَّانِ بِمَا أَعْطٰى)

حضرت اسما رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے اسما رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا خرچ کرو اور شمار نہ کر کہ اللہ تعالی شمار کر کے دے گا اور بند نہ کر کہ اللہ تعالی بھی تجھ پر بند کردے گا کچھ دے جو تجھے استطاعت ہو۔ (بہار شریعت ۵/۷۸)

۱۰۰۳ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : يَا ابْنَ اٰدَمَ! أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ. (الصحیح لمسلم ج۱/۳۲۲. باب الحث علی النفقة وتبشیر المنفق بالخلف)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ (بہار شریعت ۵/۷۸۔۷۹)

۱۰۰۴: عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ وَإِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَإِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَّكَ وَ لَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى.

(جامع الترمذی ج۲/۶۰. بَابُ الزُّهْدِ بَابُ مَاجَاءَ فِي الزهاد في الرضا.)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابن آدم! بچے ہوئے کا خرچ کرنا تیرے لیے بہتر ہے۔ اور اس کا روکنا تیرے لیے برا ہے۔ اور بقدر ضرورت روکنے پر ملامت نہیں اور ان سے شروع کر جو تیری پرورش میں ہے۔ (بہار شریعت ۵/۷۹)

۱۰۰۵: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلَ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيْهِمَا إِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتّٰى تَغْشٰى أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا.

(الصحيح لمسلم ج ۱/۳۲۸، بَابُ مَثَلِ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيْلِ. صحيح البخاري ج۱/۱۹۴ بَابُ مَثَلِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيْلِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بخیل اور صدقہ والے کی مثال ان دو شخصوں کی ہے جو لوہے کی زرہ پہنے ہوئے ہیں۔ جن کے ہاتھ گلے سے جکڑے ہوئے ہیں۔ تو صدقہ دینے والے نے جب صدقہ دیا وہ زرہ کشادہ ہو گئی۔ اور بخیل جب صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے۔ ہر کڑی اپنی جگہ کو لیتی ہے۔ وہ کشادہ کرنا ہی چاہتا ہے تو کشادہ نہیں ہوتی۔ (بہار شریعت ۵/۷۹)

۱۰۰۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى أَنْ سَفَكُوْا دِمَائَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ. رواه مسلم. (مشكوة المصابيح باب الانفاق وكراهية

اَلْاِمْسَاکِ الفصل الاول ص ١٦٤)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ظلم سے بچو کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہے اور بخل سے بچو کہ بخل نے اگلوں کو ہلاک کیا۔ اسی بخل نے انہیں خون بہانے اور حرام کو حلال کرنے پر آمادہ کیا۔ (بہار شریعت ۵/۷۹)

١٠٠٧: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا؟ قَالَ: اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰی وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ١٦٤ . بَابُ الْاِنْفَاقِ وَکَرَاهِیَةِ الْاِمْسَاکِ الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! کس صدقہ کا زیادہ اجر ہے؟ فرمایا اس کا کہ صحت کی حالت میں ہو اور لالچ ہو محتاجی کا ڈر ہو اور تونگری کی آرزو یہ نہیں کہ چھوڑے رہے اور جان گلے کو آجائے تو کہے اتنا فلاں کو اور اتنا فلاں کو دینا اور یہ تو فلاں کا یہ ہو چکا یعنی وارث کا۔ (بہار شریعت ۵/۷۹)

١٠٠٨: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: جِئْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَةِ قَالَ: فَرَاٰنِیْ مُقْبِلًا فَقَالَ: هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ: فَقُلْتُ: مَالِیْ لَعَلَّهُ اُنْزِلَ فِیَّ شَیْئٌ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ؟ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: هُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ: هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا فَحَثٰی بَیْنَ یَدَیْهِ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ.

(جامع الترمذی ج١ ص ١٣٤. بَابُ مَاجَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ مَنْعِ الزَّکٰوةِ وَمِنَ التَّشْدِیْدِ)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور کعبہ معظمہ کے سایہ میں تشریف فرماتے مجھے دیکھ کر فرمایا قسم ہے رب کی وہ ٹوٹے میں ہیں۔ میں نے عرض کی میرے باپ ماں حضور ﷺ پر قربان وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا زیادہ مال والے مگر جو اس طرح اور اس طرح کرے آگے پیچھے دہنے بائیں یعنی ہر موقع پر خرچ کرے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ (بہار شریعت ۵/۷۹)

١٠٠٩: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ

الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ.

(جامع الترمذی ج۲/۱۷، بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّخَاءِ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے، قریب ہے آدمیوں سے، دور ہے جہنم سے، اور بخیل دور ہے اللہ سے، دور ہے جنت سے، دور ہے آدمیوں سے، قریب ہے جہنم سے اور جاہل سخی اللہ کے نزدیک زیادہ پیارا ہے بخیل عابد سے۔ (بہار شریعت ۵/۸۰)

۱۰۱۰: عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَأَنْ يَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيٰوتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ.

(مشکوۃ المصابیح بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ الفصل الثانی ص ۱۶۵)

ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کا اپنی زندگی (یعنی صحت) میں ایک درہم صدقہ کرنا مرتے وقت کے سو درہم صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ (بہار شریعت ۵/۸۰)

۱۰۱۱: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ أَوْ يُعْتِقُ كَالَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ. (مشکوۃ المصابیح بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ الفصل الثانی ص ۱۶۵)

ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مرتے وقت صدقہ دیتا یا آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی ہے جب آسودہ ہولیا تو ہدیہ کرتا ہے۔

(بہار شریعت ۵/۸۰)

۱۰۱۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ إِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهٗ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهٗ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! مَا اسْمُكَ؟

قَالَ فُلاَنٌ : اَلْاِسْمُ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ : یَا عَبْدَاللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِیْ عَنْ اِسْمِیْ؟ فَقَالَ : اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ هٰذَا مَاءُهٗ وَیَقُوْلُ : اِسْقِ حَدِیْقَةَ فُلاَنٍ لِاِسْمِکَ فَمَاتَصْنَعُ فِیْهَا ؟ قَالَ : أَمَّا اِذَا قُلْتَ : هٰذَا فَاِنِّیْ أَنْظُرُ اِلٰی مَایَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَآکُلُ أَنَا وَعِیَالِیْ ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِیْهَا ثُلُثَهٗ.

(مشکوۃ المصابیح بَابُ الْاِنْفَاقِ وَکَرَاهِیَةِ الْاِمْسَاکِ الفصل الثالث ص ١٦٥)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ایک شخص جنگل میں تھا اس نے ابر میں ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر وہ ایک کنارہ کو ہو گیا اور اس نے پانی سنگستان میں گرایا اور ایک نالی نے وہ سارا پانی لے لیا وہ شخص پانی کے پیچھے ہو لیا ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا ہوا کھرپیا سے پانی پھیر رہا ہے اس نے کہا اے اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا فلاں نام وہی نام جو اس نے ابر میں سے سنا اس نے کہا اے اللہ کے بندے تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا میں نے اس ابر میں سے جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سنی کہ وہ تیرا نام لے کر کہتا ہے فلاں کے باغ کو سیراب کر تو تو کیا کرتا ہے (کہ تیرا نام لیکر پانی بھیجا جاتا ہے) جواب دیا کہ جو کچھ پیدا ہوتا ہے اس میں سے ایک تہائی خیرات کرتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے بال بچے کھاتے ہیں اور ایک تہائی بونے کے لیے رکھتا ہوں۔ (بہار شریعت ٥/٨٠)

١٠١٣ : عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ : اِنَّ ثَلٰثَةً فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمٰی، فَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ یَّبْتَلِیَهُمْ فَبَعَثَ اِلَیْهِمْ مَلَکًا فَأَتَی الْأَبْرَصَ فَقَالَ : أَیُّ شَیْئٍ أَحَبُّ اِلَیْکَ ؟ قَالَ : لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَیَذْهَبُ عَنِّیَ الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ قَالَ : فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهٗ وَأُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ : فَأَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ اِلَیْکَ ؟ قَالَ : الْاِبِلُ أَوْقَالَ : الْبَقَرُ شَکَّ اِسْحَاقُ اِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوِالْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْاِبِلَ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرَ قَالَ فَأُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ : بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ فِیْهَا قَالَ فَأَتَی الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَیُّ شَیْئٍ أَحَبُّ اِلَیْکَ ؟ فَقَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَیَذْهَبُ عَنِّیْ هٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ قَالَ : فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ : وَأُعْطِیَ

شَعْرًا حَسَنًا قَالَ : فَأَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَیْکَ ؟ قَالَ : الْبَقَرَۃُ فَأُعْطِیَ بَقَرَۃً حَامِلًا قَالَ : بَارَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَکَ فِیْہَا قَالَ : فَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ : اَیُّ شَیْیءٍ أَحَبُّ إِلَیْکَ قَالَ : أَنْ یَّرُدَّ اللّٰہُ إِلَیَّ بَصَرِیْ فَأُبْصِرُ بِہِ النَّاسَ قَالَ : فَمَسَحَہٗ فَرَدَّ اللّٰہُ إِلَیْہِ بَصَرَہٗ قَالَ: فَأَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَیْکَ ؟ قَالَ : الْغَنَمُ فَأُعْطِیَ شَاۃً وَالِدًا فَاُنْتِجَ ھٰذَانِ وَوَلَّدَ ھٰذَا فَکَانَ لِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ : ثُمَّ اَنَّہٗ اَتَی الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ : رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ قَدْ اِنْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ إِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ أَسْأَلُکَ بِالَّذِیْ أَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَیْہِ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ : اَلْحُقُوْقُ کَثِیْرَۃٌ فَقَالَ : لَہٗ کَاَنِّیْ أَعْرِفُکَ أَلَمْ تَکُنْ أَبْرَصَ یَقْذَرُکَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَأَعْطَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ : اِنَّمَا وَرِثْتُ ھٰذَا الْمَالَ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ فَقَالَ : اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہُ إِلٰی مَا کُنْتَ قَالَ : وَاَتَی الْأَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِہٖ فَقَالَ: لَہٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِھٰذَا : وَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰی ھٰذَا فَقَالَ : اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہُ اِلٰی مَا کُنْتَ قَالَ : وَاَتَی الْأَعْمٰی فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ : رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ وَابْنُ سَبِیْلٍ اِنْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ إِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ أَسْأَلُکَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْکَ بَصَرَکَ شَاۃً اَتَبَلَّغُ بِہَا فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ : قَدْ کُنْتُ أَعْمٰی فَرَدَّ اللّٰہُ إِلَیَّ بَصَرِیْ فَخُذْ مَاشِئْتَ وَدَعْ مَاشِئْتَ فَوَاللّٰہِ لَا أَجْھَدُکَ الْیَوْمَ شَیْئًا أَخَذْتَہٗ لِلّٰہِ فَقَالَ : أَمْسِکْ مَالَکَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ فَقَدْ رُضِیَ عَنْکَ وَسُخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْکَ. (صحیح المسلم ج ۲ ص ۴۰۸ ، بَابٌ کِتَابِ الزُّھْدِ فَصْلٌ فِیْ حَدِیْثِ الْاَبْرَصِ وَالْاَقْرَعِ وَالْاَعْمٰی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک برص والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا اللہ عزوجل نے ان کا امتحان لینا چاہا ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا وہ فرشتہ برص والے کے پاس آیا اس سے پوچھا تجھے کیا چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا اچھا رنگ اور اچھا چمڑا اور یہ بات جاتی رہے جس سے لوگ گھن کرتے ہیں فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ گھن کی چیز جاتی رہی اور اچھا رنگ اور اچھی کھال اسے دی گئی فرشتے نے کہا تجھے

کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے اونٹ کہا یا گائے (راوی کو شک ہے مگر برص والے اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے) اسے دس مہینے کی حاملہ اونٹنی دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس میں برکت دے پھر گنجے کے پاس آیا اس سے کہا تجھے کیا شی زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا خوبصورت بال اور یہ جاتا رہے جس سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ بات جاتی رہی اور خوبصورت بال اسے دیئے گئے اس سے کہا تجھے کون سا مال محبوب ہے؟ اس نے گائے بتائی ایک گابھن گائے اسے دی گئی اور کہا اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس میں برکت دے پھر اندھے کے پاس آیا اور کہا تجھے کیا چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا یہ کہ اللہ تعالیٰ میری نگاہ واپس دے کہ میں لوگوں کو دیکھوں فرشتہ نے ہاتھ پھیرا اللہ تعالیٰ نے اسکی نگاہ واپس دی فرشتہ نے پوچھا تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا بکری اسے ایک گابھن بکری دی اب اونٹنی اور گائے اور بکری سب کے بچے ہوئے ایک کے لیے اونٹوں سے جنگل بھر گیا دوسرے کے لیے گائے تیسرے کے لیے بکریوں سے پھر وہ فرشتہ برص والے کے پاس اسکی صورت اور ہیئت میں ہو کر آیا (یعنی برص والا بن کر) اور کہا میں مرد مسکین ہوں میرے سفر میں وسائل منقطع ہو گئے پہنچنے کی صورت میرے لیے آج نظر نہیں آتی مگر اللہ کی مدد سے پھر تیری مدد سے میں اس کے واسطے سے جس نے تجھے خوبصورت رنگ اور اچھا چمڑا اور مال دیا ہے۔ ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے میں سفر میں مقصد تک پہنچ جاؤں اس نے جواب دیا حقوق بہت ہیں۔ فرشتے نے کہا گویا میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے فقیر نہ تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تجھے مال دیا اس نے کہا میں تو اس مال کا نسلاً بعد نسل وارث کیا گیا ہوں فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا۔ پھر گنجے کے پاس اسی کی صورت بن کر آیا اس سے بھی وہی کہا اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا۔ پھر اندھے کے پاس اس کی صورت وہیئت بن کر آیا اور کہا میں مسکین شخص اور مسافر ہوں وسائل منقطع ہو گئے آج پہنچے نہیں مگر اللہ کی مدد سے پھر تیری مدد سے میں اس کے وسیلہ سے جس نے تجھے بینائی دی ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس کی وجہ سے میں اپنے سفر میں مقصد تک پہنچ جاؤں اس نے کہا میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے آنکھیں دیں تو جو چاہے لے لے اور جتنا چاہے چھوڑ دے خدا کی قسم اللہ کے لیے

تو جو کچھ لے گا میں تجھ پر مشقت نہ ڈالوں گا فرشتے نے کہا تو اپنا مال اپنے قبضہ میں رکھ بات یہ ہے کہ تم تینوں شخصوں کا امتحان تھا تیرے لیے اللہ کی رضا ہے اور ان دونوں پر ناراضی۔

(بہار شریعت ج ۵ ص ۸۰۔۸۱۔۸۲)

١٠١٤: عَنْ اُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ! اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِىْ فَمَا اَجِدُ لَهٗ شَيْئًا اُعْطِيْهِ اِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنْ لَّمْ تَجِدِىْ لَهٗ شَيْئًا تُعْطِيْهِ اِيَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيْهِ اِلَيْهِ فِىْ يَدِهٖ. (السنن لابی داود ج ۱/۲۳۵ باب حق السائل مشکوۃ المصابیح ص ۱۶٦ جامع الترمذی ج ۱ ص ۸۴ والترغیب ۲/۳۳)

ام بجید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مسکین دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے اور مجھے شرم آتی ہے کہ گھر میں نہیں ہوتا کہ اسے دوں ارشاد فرمایا اسے کچھ دیدے اگرچہ کھر جلا ہوا۔ (بہار شریعت ۵/۸۲)

١٠١٥: عَنْ مَوْلٰى لِعُثْمَانَ قَالَ: اُهْدِىَ لِاُمِّ سَلَمَةَ بِضْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِىُّ ﷺ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمَةِ ضَعِيْهِ فِى الْبَيْتِ؟ لَعَلَّ النَّبِىَّ ﷺ يَاْكُلُهٗ، فَوَضَعَتْهُ فِىْ كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ: تَصَدَّقُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ، فَقَالُوْا: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِىُّ ﷺ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْئٌ اُطْعِمُهٗ؟ فَقَالَتْ نَعَمْ! قَالَتْ لِلْخَادِمَةِ اِذْهَبِىْ فَاْتِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدِ الْكُوَّةَ اِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ: فَاِنَّ ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوْهُ السَّائِلَ. رواه البيهقى فى دلائل النبوة.

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۶٦. بَابُ النِّفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْاِمْسَاكِ الفصل الثانی)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں گوشت کا ٹکڑا ہدیہ میں آیا اور حضور اقدس ﷺ کو گوشت پسند تھا انھوں نے خادمہ سے کہا اسے گھر میں رکھدے شاید حضور تناول فرمائیں اس نے طاق میں رکھدیا ایک سائل آکر دروازہ پر کھڑا ہوا اور کہا صدقہ کرو اللہ تعالیٰ تم میں برکت دے گا لوگوں نے کہا اللہ تجھے برکت دے سائل چلا گیا

حضور علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا تمہارے یہاں کچھ کھانے کی چیز ہے؟ ام المومنین نے عرض کی ہاں اور خادمہ سے فرمایا جاوہ گوشت لے آ وہ گئی تو طاق میں پتھر کا ایک ٹکڑا پایا حضور نے ارشاد فرمایا چونکہ تم نے سائل کو نہ دیا لہذا وہ گوشت پتھر ہو گیا۔ (بہار شریعت ۸۲/۵_۸۳)

۱۰۱۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السلام : اَلسَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا أَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيْحًا أَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ. (مشکوۃ المصابیح بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ الفصل الثالث ص ۱۶۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا سخاوت جنت میں ایک درخت ہے جو سخی ہے اس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی وہ ٹہنی اس کو نہ چھوڑے گی جب تک جنت میں داخل نہ کر لے اور بخل جہنم میں ایک درخت ہے جو بخیل ہے اس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی ہے وہ ٹہنی اسے جہنم میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑے گی۔ (بہار شریعت ۸۳/۵)

۱۰۱۷: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السلام : بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا . رواه الطبراني .

(الترغیب والترہیب ج۲ ص ۲۰)

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا صدقہ میں جلدی کرو کہ بلا صدقہ کو نہیں پھلانگتی۔ (بہار شریعت ۸۳/۵)

۱۰۱۸: عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا : فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ : فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا : فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ : فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْهُ قَالَ : فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا : فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ : فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۶۸ باب فضل الصدقة الفصل الاول والجامع الصحیح لمسلم ج۱ ص ۳۲۵ عن ابی بردة)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں ہر مسلمان پر صدقہ ہے لوگوں نے عرض کی اگر نہ پائے اپنے ہاتھ سے کام کرے اپنے کو نفع پہنچائے۔ اور

صدقہ بھی دے عرض کی اگر استطاعت نہ ہو یا نہ کرے فرمایا صاحب حاجت پریشان کی اعانت کرے عرض کی اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا نیکی کا حکم کرے عرض کی اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا شر سے باز رہے کہ یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔ (بہار شریعت ۸۳/۵)

١٠١٩: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ تُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ قَالَ: وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِيْطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ.

(الصحيح لمسلم ج١، ٣٢٥ باب بيان أن اسم الصدقة قد يقع على نوع المعروف)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں دو شخصوں میں عدل کرنا صدقہ ہے کسی کو جانور پر سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا اسباب اٹھا دینا صدقہ ہے اور اچھی بات صدقہ ہے اور جو قدم نماز کی طرف چلے گا صدقہ ہے راستہ سے اذیت کی چیز دور کرنا صدقہ ہے۔ (بہار شریعت ۸۳/۵)

١٠٢٠: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْيَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْطَيْرٌ أَوْ بَهِيْمَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشكوة المصابيح بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ الفصل الاول ص١٦٨)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان پیڑ لگائے یا کھیت بوئے اس میں سے کسی آدمی یا پرندہ یا چوپایہ نے کھایا وہ سب اس کیلئے صدقہ ہے۔ (بہار شریعت ۸۳/۵)

١٠٢١: عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ أَخِيْكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِيَّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ أَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ. (جامع الترمذي ج ١٧/٢، بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَنَائِع

الْمَعْرُوْفِ، مشکوۃ المصابیح بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ .الفصل الثامن ص ١٦٨، ١٦٩)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے، بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے، راہ بھولے ہوئے کو راہ بتانا صدقہ ہے ،کمزور نگاہ والے کی مدد کرنا صدقہ ہے، راستہ سے پتھر، کانٹا، ہڈی دور کرنا صدقہ ہے، اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے (بہار شریعت ۸۳/۵)

١٠٢٢: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَ إِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَ أَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ إِنَاءِ أَخِيْكَ.

(مشکوۃ المصابیح ١٦٨ بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہر بھلائی صدقہ ہے اور یہ بھی بھلائی ہے کہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملے اور یہ کہ اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دے۔ (مرتب)

١٠٢٣: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيْقٍ فَقَالَ: لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.(مشکوۃ المصابیح بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ الفصل الاول ص١٦٨)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ایک درخت کی شاخ بیچ راستہ پر تھی ایک شخص گیا اور کہا میں اس کو مسلمانوں کے راستہ سے دور کر دوں گا کہ ان کو ایذا نہ دے وہ جنت میں داخل کر دیا گیا۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۸۴/۵)

١٠٢٤: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسٰى مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَأٍ سَقَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ.(السنن لابی داؤد ج ٢٣٦/١. بَابٌ فِيْ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ)

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان ننگے کو کپڑا پہنا دے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی

بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے اللہ تعالیٰ اسے رحیق مختوم (یعنی جنت کے شراب سر بند) پلائے۔

(ابوداؤد، ترمذی) (بہار شریعت ۸۴/۵)

۱۰۲۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِّنَ اللّٰهِ مَادَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ. رواه الترمذی واحمد

(مشکوۃ المصابیح بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ الفصل الثانی ص ۱۶۹)

عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنادے تو جب تک اس میں کا اس شخص پر ایک پیوند بھی رہے گا یہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔ (بہار شریعت ۸۴/۵)

۱۰۲۶: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ. (جامع الترمذی ج ۱۴۴/۱ بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الصَّدَقَةِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے (بہار شریعت ۸۴/۵)

۱۰۲۷: عَنْ أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَعْوَادِ الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: إِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّهَا تُقِيْمُ الْعِوَجَ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَتَقَعُ مِنَ الْجَائِعِ مَوْقِعَهَا مِنَ الشَّبْعَانِ.

(الترغیب والترھیب ج ۱۱/۲ بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الصَّدَقَةِ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ کہتے سنا کہ آگ سے بچو اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے کہ صدقہ کجی کو درست کرتا اور بری موت کو دفع کرتا اور بھوکے کو آسودہ کر دیتا ہے۔ (مرتب)

۱۰۲۸: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَابَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ: مَابَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا؟ قَالَ: بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرُ كَتِفِهَا. رواه الترمذی وصححه.

(مشکوۃ باب فضل الصدقة الفصل الثانی ص ۱۶۹)

ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے لوگوں نے ایک بکری ذبح کی تھی

حضور نے ارشاد فرمایا اس میں سے کیا باقی رہا؟ عرض کی سوا شانہ کچھ باقی نہیں ارشاد فرمایا شانہ کے سوا سب باقی ہے۔ (بہار شریعت ۸۴/۵)

۱۰۲۹: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ، فَأَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمْ فَرَجُلٌ أَتٰى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِيْ أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهِ فَوَضَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ آيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ.

(الترغيب والترهيب ج۲ص ۳۲۔۳۳۔ النسائی ج۱ص ۳۵۸ مَنْ يسال ولا يعطى)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں تین شخصوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے اور تین شخصوں کو مبغوض، جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے ان میں ایک یہ ہے ایک شخص کسی قوم کے پاس آیا اور ان سے اللہ کے نام پر سوال کیا۔ اس قرابت کے واسطے سے سوال نہ کیا جو سائل اور قوم کے درمیان ہے انھوں نے نہ دیا۔ ان میں سے ایک شخص چلا گیا اور سائل کو چھپا کر دیا کہ اس کو اللہ جانتا ہے اور وہ شخص جس کو دیا اور کسی نے نہ جانا اور ایک قوم رات بھر چلی یہاں تک کہ جب انھیں نیند ہر چیز سے زیادہ پیاری ہوگئی سب نے سر رکھ دیے (یعنی سوگئے) ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر دعا کرنے لگا اور اللہ کی آیتیں پڑھنے لگا اور ایک شخص لشکر میں تھا دشمن سے مقابلہ ہوا اور ان کو شکست ہوئی اس شخص نے اپنا سینہ آگے کر دیا یہاں تک کہ قتل کیا جائے یا فتح ہو اور وہ تین جنھیں اللہ ناپسند فرماتا ہے ایک بوڑھا زنا کار دوسرا فقیر متکبر تیسرا مالدار ظالم۔ (بہار شریعت ۸۵/۵)

۱۰۳۰: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ: بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ

فَقَالُوْا : يَارَبِّ ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْئٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ ؟ قَالَ نَعَمْ: اَلْحَدِيْدُ فَقَالُوْا : يَارَبِّ ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْئٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ : نَعَمْ اَلنَّارُ فَقَالُوْا: يَارَبِّ ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْئٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ : نَعَمْ اَلْمَاءُ فَقَالُوْا : يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْئٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ؟ قَالَ : نَعَمْ . اَلرِّيْحُ فَقَالُوْا : يَارَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْئٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ : نَعَمْ . اِبْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ الفصل الثانی ص ۱۷۰)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب اللہ نے زمین پیدا فرمائی تو اس نے ہلنا شروع کیا تو پہاڑ پیدا فرما کر اس پر نصب فرمادیا اب زمین ٹھہر گئی فرشتوں کو پہاڑ کی سختی دیکھ کر تعجب ہوا عرض کی اے پروردگار! تیری مخلوق میں کوئی ایسی شی ہے کہ وہ پہاڑ سے سخت ہے؟ فرمایا ہاں لوہا عرض کی اے رب! لوہے سے زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں، آگ عرض کی آگ سے بھی زیادہ کوئی سخت ہے؟ فرمایا ہاں، پانی عرض کی پانی سے زیادہ سخت کچھ ہے؟ فرمایا ہاں، ہوا عرض کی ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں، ابن آدم کہ داہنے ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اسے بائیں سے چھپاتا ہے۔ (ترمذی) (بہار شریعت ۸۵/۵)

۱۰۳۱ : عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهٗ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا إِسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ إِلٰى مَاعِنْدَهٗ قُلْتُ: وَكَيْفَ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ وَ إِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقَرَتَيْنِ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۷۰. بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ السنن للنسائی ج ۳۱۲/۱)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اپنے کل مال سے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرے جنت کے دربان اس کا استقبال کریں گے ہر ایک اسے اس کی طرف بلائے گا جو اس کے پاس ہے میں نے عرض کی اس کی صورت کیا ہے؟ فرمایا اگر اونٹ دے تو دو اونٹ اور گائے دیئے تو دو گائیں۔ (بہار شریعت ۸۶/۵)

۱۰۳۲ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ قُلْتُ : بَلٰى . يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! قَالَ: اَلصَّوْمُ

جُنَّةٌ اَلصَّدَقَةُ تُطْفِیُ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یُطْفِیُ الْمَاءُ النَّارَ. رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح (الترغیب والترھیب ج۳ ص ۱۱۰)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ابواب خیر نہ بتادوں میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ضرور ارشاد فرمائیں فرمایا روزہ سپر ہے صدقہ خطا کو ایسے ہی ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔

۱۰۳۳: عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ: ظِلُّ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَدَقَتُہٗ. (الترغیب الترھیب ج ۲/۱۶ باب کُلُّ امْرِیٍٔ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ)

بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ مسلمان کا سایہ قیامت کے دن اسکا صدقہ ہوگا۔ (بہار شریعت ۸۶/۵)

۱۰۳۴: عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: خَیْرُ الصَّدَقَۃِ مَا کَانَ عَنْ ظَھْرِ غِنًی وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ. (صحیح البخاری ج ۱۹۲/۱. بَابُ لَاصَدَقَةَ اِلَّا عَنْ ظَھْرِ غِنًی، الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۳۳۲ بَابُ اَنَّ الْیَدَ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَاَنَّ الْیَدَ الْعُلْیَا ھِیَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰی ھِیَ الْاٰخِذَةُ)

ابوہریرہ و حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بہتر صدقہ وہ ہے کہ پشت غنا سے ہو (یعنی اسکے بعد تونگری باقی رہے) اور ان سے شروع کرو جو تمہاری عیال میں ہیں (یعنی پہلے ان کو دو پھر اوروں کو) (بہار شریعت ۸۶/۵)

۱۰۳۵: عَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَنْفَقَ عَلٰی أَھْلِہٖ نَفَقَۃً وَھُوَ یَحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً. (الصحیح لمسلم ج ۳۲۴/۱. بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَی الْاَقْرَبِیْنَ وَالزَّوْجِ وَالْاَوْلَادِ وَالْوَالِدَیْنِ وَلَوْ کَانُوْا مُشْرِکِیْنَ)

ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرتا ہے اگر ثواب کے لیے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ۸۶/۵)

۱۰۳۶: عَنْ زَیْنَبَ اِمْرَأَۃِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: تَصَدَّقْنَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلٰی عَبْدِاللّٰہِ فَقُلْتُ: إِنَّکَ رَجُلٌ خَفِیْفُ ذَاتِ الْیَدِ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَۃِ فَاْتِہٖ فَاسْأَلْہُ فَإِنْ کَانَ ذٰلِکَ

يَجزِئُ عَنِّي وَإِلَّا صَرَفتُهَا إِلَى غَيرِكُم قَالَتْ: فَقَالَ: لِي عَبدُاللّٰهِ بَلْ إِئتِيهِ أَنتِ قَالَتْ: فَانطَلَقتُ فَإِذَا إِمرَأَةٌ مِنَ الأَنصَارِ بِبَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتِي حَاجَتُهَا قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَد أُلقِيَتْ عَلَيهِ المَهَابَةُ قَالَتْ: فَخَرَجَ عَلَينَا بِلَالٌ فَقُلنَا لَهُ: إِئتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخبِرهُ أَنَّ إِمرَأَتَينِ بِالبَابِ تَسأَلَانِكَ أَتُجزِئُ الصَّدَقَةُ عَنهُمَا عَلَى أَزوَاجِهِمَا وَعَلَى أَيتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا وَلَا تُخبِرهُ مَن نَحنُ قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَن هُمَا ؟ فَقَالَ: إِمرَأَةٌ مِنَ الأَنصَارِ وَزَينَبُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الزَّيَانِبِ ؟ قَالَ: إِمرَأَةُ عَبدِاللّٰهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَهُمَا أَجرَانِ أَجرُ القَرَابَةِ وَأَجرُ الصَّدَقَةِ. (الصحيح لمسلم ج ١، ٣٢٣ . بَابُ فَضلِ النَّفَقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَى الأَقرَبِينَ وَالزَّوجِ وَالأَولَادِ وَالوَالِدَينِ وَلَو كَانُوا مُشرِكِينَ والجامع الصحيح للبخاری ج ١ ص ١٩٧ باب الصدقة على الأقارب)

حضرت عبداللہ کی بیوی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عورتو! تم صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیور سے (کہتی ہیں) میں اپنے شوہر عبداللہ کے پاس واپس پہونچی اور عرض کی آپ تنگ دست آدمی ہیں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا ہے تو آپ جا کر پوچھیے پھر اگر آپ کو میرا صدقہ دینا جائز ہے (تو ٹھیک ہے) ورنہ کسی اور کو دوں؟ کہتی ہیں کہ عبداللہ نے فرمایا تمہیں جاؤ تو میں چل پڑی اتفاق یہ کہ اس وقت ایک انصاری عورت دروازۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر موجود تھی ہم دونوں کی حاجت ایک ہی تھی اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جلال میں تھے اتنے میں بلال آئے تو ہم نے ان سے کہا جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤ کہ دو عورتیں دروازہ پر کھڑی ہیں اور پوچھ رہی ہیں کہ اپنے شوہر اور اپنی کفالت والے یتیم بچوں کو صدقہ کافی ہوسکتا ہے مگر ہمارے بارے میں نہ بتانا تو حضرت بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو سرکار نے ارشاد فرمایا وہ دونوں کون ہیں؟ جواب دیا کہ ایک انصاریہ عورت ہے اور دوسری زینب ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون زینب؟ کہا عبداللہ کی بیوی، سرکار نے رشاد فرمایا ان کو دینے میں دونا اجر ہے ایک اجر قرابت اور ایک اجر صدقہ ہے۔ (بہار شریعت ۸۶/۵)

١٠٣٧: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ الضَّبِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ ، وَعَلٰى ذِي الْقَرَابَةِ اِثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ

(السنن لابن ماجه ج١/١٣٤، باب فضل الصدقة)

سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے اور رشتہ والے کو دینا صدقہ ہے اور صلہ رحمی بھی ہے۔ (بہار شریعت ٨٦/٥)

١٠٣٨: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُ مَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُ مَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ.

(السنن لابی داؤد ج١/٢٣٧، بَابُ الْمَرْأَةِ تَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں گھر میں جو کھانے کی چیز ہے اگر عورت اس میں کچھ دیدے مگر ضائع کرنے کے طور پر نہ ہو تو اسے دینے کا ثواب ملے گا اور شوہر کو کمانے کا ثواب ملے گا اور خازن (بھنڈاری) کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا ایک کا اجر دوسرے کے اجر کو کم نہ کرے گا۔

١٠٣٩: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ إِمْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ: ذٰلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا.

(جامع الترمذی ١/١٤٥، بَابُ مَاجَاءَ فِي نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا عورت شوہر کے گھر سے بغیر اجازت کچھ نہ خرچ کرے عرض کی گئی کھانا بھی نہیں۔ فرمایا یہ تو بہت اچھا مال ہے۔ (بہار شریعت ٨٧/٥)

١٠٤٠: عَنْ أَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِيْنُ الَّذِي يُنَفِّذُ وَرُبَمَا قَالَ : يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيْهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ. (صحیح البخاری ج١/١٩٣، بَابُ أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ

بِأَمْرِ صَاحِبِهٖ غَيْرُ مُفْسِدٍ. (الصحيح لمسلم ج۱ ص ۳۲۹ ,بَابُ أَجْرِ الْخَازِنِ الْأَمِيْنِ وَالْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرُ مُفْسِدَةٍ بِإِذْنِهِ الصَّرِيْحِ وَالْعُرْفِ)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا خازن مسلمان امانت دار کہ جو اسے حکم کیا گیا پورا پورا اسکو دیدیتا ہے وہ دوصدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔ (بہار شریعت ۸۷/۵)

۱۰۴۱: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيُدْخِلُ بِاللُّقْمَةِ الْخُبْزِ وَقَبْضَةِ التَّمْرِ وَمِثْلِهٖ مِمَّا يَنْتَفِعُ بِهِ الْمِسْكِيْنُ ثَلَاثَةً، اَلْجَنَّةَ، رَبُّ الْبَيْتِ الْاٰمِرُ بِهٖ، وَالزَّوْجَةُ تُصْلِحُهٗ وَالْخَادِمُ الَّذِيْ يُنَاوِلُ الْمِسْكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَنْسَ خَدَمَنَا.

(الترغيب والترهيب ج۲،ص۴ ,بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الصَّدَقَةِ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک لقمہ روٹی اور ایک مٹھی خرما اور اس کی مثل کوئی اور چیز جس سے مسکین کو نفع پہونچے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے ایک صاحب خانہ جس نے حکم دیا دوسری زوجہ کہ اسے تیار کیا کرتی ہے تیسرے خادم جو مسکین کو دے آتا ہے پھر حضور نے فرمایا حمد ہے اللہ کے لیے جس نے ہمارے خادموں کو بھی نہ چھوڑا۔ (بہار شریعت ۸۷/۵)

۱۰۴۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوْتُوْا، وَبَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوْا، وَصِلُوا الَّذِيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوْا وَتُنْصَرُوْا تُجْبَرُوْا. (الترغيب والترهيب ج۲،ص۵)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور نے خطبہ میں فرمایا اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ کی طرف رجوع کرو اور مشغولی سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف سبقت کرو اور پوشیدہ وعلانیہ صدقہ دے کر اپنے اور اپنے رب کے درمیان کے تعلقات کو ملاؤ تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائیگی اور تمہاری شکستگی دور کی جائے گی۔ (بہار شریعت ۸۷/۵)

١٠٤٣ : عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُهُ اللّٰهُ لَیْسَ بَیْنَهُ وَبَیْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ فَیَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ فَیَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.

(الترغیب الترهیب ج٢،١٠ بَابُ التَّرْغِیْبِ فِی الصَّدَقَةِ)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تم میں ہر شخص سے اللہ عزوجل کلام فرمائے گا اس کے اور اللہ تعالٰی کے مابین کوئی ترجمان نہ ہوگا وہ اپنی داہنی طرف نظر کرے گا تو جو کچھ پہلے کر چکا ہے دکھائی دے گا پھر بائیں طرف دیکھے گا تو وہی دیکھے گا جو پہلے کر چکا ہے پھر اپنے سامنے نظر کرے گا تو منہ کے سامنے آگ دکھائی دے گی تو آگ سے بچو اگرچہ خرمے کا ایک ٹکڑا دے کر (اور اسی کے مثل عبداللہ بن مسعود و صدیق اکبر و ام المومنین صدیقہ و انس و ابو ہریرہ و ابو امامہ و نعمان بن بشیر و غیرھم صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی)۔ (بہار شریعت ٨٨/٥)

١٠٤٤ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اَنْ قَالَ : فِیْهِ ثُمَّ قَالَ : یَعْنِی النَّبِیَّ ﷺ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ قُلْتُ : بَلٰی . یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَالَ : اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِیُ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یُطْفِیُ الْمَاءُ النَّارَ. (الترغیب الترهیب ج٢:١١ بَابُ الصَّدَقَةِ تُطْفِیُ الْخَطِیْئَةَ)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی کہ حضور نے ارشاد فرمایا صدقہ خطا کو ایسے بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ (بہار شریعت ٨٨/٥)

١٠٤٥ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ کُلُّ امْرِئٍ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ . رواه الطبرانی اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِیُ عَنْ اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ. (الترغیب الترهیب ج٢،١٦ بَابُ الصَّدَقَةِ تُطْفِیُ الْخَطِیْئَةَ)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہر شخص قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔ اس وقت تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے (اور

طبرانی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ صدقہ قبر کی حرارت دور کرتا ہے)۔ (بہار شریعت ۸۸/۵)

۱۰۴۶: عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهٗ يَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ اَفْرِغْ مِنْ كَنْزِكَ عِنْدِيْ وَلَا حَرَقَ وَلَا غَرَقَ وَلَا سَرَقَ اُوْفِيْكَهٗ اَحْوَجَ مَا تَكُوْنُ اِلَيْهِ. (الترغيب الترهيب ج۲/۱۶-۱۷)

حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں رب عزوجل فرماتا ہے اے ابن آدم اپنے خزانہ میں میرے پاس کچھ جمع کر دے نہ جلے گا نہ ڈوبے گا نہ چوری جائیگا تجھے میں پورا دوں گا اسوقت تک کہ تو اسکا زیادہ محتاج ہوگا۔ (بہار شریعت ۸۸/۵)

۱۰۴۷: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُخْرِجُ رَجُلٌ شَيْئًا مِّنَ الصَّدَقَةِ حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهَا لَحْيَيْ سَبْعِيْنَ شَيْطَانًا.

(الترغيب والترهيب ج۲/۱۷ بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الصَّدَقَةِ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی جب صدقہ نکالتا ہے تو ستر شیطان کے جبڑے چیر کر نکلتا ہے۔ (بہار شریعت ۸۸/۵)

۱۰۴۸: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا خَرَجَتْ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهَا لَحْيَا سَبْعِيْنَ شَيْطَانًا كُلُّهُمْ يَنْهٰى عَنْهَا. (الترغيب والترهيب ج۲/۱۷)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ نے فرمایا کہ صدقہ ستر شیطانوں کے جبڑے چیر کر نکلتا ہے۔

۱۰۴۹: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ وَتَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَيُذْهِبُ اللّٰهُ بِهَا الْكِبْرَ وَالْفَخْرَ. (الترغيب الترهيب ج۲/۲۱)

عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان کا صدقہ عمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تکبر و فخر کو دور فرماتا ہے۔ (بہار شریعت ۸۸/۵)

۱۰۵۰: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِيْنَ بَابًا مِّنَ السُّوْءِ . (الترغيب الترهيب ج۲/۱۹)

رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کردیتا ہے۔ (بہار شریعت ۸۸/۵)

۱۰۵۱: عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰی اِلٰی يَحْيٰی بْنِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ يَّعْمَلَ بِهِنَّ وَيَامُرَ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهِنَّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ اِلٰی اَنْ قَالَ : فِيْهِ وَآمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَمَثَلُ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوْا يَدَهُ اِلٰی عُنُقِهِ وَقَرَّبُوْهُ لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهُ فَجَعَلَ يَقُوْلُ : هَلْ لَكُمْ اَنْ اَفْدِیَ نَفْسِیْ مِنْكُمْ وَجَعَلَ يُعْطِی الْقَلِيْلَ وَالْكَثِيْرَ حَتّٰی فَدٰی نَفْسَهُ . (الترغيب والترهيب ج۲/۲۱باب التَّرْغِيْبِ فِی الصَّدَقَةِ)

حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے یحییٰ بن زکریا علیہما الصلوۃ والسلام کو پانچ باتوں کی وحی بھیجی کہ خود عمل کریں اور بنی اسرائیل کو حکم فرمائیں کہ وہ ان پر عمل کریں ان میں ایک یہ ہے کہ اس نے تمہیں صدقہ کا حکم فرمایا اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو دشمن نے قید کیا اور اس کا ہاتھ گردن سے ملا کر باندھ دیا اور اسے مارنے کے لیے لائے اس وقت تھوڑا بہت جو کچھ تھا سب کو دے کر اپنی جان بچائی۔ (بہار شریعت ۸۹/۵)

۱۰۵۲: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : مَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيْهِ اَجْرٌ وَّكَانَ اِصْرُهُ عَلَيْهِ .

(الترغيب والترهيب ج۲/۲۲)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حرام مال جمع کیا پھر اسے صدقہ کیا تو اس میں اسکے لیے کچھ ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے۔ (بہار شریعت ۸۹/۵)

۱۰۵۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ : قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ : جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ . رواه ابوداؤد .

(الترغيب والترهيب ج۲/۲۲، ۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا کم مایہ شخص کا کوشش کر کے صدقہ دینا۔ (بہار شریعت ۸۹/۵)

١٠٥٤ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَقَالَ رَجُلٌ : وَكَيْفَ ذَاكَ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَالَ رَجُلٌ : لَهُ مَالٌ كَثِيْرٌ أَخَذَ مِنْ عُرْضِهِ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ تَصَدَّقَ بِهَا وَرَجُلٌ لَيْسَ لَهُ إِلَّا دِرْهَمَانِ فَأَخَذَ أَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ. رواه النسائي وابن خزيمه وابن حبان.

(الترغيب والترهيب ج۲/۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ایک درہم لاکھ درہم سے بڑھ گیا کسی نے عرض کی یہ کیوں کر یا رسول اللہ ﷺ ؟ فرمایا ایک شخص کے پاس مال کثیر ہے اسنے اس میں سے لاکھ درہم لیکر صدقہ کئے اور ایک شخص کے پاس صرف دو ہیں اس نے ان میں ایک کو صدقہ کر دیا۔ (بہار شریعت ۸۹/۵)

روزہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۹۷: یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ۝ (البقرۃ ۲/۱۸۳، ۱۸۷)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔ گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو تو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لیے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن نشانیاں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں

میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گذار ہو اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو میں نزدیک ہوں ۔ دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہیے میرا حکم مانے اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں روزں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سپیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کے ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے ۔ (کنزالایمان)

احادیث

۱۰۵۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ ۔

(صحیح البخاری ج۱/ص۲۵۵ بَابُ هَلْ یُقَالُ رَمَضَانُ اَوْشَهْرُ رَمَضَانَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جب رمضان آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ۔ (بہار شریعت ۵/۹۲)

۱۰۵۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَیْرَ كُلَّهُ وَلَا یُحْرَمُ خَیْرَهَا اِلَّا مَحْرُوْمٌ ۔ (السنن لابن ماجه ج۱/۱۲۰ ،باب ماجاء فی فضل شهر رمضان)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ کہتے ہیں رمضان آیا تو حضور نے فرمایا یہ مہینہ آیا اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس سے محروم رہا وہ ہر چیز سے محروم رہا اور اس کی

خیر سے وہی محروم ہوگا جو پورا محروم ہے۔ (بہار شریعت ۵/۹۲)

۱۰۵۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اُطْلِقَ كُلُّ اَسِيْرٍ وَّاُعْطِيَ كُلُّ سَائِلٍ ۔ (مشكوة المصابيح كتاب الصوم الفصل الثالث ص ۱۷٤)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں جب رمضان کا مہینہ آتا ہے سب قیدیوں کو رہا فرمادیا جاتا اور ہر سائل کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۵/۹۲)

۱۰۵۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ اِلٰى حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ : فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ : يَارَبِّ ! اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقَرُّبِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا ۔ (مشكوة المصابيح ص ۱۷٤ ،باب كتاب الصوم)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی ﷺ نے فرمایا جنت ابتدائے سال سے سال آئندہ تک رمضان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو جنت کے پتوں سے عرش کے نیچے ایک ہوا حور عین پر چلتی ہے وہ کہتی ہیں اے رب! تو اپنے بندوں سے ہمارے لیے ان کو شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔ (بہار شریعت ۵/۹۲)

۱۰۵۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : يُغْفَرُ لِاُمَّتِهٖ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ قِيْلَ : يَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ! اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ؟ قَالَ : لَا ۔ وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرُهُ اِذَا قَضٰى عَمَلَهُ ۔ رواہ احمد (مشكوة المصابيح ۱۷٤ باب الصوم)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں رمضان کی آخر شب میں اس امت کی مغفرت ہوتی ہے۔ عرض کی گئی کیا وہ شب قدر ہے؟ فرمایا نہیں، لیکن کام کرنے والے کو اس وقت مزدوری پوری دی جاتی ہے جب وہ کام پورا کرلے۔

(بہار شریعت ۵/۹۲)

۱۰۶۰: عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ قَالَ : يَااَيُّهَا النَّاسُ ! قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ

لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شَهْرٌ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْ رِزْقِ الْمُؤْمِنِ فِيْهِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئٌ قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَايُفَطِّرُ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى تَمْرَةٍ اَوْعَلٰى شَرْبَةِ مَاءٍ اَوْمَذْقَةِ لَبَنٍ وَهُوَشَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ وَاسْتَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَيْنِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ وَخَصْلَتَيْنِ لَاغِنَاءَ بِكُمْ عَنْهُمَا فَاَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَتَسْتَغْفِرُوْنَهٗ وَ اَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لَاغِنَاءَ بِكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْئَلُوْنَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعُوْذُوْنَ بِهٖ مِنَ النَّارِ وَمَنْ سَقٰى صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَايَظْمَاءُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ. (الترغيب والترهيب ج۲/۹۴۔۹۵)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخر دن میں وعظ فرمایا، فرمایا اے لوگو تمہارے پاس عظمت والا برکت والا مہینہ آیا وہ مہینہ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے اور اس کی رات میں قیام (نماز پڑھنا) تطوع (یعنی سنت) جو اس میں نیکی کا کوئی کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسا اور دنوں میں ستر فرض ادا کیے یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ مہینہ مواسات (غمخواری) کا ہے۔ اور اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اسکے گناہوں کے لیے مغفرت ہے۔ اور اسکی گردن آگ سے آزاد کردی جائے۔ اور افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔ بغیر اس کے کہ اجر میں سے کچھ کم ہو۔

ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں کا ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ افطار کرائے حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دے گا۔ جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک خرما یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کرائے اور جس نے روزہ دار کو بھر پیٹ کھانا کھلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہوجائے یہ وہ مہینہ ہے کہ اس کا اول رحمت اور اس کا اوسط مغفرت ہے اور اس آخر جہنم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غلام پر اس مہینے میں تخفیف کرے یعنی کام میں کمی کرے اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرمادے گا۔ (بہار شریعت ۹۲/۵ـ۹۳)

۱۰۶۱: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِّنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ ۔ (مشکوۃ المصابیح ۱۷۳، کتاب الصوم)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازے کا نام ریان ہے اس دروازہ سے وہی جائیں گے جو روزے رکھتے ہیں۔ (بہار شریعت ۹۳/۵)

۱۰۶۲: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب الصوم الفصل الاول ص ۱۷۳)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے رمضان کا روزہ رکھے گا اگلے گناہ بخشدیئے جائیں گے اور جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے رمضان کی راتوں کا قیام کرے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے شب قدر کا قیام کرے گا اس کے گناہ بخشدیئے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۹۳/۵)

۱۰۶۳: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ : الصِّيَامُ اَیْ رَبِّ! مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ

وَالشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ قَالَ: فَیُشَفَّعَانِ. رواه احمد والطبرانی فی الکبیر ورواه ابن ابی الدنیا فی کتاب الجوع بَابُ الصِّیَامِ وَالْقُرْآنِ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ)

(الترغیب والترهیب ج۲/۸٤ .مشکوۃ المصابیح کتاب الصوم ص ۱۷۳)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روزہ وقرآن بندہ کے لیے شفاعت کریں گے روزہ کہے گا اے رب میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اسے روک دیا میری شفاعت اسکے حق میں قبول فرما۔ قرآن کہے گا اے رب! میں نے اسے رات سونے سے باز رکھا میری شفاعت اس کے بارے میں قبول کر دونوں کی شفاعتیں قبول ہوگی۔ (بہار شریعت ۹۳/۵)

۱۰٦٤: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ اَجْلِیْ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ. وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ: اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ.

(الترغیب الترهیب ج۲ ص ۸۱،۸۰ باب الترغیب فی الصوم)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس سے سات سو تک دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ کہ وہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہے ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے رب سے ملنے کے وقت اور روزدار کے مونھ کی بو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ سپر ہے اور جب کسی کے روزہ کا دن ہو تو نہ بے ہودہ بکے اور نہ چیخے پھر اگر اس سے کوئی گالی گلوج کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔ (بہار شریعت ۹۳/۵)

۱۰٦۵: رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ ﷺ: اَلْاَعْمَالُ عِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَبْعٌ عَمَلَانِ مُوْجِبَانِ وَعَمَلَانِ بِاَمْثَالِهِمَا وَعَمَلٌ بِعَشْرِاَمْثَالِهِ وَعَمَلٌ بِسَبْعِ مِائَةٍ وَعَمَلٌ لَايَعْلَمُ ثَوَابَ عَامِلِهٖ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَاَمَّا الْمُوْجِبَانِ فَمَنْ لَقِیَ اللّٰهَ يَعْبُدُهٗ مُخْلِصًا لَايُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ لَقِیَ اللّٰهَ قَدْ اَشْرَكَ بِهٖ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ وَمَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً جُزِیَ بِهَا وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا جُزِیَ مِثْلَهَا ۔ وَمَنْ عَمِلَ حَسَنَةً جُزِیَ عَشْرًا وَمَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ضُعِفَتْ لَهٗ نَفَقَتُهٗ وَالدِّرْهَمُ بِسَبْعِ مِائَةٍ وَّالدِّيْنَارُ بِسَبْعِ مِائَةٍ وَالصِّيَامُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَايَعْلَمُ ثَوَابَ عَامِلِهٖ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ۔ رواه الطبرانی فی الاوسط والبیهقی .

(الترغیب والترهیب ج۸۲/۲ ۔ بَابُ رِيْحِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کے نزدیک اعمال سات قسم کے ہیں دو عمل کرنے والے اور دو کا بدلہ ان کے برابر ہے اور ایک عمل کا بدلہ دس گنا اور ایک عمل کا معاوضہ سات سو ہے اور ایک وہ عمل ہے جس کا ثواب اللہ ہی جانے وہ دو جو واجب کرنے والے ہیں ان میں۔

ایک یہ کہ جو خدا سے اس حال میں ملے کہ خالص اسی کی عبادت کرتا تھا کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کرتا تھا اس کے لیے جنت واجب۔

دوسرا یہ کہ خدا سے ملا اس حال میں کہ اس نے شرک کیا ہے تو اس کے لیے جہنم واجب اور جس نے برائی کی اس کو اسی قدر سزا دی جائے گی اور جس نے نیکی کا ارادہ کیا مگر عمل نہ کیا تو اس کو ایک نیکی کا بدلہ دیا جائے اور جس نے نیکی کی اسے دس گنا ثواب ملے گا اور جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس کو سات سو کا ثواب ملے گا ایک درہم کا سات سو درہم اور ایک دینار کا ثواب سات سو دینار اور روزہ اللہ عزوجل کے لیے ہے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (بہار شریعت ۹۴/۵)

۱۰۶۶: رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ وَحِصْنٌ حَصِيْنٌ مِنَ النَّارِ ۔ رواه احمد والبیهقی

(الترغیب والترهیب ج۲ ص۸۳ کتاب الصوم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ سپر ہے اور دوزخ سے حفاظت کا مضبوط قلعہ۔

(بہار شریعت ٥/٩٥)

١٠٦٧ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ. رواه احمد باسناد حسن والبيهقي.

(الترغيب والترهيب ج٢/٨٣ كتاب الصوم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا روزہ ڈھال ہے اس سے بندہ جہنم کی آگ سے پناہ حاصل کرے گا۔

١٠٦٨ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْقِتَالِ وَصِيَامٌ حَسَنٌ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. (الترغيب والترهيب ج٢/٨٣)

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرما رہے تھے روزہ سپر ہے دوزخ سے جیسے تم میں کسی کا سپر ہے جنگ میں ہر ماہ میں تین روزے مستحسن ہیں۔

١٠٦٩ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَهُ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ قُلْتُ : بَلٰى . يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَالَ : اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ. رواه الترمذي في حديث وصححه.

(الترغيب والترهيب ج٢/٨٣ باب الصيام جنة وحصن حصين من النار)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بھلائی کے دروازے بتاؤں؟ میں نے عرض کی ہاں۔ یا رسول اللہ سرکار نے فرمایا روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو ایسے بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو۔

١٠٧٠، ١٠٧١ : عَنْ سَلْمَةَ بْنِ قَيْصَرَ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَامَ يَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَاعَدَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَارَ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرَمًا.

(كنز العمال ج٤/٣١٧ ،باب الاكمال الترغيب والترهيب ج٢/٨٤)

سلمہ بن قیصر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ عزوجل کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسکو جہنم سے اتنا دور کردے گا جیسے کوا کا بچہ تھا اس وقت سے اڑتا رہا یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مرا۔ (بہار شریعت ۹۵/۵)

١٠٧٢: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَوْ اَنَّ رَجُلاً صَامَ يَوْمًا تَطَوُّعًا ثُمَّ اُعْطِیَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَمْ يَسْتَوْفِ ثَوَابَهُ دُوْنَ يَوْمِ الْحِسَابِ . (الترغيب والترهيب ج٢/٨٤ باب الصوم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا پھر زمین بھر اسے سونا دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔ (بہار شریعت ۹۵/۵)

١٠٧٣: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِكُلِّ شَیْءٍ زَكٰوةٌ وَزَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ زَادَ مُحْرِزٌ فِیْ حَدِيْثِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلصِّيَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ . (السنن لابن ماجه ج١/١٢٦ . بَابٌ فِی الصَّوْمِ زَكٰوةُ الْجَسَدِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شی کے لیے زکوۃ ہے اور بدن کی زکوۃ روزہ ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔ (بہار شریعت ۹۵/۵)

١٠٧٤: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مُرْنِیْ بِعَمَلٍ قَالَ : عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَاعِدْلَ لَهُ قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مُرْنِیْ بِعَمَلٍ ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَاعِدْلَ لَهُ قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مُرْنِیْ بِعَمَلٍ؟ قَالَ : عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَامِثْلَ لَهُ . رواه النسائی وابن خزيمة فی صحيحه.

(الترغيب والترهيب ج٢/٨٥، باب لكل شئ زكوة الجسد الصوم)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ! مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیے فرمایا روزہ کو لازم کرلو کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں میں نے عرض کی مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیے ارشاد فرمایا روزہ کو لازم کرلو کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں انہوں نے پھر وہی عرض کی وہی جواب ارشاد ہوا۔ (بہار شریعت ۹۵/۵)

۱۰۷۵ : عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بَعَّدَاللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص۱۷۹ .باب صیام التطوع)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو بندہ اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور فرمائے گا۔

۱۰۷۶ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِکُلِّ شَیْئٍ زَکٰوةٌ وَزَکٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ. (السنن لابن ماجه ج۱/۱۲۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ہر شی کی زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے۔ (مرتب)

۱۰۷۷ : عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. (الترغیب والترهیب ج۸۶/۲باب ماجاء فی فضل الصیام)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایسی خندق کردے گا جیسے آسمان وزمین میں فاصلہ۔ (مرتب)

۱۰۷۸ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ.

رواہ الطبرانی (الترغیب والترهیب ج۸۹/۲ باب ماورد فی فضل الصیام)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں روزہ رکھے تو اللہ اس کے درمیان اور دوزخ کے درمیان خندق کردے گا جتنا آسمان وزمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

۱۰۷۹ : عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بَعُدَتْ مِنْهُ النَّارُ مَسِیْرَةَ مِائَةِ عَامٍ. رواہ الطبرانی فی الکبیر.

(الترغیب والترهیب ج۸۶/۲ باب ماورد فی فضل الصیام)

عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جو اللہ کی راہ میں روزہ رکھے دوزخ اس سے سو برس کی راہ دور ہوگی۔

۱۰۸۰: عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فِیْ غَیْرِ رَمَضَانَ بُعِّدَتْ مِنَ النَّارِ مِائَةَ عَامٍ سَیْرَ الْمُضَمَّرِ الْجَوَادِ. رواہ ابو یعلی (الترغیب والترهیب ج۸۶/۲ باب ماورد فی فضل الصیام)

معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ غیر رمضان میں اللہ کی راہ میں روزہ رکھا تو تیز گھوڑے کی رفتار سے سو برس کی مسافت پر جہنم سے دور ہوگا۔ (بہار شریعت ۹۶/۵)

۱۰۸۱: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ: اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِہٖ لَدَعْوَةً مَّا تُرَدُّ. (الترغیب الترهیب ج۸۹/۲)

عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روزہ کی دعائے افطار رد نہیں کی جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۹۶/۵)

۱۰۸۲: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُھُمْ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حَتّٰی یُفْطِرَ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ دُوْنَ الْغَمَامِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَتُفْتَحُ لَھَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَیَقُوْلُ: بِعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّکَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ.

(السنن لابن ماجه ج۱۲۶/۱ باب فی الصائم لاترد دعوته)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تین شخص کی دعا رد نہیں کی جاتی (۱) روزہ دار جس وقت افطار کرتا ہے (۲) اور بادشاہ عادل (۳) اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ ابر سے اوپر بلند کرتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور رب عزوجل فرماتا ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم تیری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑے ہی زمانہ بعد۔ (بہار شریعت ۹۶/۵)

۱۰۷۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَعَرَفَ حُدُوْدَہٗ وَتَحَفَّظَ مِمَّا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّتَحَفَّظَ کَفَّرَ مَا قَبْلَہٗ. (الترغیب والترهیب ج۹۱/۲ باب ما ورد فی فضل الصیام)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اس سے بچا تو جو پہلے کر چکا ہے اسکا کفارہ ہو گیا۔ (بہار شریعت ۹۶/۵)

١٠٨٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ بِمَكَّةَ فَصَامَهُ وَقَامَ مِنْهُ مَاتَيَسَّرَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِائَةَ أَلْفِ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْمَا سِوَاهُ وَكَتَبَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ وَبِكُلِّ لَيْلَةٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ وَكُلِّ يَوْمٍ حُمْلَانَ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِيْ كُلِّ يَوْمٍ حَسَنَةً فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ حَسَنَةً رواه .ابن ماجه. (الترغيب والترهيب ج٩١/٢ باب الترغيب في صيام رمضان)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے مکہ میں ماہ رمضان پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا میسر آیا قیام کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اور جگہ کے ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھے گا اور ہر دن ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سوار کر دینے کا ثواب اور ہر دن میں حسنہ اور ہر رات میں حسنہ لکھے گا۔ (بہار شریعت ۹۶/۵)

١٠٨٥: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أُعْطِيَتْ أُمَّتِيْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِيْ أَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِمْ وَمَنْ نَظَرَ اللّٰهُ إِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَإِنَّ خُلُوْفَ أَفْوَاهِهِمْ حِيْنَ يُمْسُوْنَ أَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَأَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَأْمُرُ جَنَّتَهُ فَيَقُوْلُ: لَهَا اسْتَعِدِّيْ وَتَزَيَّنِيْ لِعِبَادِيْ أَوْشَكَ أَنْ يَسْتَرِيْحُوْا مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا إِلٰى دَارِيْ وَكَرَامَتِيْ وَأَمَّا الْخَامِسَةُ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمْ جَمِيْعًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: لَا أَلَمْ تَرَ إِلَى الْعُمَّالِ يَعْمَلُوْنَ فَإِذَا فَرَغُوْا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وُفُّوْا أُجُوْرَهُمْ. (الترغيب والترهيب ج٩٢/٢)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میری امت کو

ماہ رمضان میں پانچ باتیں دی گئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں اول یہ کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ عزوجل انکی طرف نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف نظر فرمائے گا اسے کبھی عذاب نہ کرے گا دوسری یہ کہ شام کے وقت ان کے منھ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ اچھی ہے تیسری یہ کہ ہر دن اور ہر رات میں فرشتے ان کے لیے استغفار کرتے ہیں چوتھی یہ کہ اللہ تعالی جنت کو حکم فرماتا ہے کہتا ہے مستعد ہوجا اور میرے بندوں کے لیے مزین ہوجا قریب ہے کہ دنیا کی تعب سے یہاں آکر آرام کریں پانچویں یہ کہ جب آخر رات ہوتی ہے تو ان سب کی مغفرت فرمادیتا ہے کسی نے عرض کی کیا وہ شب قدر ہے فرمایا نہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ کام کرنے والے کام کرتے ہیں جب کام سے فارغ ہوتے ہیں اس وقت مزدوری پاتے ہیں۔ (بہار شریعت ۹۷/۵)

۱۰۸۶: عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اُحْضُرُوْا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰی دَرَجَۃً قَالَ: آمِیْنَ . فَلَمَّا ارْتَقَی الدَّرَجَۃَ الثَّانِیَۃَ قَالَ : آمِیْنَ . فَلَمَّا ارْتَقَی الدَّرَجَۃَ الثَّالِثَۃَ قَالَ: آمِیْنَ . فَلَمَّا نَزَلَ ! قُلْنَا : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْکَ الْیَوْمَ شَیْئًا مَا کُنَّا نَسْمَعُہٗ ؟ قَالَ : اِنَّ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَرَضَ لِیْ فَقَالَ : بَعُدَ مَنْ اَدْرَکَ رَمَضَانَ فَلَمْ یُغْفَرْ لَہٗ قُلْتُ : آمِیْنَ . فَلَمَّا رَقِیْتُ الثَّانِیَۃَ قَالَ : بَعُدَ مَنْ ذُکِرْتَ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ فَقُلْتُ : آمِیْنَ .فَلَمَّا رَقِیْتُ الثَّالِثَۃَ قَالَ : بَعُدَ مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْہِ الْکِبَرُ عِنْدَہٗ اَوْ اَحَدُھُمَا فَلَمْ یُدْخِلاَہُ الْجَنَّۃَ قُلْتُ : آمِیْنَ.

(الترغیب والترھیب ۹۲/۲۔۹۳ بَابُ مَنْ اَدْرَکَ رَمَضَانَ فَلَمْ یُغْفَرْ لَہٗ)

کعب بن عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب لوگ منبر کے پاس حاضر ہوں ہم حاضر ہوئے جب حضور منبر کے پہلے درجہ پر چڑھے کہا آمین دوسرے پر چڑھے کہا آمین تیسرے پر چڑھے کہا آمین۔ جب منبر سے تشریف لائے ہم نے عرض کی آج ہم نے حضور سے ایسی بات سنی جو کبھی نہ سنتے تھے، فرمایا جبرئیل نے آکر عرض کی کہ وہ شخص دور ہو جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی میں نے کہا جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو کہا کہ وہ شخص دور ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین

جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا کہا کہ وہ شخص دور ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آئے اوران کی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے میں نے کہا آمین۔ (بہارشریعت ۹۷/۵)

۱۰۸۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: اٰمِيْنَ، اٰمِيْنَ، اٰمِيْنَ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ صَعِدْتَ الْمِنْبَرَ فَقُلْتَ اٰمِيْنَ، اٰمِيْنَ، اٰمِيْنَ، فَقَالَ: إِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِيْ فَقَالَ مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْ: اٰمِيْنَ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ.

(الترغیب والترھیب ج۲/۹۳ باب من ادرک رمضان فلم یغفر لہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ منبر پر چڑھے تو ارشاد فرمایا آمین، آمین، آمین۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ منبر پر چڑھے تو آپ نے فرمایا آمین، آمین، آمین تو فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور فرمایا کہ جو رمضان شریف پائے اور اس کی بخشش نہ ہوئی تو جہنم میں داخل ہوگا اور اللہ اس کو دور کرے آپ کہیے آمین تو میں نے کہا آمین۔ (مرتب)

۱۰۸۸: عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا رَقِيَ عَتَبَةً قَالَ "اٰمِيْنَ" ثُمَّ رَقِيَ أُخْرٰى فَقَالَ: اٰمِيْنَ ثُمَّ رَقِيَ عَتَبَةً ثَالِثَةً فَقَالَ: اٰمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ: أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ قَالَ: وَمَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ قَالَ: وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ.

(الترغیب والترھیب ج۲/۹۳ باب من ادرک رمضان فلم یغفر لہ)

حضرت حسن بن حویرث عن ابیہ عن جدہ مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے تو جب اس کے پہلے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین دوسرے زینے پر چڑھے تو فرمایا آمین تیسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین پھر ارشاد فرمایا کہ جبرائیل میرے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد جو ماہ رمضان پایا اور اس کی بخشش نہ ہوئی اللہ اس کو دور کرے میں نے کہا آمین جبرئیل

نے کہا جو ماں باپ دونوں یا ایک کو پائے اور جہنم میں داخل ہو تو اللہ اسے دور کرے میں نے کہا آمین جبرئیل نے کہا جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور آپ پر درود نہ پڑھے تو اللہ اسے دور کرے تو میں نے کہا آمین۔ (مرتب)

١٠٨٩: رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللّٰهُ اِلٰی خَلْقِهٖ وَاِذَا نَظَرَ اللّٰهُ اِلٰی عَبْدٍ لَّمْ یُعَذِّبْهُ اَبَدًا وَلِلّٰهِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَلْفُ اَلْفِ عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ فَاِذَا کَانَتْ لَیْلَةُ تِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ اَعْتَقَ اللّٰهُ فِیْهَا مِثْلَ جَمِیْعِ مَا اَعْتَقَ فِی الشَّهْرِ کُلِّهٖ فَاِذَا کَانَتْ لَیْلَةُ الْفِطْرِ ارْتَجَّتِ الْمَلَائِکَةُ وَتَجَلَّی الْجَبَّارُ تَعَالٰی بِنُوْرِهٖ مَعَ اَنَّهٗ لَا یَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ فَیَقُوْلُ الْمَلٰئِکَةُ: وَهُمْ فِیْ عِیْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ یَا مَعْشَرَ الْمَلَائِکَةِ اِیُوْحٰی اِلَیْهِمْ مَا جَزَاءُ الْاَجِیْرِ اِذَا وَفّٰی عَمَلَهٗ؟ تَقُوْلُ الْمَلَائِکَةُ: یُوَفّٰی اَجْرُهٗ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: اُشْهِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ.

(الترغیب الترهیب ج٢/٩٨باب ماجاء فی العتقاء فی شهر فی رمضان)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ کسی بندہ کی طرف نظر فرمائے تو اسے کبھی عذاب نہ دے گا اور ہر دس لاکھ کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب انتیسویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کئے ان کے مجموعہ کے برابر اس ایک رات میں آزاد کرتا ہے پھر جب عید الفطر کی رات آتی ہے ملائکہ خوشی کرتے ہیں اور اللہ عزوجل اپنے نور کی خاص تجلی فرماتا ہے (جس کے وصف وصف بیان کرنے والے بیان نہیں کر سکتے) فرشتوں سے فرماتا ہے اے گروہ ملائکہ اس مزدور کا کیا بدلہ ہے؟ جس نے کام پورا کرلیا فرشتے عرض کرتے ہیں اس کا پورا اجر دیا جائے اللہ عزوجل فرماتا ہے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔ (بہار شریعت ٥/٩٧_٩٨)

١٠٩٠: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ وَاَهَلَّ رَمَضَانُ فَقَالَ: لَوْ یَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا رَمَضَانُ لَتَمَنَّتْ اُمَّتِیْ

اَنْ تَكُوْنَ السَّنَةُ كُلُّهَا رَمَضَانَ، فَقَالَ رَجُلٌ : مِنْ خُزَاعَةَ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَدِّثْنَا فَقَالَ : اِنَّ الْجَنَّةَ لَتُزَيَّنُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ اِلَى الْحَوْلِ فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ فَصَفَّقَتْ وَرَقَ اَشْجَارِ الْجَنَّةِ فَتَنْظُرُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ اِلٰى ذٰلِكَ فَيَقُلْنَ : يَا رَبَّنَا ! اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ اَزْوَاجًا تَقَرُّ اَعْيُنُنَا بِهِمْ وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا قَالَ : فَمَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ اِلَّا زُوِّجَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فِيْ خَيْمَةٍ مِّنْ دُرَّةٍ كَمَا نَعَتَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ "حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ" عَلٰى كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ حُلَّةً لَيْسَ مِنْهَا حُلَّةٌ عَلٰى لَوْنِ الْاُخْرٰى وَتُعْطٰى سَبْعِيْنَ لَوْنًا مِّنَ الطِّيْبِ لَيْسَ مِنْهُ لَوْنٌ عَلٰى رِيْحِ الْاٰخَرِ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ سَبْعُوْنَ اَلْفَ وَصِيْفَةٍ لِحَاجَتِهَا وَسَبْعُوْنَ اَلْفَ وَصِيْفٍ مَعَ كُلِّ وَصِيْفٍ صَحْفَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ فِيْهَا لَوْنُ الطَّعَامِ يَجِدُ لِاٰخِرِ لُقْمَةٍ مِّنْهَا لَذَّةً لَمْ يَجِدْهُ لِاَوَّلِهِ وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ سَبْعُوْنَ سَرِيْرًا مِّنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ عَلٰى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا بَطَائِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ فَوْقَ كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُوْنَ اَرِيْكَةً وَيُعْطٰى زَوْجُهَا مِثْلَ ذٰلِكَ عَلٰى سَرِيْرٍ مِّنْ يَاقُوْتٍ اَحْمَرَ مُوَشَّحًا بِالدُّرِّ عَلَيْهِ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ هٰذَا بِكُلِّ يَوْمٍ صَامَهُ مِنْ رَمَضَانَ سِوٰى مَا عَمِلَ مِنَ الْحَسَنَاتِ .

(الترغيب الترهيب ج ۲/۲ ۱۰۱ باب أن الجنة تزين رمضان)

حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک دن سنا رمضان شریف کا چاند نکل چکا تھا سرکار اقدس نے فرمایا اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے؟ تو میری امت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو تو قبیلہ خزاعہ سے ایک شخص بولا اے اللہ کے نبی! بیان فرمائیں تو سرکار نے فرمایا رمضان کے لیے آغاز سال سے لے کر پورے سال تک جنت سجائی جاتی ہے اور جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جو جنتی درختوں کے پتوں کو حرکت دیتی ہے اسے حوریں دیکھتی ہیں تو عرض کرتی ہیں اے رب! اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے لیے شوہر مقرر فرما جن کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں اور ہماری آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوں سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو جو بندہ رمضان کا ایک روزہ رکھتا ہے موتی کے خیمہ تلے

ایک حور سے اس کی شادی کی جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حوروں کا وصف بیان فرمایا ہے ''حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشیں'' ان میں ہر ایک کے اوپر ستر کپڑے ہوں گے ہر کپڑے کا رنگ الگ ہوگا اور انہیں ستر رنگ کی خوشبو دی جائے گی ہر ایک کی بو الگ ہوگی ان حوروں میں سے ہر ایک کے لیے ستر ہزار خادمائیں اور ستر ہزار خادم ہوں گے اور ہر خادم کے ساتھ سونے کی تھالی ہوگی جس میں قسم قسم کے کھانے ہوں گے ہر آخری لقمے میں وہ لذت پائے گا جو پہلے میں نہیں پائی تھی اور ان میں ہر ایک کے لیے سرخ یاقوت کے ستر تخت ہوں گے ہر تخت پر ستر ایسے بستر ہوں گے جن کا استر استبرق کا ہوگا ہر بستر پر ستر مزین آراستہ تخت ہوں گے ان کے شوہر کو بھی اسی کے مثل دیا جائے گا۔ اور ہر سرخ یاقوت کے تخت پر موتی سے آراستہ سونے کے دو کنگن ہوں گے یہ رمضان کے ہر روز روزہ رکھنے کے بدلے میں ہے دیگر اعمال حسنہ کے علاوہ۔

(بہار شریعت ۹۸/۵)

۱۰۹۱: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأَدَّيْتُ الزَّكَاةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهُ فَمِمَّنْ أَنَا؟ قَالَ: مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ.

(الترغيب والترهيب ج۲، ۱۰۵-۱۰۶ باب من قام رمضان ايمانا واحتسابا)

عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ فرمایئے اگر میں اس کی گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور پانچوں نمازیں پڑھوں اور زکوۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس کی راتوں کا قیام کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا؟ فرمایا صدیقین اور شہدا میں سے۔ (بہار شریعت ۹۸/۵)

۱۰۹۲: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ.

(صحيح البخاري ج۱، ۲۵۵، باب هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب

رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

١٠٩٣: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا كَانَتْ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَّفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَنَادٰی مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَ یَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ وَذٰلِكَ فِیْ كُلِّ لَیْلَةٍ. (السنن لابن ماجه ج١/١١٩، ١٢٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر لیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا ہے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور منادی پکارتا ہے اے خیر طلب کرنے والے متوجہ ہو اور اے شر کے چاہنے والے! باز رہ اور کچھ لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہیں اور یہ ہر رات میں ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ٥/٩٢)

١٠٩٤: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْكُمْ صِیَامَهُ تُفْتَحُ فِیْهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِیْهِ اَبْوَابُ الْجَحِیْمِ وَتُغَلُّ فِیْهِ مَرَدَةُ الشَّیَاطِیْنِ لِلّٰهِ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَیْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ. (السنن للنسائی ج١/٢٩٩-٣٠٠. باب فضل شهر رمضان)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا رمضان آیا یہ برکت کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسکے روزے تم پر فرض کیے اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو طوق ڈال دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اسکی بھلائی سے محروم رہا وہ بیشک محروم ہے۔ (بہار شریعت ٥/٩٢)

چاند دیکھنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۹۸: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ . (البقرة ۲/۱۸۰)

تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لیے۔ (کنزالایمان)

احادیث

۱۰۹۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: لَاتَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَاتُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ.

(صحيح البخاری ج ۲۵۶/۱ .باب قول النبی ﷺ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا. والصحيح لمسلم ج ا ص ۳۴۷ .باب كتاب الصيام)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور افطار نہ کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور اگر ابر ہو تو مقدار پوری کرلو۔

(بہار شریعت ۱۰۵/۵)

۱۰۹۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (اَوْقَالَ اَبُوالْقَاسِمِ ﷺ) صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ .

(صحيح البخاری ج ۲۵۶/۱ .باب قول النبی ﷺ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا. والجامع الصحح لمسلم ج ۳۴۷/۱ .باب كتاب الصيام. والسنن للنسائی ج ۳۰۱/۱ . باب قبول شهادة الرجل الواحد)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر ابر ہو تو شعبان کی گنتی پوری کرلو۔ (بہار شریعت ۱۰۵/۵)

۱۰۹۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ

الْهِلَالَ (قَالَ الْحَسَنُ فِيْ حَدِيْثِهٖ يَعْنِيْ رَمَضَانَ) فَقَالَ : تَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ. قَالَ: اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : يَا بِلَالُ ! اَذِّنْ فِيْ النَّاسِ فَلْيَصُوْمُوْا غَدًا. (السنن لابی داؤد ج ۱/ ۳۲۰. باب فی شهادة الواحد علی رؤية هلال رمضان والنسائی ج ۱/ ۳۰۰. باب قبول شهادة الرجل الواحد علی هلال شهر رمضان. والسنن لابن ماجه ج ۱/ ۱۲۰. باب ماجاء فی الشهادة علی روية الهلال. (جامع الترمذی ۱۴۸/۱. باب ماجاء فی الصوم بالشهادة)

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی کہ ایک اعرابی نے حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ عرض کی ہاں فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا ہاں ارشاد فرمایا اے بلال! لوگوں میں اعلان کردو کہ کل روزہ رکھیں۔ (بہار شریعت ۱۰۵/۵)

۱۰۹۸ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَايَا النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنِّیْ رَأَيْتُهٗ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ (۱)، (ابوداؤد ج ۱/ ۳۲۰. باب فی شهادة الواحد روية هلال رمضان)

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما راوی کہ لوگوں نے باہم چاند دیکھنا شروع کیا میں نے حضور کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے حضور نے بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۰۵/۵)

۱۰۹۹ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا تَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَالَايَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهٖ ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ . (السنن لابی داود ج ۱/ ۳۱۸. باب اِذَا اُغْمِیَ الشَّهْرُ)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ شعبان کا اس قدر تحفظ کرتے کہ اتنا اور کسی کا نہ کرتے پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے اور اگر ابر ہوتا تو تیس دن پورے کرکے روزہ رکھتے۔ (بہار شریعت ۱۰۵/۵)

۱۱۰۰ : عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ : خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ قَالَ :

---

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ رمضان کے چاند کے لیے ایک مسلمان کی گواہی مقبول وکافی ہے۔

تَرَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ : فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَابْنُ ثَلٰثٍ وَّقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ : اَیَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ قَالَ : قُلْنَا : لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ. (الجامع الصحیح لمسلم ج۱/۳٤۸)

ابوالبختری سے مروی کہتے ہیں ہم عمرہ کے لیے گئے جب بطن نخلہ میں پہونچے تو چاند دیکھ کر کسی نے کہا تین دن کا ہے کسی نے کہا دودن کا کسی نے کہا دورات ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے ہم ملے اوران سے واقعہ بیان کیا فرمایا تم نے دیکھا کس رات میں؟ ہم نے کہا فلاں رات میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسکی مدت دیکھنے سے مقرر فرمائی لھذا اس رات کا مقرر فرمایا جائے گا جس رات کو تم نے دیکھا۔ (بہارشریعت ۱۰٦/۵)

ان چیزوں کا بیان جن سے روزہ نہیں جاتا

احادیث

١١٠١: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا نَسِیَ فَاَکَلَ اَوْشَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهُ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ۔

(صحیح البخاری ج١/٢٥٩. بَابُ الصَّائِمِ اِذَا اَکَلَ وَشَرِبَ نَاسِیًا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس روزہ دار نے بھول کر کھایا یا پیا وہ اپنے روزہ کو پورا کرے کہ اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا۔ (بہار شریعت ١١١/٥)

١١٠٢: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ ذَرَعَهُ قَیْءٌ وَهُوَصَائِمٌ فَلَیْسَ عَلَیْهِ قَضَاءٌ وَاِنِ اسْتَقَاءَ فَلْیَقْضِ. (السنن لابی داؤد ج١/٣٢٤ باب الصائم لیستقئ عامداو جامع الترمذی ج١/١٥٣. باب ماجاء فی من استقاء عمدا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس پر قے نے غلبہ کیا اس پر قضا نہیں اور جس نے قصداً قے کی اس پر روزہ کی قضا ہے۔ (بہار شریعت ١١١/٥)

١١٠٣: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اشْتَکَتْ عَیْنِیْ اَفَاَکْتَحِلُ وَاَنَاصَائِمٌ قَالَ: نَعَمْ. (جامع الترمذی ج١/١٥٤. باب ماجاء فی الکحل للصائم)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک شخص نے خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کی میری آنکھ میں مرض ہے کیا روزہ کی حالت میں سرمہ لگاؤں؟ فرمایا ہاں۔ (بہار شریعت ١١٢/٥)

١١٠٤: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ لَایُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَیْءُ وَالْاِحْتِلَامُ.

(جامع الترمذی ج١/١٥٢. باب ماجاء فی الصائم یذرعه القی)

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں پچھنا اور قے اور احتلام۔ (بہار شریعت ١١٢/٥)

روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان

احادیث

۱۱۰۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ ۔ (صحيح البخاري ج ۱/۲۵۹، باب قول النبي ﷺ اذ توضا ۔ والسنن لابي داود ج ۱/۳۲۶ ، باب التغليظ فيمن افطر عمدا)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے رمضان کے ایک دن کا روزہ بغیر رخصت وبغیر مرض افطار کیا تو زمانہ بھر کا روزہ اس کی قضا نہیں ہوسکتا ہے اگر چہ رکھ بھی لے ۔ (بہار شریعت ۱۱۵/۵)

۱۱۰۶: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَتَانِي رَجُلَانِ فَأَخَذَا بِضَبْعَيَّ فَأَتَيَا بِي جَبَلًا وَعْرًا فَقَالَ: اِصْعَدْ فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أُطِيقُهُ فَقَالَ : إِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ فَصَعِدْتُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِي سَوَاءِ الْجَبَلِ إِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيدَةٍ قُلْتُ : مَا هٰذِهِ الْأَصْوَاتُ ؟ قَالُوا : هٰذَا عُوَاءُ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ انْطُلِقَ بِي فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِيبِهِمْ مُشَقَّقَةً أَشْدَاقُهُمْ تَسِيلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا قَالَ: قُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ الَّذِينَ يُفْطِرُونَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ ۔ (الترغيب والترهيب ج ۲/ ص ۱۰۸/ ۱۰۹، باب الترهيب من افطار شئ من رمضان من غير عذر)۔

ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ حضور فرماتے ہیں میں سورہا تھا دو شخص حاضر ہوئے اور میرے بازو پکڑ کر ایک پہاڑ کے پاس لے گئے اور مجھ سے کہا چڑھئے میں نے کہا مجھ میں اس کی طاقت نہیں انہوں نے کہا ہم سہل کردیں گے میں چڑھ گیا جب بیچ پہاڑ پر پہونچا تو سخت آوازیں سنائی دیں میں نے کہا ۔ کیسی آوازیں

ہیں؟ انہوں نے کہا یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں پھر مجھے آگے لے گئے میں نے ایک قوم کو دیکھا کہ وہ لوگ الٹے لٹکائے گئے ہیں اور ان کی باچھیں چیری جارہی ہیں جن سے خون بہتا ہے میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ وقت سے پہلے روزہ افطار کردیتے تھے۔

(بہار شریعت ۱۱۵/۵)

۱۱۰۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ : وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَدْ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : عُرَى الْاِسْلَامِ وَقَوَاعِدُ الدِّيْنِ ثَلٰثَةٌ عَلَيْهِنَّ اُسِّسَ الْاِسْلَامُ، مَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِّنْهُنَّ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ : شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوْبَةُ وَصَوْمُ رَمَضَانَ. رواه ابو يعلى باسناد حسن . وفي رواية : مَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِرٌ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ، وَلَا عَدْلٌ وَقَدْ حَلَّ دَمُهُ وَمَالُهُ . (الترغيب والترهيب ج۲ ص۱۰۹، ۱۱۰)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اسلام کے کڑے اور دین کے قواعد تین ہیں جن پر اسلام کی بنا مضبوط کی گئی جو ان میں ایک کو ترک کرے وہ کافر ہے اس کا خون حلال ہے کلمۂ توحید کی شہادت اور نماز فرض اور روزۂ رمضان اور ایک روایت میں ہے جو ان میں سے ایک کو ترک کرے وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتا ہے اور اس کا فرض و نفل کچھ مقبول نہیں۔

روزہ کے مکروہات کا بیان

١١٠٨: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ. (صحیح البخاری ج ٢٥٥/١ .باب من لم یدع قول الزور والعمل به فی الصوم. والسنن لابی داؤد ج ٣٢٢/١ .باب الغیبة للصائم. والترغیب والترهیب ج١٤٦/٢ .باب الصائم من الغیبة والفحش) وکذا فی الطبرانی عن انس رضی الله تعالٰی عنه .

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بُری بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ حاجت نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے اور اسی کے مثل طبرانی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ (بہار شریعت ١٣٣/٥)

١١٠٩: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : رُبَّ صَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ صِیَامِهٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ قِیَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ. (رواه ابن ماجه والنسائی وابن خزیمة فی صحیحه

(الترغیب والترهیب ج١٤٨/٢ .باب رب صائم لیس له من صیامه الا الجوع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ انہیں روزہ سے سوا پیاس کے کچھ نہیں اور بہت سے رات میں قیام کرنے والے ایسے کہ انھیں جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔ (بہار شریعت ١٣٣/٥)

١١١٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : رُبَّ صَائِمٍ حَظُّهٗ مِنْ صِیَامِهِ الْجُوْعُ وَ الْعَطَشُ وَرُبَّ قَائِمٍ حَظُّهٗ مِنْ قِیَامِهِ السَّهَرُ. رواه الطبرانی (الترغیب والترهیب ج١٤٨/٢ باب تَرْهِیْبِ الصَّائِمِ مِنَ الْغِیْبَةِ وَالْفُحْشِ)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ انہیں روزہ سے سوا پیاس کے کچھ نہیں اور بہت سے رات میں قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ انہیں جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔

یعنی وہ فضیلت جو رمضان میں رکھنے کی تھی کسی طرح حاصل نہیں کرسکتا تو جب روزہ نہ رکھنے میں یہ سخت وعید ہے رکھ کر توڑ دینا تو اس سے سخت تر ہے۔١٢

١١١١: عَنْ أَبِيْ عُبَيْـدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مَّالَمْ يَخْرِقُهَا. رواه النسائي باسناد حسن وابن خزيمة في صحيحه والبيهقي. (الترغيب الترهيب ج٢/١٤٧. باب الصيام جنة مالم يخرقها)

ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا روزہ سپر ہے جب تک اسے پھاڑا نہ ہو۔ (بہار شریعت ۵/۱۴۴)

١١١٢: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تعالىٰ عَنْهُ قَالَ: اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقُهَا بِكِذْبٍ أَوْ غِيْبَةٍ. (كنز العمال ج٤/٢٩٢ حديث نمبر ٥٨٨٣ باب في فضل الصوم مطلقا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ روزہ سپر ہے جب تک اسے جھوٹ یا غیبت سے پھاڑا نہ ہو۔ (مرتب)

١١١٣: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ إِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ.

(الترغيب والترهيب ج٢/١٤٧، ١٤٨. باب الصيام جنة مالم يخرقها)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا روزہ اس کا نام نہیں کہ کھانے اور پینے سے باز رہنا ہو روزہ تو یہ ہے کہ لغو وبیہودہ باتوں سے بچا جائے۔ (بہار شریعت ۵/۱۴۴)

١١١٤: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَأَتَاهُ آخَرُ فَنَهَاهُ فَإِذَا الَّذِيْ رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَالَّذِيْ نَهَاهُ شَابٌّ.

(السنن لابي داؤد ج١/٣٢٤. باب الصائم يبلغ الريق)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے روزہ دار کو مباشرت کرنے کے بارے میں سوال کیا حضور نے انھیں اجازت دی پھر ایک دوسرے صاحب نے حاضر ہو کر یہی سوال کیا تو انہیں منع فرمایا اور جن کو اجازت دی تھی وہ بوڑھے تھے اور جن کو منع فرمایا وہ جوان تھے۔(١) (بہار شریعت ۵/۱۴۴)

١١١٥: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ زَادَ مُسَدَّدٌ مَالَا أَعُدُّ وَلَا أُحْصِيْ. (السنن لابي داؤد ج١/٣٢٢. باب السواك للصائم)

عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے راوی کہتے ہیں میں نے بے شمار بار نبی ﷺ کو روزہ میں مسواک کرتے دیکھا۔ (بہار شریعت ۵/۱۴۴)

(١) اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ حلال وحرام کرنے، اسلام کے آئین بنانے کے مکمل مختار ہیں۔

سحری وافطار کا بیان

احادیث

۱۱۱۶: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً. (الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۳۵۰. باب فضل السحور. السنن لابن ماجہ ۱/۱۲۲. و صحیح البخاری ۱/۲۵۷)

انس رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کھاؤ کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بہارشریعت ۵/۱۲۷)

۱۱۱۷: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فَصْلُ مَابَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ الْکِتٰبِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ. (الصحیح لمسلم ج ۱/۳۵۰. باب فضل السحور)

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق سحری کا لقمہ ہے۔ (بہارشریعت ۵/۱۲۷)

۱۱۱۸: عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْبَرَکَۃُ فِیْ ثَلَاثَۃٍ فِی الْجَمَاعَۃِ وَالثَّرِیْدِ وَالسُّحُوْرِ. رواہ الطبرانی فی الکبیر

(الترغیب والترہیب ج۲/۱۳۷. باب فی السحور سیمابا لتمر)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تین چیزوں میں برکت ہے۔ جماعت اور ثرید اور سحری میں۔ (بہارشریعت ۵/۱۲۷-۱۲۸)

۱۱۱۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الْمُتَسَحِّرِیْنَ. رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن حبان فی صحیحہ.

(الترغیب الترہیب ج۲/۱۳۷. بَابٌ فِی السُّحُوْرِ بِیْمَا بِالتَّمْرِ)

ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور اس

کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ (بہارشریعت ۵/۱۲۸)

۱۱۲۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِسْتَعِيْنُوْا بِطَعَامِ السَّحَرِ عَلٰى صِيَامِ النَّهَارِ وَالْقَيْلُوْلَةِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ. رواه ابن ماجه وابن خزيمة في صحيحه والبيهقي (الترغيب والترهيب ج ۲/۱۳۸، باب استعينوا بطعام السحر على قيام النهار ابن ماجه ج ۲/۱۲۳)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کھانے سے دن کے روزہ پر استعانت کرو اور قیلولہ سے رات کے قیام پر۔ (بہارشریعت ۵/۱۲۸)

۱۱۲۱: عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ: اِنَّهَا بَرَكَةٌ اَعْطَاكُمُ اللّٰهُ اِيَّاهَا فَلَاتَدَعُوْهُ.

(السنن للنسائي ج ۱/۳۰۴، باب فَضْلِ السَّحُوْرِ)

ایک صحابی راوی کہتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور سحری تناول فرما رہے تھے ارشاد فرمایا یہ برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی تو اسے نہ چھوڑنا۔ (بہارشریعت ۵/۱۲۸)

۱۱۲۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَّيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا كَانَ حَلَالًا اَلصَّائِمُ وَالْمُتَسَحِّرُ وَالْمُرَابِطُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. رواه البزار والطبراني في الكبير.

(الترغيب والترهيب ج ۲/۱۳۹، تَسَحَّرُوْا وَلَوْ بِجُرْعَةِ مَاءٍ)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین شخصوں پر کھانے میں انشاء اللہ تعالیٰ حساب نہیں جبکہ حلال کھایا روزہ دار سحری کھانے والا اور سرحد پر گھوڑا باندھنے والا۔ (بہارشریعت ۵/۱۲۸)

۱۱۲۳: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلسَّحُوْرُ كُلُّهُ بَرَكَةٌ فَلَاتَدَعُوْهُ وَلَوْاَنْ يَّجْرَعَ اَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِّنْ مَاءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ.

(الترغيب والترهيب ج ۲/۱۳۹، باب تسحروا ولو بجرعة ماء)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کل کی کل

برکت ہے اسے نہ چھوڑنا اگرچہ ایک گھونٹ پانی پی لے کیوں کہ سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۵)

۱۱۲۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: تَسَحَّرُوْا وَلَوْ بِجَرْعَۃٍ مِّنْ مَاءٍ (الترغیب والترھیب ج۲/۱۳۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی پی کر۔ (مرتب)

۱۱۲۵: عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: نِعْمَ السَّحُوْرُ التَّمْرُ وَقَالَ: یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُتَسَحِّرِیْنَ. (الترغیب والترھیب ج۲/۱۳۹)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سحری میں کھجور بہت عمدہ ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحم فرمائے۔ (مرتب)

۱۱۲۶: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ. (الترغیب والترھیب ج۲/۱۳۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کی سحری میں کھجور بہت اچھی ہے۔ (مرتب)

۱۱۲۷: عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَایَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ. (الجامع الصحیح لمسلم ج ۱/۳۵۰، ۳۵۱ . باب فضل السحور والترغیب والترھیب ج۲ ص۱۳۹)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۵)

۱۱۲۸: عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَاتَزَالُ اُمَّتِیْ عَلٰی سُنَّتِیْ مَالَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِھَا النُّجُوْمَ. رواہ ابن حبان فی صحیحہ. (الترغیب والترھیب ج۲/۱۴۰. باب اَنَّ اَحَبَّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُھُمْ فِطْرًا)

حضرت سہل بن سعد سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میری سنت پر رہے گی جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے۔ (بہارشریعت ۱۲۸/۵)

۱۱۲۹: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِنَّ أَحَبَّ عِبَادِیْ اِلَیَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا۔

(جامع الترمذی ج۱/۱۵۰. باب تعجیل الافطار. ترغیب ج۲/۱۴۰)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔ (بہارشریعت ۱۲۸/۵-۱۲۹)

۱۱۳۰: رُوِیَ عَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ یُحِبُّهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَتَأْخِیْرُ السُّحُوْرِ وَضَرْبُ الْیَدَیْنِ اِحْدَاهُمَا عَلَی الْاُخْرٰی فِی الصَّلٰوةِ. رواه الطبرانی فی الاوسط.

(الترغیب والترهیب ج۲/۱۴۰. باب ان احب عبادی الی اعجلهم فطرا)

یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرمایا تین چیزوں کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر اور نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔ (بہارشریعت ۱۲۹/۵)

۱۱۳۱: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَایَزَالُ الدِّیْنُ ظَاهِرًا مَاعَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی یُؤَخِّرُوْنَ. (السنن لابی داؤد ج۱/۳۲۱. بَابُ تَعْجِیْلِ الْفِطْرِ والترغیب والترهیب ج۲/۱۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہود ونصاری تاخیر کرتے ہیں۔ (بہارشریعت ۱۲۹/۵)

۱۱۳۲: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ نِ الضَّبِّیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا أَفْطَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَکَةٌ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ تَمْرًا فَلْیُفْطِرْ عَلَی الْمَاءِ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ. رواه ابوداود والترمذی وابن خزیمة فی صحیحه.

(الترغیب الترهیب ج۲/۱۴۱. ابن ماجه ج۱/۱۲۳. باب ماجاء علی مسجد الفطر)

سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جب تم میں کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرے کہ وہ برکت ہے اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۵)

۱۱۳۳: عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُفْطِرُ عَلٰى رُطَبَاتٍ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ فَعَلٰى تَمَرَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ.

(السنن لابی داود ج ۳۲۱/۱ ،باب مایفطر علیه)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نماز سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے تر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوروں سے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چلو پانی پیتے۔

۱۱۳۴: عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ. (السنن لابی داود ج ۳۲۲/۱ ،باب القول عند الافطار)

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور علیہ السلام افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے "اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت" (بہار شریعت ۱۲۹/۵)

۱۱۳۵: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُنْقَصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ. رواه الترمذی والنسائی وابن ماجه وابن خزيمه وابن حبان فی صحيحهما.

(الترغيب والترهيب ج ۱۴۴/۲ ،ماجاء فی من فطر صائما فی رمضان)

خالد بن جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرمایا جو روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو اسے بھی اتنا ہی ملے گا۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۵)

۱۱۳۶: رُوِيَ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مِّنْ حَلَالٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ فِيْ سَاعَاتِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ جِبْرَائِيْلُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ. رواه الطبرانی فی الكبير

(الترغيب والترهيب ج ۱۴۴/۲ ،باب ماجاء فيمن فطر صائما فی رمضان)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے

حلال کھانے یا پانی سے روزہ افطار کرایا فرشتے ماہ رمضان کے اوقات میں ان کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام شب قدر میں اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۵۔۱۳۰)

۱۱۳۷: عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مِّنْ حَلَالٍ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ فِیْ سَاعَاتِ رَمَضَانَ وَصَافَحَہٗ جِبْرَئِیْلُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ . رواہ ابو الشیخ

(الترغیب والترہیب ج۲/۱٤٤ باب الترغیب فی الطعام)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور شب قدر میں حضرت جبرئیل اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۳۰/۵)

۱۱۳۸: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی مَذْقَۃِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَۃٍ اَوْ شُرْبَۃٍ مِّنْ مَّاءٍ وَّمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاہُ اللّٰہُ مِنْ حَوْضِیْ شُرْبَۃً لَا یَظْمَأُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۷٤ کتاب الصوم)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا کھجور یا شربت سے افطار کرائے اور جو روزہ دار کو آسودہ کرے اللہ اسے میرے حوض سے پلائے گا وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔ (مرتب)

ان وجوہ کا بیان جن سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

احادیث

۱۱۳۹: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیَّ سَأَلَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنِّیْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ فَاَصُوْمُ فِی السَّفَرِ قَالَ: صُمْ اِنْ شِئْتَ وَاَفْطِرْ اِنْ شِئْتَ۔ (الصحیح لمسلم ج ۱/۳۵۷. باب جواز صوم الفطر فی شہر رمضان لِلْمُسَافِرِ فِیْ غَیْرِ مَعْصِیَةٍ. وجامع الترمذی ج ۱/۱۵۲. باب ماجاء فی الرخصة فی الصوم فی السفر. والسنن لابن ماجہ ج ۱/۱۲۱. باب ماجاء فی الصوم فی السفر)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی بہت روزے رکھا کرتے تھے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ سفر میں روزہ رکھوں ارشاد فرمایا چاہے رکھو اور چاہے نہ رکھو۔ (بہار شریعت ۵/۱۳۰)

۱۱۴۰: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِسِتَّ عَشَرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ یَعِبِ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ۔ (صحیح المسلم ج ۱/۳۵۶. باب جواز صوم الفطر فی شہر رمضان للمسافر فی غیر معصیة. جامع الترمذی ج ۱/۱۵۲. باب ماجاء فی الرخصة فی الصوم فی السفر)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں سولھویں رمضان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم جہاد میں گئے ہم میں بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ رکھا تو نہ روزہ دار وں نے غیر روزہ داروں پر عیب لگایا اور نہ انھوں نے ان پر۔ (بہار شریعت ۵/۱۳۰)

۱۱۴۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ کَعْبٍ قَالَ: اَغَارَتْ عَلَیْنَا خَیْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ فَوَجَدْتُہٗ یَتَغَدّٰی فَقَالَ: اُدْنُ فَکُلْ

فَقُلْتُ: اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ : اُدْنُ اُحَدِّثْکَ عَنِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوۃِ اَنَّ اللّٰہَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوۃِ وَعَنِ الحَامِلِ اَوِ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اَوِ الصِّیَامَ وَاللّٰہُ لَقَدْ قَالَھُمَا النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم کِلَیْھِمَا اَوْ اَحَدَھُمَا فَیَالَھْفَ نَفْسِیْ اَنْ لَّا اَکُوْنَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

(جامع الترمذی ج١/١٥٢ .باب ماجاء فی الرخصة فی الافطار للحبلی والمرضع

والسنن لابن ماجه ج١/٨٩ .باب ماجاء فی الافطار للحامل والمرضع)

حضرت انس بن مالک کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز معاف فرمادی یعنی چار رکعت والی دو پڑھے گا اور مسافر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ سے روزہ معاف فرمادیا کہ ان کو اجازت ہے کہ اس وقت نہ رکھیں بعد میں وہ مقدار پوری کرلیں۔ (بہار شریعت ۱۳۰/۵)

روزۂ نفل کے فضائل

١١٤٢: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَاهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهُ؟ قَالُوْا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ. (الجامع الصحیح لمسلم ج١/٣٥٩، باب صوم یوم عاشوراء)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ شریف تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورا کا روزہ رکھے ہوئے پایا تو ارشاد فرمایا آج کون سا دن ہے؟ کہ روزہ رکھے ہوئے ہو یہودیوں نے عرض کیا کہ یہ عظمت والا دن ہے اس میں اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات بخشی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق فرمایا تو موسیٰ علیہ السلام نے شکریہ میں روزہ رکھا اس لیے ہم لوگ بھی روزہ رکھتے ہیں تو سرکار اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حقدار اور زیادہ قریب ہیں اور آپ نے عاشورا کا روزہ خود رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم فرمایا۔ (بہار شریعت ٥/١٣٥)

١١٤٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ وَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلٰوةُ مِّنَ اللَّيْلِ.

(السنن لابی داؤد ج١/٣٣٠، باب فی صوم المحرم. جامع الترمذی ص ١٥٦)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے اور فرض کے بعد افضل نماز صلوۃ اللیل ہے۔ (بہار شریعت ٥/١٣٥، ١٣٦)

١١٤٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: مَا عَلِمْتُ؟ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْاَيَّامِ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ وَلَا شَهْرًا اِلَّا هٰذَا الشَّهْرَ. يَعْنِيْ رَمَضَانَ.

(الجامع الصحیح لمسلم ج١/٣٥٩ باب صوم یوم عاشوراء)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو کسی دن کے روزہ کو اوروں پر فضیلت دے کر جستجو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ عاشورا کا دن اور یہ رمضان کا مہینہ۔ (بہار شریعت ۱۳۶/۵)

١١٤٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَاهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهُ؟ قَالُوْا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ.

(صحیح المسلم ج ۱/۳۵۹، باب صوم یوم عاشوراء)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے یہود کو عاشورا کے دن روزہ دار پایا ارشاد فرمایا یہ دن کیا ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو عرض کی یہ عظمت والا دن ہے اس میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے نجات دی فرعون اور اس کی قوم کو ڈبو دیا لہذا موسیٰ علیہ السلام نے بطور شکر اس دن کا روزہ رکھا تو ہم بھی رکھتے ہیں ارشاد فرمایا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موافقت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حقدار اور زیادہ قریب ہیں تو حضور ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی فرمایا۔(۱) (بہار شریعت ۱۳۶/۵)

١١٤٦: عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ. (السنن لابن ماجه ج ۲/۱۲۵، باب صیام یوم عاشوراء، الصحیح لمسلم ج ۱/۳٦۷)

ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مجھے اللہ پر گمان ہے

---

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ عزوجل کوئی خاص نعمت عطا فرمائے اس کی یادگار قائم کرنا درست و محبوب ہے کہ وہ نعمت خاصہ یاد آئے گی اور اس کا شکر ادا کرنے کا سبب ہوگا خود قرآن عظیم میں ارشاد فرمایا "ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ" خدا کے انعام کے دنوں کو یاد کرو اور ہم مسلمانوں کے لیے یوم ولادت اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہتر کون سا دن ہوگا؟ جس کی یادگار قائم کریں کہ تمام نعمتیں انہیں کے طفیل میں ہیں اور یہ دن عید سے بھی بہتر کہ انہیں کے صدقہ میں تو عید عید ہوئی اسی وجہ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کا سبب ارشاد فرمایا کہ فیہ ولدت اس دن میری ولادت ہوئی۔ ۱۲

کہ عاشورا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۵/۱۳۶)

۱۱۴۷: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالَّتِي بَعْدَهُ.

(السنن لابن ماجه ج ۱۲۵/۱، باب صيام يوم عرفة)

ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۵/۱۳۶۔۱۳۷)

۱۱۴۸: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُ سَنَتَيْنِ مُتَتَابِعَتَيْنِ. رواه ابو يعلى

(الترغيب والترهيب ج ۱۱۲/۲ باب الترغيب في صيام يوم عرفة)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عرفہ کے دن روزہ رکھے گا اس کے دو سال مسلسل کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۱۱۴۹: عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ سَنَةَ أَمَامِهِ وَسَنَةَ خَلْفِهِ وَمَنْ صَامَ عَاشُوْرَاءَ غُفِرَ لَهُ سَنَةً. (رواه الطبراني في الاوسط) (الترغيب والترهيب ج ۱۱۲/۲)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو یوم عرفہ کا روزہ رکھے اس کے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو عاشورہ کا روزہ رکھے اس کے ایک سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (مرتب)

۱۱۵۰: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ: كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَعْدِلُهُ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ.

رواه الطبراني في الاوسط (الترغيب والترهيب ج ۱۱۳/۲)

سعید بن جبیر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے روزہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ہم اس کو دو سال کے روزے کے برابر گردانتے ہیں یہ اس وقت فرمایا جب ہم لوگ سرکار اقدس کے ساتھ تھے۔ (مرتب)

١١٥١: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الَّتِيْ اَنْتَ فِيْهَا وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهَا. رواه الطبرانی فی الکبیر. (الترغیب والترھیب ج۱۱۳/۲)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کا روزہ موجودہ اور آئندہ سال کا گناہ مٹا دیتا ہے۔ (مرتب)

١١٥٢: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَصِيَامِ اَلْفِ يَوْمٍ (الترغیب والترھیب ج۱۱۲/۲)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ کے روزہ کو ہزار دن کے روزے کے برابر بتاتے۔ (بہار شریعت ج۱۴۷/۵)

١١٥٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ.
(السنن ابی داؤد ج۳۳۱/۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور نے عرفہ کے دن عرفہ میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔
(بہار شریعت ج۱۴۷/۵)

١١٥٤: عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ. (الصحیح لمسلم ج۳۶۹/۱، باب استحباب صوم ستة من شوال و ابوداود ج۳۳۰/۱، باب فی صوم ستة ایام من شوال وترمذی ج۹۴/۱)

ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو ایسا ہے جیسے دہر کا روزہ رکھا۔ (بہار شریعت ۱۴۷/۵)

١١٥٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ. رواه البزار والطبرانی
(الترغیب والترھیب ج۱۱۱/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے

رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا وہ ایسا ہے جیسے اس نے دہر کا روزہ رکھا۔ (مرتب)

١١٥٦: عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا.

(السنن لابن ماجه ج١ ١٢٤، باب ستة ايام من شوال)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عیدالفطر کے بعد چھ روزے رکھ لیے تو اس نے پورے سال کا روزہ رکھا کہ جو ایک نیکی لائے گا اسے دس ملے گی (تو ماہ رمضان کا روزہ دس مہینے کے برابر اور ان چھ دنوں کے بدلے میں دو مہینے تو پورے سال کے روزے ہوگئے)۔ (بہار شریعت ٥/١٣٧)

١١٥٧: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَسِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَقَدْ صَامَ السَّنَةَ. رواه احمد والبزار والطبرانی (الترغيب والترهيب ج٢ ١١١)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور شوال کے چھ روزے رکھا تو اس نے پورے سال کا روزہ رکھا۔ (مرتب)

١١٥٨: رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَأَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.
رواه الطبرانی فی الاوسط (الترغيب والترهيب ج٢/١١١، باب فی صوم ست من شوال)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اسکے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (بہار شریعت ٥/١٣٧)

١١٥٩: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَطَّلِعُ اللّٰهُ إِلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ. رواه الطبرانی وابن حبان وفی صحيحه.

(الترغيب والترهيب ج٢/١١٨، باب ماجاء فی صيام النبی ﷺ)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ شعبان کی

پندرہویں شب میں اللہ عزوجل تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر کافر اور عداوت والے کو۔ (بہار شریعت ۱۳۸/۵)

۱۱۶۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: هٰذِهٖ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلّٰهِ فِيْهَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُوْرِ غَنَمِ كَلْبٍ وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ فِيْهَا اِلٰى مُشْرِكٍ وَلَا اِلٰى مُشَاحِنٍ وَلَا اِلٰى قَاطِعِ رَحِمٍ وَلَا اِلٰى مُسْبِلٍ وَلَا اِلٰى عَاقٍّ لِّوَالِدَيْهِ وَلَا اِلٰى مُدْمِنِ خَمْرٍ.

(الترغيب والترهيب ج ۱۱۸/۲، باب ماجاء في صيام النبي ﷺ)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے اتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر اور عداوت والے اور رشتہ کاٹنے والے اور کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کی مداومت کرنے والے کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۸/۵)

۱۱۶۱: رَوَى الْاِمَامُ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَطَّلِعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى خَلْقِهٖ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهٖ اِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِنٍ وَقَاتِلِ نَفْسٍ. (الترغيب والترهيب ج ۱۱۹/۲)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کو اپنی مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے تو اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے دو شخصوں کے ایک عداوت والا دوسرا (ناحق) جان مارنے والا۔ (بہار شریعت ج ۱۳۸/۵)

۱۱۶۲: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَطَّلِعُ عَلٰى عِبَادِهٖ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَيَرْحَمُ الْمُسْتَرْحِمِيْنَ وَيُؤَخِّرُ اَهْلَ الْحِقْدِ كَمَا هُمْ. (الترغيب والترهيب ج ۱۱۹/۲)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل شعبان کی پندرہویں شب میں تجلی فرماتا ہے استغفار کرنے والوں کو بخش دیتا ہے

اور طالب رحمت پر رحم فرماتا ہے اور عداوت والوں کو جس حال پر ہیں اسی پر چھوڑ دیتا ہے۔

(بہار شریعت ۱۳۸/۵)

۱۱۶۳: رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا کَانَتْ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَهَا وَصُوْمُوْا یَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ: اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مِنْ مُّسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مِنْ مُّبْتَلٰی فَاُعَافِیَهٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ۔

(الترغیب والترہیب ج۲/۱۱۹۔۱۲۰، باب ماجاء فی صیام النبی ﷺ)

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں جب شعبان کی پندرہویں رات آجائے تو اس رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کہ رب تبارک وتعالیٰ غروب آفتاب سے آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخشدوں ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اسے روزی دوں، ہے کوئی مبتلا کہ اسے عافیت دوں ہے کوئی ایسا، ہے کوئی ایسا اور یہ اس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔ (بہار شریعت ۱۳۸/۵۔۱۳۹)

۱۱۶٤: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَارَأَیْتُهٗ فِیْ شَهْرٍ اَکْثَرَ صِیَامًا مِّنْهُ فِیْ شَعْبَانَ. رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد ورواہ النسائی والترمذی (بیہقی ج٤/۲۹۲، باب فی فضل صوم شعبان. والترغیب والترہیب ج۲/۱۱۷، باب ماجاء فی صیام النبی ﷺ)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضور اقدس ﷺ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ رکھتے میں نے نہیں دیکھا۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۵)

۱۱۶٥: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ! اَوْصَانِیْ حَبِیْبِیْ بِثَلَاثٍ لَنْ اَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ بِصِیَامِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ وَصَلٰوةِ الضُّحٰی وَبِاَنْ لَا اَنَامَ حَتّٰی اُوْتِرَ (الترغیب والترہیب ج۲/۱۲۰، باب الترغیب فی صوم ثلثة ایام)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی میرے حبیب سرکار اقدس ﷺ نے مجھے تین باتوں کا حکم دیا جنہیں تاحیات نہ چھوڑوں ایک یہ ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھو دوسرے نماز چاشت تیسرے یہ کہ وتر پڑھنے سے پہلے نہ سوؤں۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۵)

١١٦٦: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ ﷺ بِثَلَاثٍ صِیَامِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ وَّرَکْعَتَیِ الضُّحٰی وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ. رواه البخاری ومسلم والنسائی. (الترغیب والترهیب ج۲، ۱۲۰ باب فی صوم ثلاثة ایام من کل شهر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں مجھے میرے خلیل علیہ الصلوۃ والسلام نے تین باتوں کا حکم دیا ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے چاشت کی دو رکعت پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا۔ (مرتب)

١١٦٧: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ کُلِّهٖ.

(الترغیب والترهیب ج۲/۱۲۰. باب فی صوم ثلاثة ایام من کل شهر)

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دہر (ہمیشہ) کا روزہ۔ (بہار شریعت ۵/۱۳۹)

١١٦٨: عَنْ قُرَّةَ بْنِ اِیَاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ صِیَامُ الدَّهْرِ وَاِفْطَارُهٗ.

(الترغیب والترهیب ج۲/۱۲۱ باب الترغیب فی صوم ثلثة ایام من کل شهر)

حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ہر مہینے کے تین دن کے روزے دہر کے روزے اور افطار کی طرح ہیں۔ (مرتب)

١١٦٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ یُذْهِبْنَ وَحَرَ الصَّدْرِ

(الترغیب والترهیب ج۲/۱۲۱. باب فی صوم ثلاثة ایام من کل شهر)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینہ کی خرابی کو دور کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۵/۱۳۹)

١١٧٠: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَصَوْمُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ وَهُنَّ یُذْهِبْنَ بَلَا بِلَ الصَّدْرِ.

(کنز العمال ج۴/۳۴۵ حدیث ۶۷۴۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی خرابیوں کو دور کرتے ہیں۔ (مرتب)

١١٧١: رُوِیَ عَنْ مَیْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! اَفْتِنَا عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ: مِنْ کُلِّ شَھْرٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّصُوْمَھُنَّ فَاِنَّ کُلَّ یَوْمٍ یُکَفِّرُ عَشَرَ سَیِّئَاتٍ یُنَقِّیْ مِنَ الْاِثْمِ کَمَا یُنَقِّی الْمَاءُ الثَّوْبَ. رواہ الطبرانی

(الترغیب والترہیب ج۱۲۱/۲. باب فی صوم ثلاثة ایام من کل شھر)

میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جس سے ہوسکے ہر مہینہ میں تین روزے رکھے ہر روزہ دس گناہ مٹاتا ہے اور گناہ سے ایسا پاک کرتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔ (بہارشریعت ۱۳۹/۵)

١١٧٢: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّھْرِ ثَلَاثًا فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

(الترغیب والترہیب ج۱۲۳/۲)

ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ چودہ پندرہ کو رکھو۔ (بہارشریعت ۱۳۹/۵)

١١٧٣: عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: اَرْبَعٌ لَمْ یَکُنْ یَدَعُھُنَّ النَّبِیُّ ﷺ صِیَامَ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ.

(السنن للنسائی ج۳۲۸/۱. مشکوۃ المصابیح باب صیام التطوع ص ۱۸۰)

ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے عاشورا اور عشرۂ ذی الحجہ اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور فجر کے پہلے دو رکعتیں۔ (بہارشریعت ۱۳۹/۵)

١١٧٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یُفْطِرُ اَیَّامَ الْبِیْضِ فِیْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ. رواہ النسائی. (مشکوۃ المصابیح باب صیام التطوع. ص ۱۸۰)

ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ ایام بیض میں بغیر روزے کے نہ

رہتے خواہ حضر ہو یا سفر۔ (بہار شریعت ۵/۱۳۹، ۱۴۰)

۱۱۷۵: عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ. رواه الترمذی

(الترغیب والترهیب ج۲، ۱۲۴، باب فی صوم الاثنین والخمیس)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں پیر اور جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس وقت پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔ (بہار شریعت ۵/۱۴۰)

۱۱۷۶: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّکَ تَصُوْمُ حَتّٰی لَا تَکَادُ تُفْطِرُ وَتُفْطِرُ حَتّٰی لَا تَکَادُ تَصُوْمُ اِلَّا یَوْمَیْنِ اِنْ دَخَلَا فِیْ صِیَامِکَ وَاِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ: اَیُّ یَوْمَیْنِ؟ قُلْتُ: یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ قَالَ: ذٰلِکَ یَوْمَانِ تُعْرَضُ فِیْهِمَا الْاَعْمَالُ عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ.

رواہ ابوداؤد (الترغیب والترهیب ج۲/۱۲۵ باب تعرض الأعمال یوم الاثنین والخمیس)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مسلسل روزہ رکھتے تو افطار نہیں کرتے اور لگاتار افطار کرتے تو روزہ نہیں رکھتے لیکن دو دن اگر آپ کے روزہ میں آجائیں تو ضرور روزہ رکھتے ہیں ارشاد فرمایا کون دو دن؟ میں نے عرض کیا پیر اور جمعرات ارشاد فرمایا ان دونوں دنوں میں اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل پیش ہو تو میں روزہ دار ہوں۔

۱۱۷۷: عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَمِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَیُغْفَرُ لَهٗ وَمِنْ تَائِبٍ فَیُتَابُ عَلَیْهِ وَیُرَدُّ اَهْلُ الضَّغَائِنِ بِضَغَائِنِهِمْ حَتّٰی یَتُوْبُوْا.

(الترغیب والترهیب ج۲:۱۲۵ باب تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس)

۱۱۷۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَصُوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقِیْلَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّکَ تَصُوْمُ الْاِثْنَیْنِ

وَالْخَمِيْسَ فَقَالَ : اِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا مُهْتَجِرَيْنِ يَقُوْلُ : دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا. رواه ابن ماجه.

(الترغيب والترهيب ج۲/۱۲۴۔۱۲۵ .باب فی صوم الاثنین والخمیس)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزے رکھا کرتے تھے اس کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا ان دنوں میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر وہ دو شخص جنھوں نے باہم جدائی کر لی ہے ان کی نسبت ملائکہ سے فرماتا ہے انھیں چھوڑ دو یہاں تک صلح کر لیں۔ (بہار شریعت ۵/۱۴۰)

۱۱۷۹ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ. رواه نسائی وابن ماجه والترمذی.

(الترغيب والترهيب ج۲/۱۲۶ .باب فی صوم الاثنین والخمیس)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو خیال کر کے روزہ رکھتے تھے۔ (بہار شریعت ۵/۱۴۰)

۱۱۸۰ : عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ : فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ. (الصحيح لمسلم ج۱/۳۶۸ .باب صوم شهر شعبان. وبيهقی ج۴/۲۹۳ .باب صوم يوم الاثنين والخميس)

ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے دن روزے کا سبب دریافت کیا گیا فرمایا اسی میں میری ولادت ہوئی اور اسی میں مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

(بہار شریعت ۵/۱۴۰)

۱۱۸۱ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ صَامَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيْسِ كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ. رواه ابويعلی.

(الترغيب والترهيب ج۲/۱۲۶ .باب فی صوم الاربعاء والخميس والجمعة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چہار شنبہ اور پنج شنبہ کو روزے رکھے اس کے لیے دوزخ سے براءت لکھ دی جائے گی۔ (بہار شریعت ۵/۱۴۰)

١١٨٢ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ صَامَ الْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ يُرٰى ظَاهِرُهُ مِنْ بَاطِنِهِ وَبَاطِنُهُ مِنْ ظَاهِرِهِ. رواه الطبراني في الاوسط.

(الترغيب والترهيب ج٢/١٢٦ باب صوم الاربعاء والخميس والجمعة).

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا جس نے چہار شنبہ و پنج شنبہ اور جمعہ کو روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا جس کے باہر کا حصہ اندر سے دکھائی دے گا اندر کا باہر سے۔

١١٨٣ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ : مَنْ صَامَ الْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَيَاقُوْتٍ وَزَبَرْجَدٍ، وَكُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ. رواه الطبراني في الاوسط والبيهقي.

(الترغيب والترهيب ج٢/١٢٦. بَابُ صَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو بدھ، جمعرات، جمعہ کے دن روزہ رکھے گا اللہ اس کے لیے جنت میں موتی اور یاقوت وزبرجد کا محل بنائے گا اور اس کے لیے دوزخ سے براءت لکھ دی جائے گی۔

١١٨٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ صَامَ الْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ تَصَدَّقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ اَوْكَثُرَ غُفِرَ لَهُ كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ حَتّٰى يَصِيْرَ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا. رواه الطبراني في الكبير والبيهقي (الترغيب والترهيب ج٢/١٢٦)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ان تین دنوں کے روزے رکھے پھر جمعہ کو تھوڑا یا زیادہ تصدق کرے تو جو گناہ کیا ہے بخش دیا جائے گا۔ اور ایسا ہو جائے گا جیسے اس دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا مگر خصوصیت کے ساتھ جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت ۵/۱۴۰-۱۴۱)

١١٨٥ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : لَاتَخْتَصُّوْا

لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَاتَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَّصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۳۶۱/۱ باب كراهة افراد يوم الجمعة الخ. والترغيب والترهيب ج ۱۲۷/۲. باب لايصومن احدكم يوم الجمعة)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا راتوں میں سے جمعہ کی رات کو قیام کے لیے اور دنوں میں جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے خاص نہ کرو ہاں کوئی کسی قسم کا روزہ رکھتا تھا اور جمعہ کے دن روزہ میں واقع ہوگیا تو حرج نہیں۔ (بہار شریعت ۱۴۱/۵)

۱۱۸۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَايَصُوْمَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ. (صحيح البخاري ج ۲۶۶/۱ والصحيح لمسلم ج ۳۶۰/۱ باب كراهة افراد يوم الجمعة بصوم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کے دن کوئی روزہ نہ رکھے مگر اس صورت میں کہ اس کے پہلے یا بعد ایک دن اور روزہ رکھے۔

(بہار شریعت ج ۱۴۱/۵)

۱۱۸۷: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ اَنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِيْدٍ فَلَاتَجْعَلُوْا يَوْمَ عِيْدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ اِلَّا اَنْ تَصُوْمُوْا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ. (رواه البخاري ومسلم ترمذي ابن ماجه خزيمة. (الترغيب والترهيب ج ۱۲۷/۲ باب لا يصوم احدكم يوم الجمعة)

ابن خزیمہ کی روایت میں ہے کہ جمعہ کا دن عید ہے لہٰذا عید کے دن کو روزہ کا دن نہ کرو مگر یہ کہ اس کے قبل یا بعد روزہ رکھو۔ (بہار شریعت ۱۴۱/۵)

۱۱۸۸: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ.

(صحيح البخاري ج ۲۶۶/۱. باب صوم يوم الجمعة. ومسلم ج ۳۶۰/۱. باب كراهة افراد يوم الجمعة)

محمد بن عباد سے مروی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے میں نے ان سے پوچھا کیا نبی ﷺ نے جمعہ کے روزہ سے منع فرمایا؟ کہا ہاں اس گھر کے رب کی قسم۔ (بہار شریعت ۱۴۱/۵)

اعتکاف کا بیان

۱۹۹: وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ (بقرہ ۱۸۷/۲۵)
اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔ (کنزالایمان)

احادیث

۱۱۸۹: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ. (صحیح البخاری ج ۱/۲۷۱ جزء ۸)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے یہاں تک وصال فرما گئے پھر ان کی ازواج نے اعتکاف کیا۔ (بہار شریعت ۱۴۶/۵)

۱۱۹۰: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ اِمْرَاَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ.

(السنن لابی داؤد ج ۱ کتاب الصیام ص ۳۳۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی وہ کہتی ہیں معتکف پر سنت یعنی حدیث سے ثابت یہ ہے کہ مریض کی عیادت کو جائے، نہ جنازہ میں حاضر ہو، نہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے اور نہ کسی حاجت کے لیے جائے مگر اس حاجت کے لیے جاسکتا ہے جو ضروری ہے اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں اور اعتکاف جماعت والی مسجد میں کرے۔ (بہار شریعت ۱۴۶/۵)

۱۱۹۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوْبَ

يُجزىٰ لَهٗ مِنَ الحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الحَسَنَاتِ كُلِّهَا.

(السنن لابن ماجه ج۱ ۱۲۸، باب في ثواب الاعتكاف)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اس نے تمام نیکیاں کیں۔ (بہار شریعت ۱۴۶/۵)

۱۱۹۲: عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اعْتَكَفَ عَشْرًا فِيْ رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ.

(الترغيب والترهيب ج۲/۱٤۹)

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کرلیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کیے۔ (بہار شریعت ۱۴۶/۵۔۱۴۷)

☆☆☆

حج کا بیان (۱)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۰۰: اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ فِیْہِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ. (آل عمران ۳ ۹۶،۹۷)

بیشک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہاں کا راہنما اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو۔ اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہاں سے بے پرواہ ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۰۱: وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ. (البقرۃ ۱۹۶)

اور حج و عمرہ کو اللہ کے لیے پورا کرو۔

احادیث

۱۱۹۳: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: اَیُّھَا النَّاسُ! قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ: اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ؟ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَھَا ثَلٰثًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰی

---

(۱) حج بقول راجح ۹ھ میں فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے اس کے فرائض یہ ہیں۔
(۱) احرام (۲) عرفہ میں وقوف (۳) طواف زیارت۔ واجبات یہ ہیں (۱) مزدلفہ میں وقوف، صفا و مروہ کے درمیان سعی (۳) رمی جمار (۴) اور آفاقی کے لیے طواف رجوع اور حلق یا تقصیر۔ (خزائن العرفان) ۱۲

اَنۡبِیَائِهِمۡ فَاِذَا اَمَرۡتُکُمۡ بِشَیۡئٍ فَأۡتُوۡا مِنۡهُ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ وَاِذَا نَهَیۡتُکُمۡ عَنۡ شَیۡئٍ فَدَعُوۡهُ ۔

(الجامع الصحیح لمسلم ٤٣٢/١ باب فرض الحج مرة فی العمر)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا لہذا حج کرو ایک شخص نے عرض کیا ہر سال یا رسول اللہ ﷺ؟ حضور نے سکوت فرمایا انہوں نے تین بار کلمہ کہا ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر واجب ہو جاتا اور تم سے نہ ہو سکتا پھر فرمایا جب تک میں کسی بات کو بیان نہ کروں تم مجھ سے سوال نہ کرو اگلے لوگ کثرت سوال اور انبیا کی مخالفت سے ہلاک ہو گئے لہذا جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اسے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔ (۱) (بہار شریعت ٦/٦،٣)

١١٩٤: عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ اَیُّ الۡاَعۡمَالِ اَفۡضَلُ؟ قَالَ: اِیۡمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ قِیۡلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: جِهَادٌ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ قِیۡلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبۡرُوۡرٌ ۔ (صحیح البخاری ج ١ ص ٢٠٦ باب فضل الحج المبرور)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ سے عرض کی گئی کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا حج مبرور۔ (بہار شریعت ج ٦/٣)

١١٩٥: عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنۡ اَتٰی هٰذَا الۡبَیۡتَ فَلَمۡ یَرۡفُثۡ وَلَمۡ یَفۡسُقۡ رَجَعَ کَمَا وَلَدَتۡهُ اُمُّهٗ ۔ (الجامع الصحیح لمسلم ج ١/٤٣٦ باب فضل الحج والعمرة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے آمد و رفت میں فحش کلام نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہو۔ (بہار شریعت ٦/٣)

١١٩٦: عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلۡعُمۡرَةُ اِلَی الۡعُمۡرَةِ کَفَّارَةٌ لِّمَا بَیۡنَهُمَا وَالۡحَجُّ الۡمَبۡرُوۡرُ لَیۡسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الۡجَنَّةُ ۔ (الجامع الصحیح لمسلم ج ١/٤٣٦)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی، عمرہ سے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من جانب اللہ مختار کل اور شارع و قانون ساز ہیں ان کا حکم خدا کا حکم ان کا بنایا ہوا قانون الٰہی قانون اور لازم العمل ہے۔ ١٢

درمیان میں ہوتے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔ (بہار شریعت ۳/۶)

۱۱۹۷: عَنْ شَمَّاسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِيْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكٰى طَوِيْلًا وَقَالَ: فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِيْ قَلْبِيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ لِاُبَايِعَكَ فَبَسَطَ يَدَهُ فَقَبَضْتُ يَدِيْ وَقَالَ: مَالَكَ يَا عَمْرُو؟ قَالَ: اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ: تَشْتَرِطُ مَاذَا؟ قَالَ: اَنْ يُغْفَرَ لِيْ قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَاكَانَ قَبْلَهُ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَاكَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَاكَانَ قَبْلَهُ. (الترغيب والترهيب ج۲/۶۳ باب الترغيب في الحج والعمرة)

✓ حضرت شمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم حضرت عمرو بن عاص کے پاس حاضر ہوئے وہ جانکنی کے عالم میں تھے تو دیر تک روتے رہے اور فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام ڈال دیا تو میں نبی ﷺ کے حضور آیا اور عرض کیا یارسول اللہ اپنا دست اقدس پھیلائیں تا کہ میں بیعت ہو جاؤں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست پاک پھیلایا میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو ارشاد فرمایا یا عمرو کیا بات ہے؟ عرض کیا کہ میں شرط رکھنا چاہتا ہوں ارشاد فرمایا کیا شرط رکھو گے؟ عرض کیا کہ مجھے بخش دیا جائے ارشاد فرمایا اے عمرو کیا تجھے معلوم نہیں؟ کہ اسلام ان گناہوں کو مٹا دیتا ہے جو پیشتر ہوئے اور ہجرت ان گناہوں کو محو کر دیتی ہے جو پہلے ہوئے اور حج ان گناہوں کو دفع کر دیتا ہے جو پیشتر ہوئے۔ (بہار شریعت ج۶/۳)

۱۱۹۸: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيْفٍ.

(السنن لابن ماجه ج۲/۱۲۴ باب الحج جهاد النساء)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حج کمزوروں کے لیے جہاد ہے۔

۱۱۹۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.

(السنن لابن ماجة ج۲ ص۱۲۴ باب الحج جهاد النساء)

اور ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ عورتوں پر جہاد ہے فرمایا ہاں ان کے ذمہ وہ جہاد ہے جس میں لڑنا نہیں حج و عمرہ ہے (بہار شریعت ۶/۳)

۱۲۰۰: عَنْ عائشة قالت : اِسْتَأْذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُکُنَّ الْحَجُّ . متفق علیه . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۱ کتاب المناسک)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت طلب کی تو فرمایا تمہارا جہاد حج ہے۔ (بہار شریعت)

۱۲۰۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَیْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ .

(الترغیب والترہیب ج۲،ص۱۰۶، ابن ماجہ ج۲،۲۱۳)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں حج وعمرہ محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔ (بہار شریعت ج۶/۳)

۱۲۰۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فَعُمْرَةٌ فِیْ رَمَضَانَ تَقْضِیْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِیْ (الجامع الصحیح لمسلم ج۱/۴۰۹ باب فضل العمرة فی رمضان)

ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی حضور ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔ (بہار شریعت ۳/۶)

۱۲۰۳: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : الْحَاجُّ یَشْفَعُ فِیْ اَرْبَعِ مِائَةٍ مِنْ اَهْلِ بَیْتٍ وَیَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهِ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ . (الترغیب والترہیب ج۲/۱۶۶ باب حُجُّوْا فَاِنَّ الْحَجَّ یَغْسِلُ الذُّنُوْبَ کَمَا یَغْسِلُ الْمَاءُ الدَّرَنَ)

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اس دن کہ ماں سے پیدا ہوا۔

۱۲۰۴: رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ یَقُوْلُ : مَنْ جَاءَ یَؤُمُّ الْبَیْتَ الْحَرَامَ فَرَکِبَ بَعِیْرَهُ فَمَا یَرْفَعُ الْبَعِیْرُ خُفًّا وَلَا یَضَعُ خُفًّا اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً حَتّٰی اِذَا

اِنْتَهٰى اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَقَ اَوْ قَصَّرَ اِلَّا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ فَهَلُمَّ نَسْتَانِفُ الْعَمَلَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. رواہ البیهقی

(الترغيب والترهيب ج٢/١٦٦)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ سے فرماتے سنا جو خانہ کعبہ کے قصد سے آیا اور اونٹ پر سوار ہوا تو اونٹ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لیے نیکی لکھتا ہے اور خطا کو مٹاتا ہے اور درجہ بلند فرماتا ہے یہاں تک کہ جب کعبہ معظمہ کے پاس پہنچا اور طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور سر منڈایا یا بال کتروائے تو گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ (بہار شریعت ٦/٤)

١٢٠٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَا تَرْفَعُ اِبِلُ الْحَاجِّ رِجْلًا وَلَا تَضَعُ يَدًا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً اَوْ مَحَا عَنْهُ سَيِّئَةً اَوْ رَفَعَ بِهَا دَرَجَةً. (الترغيب والترهيب ج٢/١٦٦ باب حجوا فان الحج يغسل الذنوب كما يغسل الماء الدرن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے سنا کہ حاجی کا اونٹ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے اللہ اس کے بدلے حاجی کے لیے ایک نیکی لکھتا یا گناہ مٹاتا درجہ بلند فرماتا ہے۔ (مرتب)

١٢٠٦: عَنْ زَاذَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضَ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَرَضًا شَدِيْدًا فَدَعَا وَلَدَهٗ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِيًا حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَكَّةَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعَ مِائَةِ حَسَنَةٍ كُلُّ حَسَنَةٍ مِثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ قِيْلَ: لَهٗ وَمَا حَسَنَاتُ الْحَرَمِ؟ قَالَ: بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِائَةُ اَلْفِ حَسَنَةٍ. رواہ ابن خزیمة فی صحیحه. (الترغيب والترهيب ج٢/١٦٦ باب حجوا فان الحج يغسل الذنوب كما يغسل الماء الدرن)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مکہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ واپس آئے اس کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کے مثل لکھی جائیں گی کہا گیا حرم کی نیکیوں کی مقدار کیا ہے؟ فرمایا ہر نیکی لاکھ

نیکی ہے تو اس حساب سے ہر قدم پر سات سو کروڑ نیکیاں ہو جائیں گی۔ واللہ ذوالفضل العظیم۔ (بہار شریعت ۶/۴)

۱۲۰۷: عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰہِ دَعَاھُمْ فَاَجَابُوْہُ وَسَاَلُوْہُ فَاَعْطَاھُمْ۔

(الترغیب والترھیب ج۲، ۱۶۷ یغفر للحاج ولمن استغفر له الحاج)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں اللہ نے انہیں بلایا یہ حاضر ہوئے انہوں نے اللہ سے سوال کیا اس نے انہیں دیا۔ (بہار شریعت ۶/۴)

۱۲۰۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰہِ دَعَاھُمْ فَاَجَابُوْہُ وَسَاَلُوْہُ فَاَعْطَاھُمْ۔

(الترغیب والترھیب ج۲، ۱۶۷ یغفر للحاج ولمن استغفر له الحاج)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا غازی راہ خدا میں اور حاجی اور عمرہ کرنے والا (یہ سب) اللہ کے وفد ہیں۔ اللہ نے انہیں بلایا یہ حاضر ہوئے اور انہوں نے اللہ سے سوال کیا اللہ نے انہیں دیا۔ (مرتب)

۱۲۰۹: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰہِ اِنْ دَعَوْہُ اَجَابَھُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْہُ غَفَرَ لَھُمْ۔

(الترغیب والترھیب ج۲، ۱۶۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اعظم ﷺ نے فرمایا کہ حاجی و عمرہ والے اللہ کے وفد ہیں اگر اللہ سے دعا کریں تو قبول فرمائے اور مغفرت چاہیں تو ان کی مغفرت فرمادے۔

۱۲۱۰: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُغْفَرُ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَہُ الْحَاجُّ۔ (الترغیب والترھیب ج۲، ۱۶۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا کہ حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جس کے لیے استغفار کرے اس کے لیے بھی۔ (بہار شریعت ۶/۴، ۵)

۱۲۱۱: رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَعَجَّلُوْا اِلَی الْحَجِّ (الْفَرِیْضَة) فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَا یَدْرِیْ مَا یَعْرِضُ لَهٗ .

(الترغیب والترھیب ۱۶۸/۲ باب تعجلوا إلی الحج)

حضرت ابن عباس راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں حج فرض جلد ادا کیا کرو کہ کیا معلوم کیا پیش آئے ۔ (بہار شریعت ۵/۶)

۱۲۱۲: وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ دَاوٗدَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِلٰهِیْ مَا لِعِبَادِکَ عَلَیْکَ اِذَا هُمْ زَارُوْکَ فِیْ بَیْتِکَ قَالَ "لِکُلِّ زَائِرٍ حَقٌّ عَلَی الْمَزُوْرِ حَقًّا یَا دَاوٗدُ اِنَّ لَهُمْ عَلَیَّ اَنْ اُعَافِیَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَاَغْفِرَ لَهُمْ اِذَا لَقِیْتُهُمْ . (الترغیب والترھیب ج۲/۱۶۹، ۱۷۰ باب ماجاء فی فضل الحج)

ابوذر رضی اللہ عنہ راوی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ جب تیرے بندے تیرے گھر کی زیارت کو آئیں گے تو تو انہیں کیا عطا فرمائے گا فرمایا یہ زائر کا اس پر حق ہے جس کی زیارت کو جائے ان کا مجھ پر یہ حق کہ دنیا میں انہیں عافیت دوں گا اور جب مجھ سے ملیں گے تو ان کی مغفرت فرمادوں گا۔ (بہار شریعت ۵/۶)

۱۲۱۳: رُوِیَ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ : کُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ مَسْجِدِ مِنًی فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَرَجُلٌ مِّنْ ثَقِیْفٍ فَسَلَّمَا ثُمَّ قَالَا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! جِئْنَا نَسْاَلُکَ فَقَالَ : اِنْ شِئْتُمَا اَخْبَرْتُکُمَا بِمَا جِئْتُمَا تَسْاَلَانِیْ عَنْهُ فَعَلْتُ وَاِنْ شِئْتُمَا اَنْ اُمْسِکَ وَتَسْاَلَانِیْ فَعَلْتُ فَقَالَا " اَخْبِرْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَقَالَ الثَّقَفِیُّ : لِلْاَنْصَارِیِّ سَلْ ، فَقَالَ : اَخْبِرْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَقَالَ : جِئْتَنِیْ تَسْاَلُنِیْ عَنْ مَخْرَجِکَ مِنْ بَیْتِکَ تَؤُمُّ الْبَیْتَ الْحَرَامَ وَمَالَکَ فِیْهِ وَعَنْ رَکْعَتَیْکَ بَعْدَ الطَّوَافِ؟ وَمَالَکَ فِیْهِمَا وَعَنْ طَوَافِکَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ؟ وَمَالَکَ فِیْهِ وَعَنْ وُقُوْفِکَ عَشِیَّةَ عَرَفَةَ وَمَا لَکَ فِیْهِ وَعَنْ رَمْیِکَ الْجِمَارَ وَمَالَکَ فِیْهِ وَعَنْ نَحْرِکَ؟ وَمَالَکَ لَهٗ مَعَ الْاِضَافَةِ فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَعَنْ هٰذَا جِئْتُکَ اَسْاَلُکَ قَالَ: فَاِنَّکَ اِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَیْتِکَ تَؤُمُّ الْبَیْتَ الْحَرَامَ لَا تَضَعُ نَاقَتُکَ خُفًّا وَلَا تَرْفَعُهٗ اِلَّا کُتِبَ

اللّٰهُ لَکَ بِهٖ حَسَنَةً وَمَحَا عَنْکَ خَطِيْئَةً وَاَمَّا رَکْعَتُکَ بَعْدَ الطَّوَافِ کَعِتْقِ رَقَبَةٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَمَّا طَوَافُکَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ کَعِتْقِ سَبْعِيْنَ رَقَبَةً وَاَمَّا وُقُوْفُکَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَهْبِطُ اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِیْ بِکُمُ الْمَلَائِکَةَ يَقُوْلُ عِبَادِیْ جَاءُوْنِیْ شُعْثًا مِّنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ يَرْجُوْنَ جَنَّتِیْ فَلَوْ کَانَتْ ذُنُوْبُکُمْ کَعَدَدِ الرَّمْلِ اَوْ کَقَطْرِ الْمَطَرِ اَوْ کَزَبَدِ الْبَحْرِ لَغَفَرْتُهَا.

(الترغيب والترهيب ج۲ ص ۱۷۰ باب ماجاء فی فضل الحج)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں مسجد منیٰ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا ایک انصاری اور ایک ثقفی نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا پھر کہا یا رسول اللہ ہم کچھ پوچھنے کے لیے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں حضور نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں بتا دوں کہ کیا پوچھنے آئے ہو اور اگر تم چاہو تو میں کچھ نہ کہوں تمہیں سوال کرو عرض کی یا رسول اللہ ہمیں بتا دیجئے ارشاد فرمایا تو اس لیے حاضر ہوا ہے کہ گھر سے نکل کر بیت الحرام کے قصد سے جانے کو دریافت کرے اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے؟ اور طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے؟ اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کو اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور عرفہ کی شام کے وقوف کو اور تیرے لیے اس میں کیا ثواب ہے اور جمار کی رمی کو اور اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے؟ اور قربانی کرنے کو اور اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے؟ اور اس کے ساتھ طواف افاضہ کو اس شخص نے عرض کی قسم ہے اس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا اسی لیے حاضر ہوا تھا کہ ان باتوں کو حضور سے دریافت کروں ارشاد فرمایا جب تو بیت الحرام کے قصد سے گھر سے نکلے گا تو اونٹ کے ہر قدم رکھنے اور ہر قدم اٹھانے پر تیرے لیے حسنہ لکھا جائے گا اور تیری خطا مٹا دی جائے گی اور طواف کے بعد کی دو رکعتیں ایسی ہیں جیسے اولاد اسمٰعیل میں کوئی غلام ہو اور اس کو آزاد کرنے کا ثواب اور صفا و مروہ کے درمیان سعی ستر (۷۰) غلام آزاد کرنے کی مثل ہے اور عرفہ کے دن وقوف کرنے کا حال یہ ہے کہ اللہ عزوجل آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور تمہارے ساتھ ملائکہ پر مباہات فرماتا ہے ارشاد فرماتا ہے میرے بندے دور سے پراگندہ سر میری رحمت کے امیدوار ہو کر حاضر ہوئے اگر تمہارے گناہ ریتوں کی گنتی اور بارش کے قطروں

اور سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تو میں سب کو بخش دوں گا میرے بندو! واپس جاؤ تمہاری مغفرت ہوگئی اور اس کی جس کی تم شفاعت کرو اور جمروں کی رمی کرنے میں ہر کنکری پر ایک ایسا کبیرہ مٹا دیا جائے جو ہلاک کرنے والا ہے اور قربانی کرنا تیرے رب کے حضور تیرے لیے ذخیرہ ہے اور سر منڈانے میں ہر بال کے بدلے میں حسنہ لکھا جائے گا اور ایک گناہ مٹایا جائے گا اس کے بعد خانہ کعبہ کے طواف کا یہ حال ہے کہ تو طواف کر رہا ہے اور تیرے لیے کچھ گناہ نہیں ایک فرشتہ آئے گا وہ تیرے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہے گا کہ زمانہ آئندہ میں عمل کر اور زمانہ گذشتہ میں جو کچھ تھا معاف کر دیا گیا۔ (بہار شریعت ۵/۶)

۱۲۱۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْـرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَـالَ : قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ خَـرَجَ حَـاجًا فَـمَـاتَ کُتِبَ لَهٗ اَجْرُ الْحَاجِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَمَنْ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَمَاتَ کُتِبَ لَـهٗ اَجْـرُ الْـمُعْتَمِرِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَمَنْ خَرَجَ غَازِیًا فَمَاتَ کُتِبَ لَهٗ اَجْرُ الْغَازِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ . (الترغیب والترهیب ج ۱۷۸/۲ باب ما جاء فی فضل الحج والعمرة)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو حج کے لیے نکلا اور مر گیا قیامت تک اس کے لیے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا اس کے لیے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جہاد میں مر گیا تو قیامت تک اس کے لیے غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔ (بہار شریعت ۶/۶)

۱۲۱۵: رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ خَرَجَ فِیْ هٰذَا الْوَجْهِ لِحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَمَاتَ فِیْهِ لَمْ یُعْرَضْ وَلَمْ یُحَاسَبْ وَقِیْلَ لَهٗ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ . (الترغیب والترهیب ج ۱۷۸/۲ باب من خرج حاجًا فمات)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو اس راہ میں حج یا عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا اس کی پیشی نہیں ہوگی اور نہ حساب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا تو جنت میں داخل ہو جا۔ (بہار شریعت ۶/۶)

۱۲۱۶: عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : اِنَّ هٰذَا الْبَیْتَ دِعَامَةٌ مِنْ دَعَـائِمِ الْاِسْلَامِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ فَاِنْ مَاتَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ رَدَّهٗ اِلٰی اَهْلِهٖ رَدَّهٗ بِاَجْرٍ غَنِیْمَةٍ. ورواه . الطبرانی فی الاوس اجر الحاج

جابر رضی اللہ عنہ راوی نبی ﷺ نے فرمایا یہ گھر اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون ہے پھر جس نے حج کیا یا عمرہ وہ اللہ کے ضمان میں ہے اگر مرجائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور گھر کو واپس کر دے تو اجر و غنیمت کے ساتھ واپس کرے گا۔
(بہار شریعت ۶/۶،۷)

۱۲۱۷: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ عَنِ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا. (سنن الدارمی ج ۱/۳۶۰ بَابُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ)

ابوامامہ رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے حج کرنے سے نہ حاجت ظاہرہ مانع ہوئی نہ بادشاہ ظالم نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے پھر بغیر حج کے مرگیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (بہار شریعت ۶/۷)

۱۲۱۸: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَلَكَ زَادًا وَ رَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا وَنَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: فِیْ كِتَابِهٖ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا.

(جامع الترمذی ج ۱/۱۶۷ بَابُ مَاجَاءَ مِنَ التَّغْلِيْظِ فِیْ تَرْكِ الْحَجِّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو توشہ اور سواری کا مالک ہوا جس سے بیت اللہ شریف پہنچ سکتا ہے مگر حج نہ کیا تو خواہ یہودی مرے یا نصرانی وہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔ (مرتب)

۱۲۱۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ: اَلزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ. (السنن لابن ماجه ۲/۱۲۴ بَابُ مَايُوْجِبُ الْحَجَّ وجامع الترمذی ۱/۱۶۸ بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِيْجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ)

ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی کہ ایک شخص نے عرض کی کہ کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ فرمایا توشہ اور سواری۔ (بہار شریعت ۶/۷)

۱۲۲۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا

الْـحَاجُ؟ قَالَ اَلشَّعِثُ، التَّفِلُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَىُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ ؟ قَـالَ: اَلْعَجُّ وَالثَّجُّ فَـقَـامَ اٰخَرُ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا السَّبِيْلُ ؟ قَالَ زَادٌ وَ رَاحِلَةٌ.
(مشکوۃ المصابیح ۲۲۲ باب المناسک فصل الاول)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ حاجی کو کیسا ہونا چاہیے؟ فرمایا پراگندہ سر میلا کچیلا دوسرے نے عرض کی یارسول اللہ حج کا کون ساعمل افضل ہے؟ فرمایا بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا کسی اور نے عرض کی سبیل کیا ہے؟ فرمایا توشہ اور سواری۔ (بہار شریعت ۶،۷)

۱۲۲۱: عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ كَانَتْ لَهُ كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ.

(السنن لابن ماجه ج۲،۲۲۲ باب مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیے جائیں گے یا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ (بہار شریعت ۶/۷)

احرام کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۰۲: اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ (سورة البقرة ۲،۱۹۷)

حج کے کئی مہینہ ہیں جانے ہوئے تو جو ان میں حج کی نیت کرے تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت تک اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو۔

اور فرماتا ہے:

۲۰۳: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا۔ (المائدة الآية)

اے ایمان والو! عقود پورے کرو تمہارے لیے چوپائے جانور حلال کیے گئے سوا ان کے جن کا تم پر بیان ہوگا مگر حالت احرام میں شکار کا قصد نہ کرو بے شک اللہ جو جانتا ہے حکم فرماتا ہے اے ایمان والو! اللہ نے شعائر اور ماہ حرام اور حرم کی قربانی اور جن جانوروں کے گلوں میں ہار ڈالے گئے (قربانی کی علامت کے لیے) ان کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ ان لوگوں کی جو خانہ کعبہ کا قصد اپنے رب کے فضل اور رضا طلب کرنے کے لیے کرتے ہیں اور جب احرام کھولو اس وقت شکار کر سکتے ہو۔

احادیث

۱۲۲۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَ

لِاحْلَالِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا قَالَتْ : كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلىٰ وَبِيْصِ الْمِسْكِ فِيْ مَفْرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. (السنن لابی داؤد ج ۱/۲۴۳ باب الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ، السنن لابن ماجه ج ۱/۲۱۶، الصحیح للبخاری ج ۱/۲۰۸)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو احرام کے لیے احرام سے پہلے اور احرام کھولنے کے لیے طواف سے پہلے خوشبو لگاتی جس میں مشک تھی اس کی چمک حضور کی مانگ میں احرام کی حالت میں گویا میں اب دیکھ رہی ہوں۔ (بہار شریعت ۶/۳۷)

۱۲۲۳: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ . (جامع الترمذی ج ۱/۱۷۱ باب ماجاء فی الاغتسال عند الاحرام)

زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی ﷺ نے احرام باندھنے کے لیے غسل فرمایا۔ (بہار شریعت ۶/۳۷)

۱۲۲۴: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۳ بَابُ الْاِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ الفصل الاول)

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم حضور کے ساتھ حج کو نکلے اپنی آواز حج کے ساتھ خوب بلند کرتے۔ (بہار شریعت ۶/۳۷)

۱۲۲۵: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيْ اِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا.

(جامع الترمذی ج ۱-۱۷۰ بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان لبیک کہتا ہے تو دہنے بائیں جو پتھر یا درخت یا ڈھیلا ختم زمین تک ہے لبیک کہتا ہے۔

(بہار شریعت ۶/۳۷)

۱۲۲۶: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : مُرْ اَصْحَابَكَ، فَلْيَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ فَاِنَّهَا مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ (الترغیب والترہیب ج ۲/۱۸۹)

زید بن خالد جہنی راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل نے آ کر مجھ سے یہ کہا کہ اپنے اصحاب کو حکم فرما دیجئے کہ لبیک میں اپنی آوازیں بلند کریں کہ یہ حج کا شعار ہے۔

(بہار شریعت ۳۸،۳/۶)

۱۲۲۷: عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ آمُرَ اَصْحَابِیْ اَنْ یَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ وَالتَّلْبِیَةِ

(الترغیب والترهیب ج۲/۱۸۹ باب الترغیب فی الاحرام والتلبیة ورفع الصوت)

حضرت خلاد بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے تو مجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابیوں کو حکم دوں کہ احرام باندھتے اور تلبیہ کہتے وقت آواز بلند کریں۔ (مرتب)

۱۲۲۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا اَهَلَّ مُهِلٌّ قَطُّ وَلَا کَبَّرَ مُکَبِّرٌ قَطُّ اِلَّا بُشِّرَ قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

(الترغیب والترهیب ج۲/ص۱۸۹ باب الترغیب فی الاحرام)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لبیک کہنے والا جب لبیک کہتا ہے تو اسے بشارت دی جاتی ہے، عرض کی گئی جنت کی بشارت دی جاتی ہے؟ فرمایا ہاں! (بہار شریعت ۳۸/۶)

۱۲۲۹: رُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُحْرِمٍ یَضْحٰی لِلّٰهِ یَوْمَهٗ یُلَبِّیْ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ اِلَّا غَابَتْ بِذُنُوْبِهٖ فَعَادَ کَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ. راه احمد وابن ماجه) (الترغیب والترهیب ج۲/۱۸۹، ۱۹۰ ورواه الطبرانی فی الکبر والبیهقی من حیث عامر بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور طبرانی وبیہقی عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں محرم جب آفتاب ڈوبنے تک لبیک کہتا ہے تو آفتاب ڈوبنے کے ساتھ اس کے گناہ غائب ہو جاتے ہیں اور ایسا ہو جاتا ہے جیسا اس دن کہ پیدا ہوا۔

(بہار شریعت ۳۸/۶)

۱۲۳۰: عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ ۔ (السنن لابن ماجہ ۲/ ۲۱۵ باب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِیَۃِ، جامع الترمذی ۱/ ۱۷۰، سنن الدارمی ج ۱/ ۳۶۳)

امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ حج کے افضل اعمال کیا ہیں؟ فرمایا بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا۔ (بہار شریعت ۶/ ۳۸)

۱۲۳۱: عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِیَتِهٖ سَاَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهٗ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهٖ مِنَ النَّارِ. رواہ الشافعی (مشکوۃ المصابیح بَابُ الْاِحْرَامِ وَالتَّلْبِیَۃِ ص ۲۲۳ الفصل الثانی)

خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ راوی کہ رسول اللہ ﷺ جب لبیک سے فارغ ہوتے تو اللہ سے اس کی رضا اور جنت کا سوال کرتے اور دوزخ سے پناہ مانگتے۔ (بہار شریعت ۶/ ۳۸)

۱۲۳۲: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ .

(الترغیب والترھیب ج ۲/ ۱۹۰ باب الترغیب فی الاحرام من المسجد الاقصیٰ)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو مسجد اقصیٰ سے مسجد الحرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ یا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ (بہار شریعت ۶/ ۳۸)

داخلی حرم محترم

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۰۴: وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ : وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ. (البقرة ج ۲/۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸)

اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے میرے رب اس شہر کو امان والا کردے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر اسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کروں گا۔ اور وہ بری جگہ ہے پلٹنے کی۔ اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اسماعیل یہ کہتے ہوئے۔ اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی جانتا ہے اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما۔ بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

اور فرماتا ہے:

۲۰۵: اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰۤى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ . (القصص ۲۸/۵۷)

اور کیا ہم نے ان کو امن والے حرم میں قدرت نہ دی کہ وہاں ہر قسم کے پھل لائے جاتے ہیں جو ہماری جانب سے رزق ہیں مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

اور فرماتا ہے:

۲۰۶: إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (النمل ۲۷/ ۹۱)

مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ اس شہر کے پروردگار کی عبادت کروں جس نے اسے حرم کیا اور اسی کے لیے ہر شی ہے اور مجھے حکم ہوا کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

احادیث

۱۲۳۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ: يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَيُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ فَقَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ (متفق عليه) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ.

(مشكوة المصابيح ص ۲۳۷، ۲۳۸ بَابُ الْإِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ الفصل الاول)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن یہ ارشاد فرمایا اس شہر کو اللہ نے حرم (بزرگ) کر دیا ہے جس دن آسمان وزمین کو پیدا کیا تو وہ روز قیامت تک کے لیے اللہ کے حرم سے حرم ہے مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس میں قتال حلال نہ ہوا اور میرے لیے صرف تھوڑے سے وقت میں حلال ہوا اب پھر وہ قیامت تک کے لیے حرام ہے نہ یہاں کا کانٹے والا درخت کاٹا جائے نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ یہاں کا پڑا ہوا مال کوئی اٹھائے مگر جو اعلان کرنا چاہتا ہو (اسے اٹھانا جائز ہے) اور نہ یہاں کی تر گھاس کاٹی جائے، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مگر اذخر (ایک قسم کی گھاس ہے کہ اس کے کاٹنے کی اجازت دیجئے) کہ یہ لوہاروں اور گھر کے بنانے میں کام آتی ہے۔ حضور نے اس کی اجازت دیدی۔ (بہار شریعت ۶/ ۴۸، ۴۹)

١٢٣٤: عَنْ اَبِی شُرَیْحٍ الْعَدَوِیْ اَنَّہٗ قَالَ: لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّۃَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّھَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْکَ قَوْلًا قَامَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَوَعَاہُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْہُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِہٖ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ مَکَّۃَ حَرَّمَھَا اللّٰہُ وَلَمْ یُحَرِّمْھَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِءٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَسْفِکَ بِھَا دَمًا وَلَا یَعْضُدَ بِھَا شَجَرَۃً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھَا فَقُوْلُوْا لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِہٖ وَلَمْ یَاْذَنْ لَکُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْھَا سَاعَۃً مِنْ نَھَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُھَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِھَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَکَ عَمْرٌو: قَالَ: قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِکَ مِنْکَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَۃٍ. متفق علیہ

(مشکوۃ المصابیح ج ١ ص ٢٣٨ باب حرم المدینۃ)

حضرت ابی شریح عدوی سے مروی انہوں نے عمرو بن سعید سے فرمایا اس حال میں کہ وہ مکہ کو لشکر بھیج رہے تھے کہ اے امیر آپ اجازت دیجئے کہ میں آپ کو ایسی بات بتاؤں جو سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کی صبح کی جس کو میرے کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ کرلیا اور میری آنکھوں نے اسے دیکھا۔ سرکار نے اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرم کیا لوگوں نے حرم نہیں بنایا تو کسی کو حلال نہیں جو اللہ وآخرت پر ایمان رکھے کہ وہاں خوں ریزی کرے اور نہ درخت کاٹے تو اگر کوئی سرکار کے قتال سے رخصت لے تو تم اس سے کہدو کہ اللہ نے اپنے رسول کو اجازت دی ہے اور تمہیں اجازت نہیں دی ہے اور مجھے دن میں تھوڑی دیر کے لیے اجازت ملی پھر کل ہی کی طرح آج بھی حرمت آگئی حاضر غائب کو بتادے تو ابوشریح سے کہا گیا عمرو نے تم سے کیا کہا؟ تو کہا کہ انہوں نے فرمایا۔ اے ابوشریح اے تم سے زیادہ میں جانتا ہوں بے شک حرم گنہ گار کو پناہ نہیں دیتا اور نہ خوں کر کے بھاگنے والے کو نہ مجرم کو۔

١٢٣٥: عَنْ عَیَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ الْمَخْزُوْمِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَاتَزَالُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ بِخَیْرٍ مَا عَظَّمُوْھَا ھٰذِہِ الْحُرْمَۃَ حَقَّ تَعْظِیْمِھَا فَاِذَا ضَیَّعُوْا ذٰلِکَ ھَلَکُوْا۔

(السنن لابن ماجہ ص ٢/٢٣١ باب فضل مکۃ، مشکوۃ المصابیح ص ٢٣٨ باب حرم مکۃ حرسۃ اللہ تعالی الفصل الثالث)

عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ امت ہمیشہ خیر کے ساتھ رہے گی جب تک اس حرمت کی پوری تعظیم کرتی رہے گی اور جب لوگ اسے ضائع کریں گے ہلاک ہو جائیں گے۔ (بہار شریعت ۶/۴۹)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کعبہ کے لیے زبان اور ہونٹ ہیں اس نے شکایت کی کہ اے رب میرے پاس آنے والے اور میری زیارت کرنے والے کم ہیں، اللہ عزوجل نے وحی کی کہ میں خشوع کرنے والے سجدہ کرنے والے آدمیوں کو پیدا کر دوں گا جو تیری طرف ایسے مائل ہوں گے جیسے کبوتری اپنے انڈے کی طرف مائل ہوتی ہے۔ (بہار شریعت ۶/۴۹)

۱۲۳۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِى طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّىَ فَيَدْخُلَ مَكَّةَ نَهَارًا وَاِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِى طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ.

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۴۱۰، باب استحباب المبيت بذى طوى، مشكوة المصابيح ص ۲۲۶، باب دخول مكة والطواف الفصل الاول)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تشریف لاتے تو ذی طویٰ میں رات گزارتے جب صبح ہوتی غسل کرتے اور نماز پڑھتے اور دن میں داخل مکہ ہوتے اور جب مکہ سے تشریف لے جاتے تو صبح تک ذی طویٰ میں قیام فرماتے۔ (بہار شریعت ۶/۴۹)

طواف وسعی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٢٠٧: وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (البقرة ٢/ ١٢٥)

اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسماعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے۔

اور فرماتا ہے:

٢٠٨: وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرَاهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْقَائِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيْرَ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ . (الحج ٢٦، ٢٧، ٢٨، ٢٩)

اور جب کہ ہم نے ابراہیم کی پناہ دی خانہ کعبہ کی جگہ میں یوں کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک کر اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے لوگ تیرے پاس پیدل آئیں گے اور لاغر اونٹنیوں پر کہ ہر راہ بعید سے آئیں گی تاکہ اپنے نفع کی جگہ میں حاضر ہوں اور اللہ کے نام کو یاد کریں معلوم دنوں میں اس پر کہ انھیں چوپائے جانور عطا کیے تو ان میں سے کھاؤ اور نا امید فقیر کو کھلاؤ پھر اپنے میل کچیل اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر (کعبہ) کا طواف

کریں۔ بات یہ ہے اور جو اللہ کے حرمات کی تعظیم کرے تو یہ اس کے لیے اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے۔

۲۰۹: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ (البقرة ۱۵۸/۲)

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں جس نے کعبہ کا حج یا عمرہ کیا اس پر اس میں گناہ نہیں کہ ان دنوں کا طواف کرے اور جس نے زیادہ خیر کیا تو اللہ بدلہ دینے والا علم ہے۔ (بہار شریعت ۵۴/۶)

احادیث

۱۲۳۷: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهُ اَوَّلُ شَيْئٍ بَدَأَ بِهِ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۴۰۵ باب بيان أن المحرم بعمرة لا يتحلل بالطواف قبل السعي)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ حج کے لیے مکہ تشریف لائے سب کاموں سے پہلے وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا۔ (بہار شریعت ۵۴/۶)

۱۲۳۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ: قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا. (سنن الدارمي ج ۱ ص ۳۷۳ بَابُ مَنْ رَمَلَ ثَلَاثًا اَوْ مَشٰى اَرْبَعًا)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پھیروں میں رمل کیا اور چار پھیرے چل کر کیے اور ایک روایت میں ہے پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ (بہار شریعت ۵۴/۶)

۱۲۳۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا.

(مشكوة المصابيح ص ۲۲۷ بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ الفصل الاول)

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں تشریف لائے تو حجر اسود

کے پاس آکر اسے بوسہ دیا پھر داہنے ہاتھ کو چلے اور تین پھیروں میں رمل کیا۔ (بہار شریعت ۶/۵۲)

۱۲۴۰۔ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَیَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَہٗ وَیُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ۔

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۷ باب دخول مکۃ والطواف الفصل الاول)

ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا اور حضور کے دست مبارک میں چھڑی تھی اور اس چھڑی کو حجر اسود سے لگا کر بوسہ دیتے۔ (بہار شریعت ۶/۵۲)

۱۲۴۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَدَخَلَ مَکَّۃَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِلَی الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَہٗ ثُمَّ طَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ اَتَی الصَّفَا فَعَلَاہُ حَیْثُ یَنْظُرُ اِلَی الْبَیْتِ فَرَفَعَ یَدَیْہِ فَجَعَلَ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ مَاشَاءَ اَنْ یَّذْکُرَہٗ وَیَدْعُوْہُ قَالَ: وَالْاَنْصَابُ تَحْتَہٗ قَالَ ھَاشِمٌ: فَدَعَا وَحَمِدَ اللّٰہَ وَدَعَا بِمَا شَاءَ اَنْ یَّدْعُوَ۔

(السنن لابی داؤد ج ۱ ص ۲۵۸ باب رفع الید اذا رأی البیت)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو حجر اسود کی طرف متوجہ ہوئے اسے بوسہ دیا پھر طواف کیا پھر صفا کے پاس اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگا پھر ہاتھ اٹھا کر ذکر الٰہی میں مشغول رہے جب تک خدا نے چاہا اور دعا کی۔ (بہار شریعت ۶/۵۲)

۱۲۴۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاہُ یَقُوْلُ: لِابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مَالِیْ لَا اَرَاکَ تَسْتَلِمُ اِلَّا ھٰذَیْنِ الرُّکْنَیْنِ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالرُّکْنَ الْیَمَانِیَّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنْ اَفْعَلْ فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اِسْتِلَامَھُمَا یَحُطُّ الْخَطَایَا قَالَ: وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ: مَنْ طَافَ اُسْبُوْعًا یُحْصِیْہِ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَانَ کَعِدْلِ رَقَبَۃٍ قَالَ: وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ: مَا رَفَعَ رَجُلٌ قَدَمًا وَلَا وَضَعَہَا اِلَّا کُتِبَ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

رواہ احمد (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۹۶ باب ماجاء فی الطواف واستلام الحجر الاسود)

حضرت عبد بن عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ حجر اسود ورکن یمانی کو بوسہ دیتے ہیں جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ان کو بوسہ دینا خطاؤں کو گرادیتا ہے اور میں نے حضور کو فرماتے سنا جس نے سات پھیرے طواف کیا اس طرح کہ اس کے آداب کو ملحوظ رکھا اور دو رکعت نماز پڑھی تو یہ گردن آزاد کرنے کی مثل ہے اور میں نے حضور کو فرماتے سنا کہ طواف میں ہر قدم کو اٹھانا اور رکھنا ہے اس پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔

(بہار شریعت ۵۴/۶، ۵۵)

۱۲۴۳: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوْعًا لَا يَلْغُوْ فِيْهِ كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ يُعْتِقُهَا . رواه الطبرانی فی الکبیر . (الترغیب والترهیب ج ۲ ص ۱۹۱ باب فی الطواف واستلام الحجر الاسود)

محمد بن منکدر راوی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بیت اللہ سات پھیرے طواف کرے اور اس میں کوئی لغو بات نہ کرے تو ایسا ہے جیسے گردن آزاد کی۔ (بہار شریعت ۵۵/۶)

۱۲۴۴: رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الرُّكْنَ يَسْتَلِمُهُ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ فَإِذَا اسْتَلَمَهُ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ قَدَمٍ سَبْعِيْنَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَحَطَّ عَنْهُ سَبْعِيْنَ أَلْفَ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ سَبْعِيْنَ أَلْفَ دَرَجَةٍ وَشُفِّعَ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَإِذَا أَتَى مَقَامَ إِبْرَاهِيْمَ فَصَلّٰى عِنْدَهُ رَكْعَتَيْنِ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عِتْقَ رَقَبَةٍ مُحَرَّرَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيْلَ وَخَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ .

(الترغیب والترهیب ج ۲ ۱۹۲)

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہتے ہیں جس نے کامل وضو کیا پھر حجر اسود کے پاس بوسہ دینے کو آیا وہ رحمت میں داخل ہوا پھر جیسے بوسہ دیا اور یہ پڑھا بسم اللہ واللہ اکبر اشهد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشهد ان

محمد اعبدہ ورسولہ اسے رحمت نے ڈھانک لیا پھر جب بیت اللہ کا طواف کیا تو ہر قدم کے بدلے ستر ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ستر کی شفاعت کرے گا پھر جب مقام ابراہیم پر آیا اور وہاں دو رکعت نماز ایمان کی وجہ سے اور طلب ثواب کے لیے پڑھی تو اس کے لیے اولاد اسمٰعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔ (بہار شریعت ۵۵/۶)

۱۲۴۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُنْزِلُ اللّٰهُ كُلَّ يَوْمٍ عَلٰى حُجَّاجِ بَيْتِهِ الْحَرَامِ عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ رَحْمَةٍ سِتِّيْنَ لِلطَّائِفِيْنَ وَاَرْبَعِيْنَ لِلْمُصَلِّيْنَ وَعِشْرِيْنَ لِلنَّاظِرِيْنَ. رواه البيهقي

(الترغيب والترهيب ج ٢ ص ١٩٢ باب من طاف بالبيت خمسين مرة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ بیت الحرام کے حج کرنے والوں پر ہر روز اللہ تعالیٰ ایک سو بیس رحمت نازل فرماتا ہے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لیے اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بیس نظر کرنے والوں کے لیے۔

(بہار شریعت ۵۵/۶)

۱۲۴۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وُكِّلَ بِهٖ (اى الركن اليمانى) سَبْعُوْنَ مَلَكًا فَمَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِيْنَ.

(السنن لابن ماجة ٢ ص ٢١٨ باب فضل الطواف باب فَضْلِ الطَّوَافِ)

۱۲۴۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ بِهَا عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ.

(السنن لابن ماجة ج ٢ ص ٢١٨ بَابُ فَضْلِ الطَّوَافِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی نبی ﷺ نے فرمایا رکن یمانی پر ستر فرشتے موکل ہیں جو یہ دعا پڑھے "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" وہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔ اور جو سات پھیرے طواف کرے اور یہ پڑھتا رہے "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" اس کے دس گناہ مٹا دیے جائیں گے اور دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس درجے بلند کیے جائیں گے جس نے طواف میں یہی کلام پڑھا وہ رحمت میں اپنے پاؤں سے چل رہا ہے جیسے کوئی پانی میں پاؤں سے چلتا ہے۔

(بہار شریعت ٦/٥٥تا٥٦)

١٢٤٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔

(جامع الترمذی ج١/١٧٥ باب ماجاء فی فضل الطواف)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پچاس مرتبہ طواف کیا گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔

(بہار شریعت ٦/٥٦)

١٢٤٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلطَّوَافُ بِالْبَیْتِ صَلٰوۃٌ اِلَّا اَنَّ اللّٰہَ اَبَاحَ فِیْہِ الْمَنْطِقَ فَمَنْ نَطَقَ فِیْہِ فَلَا یَنْطِقُ اِلَّا بِخَیْرٍ

(سنن الدارمی ج١/٣٧٤ باب الکلام فی الطواف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ کے گرد طواف نماز کے مثل ہے فرق یہ ہے کہ تم اس میں کلام کرتے ہو تو جو کلام کرے خیر کے سوا ہرگز کوئی بات نہ کہے۔ (بہار شریعت ٦/٥٦)

١٢٥٠: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَھُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْہُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ۔ (الترغیب والترھیب ج٢ ص١٩٤ باب الترغیب فی الطواف واستلام الحجر الاسود جامع الترمذی ج١ ص١٧٧)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حجر اسود جب جنت سے نازل ہوا دودھ سے زیادہ سفید تھا بنی آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا۔

(بہار شریعت ٦/٥٦)

١٢٥١: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَأَضَائَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ .

(جامع الترمذی ج١ ص١٧٧ باب فضل الحجر الاسود والرکن والمقام)

ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ حجر اسود مقام ابراہیم جنت کے یاقوت ہیں اللہ نے ان کے نور کو مٹا دیا اور اگر نہ مٹاتا تو جو کچھ مشرق مغرب کے درمیان ہے سب کو روشن کر دیتے۔ (بہار شریعت ٦/٥٦)

١٢٥٢: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَ لِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ، يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ . رواه الترمذی

(الترغیب والترهیب ج٢ ص٩٣ بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ اِسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حجر اسود کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے کلام کرے گا جس نے حق کے ساتھ اسے بوسہ دیا ہے اس کے لیے شہادت دے گا۔

(بہار شریعت ٦/٥٦)

منی کی روانگی اور عرفہ کا وقوف

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۱۰: ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوْا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.

(البقرۃ ۲:۱۹۹)

پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں اور اللہ سے معافی مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

۱۲۵۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفُ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضُ مِنْهَا فَذَالِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ.

(مشکوۃ المصابیح بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ ص۲۲۹)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ قریش اور جو لوگ ان کے طریقے پر تھے مزدلفہ میں وقوف کرتے اور تمام عرب عرفات میں وقوف کرتے جب اسلام آیا عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ عرفات میں جا کر وقوف کریں پھر وہاں سے واپس ہوں۔

(بہار شریعت ۶/۷۸)

۱۲۵۴: عَنْ جَابِرٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ اِلٰى مِنًى فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِّنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا

كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ دِمَائَكُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا (اِلٰى اَنْ قَالَ) ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ: حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ. (مشكوة المصابيح ص ٢٢٤،٢٢٥ بَابُ حُجَّةِ الْوَدَاعِ)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجۃ الوداع شریف کی حدیث مروی اسی میں ہے کہ یوم الترویہ آٹھویں ذی الحجہ کو لوگ منیٰ کو روانہ ہوئے اور حضور اقدس ﷺ نے منیٰ میں ظہر وعصر ومغرب وعشاء وفجر کی نمازیں پڑھیں پھر تھوڑا توقف کیا یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوا اور حکم فرمایا کہ نمرہ میں ایک قبہ نصب کیا جائے اس کے بعد حضور یہاں سے روانہ ہوئے اور قریش کا یہ گمان تھا کہ مزدلفہ میں وقوف فرمائیں گے جیسا کہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے مگر رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے آگے چلے گئے یہاں تک کہ عرفہ میں پہنچے یہاں نمرہ میں قبہ نصب ہو چکا تھا اس میں تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا سواری تیار کی گئی پھر بطن وادی میں تشریف لائے پھر خطبہ پڑھا پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان واقامت کہی حضور نے نماز ظہر پڑھی پھر اقامت ہوئی اور عصر کی نماز پڑھی اور دونوں نمازوں کے درمیان کچھ نہ پڑھا پھر موقف میں تشریف لائے اور وقوف کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

(بہار شریعت ۶/۷۸،۷۹)

١٢٥٥: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ. رواه مسلم (وفي رواية ابي داؤد والدارمي) كل المزدلفة موقف.

(مشكوة المصابيح ص ٢٢٨ باب الوقوف)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہاں وقوف کیا اور پورا عرفات جائے وقوف ہے اور میں نے اس جگہ وقوف کیا اور پورا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے۔ (بہار شریعت ۶/۷۹)

١٢٥٦: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ. (مشكوة المصابيح ص ٢٢٨ باب الوقوف بعرفة)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ سے زیادہ کسی دن میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا پھر ان کے ساتھ ملائکہ پر فخر کرتا ہے۔

١٢٥٧: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. رواه الترمذى

(مشكوة المصابيح ص ٢٢٩ باب الوقوف بعرفة)

١٢٥٨: عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كُرَيْزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ، وَلَا اَدْحَرُ، وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِمَا يَرٰى فِيْهِ مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَا رَاٰى يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ رَاٰى جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَزَعُ الْمَلٰئِكَةَ.

(الترغيب والترهيب ج ٢ ص ٢٠١ باب الترغيب فى وقوف العرفة والمزدلفة)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن میں شیطان کو زیادہ صغیر وذلیل وحقیر اور غیظ میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے وہ اس دن میں رحمت کا نزول اور اللہ کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ معاف فرمانا شیطان دیکھتا ہے۔

١٢٥٩: عَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَاُجِيْبَ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَاِنِّيْ اٰخِذٌ لِّلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ: اَيْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ الْجَنَّةَ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ فَاُجِيْبَ اِلٰى مَا سَاَلَ قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ قَالَ: تَبَسَّمَ، فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنَّ

هٰذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا فَمَا الَّذِيْ اَضْحَكَكَ، اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ، قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِيْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِيْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰى رَاْسِهٖ وَيَدْعُوْهُ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَكَنِيْ مَا رَاَيْتُ مِنْ جَزَعِهٖ.

رواه ابن ماجة (الترغيب والترهيب ج۲ ص۲۰۲)

عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لیے دعا مانگی اور وہ دعا قبول ہوئی فرمایا میں نے انہیں بخش دیا سوا حقوق العباد کے کہ مظلوم کے لیے ظالم سے مواخذہ کروں گا حضور نے عرض کی اے رب اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا کردے اور ظالم کی مغفرت فرما دے۔ اس دن یہ دعا مقبول نہ ہوئی پھر مزدلفہ میں صبح کے وقت حضور نے اسی دعا کا اعادہ کیا اس وقت یہ دعا مقبول ہوئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا، صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی۔ ہمارے ماں باپ حضور پر قربان، اس وقت تبسم فرمانے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا، دشمن خدا ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا قبول کی اور میری امت کی بخشش فرمائی۔ تو اپنے سر پر خاک اڑانے لگا اور واویلا کرنے لگا اس کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر مجھے ہنسی آئی۔ (بہار شریعت ۶/۷۹، ۸۰)

۱۲۶۰: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ اَيَّامٍ عِنْدَ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هُنَّ اَفْضَلُ اَمْ مِنْ عِدَّتِهِنَّ جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: هُنَّ اَفْضَلُ مِنْ عِدَّتِهِنَّ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا مِنْ يَوْمٍ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِاَهْلِ الْاَرْضِ اَهْلَ السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ: اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ جَاءُوْنِيْ شُعْثًا وَغُبْرًا ضَاحِيْنَ جَاءُوْا مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ يَرْجُوْنَ رَحْمَتِيْ وَلَمْ يَرَوْا عَذَابِيْ فَلَمْ يُرَ يَوْمٌ اَكْثَرُ عَتِيْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَة. رواه ابو يعلى والبزار، ابن خزيمة ابن حبان.

(الترغيب والترهيب ج۲ ص۲۰۰ و ۲۰۱. بَابٌ فِي الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ) وزاد صَاحِبُ الْمِشْكٰوةِ (قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ) اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةُ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. (مشكوة المصابيح ص۲۲۹)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذی الحجہ کے دس دنوں سے ولی

دن اللہ کے نزدیک افضل نہیں ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ یہ افضل ہے یا اتنے دنوں میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنا؟ ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں اس تعداد میں جہاد کرنے سے بھی یہ افضل ہے اور اللہ کے نزدیک عرفہ سے زیادہ کوئی دن افضل نہیں عرفہ کا دن اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے۔ اور زمین والوں کے ساتھ آسمان والوں پر مباہات کرتا ہے اور ان سے فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو پراگندہ سر گرد آلودہ دھوپ کھاتے ہوئے دور دور سے میری رحمت کے امیدوار حاضر ہوئے اور انہوں نے میرا عذاب نہ دیکھا تو عرفہ سے زیادہ جہنم سے آزاد ہونے والے کسی دن میں دیکھے نہ گئے۔ بیہقی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل ملائکہ سے فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے انہیں بخش دیا فرشتے کہتے ہیں ان میں فلاں وفلاں حرام کام کرنے والے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں نے سب کو بخش دیا۔ (بہار شریعت ٦ص ٨٠)

١٢٦١: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: كَانَ فُلَانٌ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَجَعَلَ الْفَتَى يُلَاحِظُ النِّسَاءَ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِبْنَ اَخِيْ! اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ مَنْ مَلَكَ فِيْهِ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَلِسَانَهُ غُفِرَ لَهُ.

(الترغيب والترهيب ج٧ص ٢٠٤ باب من حفظ لسانه وسمعه)

عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فلاں عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا چنانچہ نوجوان عورتوں کو دیکھنے لگا اور ان کی طرف نظر کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آج وہ دن ہے کہ جو شخص آنکھ اور زبان کو قابو میں رکھے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

(بہار شریعت ٦ص ٨١،٨٠)

١٢٦٢: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقِفُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ فَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِوَجْهِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ مِائَةَ مَرَّةٍ اِلَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا مَلَائِكَتِيْ! مَا جَزَاءُ عَبْدِيْ هٰذَا سَبَّحَنِيْ وَهَلَّلَنِيْ وَكَبَّرَنِيْ وَعَظَّمَنِيْ وَعَرَفَنِيْ وَاَثْنٰى عَلَيَّ وَصَلّٰى عَلٰى نَبِيِّيْ اِشْهَدُوْا مَلَائِكَتِيْ!

اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَشَفَّعْتُهٗ فِیْ نَفْسِهٖ وَلَوْ سَأَلَنِیْ عَبْدِیْ هٰذَا شَفَّعْتُهٗ فِیْ اَهْلِ الْمَوْقِفِ.

رواه البيهقي (الترغيب والترهيب ج٢ ص ٢٠٥، ٢٠٦ باب ما يقال عند الوقوف بعرفة)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان عرفہ کے دن پچھلے موقف میں وقوف کرے پھر سو بار کہے "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ له الملک وله الحمد يحيي ويميت وهو علیٰ کل شئ قدير "اور سو بار "قل هو الله احد" پڑھے پھر سو بار یہ درود پڑھے "اللهم صل علی محمد کما صليت علی ال ابراهيم وعلیٰ ال ابراهيم انک حميد مجيد وعلينا معهم" اللہ عزوجل فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے۔ جس نے میری تسبیح وتہلیل کی اور تکبیر و تعظیم کی مجھے پہچانا اور میری ثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا، اے میرے فرشتو! گواہ رہو، میں نے اسے بخش دیا اور اس کی شفاعت خود اس کے حق میں قبول کی اور اگر میرا بندہ مجھ سے سوال کرے تو اس کی شفاعت جو یہاں ہیں سب کے حق میں قبول کروں۔

(بہار شریعت ٦/٨١)

١٢٦٣: عَنْ اَبِیْ سُلَيْمَانَ الدَّرَانِیْ قَالَ: سُئِلَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْوُقُوْفِ بِالْجَبَلِ وَلَمْ لَمْ يَكُنْ فِی الْحَرَامِ قَالَ: لِاَنَّ الْكَعْبَةَ بَيْتُ اللّٰهِ وَالْحَرَمَ بَابُ اللّٰهِ فَلَمَّا قَصَدُوْهُ وَافِدِيْنَ اَوْقَفَهُمْ بِالْبَابِ يَتَضَرَّعُوْنَ قِيْلَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَالْوُقُوْفُ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ؟ قَالَ: لِاَنَّهٗ اَمَّا اَذِنَ لَهُمْ بِالدُّخُوْلِ اِلَيْهِ وَقَفَهُمْ بِالْحِجَابِ الثَّانِیْ وَهُوَ الْمُزْدَلِفَةُ فَلَمَّا اَنْ طَالَ تَضَرُّعُهُمْ اَذِنَ لَهُمْ بِتَقْرِيْبِ قُرْبَانِهِمْ بِمِنًى فَلَمَّا اَنْ قَضَوْا تَفَثَهُمْ وَقَرَّبُوْا قُرْبَانَهُمْ فَتَطَهَّرُوْا بِهَا مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ اَذِنَ لَهُمْ بِالزِّيَارَةِ اِلَيْهِ عَلَى الطَّهَارَةِ قِيْلَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَمِنْ اَيْنَ حَرُمَ الصِّيَامُ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ قَالَ: لِاَنَّ الْقَوْمَ زُوَّارُ اللّٰهِ وَهُمْ فِیْ ضِيَافَتِهٖ وَلَا يَجُوْزُ الضَّيْفُ اَنْ يَصُوْمَ دُوْنَ اِذْنِ مَنْ اَضَافَهٗ قِيْلَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَعَلُّقُ الرَّجُلِ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ لِاَیِّ مَعْنًى هُوَ؟ قَالَ: هُوَ مِثْلُ الرَّجُلِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ صَاحِبِهٖ جِنَايَةٌ فَيَتَعَلَّقُ بِثَوْبِهٖ وَيَتَنَصَّلُ اِلَيْهِ وَيَتَخَدَّعُ لَهٗ لِيَهَبَ لَهٗ جِنَايَتَهٗ. رواه البيهقي (الترغيب والترهيب ج٢ ص ٢٠٦)

ابو سلیمان درانی راوی کہ امیر المؤمنین مولا علی کرم اللہ وجہہ سے وقوف کے بارے میں

سوال ہوا کہ اس پہاڑ میں کیوں مقرر ہوا؟ حرم میں کیوں نہ مقرر ہوا؟ فرمایا کعبہ بیت اللہ ہے اور حرم اس کا دروازہ تو جب لوگ اس کی زیارت کے قصد سے آئے، دروازے پر کھڑے کیے گئے کہ تضرع کریں عرض کی یا امیر المؤمنین! پھر وقوف مزدلفہ کا کیا سبب ہے؟ فرمایا جب انہیں آنے کی اجازت ملی تو اب اس دوسری ڈیوڑھی پر روکے گئے پھر جب تضرع زیادہ ہوا تو حکم ہوا کہ منیٰ میں قربانی کریں، پھر اپنے میل کچیل اتار چکے اور قربانیاں کر چکے اور گناہوں سے پاک ہو چکے تو اب باطہارت زیارت کی انہیں اجازت ملی، عرض کی گئی، اے امیر المؤمنین ایام تشریق میں روزے کیوں حرام ہیں؟ فرمایا وہ لوگ اللہ کے زوار اور مہمان ہیں اور مہمان کو بے اجازت میزبان روزہ رکھنا جائز نہیں؟ عرض کی گئی، یا امیر المؤمنین! غلاف کعبہ سے لپٹنا کس لیے ہے؟ فرمایا: اس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے دوسرے کا گناہ کیا وہ اس کے کپڑوں سے لپٹتا اور عاجزی کرتا ہے یا اسے بخش دے۔ (بہار شریعت ۶/۸۱،۸۲)

۱۲٦٤: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ الدُّعَاءِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ: اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (الترمذی ج ۲ ص ۹۹ باب ماجاء جامع الدعا، مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۹ باب الوقوف بعرفۃ الفصل الثانی)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی نبی ﷺ فرماتے ہیں سب میں بہتر وہ چیز جو آج کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے کہی یہ ہے "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شئ قدیر"

اور چاہیے اس کے ساتھ یہ بھی کہے "لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ وَلَا نَعْرِفُ رَبًّا سِوَاهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَتَشْتِيْتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا مَقَامُ الْمُسْتَجِيْرِ الْعَائِذِ مِنَ النَّارِ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ بِعَفْوِكَ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِذْ هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ فَلَا تَنْزِعْهُ مِنِّيْ حَتّٰى تَقْبِضَنِيْ وَاَنَا عَلَيْهِ" (بہار شریعت ۶/۸۵،۸۶)

مزدلفہ کی روانگی اور اس کا موقف

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۱۱: فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ. (البقرۃ ۲ ۱۹۸)

جب تم عرفات سے واپس ہو تو مشعر حرام (مزدلفہ) کے نزدیک اللہ کا ذکر کرو اور اس کو یاد کرو جیسے اس نے تمہیں بتایا اور بے شک اس سے پہلے تم گمراہوں سے تھے۔

۱۲۶۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۵ قصۃ حجۃ الوداع)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ (حجۃ الوداع میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (عرفات سے) مزدلفہ میں تشریف لائے یہاں مغرب وعشا کی نماز ایک اذان واقامت سے پڑھی درمیان میں کچھ تسبیح نہ کی پھر لیٹے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی جب صبح ہوگئی اس وقت اذان واقامت کے ساتھ نماز فجر پڑھی پھر قصوا پر سوار ہو کر مشعر حرام میں آئے اور قبلہ کی جانب منھ کر کے دعا وتکبیر وتہلیل وتوحید میں مشغول ہوئے اور وقوف کیا یہاں تک کہ خوب اجالا ہوگیا اور طلوع آفتاب سے قبل یہاں سے روانہ ہوئے۔ (بہار شریعت ۶/۹۳)

١٢٦٦: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِيْنَ تَكُوْنُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَاِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالشِّرْكِ. رواه البيهقي (مشكوة المصابيح ٢٣٠ الفصل الثاني باب الدفع من عرفة والمزدلفة)

محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اہل جاہلیت عرفات سے اس وقت روانہ ہوتے تھے جب آفتاب منھ کے سامنے ہوتا غروب سے پہلے اور مزدلفہ سے بعد طلوع آفتاب روانہ ہوتے جب آفتاب چہرے کے سامنے ہوتا اور ہم عرفات سے نہ جائیں گے جب تک آفتاب ڈوب نہ جائے اور مزدلفہ سے طلوع کے قبل روانہ ہوں گے ہمارا طریقہ بت پرستوں اور مشرکوں کے طریقہ کے خلاف تھا۔

(بہار شریعت ج ٦ ص ٩٤)

منیٰ کے اعمال

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۱۲: فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَائَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ. وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اُولٰئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ. (البقرة ۲/ ۲۰۲،۲۰۰،۲۰۳)

پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ، دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ ہے اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔ ایسوں کو ان کی کمائی سے بھاگ ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں تو جلدی کر کے دو دن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں۔ اور جو رہ جائے تو اس پر گناہ نہیں پرہیزگار کے لیے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اسی طرف اٹھنا ہے۔

۱۲۶۷: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى اَتٰى (رسول الله صلى الله عليه وسلم) بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَّسِتِّيْنَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهٗ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَاَفَاضَ اِلَی الْبَیْتِ فَصَلّٰی بِمَکَّۃَ الظُّھْرَ ۔ (صحیح المسلم ج ۱/۳۹۹، ۴۰۰)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ بطن محسر میں پہنچے اور یہاں جانور کو تیز کردیا، پھر وہاں وہاں سے بیچ والے راستے سے چلے جو جمرہ کبریٰ کو گیا ہے جب اس جمرہ پر پہنچے تو اس پر سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہتے اور بطن وادی سے رمی کی پھر منحر میں آکر ترسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا بقیہ کو انہوں نے نحر کیا اور حضور نے اپنی قربانی میں انہیں شریک کرلیا پھر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ایک ہانڈی میں ڈال کر پکایا جائے دونوں صاحبوں نے اس گوشت میں سے کھایا اور شوربا پیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوکر بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے اور ظہر کی نماز مکہ میں پڑھی۔ (بہار شریعت ۶/۱۰۰)

۱۲۶۸: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : اَفَاضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَیْہِ السَّکِیْنَۃُ وَاَمَرَھُمْ بِالسَّکِیْنَۃِ وَاَوْضَعَ فِیْ وَادِیْ مُحَسِّرٍ وَاَمَرَھُمْ اَنْ یَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ وَقَالَ : لَعَلِّیْ لَا اَرَاکُمْ بَعْدَ عَامِیْ ھٰذَا ۔ (جامع الترمذی ۱/۱۷۸ باب ماجاء فی الْاِفَاضَۃِ مِنْ عَرَفَاتٍ ومشکوۃ المصابیح ص ۲۳۰ الفصل الاول)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے سکون کے ساتھ روانہ ہوئے اور لوگوں کو حکم فرمایا کہ اطمینان کے ساتھ چلیں اور وادی محسر میں سواری کو تیز کردیا اور لوگوں سے فرمایا کہ چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے رمی کریں اور یہ فرمایا کہ شاید اس سال کے بعد اب تمہیں نہ دیکھوں گا۔ (بہار شریعت ۶/۱۰۰، ۱۰۱)

۱۲۶۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : رَمٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجَمْرَۃَ یَوْمَ النَّحْرِ ضُحًی وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِکَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ۔

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۳۰ باب رمی الجمار)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر (دسویں تاریخ) میں چاشت کے وقت رمی کی اور اس کے بعد دنوں میں آفتاب کے ڈھلنے کے بعد۔

(بہار شریعت ۶/۱۰۱)

١٢٧٠: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهِ وَرَمٰى بِسَبْعٍ وَقَالَ : هٰكَذَا رَمَى الَّذِىْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

(صحيح البخارى ج ١ ص ٢٣٥ باب رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمرہ کبریٰ کے پاس پہنچے تو کعبہ معظمہ کو بائیں جانب کی اور منیٰ کو دہنی طرف اور سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری پر تکبیر کہی، پھر فرمایا کہ اسی طرح انہوں نے رمی کی جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی۔ (بہارشریعت ۱۰۱/۶)

١٢٧١: عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وُقُوْفًا طَوِيْلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُهُ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوْا اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعُقْبَةِ.

(موطا امام مالک على هامش ابن ماجة ص ١١٦)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے راوی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دونوں پہلے جمروں کے پاس دیر تک ٹھہرے، تکبیر وتسبیح وحمد ودعا کرتے اور جمرۂ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرتے۔

(بہارشریعت ۱۰۱/۶)

١٢٧٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَمْيِ الْجِمَارِ مَا لَنَا فِيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : تَجِدُ ذٰلِكَ عِنْدَ رَبِّكَ اَحْوَجَ مَا تَكُوْنُ اِلَيْهِ . (الترغيب والترهيب ج ٢ ص ٢٠٧ باب الترغيب فى رمى الجمار)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ رمی جمار میں کیا ثواب ہے؟ میں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تو اپنے رب کے نزدیک اس کا ثواب اس وقت پائے گا کہ تجھے اس کی زیادہ حاجت ہوگی۔ (بہارشریعت ۱۰۱/۶)

١٢٧٣: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : لَمَّا اَتٰى اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ الْمَنَاسِكَ عَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ عَرَضَ لَهُ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الثَّانِيَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ عَرَضَ لَهُ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الثَّالِثَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ فِى الْاَرْضِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

الشَّيْطَانَ تَرْجُمُوْنَ وَمِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ تَتَّبِعُوْنَ . رواه خزيمة

(الترغيب والترهيب ج ٢/٢٠٧)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مناسک میں آئے جمرہ عقبہ کے پاس شیطان سامنے آیا اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر جمرہ ثانیہ کے پاس آیا پھر اسے سات کنکریاں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر تیسرے جمرہ کے پاس آیا تو اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک وہ زمین میں دھنس گیا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم شیطان کو رجم کرتے اور ملت ابراہیم کی اتباع کرتے ہو۔ (بہار شریعت ٦/١٠١)

١٢٧٤ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَمَيْتَ الْجِمَارَ كَانَ لَكَ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَـــــــــــةِ .

(الترغيب والترهيب ج ٢ ٢٠٧ باب الترغيب في رمي الجمار)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمروں کی رمی کرنا تیرے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (بہار شریعت ٦/١٠١)

١٢٧٥ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! هٰذِهِ الْجِمَارُ الَّتِيْ تُرْمٰى كُلَّ سَنَةٍ فَنَحْسِبُ اَنَّهَا تَنْقُصُ قَالَ : مَا تُقُبِّلَ مِنْهَا رُفِعَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ رَاَيْتُمُوْهَا مِثْلَ الْجِبَالِ . (الترغيب والترهيب ج ٢/٢٠٧، ٢٠٨ باب الترغيب في رمي الجمار)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں ہم نے عرض کی یارسول اللہ یہ جمروں پر جو کنکریاں ہر سال ماری جاتی ہیں ہمارا گمان ہے کہ کم ہوجاتی ہیں فرمایا کہ جو قبول ہوتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں ایسا نہ ہوتا تو پہاڑوں کے مثل تم دیکھتے۔ (بہار شریعت ٦/١٠١، ١٠٢)

١٢٧٦ : وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَاحِدَةً .

(الترغيب والترهيب ج ٢/٢٠٨ باب في حلق الراس بمنىً)

ام الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں سر

مونڈانے والوں کے لیے تین بار دعا کی اور کتروانے والوں کے لیے ایک بار، اسی کے مثل ابو ہریرہ مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔ (بہار شریعت ۶/۱۰۲)

۱۲۷۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ: وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ. (الترغیب والترھیب ۲/۲۰۸ باب حلق الراس بمنیٰ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ سر مونڈانے والوں کو بخش دے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ اور کتروانے والوں کو، فرمایا اے اللہ سر مونڈانے والوں کو بخش دے صحابہ نے عرض کی اور کتروانے والوں کو، سرکار نے کہا اے اللہ سر مونڈانے والوں کو بخش دے۔ صحابہ نے عرض کی اور کتروانے والوں کو، سرکار نے کہا اور کتروانے والوں کو۔ (مرتب)

۱۲۷۸: عَنْ مَالِكِ بْنِ رَبِیْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالَ: یَقُوْلُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَفِی الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ ثُمَّ قَالَ: وَاَنَا یَوْمَئِذٍ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَمَا یَسُرُّنِیْ بِحَلْقِ رَاْسِیْ حُمْرُ النَّعَمِ

(الترغیب والترھیب ۲/۲۰۸ باب حلق الراس بمنی)

حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ بخش دے سر مونڈانے والوں کو، اے اللہ بخش دے سر مونڈانے والوں کو، کہتے ہیں ایک شخص کہہ رہا تھا یا رسول اللہ اور کتروانے والوں کو تو سرکار ﷺ نے تیسری یا چوتھی بار میں کہا اور کتروانے والوں کو بخش دے (راوی) نے کہا میں اس وقت سر مونڈائے ہوئے تھا تو مجھے اپنے سر مونڈانے پر اتنی خوشی ہوئی جیسے مجھے سرخ اونٹ ملے ہوں۔ (مرتب)

۱۲۷۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلْاَنْصَارِیْ وَاَمَّا حِلَاقُكَ رَاْسَكَ فَلَكَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَلَقْتَهَا حَسَنَةٌ وَتُمْحیٰ

عَنْکَ بِهَا خَطِیْئَۃً. (الترغیب والترھیب ج۲/ص۲۰۹)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بال مونڈانے میں ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۰۲/۶)

۱۲۸۰: عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ وَاَمَّا حَلْقُکَ رَأْسَکَ فَاِنَّہٗ فَلَیْسَ مِنْ شَعْرِکَ شَعْرَۃٌ تَقَعُ فِی الْاَرْضِ اِلَّا کَانَتْ لَکَ نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ (الترغیب والترھیب ج۲ص۲۰۹)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سر مونڈانے میں جو بال زمین پر گرے گا وہ تیرے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔

(بہار شریعت ۱۰۲/۶)

قران کا بیان (۱)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۱۳: اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (البقرۃ ۱۹۲)

اور اللہ کے لیے حج وعمرہ کو پورا کرو۔

احادیث

۱۲۸۱: عَنِ الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ يَقُوْلُ: كُنْتُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمْتُ فَاَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَسَمِعَنِيْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَاَنَا اُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا بِالْقَادِسِيَّةِ فَقَالَا: هٰذَا اَضَلُّ مِنْ بَعِيْرِهٖ فَكَاَنَّمَا حُمِلَ عَلَيَّ جَبَلًا بِكَلِمَتِهِمَا فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمَا فَلَامَهُمَا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: هُدِيْتَ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(السنن لابن ماجۃ ۲۱۹/۲ باب من قرن الحج والعمرۃ)

حضرت صبی بن معبد سے مروی کہتے ہیں میں ایک نصرانی آدمی تھا مسلمان ہو گیا تو حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تو سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان نے سنا جب میں قادسیہ میں دونوں کا احرام باندھ رہا تھا تو انہوں نے کہا کہ یہ اپنے اونٹ سے بھی زیادہ بہکا ہوا ہے تو انہوں نے اپنی بات سے گویا میرے اوپر پہاڑ رکھ دیا میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ذکر کیا تو ان دونوں کے پاس گئے اور ان کی ملامت کی اور پھر میرے پاس آئے اور فرمایا تو نے سنت رسول کی پیروی کی۔

(۱) ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے احرام باندھنے کو قران کہتے ہیں۔ ۱۲

١٢٨٢: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِی طَلْحَة وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا اَلْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ (مشکوة المصابيح باب الاحرام والتلبية ص ٢٢٣ الفصل الاول)

حضرت انس سے مروی کہ میں ابوطلحہ کا ردیف تھا اور سب لوگ حج وعمرہ دونوں کو لبیک میں بآواز بلند ذکر فرماتے۔ (بہار شریعت ١١٢/٦)

١٢٨٣: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَنْبَأَنِیْ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج٤ ص ٢٩ حديث ابی طلحة)

ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج وعمرہ کو جمع فرمایا۔

(بہار شریعت ج ١١٢/٦)

تمتع کا بیان (۱)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۱۴: فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

(البقرة ۱۹۶/۲)

جس نے عمرہ سے حج کی طرف تمتع کیا اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے قربانی کی قدرت نہ ہو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات واپسی کے بعد یہ دس پورے ہیں یہ اس کے لیے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(بہار شریعت ۱۱۹/۶)

(۱) تمتع یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور اشہر حج میں عمرہ کرے یا اس کے اکثر طواف اس کے اشہر حج میں ہوں اور حلال ہو کر حج کے لیے احرام باندھے اور اسی سال حج کرے اور حج و عمرہ کے درمیان اپنے اہل کے ساتھ المام صحیح نہ کرے۔ (خزائن العرفان) ۱۲

جرم اوران کے کفارے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۱۵: یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَّمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَ مَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ. وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اُحِلَّ لَكُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّیَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَیْكُمْ صَیْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ.

(سورۃ المائدہ ۵/۹۵،۹۶)

اے ایمان والو! شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے۔ تم میں کے ثقہ آدمی اس کا حکم کریں۔ یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے۔ اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔ حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھنا ہے۔

۱۲۸۴: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَیْبِیَةِ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ یُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَقَالَ: اَیُؤْذِیْكَ هَوَامُّكَ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاحْلِقْ رَاْسَكَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَیْنَ سِتَّةِ مَسَاكِیْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ اَوْصُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اَوِ انْسُكْ نَسِیْكَةً.

(مشکوۃ المصابیح باب ما یجتنبه المحرم ص ۲۲۵، ۲۲۶ الفصل الاول)

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور یہ محرم تھے اور ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں۔ ارشاد فرمایا، کیا یہ کیڑے تمہیں تکلیف دے رہے ہیں؟ عرض کی ہاں، فرمایا سر مونڈ واڈالو اور تین صاع کھانا چھ مسکینوں کو دے دو یا تین روزے رکھو یا قربانی کرو۔ (بہار شریعت ج ٦)

محصر (١) کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٢١٦: فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ. (البقرۃ ١٩٦/٢)

پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو میسر آئے اور اپنے سر نہ مونڈو جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے۔

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٢١٧: إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً نِ الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ. (الحج ٢٥/٢٢)

بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ اور اس ادب والی مسجد سے جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے مقرر کیا کہ اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

احادیث

١٢٨٥: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِينَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدْنَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ. (صحیح البخاری ج ٢٤٣/١ باب النحر قبل الحلق في الحصر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے کفار قریش

(١) حج یا عمرہ سے شروع کرنے یا گھر سے نکلنے اور محرم ہو جانے کے بعد عازم حج کو حج یا عمرہ کی ادائیگی سے مانع درپیش ہو جائے مثلاً مرض یا دشمن کا خوف تو محصر ہے۔ محصر کو احرام کھولنا جائز ہے۔ (خزائن العرفان) ١٢

کعبہ تک جانے سے مانع ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیاں کیں اور سر مونڈایا۔

(بہار شریعت ۶/۱۴۸)

١٢٧٦: عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ الْمَخْرَمَةِ قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِذٰلِكَ .

(الجامع الصحیح للبخاری ج۱ ص۲۴۳ باب النحر قبل الحلق فی الحصر)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق سے پہلے قربانی کی اور اپنے صحابہ کو بھی اسی کا حکم فرمایا۔

١٢٧٧: عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَزَادَ اَبُوْدَاؤُدَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى اَوْ مَرِضَ .

(مشکوۃ المصابیح ۲۳۷ باب الاحصار وفوت الحج)

حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو احرام کھول سکتا ہے اور سال آئندہ اس کو حج کرنا ہوگا۔

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے یا بیمار ہو جائے۔ (بہار شریعت ۶/۱۴۹)

حج فوت ہونے کا بیان

١٢٨٨: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ قَالَ : شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاَتَاهُ نَاسٌ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم : اَلْحَجُّ عَرَفَةُ فَمَنْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ .

(السنن للنسائی ج٢/٤٥ باب فرض الوقوف بعرفة والدار قطنی ج٢٤١/٢)

حضرت عبداللہ بن یعمر دیلمی رضی اللہ عنہ راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حج عرفہ ہے جس نے مزدلفہ کی رات میں طلوع فجر سے قبل وقوف عرفہ پالیا اس نے حج پالیا۔ (بہارشریعت ٦/١٥١)

١٢٨٩: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ بِلَيْلٍ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ فَاتَهُ عَرَفَاتٌ بِلَيْلٍ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ فَلْيَحِلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ . (والدار قطنی ج٢٤١/٢ باب کتاب الحج)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا وقوف عرفہ رات تک میں فوت ہوگیا اس کا حج فوت ہوگیا تو اب اسے چاہئے کہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ حج کرے۔ (بہارشریعت ٦/١٥٢)

١٢٩٠: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم : مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَاتٍ فَوَقَفَ بِهَا وَالْمُزْدَلِفَةَ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَمَنْ فَاتَهُ عَرَفَاتٌ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ فَلْيَحِلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ . (الدارقطنی ج٢٤١/٢ باب کتاب الحج)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا وقوف عرفہ رات تک میں فوت ہوگیا اس کا حج فوت ہوگیا تو اب اسے چاہئے کہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ حج کرے۔ (بہارشریعت ٦/١٥٢!)

حج بدل کا بیان

۱۲۹۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ عَنْ اَبَوَيْهِ اَوْ قَضٰى عَنْهُمَا مُغْرَمًا بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْاَبْرَارِ. (سنن الدار قطنی۲ ۲۶۰ باب کتاب الحج)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے والدین کی طرف سے حج کرے یا ان کے طرف سے تاوان ادا کرے روز قیامت ابرار کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ (بہار شریعت ۶/۱۵۲)

۱۲۹۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ عَنْ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ فَقَدْ قُضِيَ عَنْهُ حَجَّتُهٗ وَكَانَ لَهٗ فَضْلُ عَشْرِ حِجَجٍ (سنن الدار قطنی ج۲/۲۶۰)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے تو ان کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اس کے لیے دس حج کا ثواب ہوگا۔ (بہار شریعت ۶/۱۵۲)

۱۲۹۳: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تُقُبِّلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا وَاسْتَبْشَرَتْ اَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِرًّا.

(سنن الدار قطنی ج۲/۲۶۰)

زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا تو مقبول ہوگا اور ان کی روحیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ کے نزدیک نیکوکار لکھا جائے گا۔ (بہار شریعت ۶/۱۵۲، ۱۵۳)

۱۲۹۴: عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتَصَدَّقُ عَنْ مَوْتَانَا وَنحج عَنْهُمْ وَنَدْعُوْ لَهُمْ فَهَلْ يَصِلُ ذٰلِكَ اِلَيْهِمْ قَالَ: نَعَمْ. اِنَّهٗ لَيَصِلُ اِلَيْهِمْ وَاِنَّهُمْ لَيَفْرَحُوْنَ بِهٖ كَمَا يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِالطَّبَقِ اِذَا اُهْدِيَ اِلَيْهِ. رواه ابو حفص الكبير العكبرى (فتح القدير شرح الهداية ج۲: ۳۰۹ باب الحج عن الغير)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ہم اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ کرتے اور ان کی طرف سے حج کرتے اور ان کے لیے دعا کرتے ہیں آیا یہ ان کو پہنچتا ہے؟ فرمایا ہاں بیشک ان کو پہنچتا ہے اور بیشک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس طبق میں کوئی چیز ہدیہ کی دی جائے تو تم خوش ہو جاتے ہو۔

(بہار شریعت ۱۵۳/۶)

۱۲۹۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اِنَّ اِمْرَأَةً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِى الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ ؟ قَالَ نَعَمْ . وَذٰلِكَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح کتاب المناسک الفصل الاول ص ۲۲۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ کر نہیں جا سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کروں فرمایا، ہاں! اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۵۳/۶)

۱۲۹۶: عَنْ اَبِىْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِىِّ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ : اِحْجُجْ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ. (ابو داؤد ۲۵۲/۱ باب الرجل یحج عن غیرہ، مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۲ باب المناسک)

ابی رزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے باپ بہت بوڑھے ہیں حج و عمرہ نہیں کر سکتے اور ہودج پر بھی نہیں بیٹھ سکتے، فرمایا اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرو۔ (بہار شریعت ۱۵۳/۶)

ہدی (۱) کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۱۸: وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ.

(الحج ۲۲: ۳۲،۳۳،۳۴)

اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کریں تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے تمہارے لیے چوپایوں میں فائدے ہیں۔ ایک مقرر میعاد تک پھر ان کا پہنچنا ہے اس سے آزاد گھر اور ہر امت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیے ہوئے بے زبان چوپایوں پر۔

اور فرماتا ہے:

۲۱۹: وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ.

(سورۃ الحج آیت ۳۶،۳۷)

اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں سے کیے تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے

(۱) ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو قربانی کے لیے حرم کو لے جایا جائے۔ (بہار شریعت ج ۶ ص ۱۶۳) ۱۲

کھڑے پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ ہم نے یوں ہی ان کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم احسان مانو اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہونچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے یوں ہی ان کو تمہارے بس میں کر دیا کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی اور اے محبوب خوش خبری سناؤ نیکی والوں کو۔ (کنزالایمان)

احادیث

١٢٩٧: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَ اَشْعَرَهَا وَاَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْئٌ كَانَ اُحِلَّ لَهُ۔

(الصحيح لمسلم ج١، ٤٢٥، مشكوة المصابيح ٢٣١ باب الهدى)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں میں نے نبی ﷺ کو قربانیوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بنائے پھر حضور نے ان کے گلوں میں ڈالے اور ان کے کوہان چیرے اور حرم کو روانہ کیں۔ (بہار شریعت ٦/١٦٣)

١٢٩٨: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ وَعَنْهُ قَالَ : نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ

(الصحيح لمسلم ج١/٤٢٤ مشكوة المصابيح باب الهدى ص ٢٣١)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے دسویں ذی الحجہ کو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح فرمائی اور دوسری روایت میں ہے کہ ازواج مطہرات کی طرف سے حج میں گائے ذبح کی۔ (بہار شریعت ٦/١٦٣)

١٢٩٩: عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ

الْهَدْيِ فَقَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : اِرْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا. رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح باب الھدی ص ۲۳۱)

حضرت ابوزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہدی پر سوار ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب تو مجبور ہو جائے تو ہدی پر معروف کے ساتھ سوار ہو جب تک دوسری سواری نہ ملے۔ (بہارشریعت ۱۶۳/۶)

۱۳۰۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ عَشَرَ بُدْنَةً مَعَ رَجُلٍ وَاَمَّرَهُ فِيْهَا فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا اَبْدَعُ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ : اِنْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلٰى صَفْحَتِهَا وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ. (مشکوۃ المصابیح ۲۳۱ باب الھدی)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے سولہ اونٹ ایک شخص کے ساتھ حرم کو بھیجے انہوں نے عرض کی ان میں سے اگر کوئی تھک جائے تو کیا کروں؟ فرمایا اسے نحر کر دینا اور خون سے اس کے پاؤں رنگ دینا اور پہلو پر اس کا چھاپا لگا دینا اور اس میں تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی نہ کھائے۔ (بہارشریعت ۱۶۳/۶)

۱۳۰۱: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ : نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۳۲ باب الھدی)

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کے جانور پر مامور فرمایا اور مجھے حکم دیا کہ گوشت اور کھالیں اور جھول تصدق کر دوں اور قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دوں، فرمایا کہ ہم اسے اپنے پاس سے دیدیں گے۔ (بہارشریعت ۱۶۴/۶)

۱۳۰۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ

عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْقُرِّ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي قَالَ : وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ: فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ : مَا قَالَ : قَالَ : مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ.

(السنن لابی داؤد ج ۲۴۵/۱ باب الهدی اذا عطب قبل ان یبلغ)

عبداللہ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ پانچ چھ اونٹ حضور کی خدمت میں قربانی کے لیے پیش کیے گئے وہ سب حضور سے قریب ہونے لگے کہ کس سے شروع فرمائیں یعنی ہرایک کی یہ خواہش تھی کہ پہلے مجھے ذبح فرمائیں یا اس لیے کہ پہلے جسے چاہیں ذبح فرمائیں پھر جب ان کی کروٹیں زمین سے الگ گئیں تو فرمایا جو چاہے ٹکڑا لے لے۔

(بہار شریعت ۱۶۴/۶)

فضائل مدینہ طیبہ

۱۳۰۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ اَوْ شَهِیْدًا . رواہ مسلم والترمذی وغیرھا (الصحیح لمسلم ج۱/٤٤٤ الترغیب والترھیب ج۲/۲۱۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ کی تکلیف وشدت پر میری امت میں سے جو کوئی صبر کرے قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔

(بہار شریعت ۱۶۸/۶)

۱۳۰٤: عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُهَا وَقَالَ : اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ لَا یَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِیْهَا مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِهَا وَجُهْدِهَا اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا، اَوْ شَهِیْدًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ (زاد فی روایة وَلَا یُرِیْدُ اَحَدٌ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ بِسُوْءٍ اِلَّا اَذَابَهُ اللّٰهُ فِی النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ وَذَوْبَ الْمِلْحِ فِی الْمَاءِ. (الصحیح لمسلم ج۱/٤٤٠ الترغیب والترھیب ج۲/۲۲۰ باب لا یرید احد اھل المدینة بسوء الا اذابه الله فی النار)

سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا مدینہ لوگوں کے لیے بہتر ہے اگر جانتے مدینہ کو جو شخص بطور اعراض چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے لائے گا جو اس سے بہتر ہوگا اور مدینہ کی تکلیف ومشقت پر جو ثابت قدم رہے گا، روز قیامت میں اس کا شفیع ہوں گا۔ اور ایک روایت میں ہے جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ اسے آگ میں اس طرح پگھلائے گا جیسے سیسہ، یا اس طرح جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

(بہار شریعت ۶/ص ۱۶۸)

۱۳۰۵: عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: غَلَا السِّعْرُ بِالْمَدِیْنَةِ فَاشْتَدَّ الْجَهْدُ

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِصْبِرُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنِّيْ قَدْ بَارَكْتُ عَلٰى صَاعِكُمْ وَمُدِّكُمْ وَكُلُوْا وَلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ طَعَامَ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامَ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامَ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الْخَمْسَةَ وَالسِّتَّةَ وَاِنَّ الْبَرَكَةَ فِي الْجَمَاعَةِ فَمَنْ صَبَرَ عَلٰى لَاوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ خَرَجَ عَنْهَا رَغْبَةً عَمَّا فِيْهَا اَبْدَلَ اللّٰهُ بِهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ فِيْهَا وَمَنْ اَرَادَهَا بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ. رواه البزار. (الترغيب والترهيب ج۲/۲۲۲ باب الترغيب فی سکنی المدینۃ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ مدینہ پاک میں نرخ مہنگا ہو گیا تو پریشانی سخت ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبر کرو اور خوش ہو جاؤ کہ میں نے تمہارے صاع اور مد میں برکت ڈال دی ہے۔ کھاؤ اور متفرق نہ ہو بے شک ایک آدمی کا کھانا دو آدمی کو کافی ہوگا اور دو کا چار کو اور چار کا پانچ اور چھ کو اور بے شک جماعت میں برکت ہے تو جو اس کی تکلیف اور سختی پر صبر کرے گا میں روز قیامت اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔ اور جو اس سے اعراض کر کے نکل جائے اللہ اس کے بدلے اس سے بہتر کو لائے گا اور جو مدینہ میں برائی اور تکلیف کا ارادہ کرے گا اس کو اللہ ایسا پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔ (مرتب)

۱۳۰۶: عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ.

(صحیح البخاری ج۱/۲۵۲ بَابُ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِيْنَةِ)

ابو سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ یمن فتح ہوگا اس وقت کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور ان کو جو ان کی اطاعت میں ہیں لے جائیں گے۔ حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔ اور شام فتح ہوگا، کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے اور عراق فتح ہوگا کچھ لوگ جلدی کرتے

آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔ (بہار شریعت ۶/۱۶۸، ۱۶۹)

۱۳۰۷: عَنْ اَبِیْ اُسَیْدِ نِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی قَبْرِ حَمْزَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَعَلُوْا یَجُرُّوْنَ النَّمِرَۃَ عَلٰی وَجْہِہٖ فَتَنْکَشِفُ قَدَمَاہُ وَیَجُرُّوْنَہَا عَلٰی قَدَمَیْہِ فَیَنْکَشِفُ وَجْہُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِجْعَلُوْہَا عَلٰی وَجْہِہٖ وَاجْعَلُوْا عَلٰی قَدَمَیْہِ مِنْ ہٰذَا الشَّجَرِ قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَاْسَہٗ فَاِذَا اَصْحَابُہٗ یَبْکُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّہٗ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَخْرُجُوْنَ اِلَی الْاَرْیَافِ فَیُصِیْبُوْنَ مِنْہَا مَطْعَمًا وَمَلْبَسًا وَمَرْکَبًا اَوْ قَالَ: مَرَاکِبَ فَیَکْتُبُوْنَ اِلٰی اَہْلِیْہِمْ ہَلُمَّ اِلَیْنَا فَاِنَّکُمْ بِاَرْضِ حِجَازٍ جَدُوْبَۃٍ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّہُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ. رواہ الطبرانی فی الکبیر. (الترغیب والترہیب ج۲/ص ۲۲۱، ۲۲۲ باب ما جاء فی فضل المدینۃ)

ابی اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر حاضر تھے ان کے کفن کے لیے صرف ایک کملی تھی جب لوگ اسے کھینچ کر ان کا منھ چھپاتے قدم کھل جاتے اور قدم پر ڈالتے تو چہرہ کھل جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کملی سے منھ چھپاؤ اور پاؤں پر گھاس ڈال دو پھر حضور نے سر اقدس اٹھایا صحابہ کو روتا پایا فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا، سرسبز ملک کی طرف چلے جائیں گے وہاں کھانا اور لباس اور سواری انہیں ملے گی، پھر وہاں سے گھر والوں کو لکھ کر بھیجیں گے کہ ہمارے پاس چلے آؤ کہ تم حجاز کی خشک زمین میں پڑے ہو حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔ (بہار شریعت ۶/۱۶۹)

۱۳۰۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِہَا، فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِہَا. رواہ الترمذی وابن ماجۃ وابن حبان فی صحیحہ والبیہقی.

(الترغیب والترہیب ج۲/۲۲۳ باب مات بالمدینۃ شفعت لہ یوم القیامۃ)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے ہو سکے مدینہ میں مرے تو مدینہ ہی میں مرے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت فرماؤں گا۔ (بہار شریعت ۶/۱۶۹)

١٣٠٩: عَنِ الصُّمَيْمَةِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي لَيْثٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لَّا يَمُوْتَ إِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنَّهُ مَنْ يَّمُتْ بِهَا نَشْفَعُ لَهُ أَوْ نَشْهَدُ لَهُ. رواہ ابن حبان (الترغیب والترہیب ج۲/۲۲۳)

حضرت صمیتہ رضی اللہ عنہا سے مروی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ تم میں جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو چاہئے کہ وہ مدینہ میں مرے کیونکہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا یا اس کی گواہی دوں گا۔ (مرتب)

١٣١٠: عَنْ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ فَإِنَّهُ لَا يَمُوْتُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. رواہ الطبرانی فی الکبیر (الترغیب والترہیب ج۲/۲۲۳،۲۲۴)

حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں جس سے ہو سکے کہ مدینے میں مرے مدینے ہی میں مرے تو جو بھی مدینے میں مرے گا میں بروز قیامت اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا۔ (مرتب)

١٣١١: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوْا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّيْ أَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ: ثُمَّ يَدْعُوْا أَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَهُ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ.

(الصحیح لمسلم ج۱/۴۴۲ والترغیب والترہیب ج۲/۲۲۵،۲۲۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب لوگ شروع شروع پھل دیکھتے اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر لاتے حضور اسے لے کر یہ کہتے الٰہی تو ہمارے لیے

(۱) یہ دعا اس وقت کی تھی جب ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے اور یہاں آب و ہوا صحابہ کرام کو ناموافق ہوئی کہ بیشتر یہاں وبائی بیماریاں بکثرت ہوتیں۔ یہ مضمون کہ حضور نے مدینہ طیبہ کے لیے دعا کی کہ مکہ سے دو چند یہاں برکتیں ہوں مولا علی و ابو سعید و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔

ہماری کھجوروں میں برکت دے اور ہمارے لیے ہمارے مدینہ میں برکت کر اور ہمارے لیے ہمارے صاع ومد میں برکت کر یا اللہ بیشک ابراہیم تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بیشک میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں انہوں نے مکہ کے لیے تجھ سے دعا کی اور میں مدینہ کے لیے تجھ سے دعا کرتا ہوں اسی کے مثل جس کی دعا مکہ کے لیے انہوں نے کی اور اتنی ہی اور یعنی مدینہ کی برکتیں مکہ سے دو چند ہوں پھر جو چھوٹا بچہ سامنے ہوتا اسے بلا کر وہ کھجور عطا فرمادیتے۔(بہارشریعت ٦، ١٦٩، ١٧٠)

١٣١٢: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا لَنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ. (الترغيب والترهيب ج٢، ٢٢٦)

ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تو مدینہ کو ہمارا محبوب بنادے جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے زیادہ اور اس کی آب وہوا کو ہمارے لیے درست فرمادے اور اس کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما اور یہاں کے بخار کو منتقل کر کے جحفہ میں بھیج دے۔(١) (بہارشریعت ٦، ١٧٠)

١٣١٣: عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا عِنْدَ السُّقْيَا الَّتِيْ كَانَتْ لِسَعْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ دَعَاكَ لِاَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَاَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ مِثْلَ مَا بَارَكْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ. رواه الطبراني (الترغيب والترهيب ج٢، ٢٢٦، ٢٢٧)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ سعد کی سیراب کھیتی کے پاس پہنچے تو سرکار ﷺ نے کہا اے اللہ ابراہیم تیرے بندے اور خلیل ہیں انہوں نے تیری بارگاہ میں مکہ والوں کے لیے برکت کی دعا کی اور میں "محمد" تیرا بندہ اور رسول ہوں میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مدینہ والوں کے صاع، مد میں ویسی ہی برکت عطا فرما جیسی اہل مکہ کے لیے برکت دی اور دونی برکت دے۔

١٣١٤: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرْکَۃِ بَرْکَتَیْنِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ شَیْئٌ وَلَا شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْہِ مَلَکَانِ یَحْرُسَانِھَا۔ (الترغیب والترھیب ج٢/٢٢٧ باب الترغیب فی سکنی المدینۃ والصحیح لمسلم ج١/٤٤٣)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ ہمیں ہمارے مدینہ میں برکت دے اے اللہ ایک برکت کو دو برکتیں بنا اور جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے مدینہ کی ہر چیز۔ قبیلے، راستے سب پر دو فرشتے نگہبانی کرتے ہیں۔

١٣١٥: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَاجَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرْکَۃِ (الترغیب والترھیب ج٢/٢٢٧)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ مدینہ میں مکہ کی برکت دونی بنا۔

١٣١٦: عَنْ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ لَا یَکِیْدُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَحَدٌ اِلَّا اِنْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ۔ (صحیح البخاری ج١/٢٥٢ باب الایمان یارز الی المدینۃ والترغیب والترھیب ٢/٢٣١ باب من اخافۃ اھل المدینۃ)

حضرت سعد سے مروی وہ فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔ (بہار شریعت ٦/١٧٠)

١٣١٧: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَخَافَ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَخَافَہُ اللّٰہُ۔

(الترغیب والترھیب ج٢/٢٣٢ باب الترھیب من اخافۃ اھل المدینۃ)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ کو ڈرائے گا اسے اللہ تعالیٰ خوف میں ڈالے گا۔ (بہار شریعت ٦/١٧٠)

١٣١٨: عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہُ قَالَ: اَللّٰھُمَّ مَنْ ظَلَمَ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ وَاَخَافَھُمْ فَاَخِفْہُ وَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَلَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط الکبیر

باسناد جيد . (الترغيب والترهيب ج۲/۲۳۲، ۲۳۳)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے تو خوف میں مبتلا کر اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے نہ نفل۔ (بہار شریعت ۱۷۰/۶)

۱۳۱۹: عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ مَنْ ظَلَمَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ وَاَخَافَهُمْ فَاَخِفْهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا . رواه النسائي والطبراني .

(الترغيب والترهيب ج۲/۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴ باب إخافة اهل المدينة)

حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے اللہ جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے تو اسے خوف میں مبتلا فرما اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اللہ نہ اس کا فرض قبول فرمائے، نہ نفل۔ (مرتب)

۱۳۲۰: رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اٰذٰى اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اٰذَاهُ اللّٰهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ . (الترغيب والترهيب ج۲/۲۴۱)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ کو ایذا دے گا اللہ اسے ایذا دے گا اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے نہ نفل۔ (بہار شریعت ۱۷۰/۶، ۱۷۱)

۱۳۲۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ : يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ .

(صحيح البخاری ج۱/۲۵۲ باب فضل المدينة)

(۱) ہجرت سے پیشتر لوگ یثرب کہتے تھے مگر اس نام سے پکارنا جائز نہیں کہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے بعض شاعر اپنے اشعار میں مدینہ طیبہ کو یثرب لکھا کرتے ہیں انہیں اس سے احتراز لازم اور ایسے شعر پڑھیں تو اس لفظ کی جگہ طیبہ پڑھیں کہ یہ نام حضور نے رکھا ہے بلکہ صحیح مسلم شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طیبہ رکھا ہے۔ ۱۲ صدر الشریعہ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے ایک ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی، سب پر غالب آئے گی لوگ اسے یثرب (۱) کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے، لوگوں کو اس طرح پاک وصاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔ (بہار شریعت ۱۷۱/۶)

۱۳۲۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا یَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ.

(صحیح البخاری ج۱/۲۵۲ بَابُ لَا یَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِیْنَةَ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں اس میں دجال آئے نہ طاعون۔ (بہار شریعت ۱۷۱/۶)

۱۳۲۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةَ لَیْسَ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِیْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَیُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ.

(صحیح البخاری ج۱/۲۵۳ بَابُ لَا یَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِیْنَةَ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مکہ و مدینہ کے سوا کوئی شہر ایسا نہیں کہ وہاں دجال نہ آئے مدینے کا کوئی راستہ ایسا نہیں جس پر ملائکہ پرا باندھ کر پہرا نہ دیتے ہوں دجال قریب (مدینہ) شور زمین میں اترے گا اس وقت مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے جن سے ہر کافر و منافق یہاں سے نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶۹/۶)

حاضری سرکار اعظم مدینہ طیبہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٢٢٠: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا. (النساء ٤/٦٤)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا پائیں۔

احادیث

١٣٢٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ. (وفاء الوفاء ٢/٣٩٤، جامع صغیر ص ١٧١)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لیے میری شفاعت واجب۔ (بہار شریعت ٦/١٧٤)

١٣٢٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ جَاءَ نِيْ زَائِرًا لَا يَهُمُّهُ إِلَّا زِيَارَتِيْ كَانَ حَقًّا عَلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (وفاء الوفاء ٢/٣٩٦)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری زیارت کو آئے سوا میری زیارت کے اور کسی حاجت کے لیے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع میں بنوں۔ (بہار شریعت ٦/١٧٤)

١٣٢٦: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ.

(وفاء الوفاء ج ٢/٣٩٧، مشکوۃ المصابیح ٢٤١ باب حرم المدینۃ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔

(بہار شریعت ٦/١٧)

١٣٢٧: عَنْ حَاطِبِ بْنِ حَارِثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ زَارَنِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ وَمَنْ مَاتَ بِاَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ . (كنز العمال ج٣ ص٢٧ حديث ٥٦١)

حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا تو قیامت کے دن امن والوں میں اٹھے گا۔ (بہار شریعت ٦/١٧)

١٣٢٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ زَارَنِيْ مُعْتَمِدًا كَانَ فِيْ جِوَارِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا وَ مَنْ مَاتَ فِيْ اَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ.

(وفاء الوفا ج٢ ص٣٩٩، مشكوة المصابيح ص٢٤٠)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے سنا کہ جو شخص میری زیارت کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع یا شہید ہوں گا اور جو حرمین میں مرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن امن والوں میں اٹھائے گا۔ (بہار شریعت ٦/١٧)

١٣٢٩: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِيْ فَقَدْ جَفَانِيْ . (وفاء الوفا ج٢/٣٩٨)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی۔ (بہار شریعت ٦/١٧)

☆☆☆

تاریخ میں اپنی نوعیت کی پہلی واحد منفرد شرح

معلومات سے بھرپور، فکر انگیز، بصیرت افروز، ذہن کے در وا کرنے اور فکر کو طاقت پرواز دینے والا تحفہ نایاب

فیوضاتِ ہاشمی شرح صحیح بخاری

المعروف بہ

جمال السنۃ

تصنیف

جامع المنقول والمعقول حاوی الفروع والاصول

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

- صحیح بخاری کا سلیس، رواں، بامحاورہ اور آسان ترین ترجمہ
- سند میں موجود خوبیوں کا تعارف
- ترجمۃ الباب کی روشنی میں امام بخاری کے موقف کی وضاحت
- مواقع و محل کی مناسبت سے ہر حدیث کے اندر ذکر شدہ نفس مسئلہ کی وضاحت
- اعتقادی مسائل میں اہلسنت کے موقف کی تائید میں دلائل
- احناف کے موقف کی تائید میں دلائل پیش کرنا
- صحیح بخاری کی سب سے زیادہ منظم، وسیع اور جامع تشریح
- فقہی و اعتقادی احکام کی روح سے شناسائی کے حصول کا ذریعہ
- ہر حدیث کے بعد دعوت فکر دینے والا سوال
- درس نظامی کے طلباء، خطباء، علماء، عام پڑھے لکھے افراد کیلئے یکساں مفید
- احادیث کی مخصوص اصطلاحی اقسام کی وضاحت
- صحیح بخاری کے راویوں میں سے [illegible]
- احادیث کے مرکزی مضامین کا اجمالی تعارف
- نفس مسئلہ سے متعلق مختلف مکاتب فکر کے استدلال [illegible]
- فقہی مسائل میں مذاہب اربعہ کی [illegible]
- متقدمین و متاخرین کی تحقیقات کا [illegible]
- علم حدیث میں مہارت کے حصول کیلئے [illegible]
- عصر حاضر کے معاشی و [illegible] مسائل [illegible]
- مستند، جامع [illegible]
- ایک ایسی شرح جو [illegible]

جو سب کی ضرورت ہے

شبیر برادرز